NO. 8.

POLITICAL ECONOMY

BY

NASSAU WILLIAM SENIOR, M. A.
LATE PROFESSOR OF POLITICAL ECONOMY IN THE UNIVERSITY OF OXFORD.

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

WITH THE ADDITION OF NOTES AND AN APPENDIX.

رسالۂ علم انتظام مدن

مؤلفہ

ناسا وليم سينير صاحب ايم اے

سابق پروفسر علم انتظام مدن يونيورسٹي اکسفرڈ

جسکو

باضافہ چند مفيد حاشيوں اور تتمہ کے

سينٹيفک سوسئيٹي نے اُردو ميں ترجمہ کرکر مشتہر کيا

ALLYGURH:

Printed at the Secretary Syud Ahmud's Private Press.
1865.

Price Per Copy, 2 Rs., 4 Ans.

في جلد دو روپيہ چار آنہ

NO. 8.

POLITICAL ECONOMY

BY

NASSAU WILLIAM SENIOR, M. A.

LATE PROFESSOR OF POLITICAL ECONOMY IN THE
UNIVERSITY OF OXFORD.

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

WITH SHORT EXPLANATORY NOTES ADDED.

رسالہ علم انتظام مدن

مولفہ

ناسا ولیم سینیر صاحب ایم اے

سابق پروفسر علم انتظام مدن یونیورسٹی اکسفرڈ

جسکو

باضافہ چند مفید حاشیوں کے

، تیفک سوسئیٹی نے اُردو میں ترجمہ کرکر مشتہر کیا

ALLYGURH:

Printed at the Secretary Syud Ahmud's Private Press.
1865.

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLE

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگریس ڈیوک آف آرگائیل

کے

سین ٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

شکریه

سین تیفک سوسیٹتي نہایت شکر ادا کرتي هی اپنے دو ممبروں بابو رام کالي چودهري صاحب منصف بلیا ضلع غازي پور اور راے شنکرداس صاحب منصف امروهه ضلع مرادآباد کا که اِن دو صاحبوں نے اپنے بے بہا وقت کو اس کتاب کے پچاس پچاس صفحه ترجمه کرنے میں صرف کیا اور روحاني اور جسماني محنت اُٹھانے سے سوسیٹٹي کو اپنا ممنون کیا *

سید احمد

سکرتر سین تیفک سوسیٹٹي

۲۳ دسمبر سنه ۱۸۶۵ع

فهرست مضامین رسالہ علم انتظام مدن

مضمون | صفحہ

دیباچہ

دولت کی ماہیت

علم انتظام مدن کی چار اصلوں کا بیان

صفحه	مضمونْ
۵۹	مانع ممکن‌الزوال کا بیان

تقسیم دولت کا بیان

صفحه	مضمون

غلط نامه

صفحه	سطر	غلط	صحيح
۱۱	۲۲	مقوصه	مقبوضه
از ۲۴ تا ۳۸		قيمت	ماليت
۲۶	۶	وصول	حصول
۳۵	۲۶	حاجات‌توئي	حاجاتي
۴۶	۱۲	تواضح	تواضع
۱۱۷	۹	مرتت	مرتب
۱۳۹	۲۱	يارم	يارن
۱۵۲	۶	خاس	خاص
۲۱۳	۵	هوئي	هوا
۲۱۷	۱۸	محنت	صحت
۲۴۴	۲۲	ملک	مالک
۲۵۷	۱	روپيئے	ذخيره

رساله علم انتظام مدن

دیباچه

تعریف اِس علم کي

طالبان دولت کو یهه مژده سنایا جاتا هی که اس رساله میں بهت مختصر بیان اُس علم فیض آمود کا هی که بدولت اسکے دولت کے خواص و آثار اور اُسکي تحصیل اور تقسیم کے طریقے معلوم هوتے هیں اور وه علم گرامي بنام علم انتظام مدن نامي گرامي هی اور یهه بات واضح هو که اکثر لوگوں نے اس لفظ کے بهت وسیع معني اختیار کیئے هیں چنانچه اگلے وقتوں میں جن مصنفوں نے کچهه کچهه اصول اس علم کے بیان کیئے تو اُنهوں نے اس علم کي مراد بیان کرنے میں صرف تحصیل و تقسیم دولت کے طریقوں هي پر اکتفا نکي بلکه سیاست مدنیه کو بهي داخل کیا مرسیر ڈي لا ریوائیري صاحب نے ایک رساله تالیف کیا اور نام اُسکا قدرتي انتظام خلایق رکها اور یهه اُسمیں بیان کیا که یهه رساله ایسے انتظام عام کے بیان میں هی که وه اُن ضروري عیش و آرام کا ذریعه هی جو دنیا میں ممکن الحصول هیں اور سر جیمس ستورٹ صاحب تعریف اس علم کي اِسطرح بیان کرتے هیں که بڑا مقصود اُسکا یهه هی که تمام لوگوں کو کهانے کمانے کے رنگ ڈهنگ اچهي طرح معلوم هو جاویں اور جو امور اُنکے مانع مزاحم هوویں وه رفع دفع کیئے جاویں اور مختلف حاجتوں کے لیئے ضروري ضروري سامان مهیا هوویں اور اِس زمانه کے یورپ کے مورخ بهي اِس علم کے مقصد کو ایسا هي وسیع سمجهتے هیں چنانچه ستارک صاحب فرماتے هیں که علم انتظام مدن اُن اصول و قواعد کا علم هی که اُنکے ذریعه سے اخلاق وعادات کي تبدیل اور مال و دولت کي ترقي هوتي هی اور سسمانڈي صاحب کهتے هیں که غایت و مقصود اس علم کا انسان کي

بھلائي کے وہ مرتبے اور فائدے هیں جو بطفیل حکومت حاصل هوتي هیں اور سے صاحب یہہ لکھتے هیں که اِنتظام مدن انتظام خلایق کو کہتے هیں اور یہہ وہ علم هی جس میں امور قدرت اور خلایق کے مختلف گروهوں کے کاموں کي تحقیقوں کے نتیجے شامل هوتے هیں زمانه حال کے انگریزي مورخوں کا یہہ حال هی که وہ اقرار اسبات کا عموماً کرتي هیں که هم اپني توجہہ کو صرف دولت کے بیان پر محدود رکھینگے مگر باوصف اُسکي مشهور مشهور مورخوں نے کام اپنا چھوڑ کر حد سي پانوں نکالے اور بیگانه کاموں میں هاتھہ ڈالا یعني عام مقنن یا منتظم کے کام میں دست‌اندازي کي چنانچہ مکلک صاحب نے تعریف اُسکي یہہ فرمائي که علم انتظام مدن اُن قوانین کا علم هی جنکے ذریعه سے ان چیزوں کے حاصل کرنے اور جمع کرنے اور تقسیم اور خرچ کرنے کے ڈھنگ ٹھیک هوتے هیں جو آدمي کو باالضرور مفید اور اُسکي طبیعت کو پسند هوتے هیں اور مبادله اور معاوضه کي صلاحیت اُنمیں پائي جاتي هی اور بعد اُسکے یہہ زیادہ کیا که حقیقي مقصود اِس علم کا تعلیم اُن وسیلوں کي هی که اُنکے وسیله سے آدمي کي محنت اُس قابل هو جاتي هی که بہت سي دولت اُس سے حاصل هووے اور وہ صورتیں جو دولت کو جمع کریں اور وہ قرینے جو تقسیم دولت کے لیئے قرار پاویں اور وہ طریقے جو عمل درآمد کے لیئے کمال کفایت سے ممکن هوویں بخوبي تحقیق هو جاتے هیں *

علم انتظام مدن کا محدود هونا

واضح هو که وہ فائدے جو اِس علم کي تحقیقوں سے متصور هیں بیان اُنکا بخوبي ممکن نہیں اور اسیطرح اُن تحقیقوں کي وسعت کا بیان بھي آسان نہیں اور اصل یہہ هی که اگر اِس علم کے عام مرتبوں پر لحاظ کیا جاوے تو قواعد اخلاق و حکومت اور قوانین دیواني و فوجداري بھي اُن تحقیقوں میں داخل هیں اور اگر خاص مرتبوں پر نظر کیجاوے تو علم اُن باتوں کا تحقیقات مذکور میں محصور هی جو اُس خاص گروہ کے باهمي معاملات سے علاقه رکھتي هیں جنکے حالات پر اس علم کے محقق کو بحث کرني مقصود هو اور یقین واثق هی که بیان اُن وسیع تحقیقوں کا ایک چھوٹے رساله میں اور ایک آدمي کي سمجھہ بوجھہ سے

محال و متعذر ھی اور یہہ بھي یقین ھی کہ اپني اور اپنے طالب علموں کي توجہہ کو اگر دولت کے خواص اور اسکي تحصیل و تقسیم کے طریقوں پر محصور کریں تو ھماري کتاب بہت صاف اور کامل اور نصیحت آمیز ھوگي بہ نسبت اُسکے کہ ھم اُن بڑے بڑے میدانوں میں جو بہت کم محدود و معین ھیں اگرچہ بجاے خود دلچسپ اور بڑي منزلت کے ھیں اور اس علم کے تنگ راستہ کے چاروں طرف محیط ھیں دوڑ دھوپ کریں واضح ھو کہ اگرچہ ایسے ایسے سوال کہ مال و دولت کا قبضہ کہاں تک اور کن کن صورتوں میں اُسکي قابض یا اُس بڑي گروہ کے حق میں جسکا وہ ایک رکن ھی مفید یا مضر ھی اور ھر مختلف گروہ میں دولت کي کیسي تقسیم خواھش کي قابل ھی اور وہ کیا وسیلے ھیں جنکے ذریعہ سے وہ تقسیم کسي ملک میں آسان ھو سکتي ھی بہت دلچسپ اور مشکل ھیں لیکن جن معنوں میں کہ علم انتظام مدن مستعمل ھے از روے اُن معنوں کے وہ سوال اس علم سے اس سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے جیسا کہ جہاز راني کا علم ھیئت سے تعلق رکھتا ھی اگرچہ ان سوالوں کے حل میں وہ اصول ضروري ھیں جو علم انتظام مدن سے حاصل ھوتي ھیں مگر وہ اصول ایسے کامل نہیں کہ سوالات کے حل کے لیئے وھي کافي وافي ھوں اور یا حل سوالات کے لیئے شروط ضروریہ ھوویں اور حقیقت یہہ ھی کہ جو ایسي چھان بین کرتا ھی وہ علم ایجاد قوانین کے دریاے زخار میں تیرتا ھی اور یہہ علم ایجاد قوانین ایسا ھی کہ اگرچہ اُسمیں انتظام مدن کے اصول و قاعدوں کي حاجت پڑتي ھی مگر وہ اپنے مضمون اور نتیجوں اور مرتبوں کی رو سے انتظام مدن سے اختلاف رکھتا ھی اسلیئے کہ تحصیل اور تقسیم دولت کي علم ایجاد قوانین کا منشاء نہیں بلکہ ایجاد قوانین کا مقصود صرف آدمي کي بھلائي ھی اور علم ایجاد قوانین کے مرتبی اُن مختلف حالتوں سے نکالے جاتے ھیں جو کمال قوي گواھوں سے ثبوت کو پہنچتي ھیں اور اُن حالتوں میں ایسے ایسے نتیجوں کو تسلیم کیا جاتا ھی جنکي تحقیق و صحت پر یقین واثق سے وھم و گمان تک سند لیجاتي ھی اور جو آدمي کہ توضیح اس علم کي کرتا ھی اُسکو صرف یہي قابلیت نہیں ھوتي کہ وہ عام حقیقتوں کي تشریح کرے بلکہ اصل تجویزوں اور مسلسل کاموں کي ترویج یا تردید کي قابلیت رکھتا ھی *

برخلاف اُسکے علم انتظام مدن کا عالم وہ مضمون پیش نظر رکھتا هی جو خلقت کے اخلاق اور اسایش اور بہبودي سے علاقہ نہیں رکھتا بلکہ دولت سے متعلق ہوتا هی اور اُس مولف کے مضمونوں میں ایسي چند عام باتیں بھي داخل هوتي هیں جو نہایت غور اور تحقیق اور نہایت صحیح قیاس سے حاصل کیجاتي هیں اور دلیلوں کے لانے اور بیان میں تکلیف اُٹھانے کي حاجت نہیں هوتي یہاں تک کہ جو آدمي اُنکو سنتا هی بیساختہ بول اُٹھتا هی کہ یہہ باتیں میرے دلنشین تھیں اور میں اُنکو جانتا تھا اور جن نتیجوں کا کہ وہ عالم استخراج کرتا هی وہ بھي ویسے هي عام هوتے هیں اور اگر تقریر اُسکي صاف اور صحیح هو تو یہہ نتیجے بھي ویسے هي صحیح هوتے هیں جیسے کہ اُسکے مضمون واضح هو کہ جو نتیجے دولت کے خواص و اثار اور اُسکي جمع و تحصیل سے متعلق هیں وہ عموماً درست اور صحیح هوتے هیں اور جو اُسکي تقسیم سے علاقہ رکھتے هیں اگرچہ بعض بعض ملکوں کے قوانین مخصوصہ کے سبب سے جیسے قانون غلامي اور † قانون انحصار تجارت اور ‡ قانون پرورش غربا اُن نتیجوں میں اختلاف هونا ممکن هی مگر باوصف اسکے جو کچھہ کہ ٹھیک ٹھیک اصل حالات هیں اُن سے عام قاعدے قرار دیئے جاسکتے هیں اور جو اختلافات کہ بعض بعض امور خارجیہ کے سبب سے هوتے هیں اُنکا تصفیہ بعد کو کرسکتے

† لفظ قانون انحصار تجارت انگریزي لفظ مانوپلاٹي کا ترجمہ هی جسکے معنے یہہ هیں کہ کسي ایک قسم کا تمام اسباب جو کسي ایک شخص یا کئي شخصوں نے خرید لیا هو اُسکے خرید لینی سے یا گورنمنٹ کي اجازت کے ذریعہ سے اُس اسباب کے فروخت کرنے کا کل اختیار حاصل هووے مثلاً ایسٹ انڈیا کمپني کو ایک زمانہ میں هندوستاں کي تجارت کا کل اختیار بذریعہ سند شاهي کے حاصل تھا اور ایک قسم کا تمام اسباب خرید لینی سے جو خاص خاص اشخاص کل اختیار فروخت حاصل کرلیتی هیں وہ قانوناً جایز نہیں اور جو کوئي شخص اپني ایجاد یا بنائي هوئي چیزوں کے بیچنی کا کل اختیار رکھتا هی وہ اُسکا قدرتي حق هی وہ قانوناً مانوپلاٹي نہیں *

‡ قانون پرورش غربا جسکو انگریزي میں پوارلاز کہتی هیں ایک ایسا مضمون هی کہ هندوستانیوں کو بھي اُس سے واقف هونا اور اُسکے تمام حالات پر غور کرنا نہایت مفید هوگا اسلیئی همنے مختصر حاشیہ لکھنا مناسب نہ سمجھہ کر اس قانون کا ذکر تتمہ کتاب میں علیحدہ لکھدیا هي وهاں ملاحظہ کیا جاوے *

هیں مگر یہہ بات یاد رکھني چاهییے کہ اُس مولف کے نتیجے گو کیسے هي عام اور صحیح هوں مگر وہ مجاز اسکا نہیں کہ اپني طرف سے کوئي بات عمل در آمد کروانے کے ارادہ سے زیادہ کرے اور حق یہہ هی کہ عمل درآمد کروانے کے ارادہ سے کوئي بات اپني طرف سے بیان کرني حق اُس مولف بلکہ حصہ اُس منتظم کا هی جسنے اُن تمام سببوں کو جو لوگوں کي بھلائي کو ترقي دیویں یا اُسکے مانع اور مزاحم هوں خوب سمجھہ بوجھہ کر دریافت کیا هو اور اسمیں کچھہ شک وشبہہ نہیں کہ یہہ کام اُس حکیم صاحب قیاس کا حق نہیں هے جسنے اُن سببوں میں سے صرف ایک سبب کو سوچ بچار کر سمجھا هو اور گو وہ سبب بہت بڑا سبب هو علم انتظام مدن کے مولف کا یہہ کام نہیں کہ عام اصول کیطرف لوگوں کو ترغیب دے یا اُنسے متنفر کرے بلکہ اُسکا کام یہہ هی کہ وہ اُن عام قاعدوں کو بیان کردے جنسے غفلت کرنا مضر هی مگر یہہ نہیں چاهیئے کہ اصلي انصرام امورات میں اُنکو بطور ایک کامل یا ضروري هدایت کے سمجھیں اور اس علم کے هر مولف کا کام بھي ظاهر هی یعنے وہ ایسے علم کي بحث میں مصروف هوتا هی کہ اُسمیں تھوڑي سي غفلت یا غلطي سے بہت سا نقصان هوسکتا هی اور اسلیئے اُسکو لازم هی کہ وہ بطور ایک پنچ کے اپنا کام انجام دے اور مفلسوں کي همدردي اور امیروں اور لالچیوں کي نفرت اور موجودہ قوانین کے لحاظ و پاس اور بري رسموں کي حقارت اور نام آوري کے ولولوں اور مذهب کے تعصب سے اُن باتوں کے لکھنے سے باز نرهے جنکو وہ صحیح سمجھتا هو اور اُن صحیح باتوں سے ایسے نتیجے نکالنے میں بھي کوتا هي نکرے جنکو وہ اپنے نزدیک جایز اور ضروري سمجھتا هو باقي یہہ بات کہ هر معاملہ میں کسقدر اُن نتیجوں پر عمل کرنا واجب و لازم هی فن سیاست سے متعلق هے اور یہہ فن سیاست ایسا هی کہ منجملہ اُن علموں کے جو اُسکے ممد و معاون هوتي هیں علم انتظام مدن بھي اُسکا ایک معاون هی اور اُس فن شریف میں ایسي ایسي غرضوں اور مقدموں پر لحاظ کرنا ضروري هی جنمیں دولت کي طمع بھي ایک مقدمہ هے اور اُسکے ایسے ایسے مقصود هیں کہ اُن کي تحصیل کے واسطے حصول دولت بھي ایک ادنے وسیلہ هے *

علم انتظام مدن کو اُن علوم اور فنوں سے خلط ملط کرنا جنکا وہ

ممد و معاون ھے اُسکي ترقي کا بڑا مانع اور قوي مزاحم ھوا ھے اور وہ مزاحمت دو طرح پر ھوتي ھے پہلے یہہ کہ اُس خلط ملط کے باعث سے لوگوں کے دلمیں بڑے بڑے تعصب پیدا ھوتے ھیں دوسرے یہہ کہ جو لوگ اس علم پر کچھہ لکھتے ھیں وہ اپنے مقصود اصلي اور اُسکے تحصیل کے ذریعوں سے ادھر اودھر ھو جاتے ھیں چنانچہ بلحاظ پہلے امر کے انتظام مدن والوں کي یہہ شکایتیں کي جاتي ھیں کہ وہ لوگ دولت کے باب میں ایسے مصروف ھوتے ھیں کہ آرام خلایق اور مکارم اخلاق سے واسطہ اور علاقہ نہیں رکھتے اگرچہ جي چاھتا ھے کہ یہہ شکایت کسي معقول اصل پر مبني ھوتي مگر عموم شکایت سے یہہ سمجھا جاتا ھے کہ کام انتظام مدن والوں کا صرف یھي نہیں کہ اصول کا بیان کیا کریں بلکہ اصلي تجویزوں کي تشریح بھي اُنہیں کا کام ھے ورنہ اور کسي وجہہ سے یہہ الزام اُنپر عاید نہیں ھوسکتا کہ وہ صرف ایک ھي طرف متوجہہ ھیں کسي شخص کا یہہ مقدور نہیں کہ فن سپہ گري کے مصنف کو یہہ دھبا لگاوے کہ اُسنے صرف سپہہ گري کي باتوں کو کیوں بیان کیا یا اُسکي کمال توجہہ سے یہہ نتیجہ نکالے کہ مقصود اُسکا یہہ ھے کہ قصے قضاے ھمیشہ کے لیئے باقي رھیں لیکن یہہ تسلیم کرنا چاھیئے کہ جو مصنف یہہ امر بیان کرے کہ فلاں طور و طریقہ اور چال چلن سے دولت ھاتھہ آتي ھے اور پھر اُسکي پیروي کرنے کي لوگوں کو رغبت دلاوے تو وہ ضرور اس بیہودگي کا ملزم ھوگا کہ وہ آسایش اور تحصیل دولت کو برابر سمجھتا ھے لیکن اگر وہ صرف تحصیل دولت پر اپني توجہہ محصور رکھے تو یہہ غلطي اُس سے نہوگي مگر آسایش اور تحصیل دولت کو خلط ملط کردینے سے یہہ غلطي البتہ ھو جاتي ھے اور اگر کوئي مصنف اس صریح غلطي سے باز رھے اور پھر اپنے جي کو جسقدر چاھے اپنے مضمون خاص سے لگائے رکھے تو اوتنا ھي زیادہ اُس مضمون کي حدود کو وسعت دیگا *

دوسرے یہہ کہ انتظام مدن والے علم انتظام کو اُن فنون اور علوم کے ساتھہ ملانے جلانے سے جنکا وہ ممد و معاون ھوتا ھے کبھي کبھي ایسے دھوکہ میں جاپڑتے ھیں جس سے بہت طول طویل اور ایسي بیہودہ تحقیقاتیں کرنے لگتے ھیں کہ اُن سے کوئي عملي نتیجہ حاصل نہیں ھوتا اور بعض اوقات اُس علم کے صحیح مطلبوں کي چھان بین ایسے وسیلوں

سے کرتے ھیں کہ وہ وسیلے اُن کے مقاصد کے لیئے کافي و مناسب نہیں ھوتے اس علم کے مقاصد کو جو بہت سے مصنف بہت وسیع اور بڑا سمجھتے ھیں ھم کو اُنکي اُسي بلند نظري سے جس کے سبب وہ بہت سے واقعات کو بطور فخریہ جمع کرتے ھیں اُن کي اس غلطيٰ کو منسوب کرنا چاھیئے کہ وہ موجودہ حالتوں سے بزور فکر اور تقریر صحیح کے نتیجہ نکالنے کے بدلے ادھر اودھر کے بہت سے واقعات کے جمع کرنے کے درپے ھوتے ھیں یہہ بات ھمیشہ سني جاتي ھے کہ انتظام مدن ایک علم واقعات اور تجربونکا ھے اور اگرچہ استعمال اس علم کا بھي مثل استعمال اور علموں کے اسباب کا تقاضا کرتا ھے کہ بہت سے واقعات بھي جمع کیئے جاویں اور اُنکا امتحان کیا جاوے مثلاً جو واقعات کہ قوانین پرورش غربا کي ترمیم اور ملک چین سے اجراے تجارت کے واسطے بطور لوازمات کے جمع کیئے گئے اُن سے ایسي بڑي دو جلدیں ھوئیں کہ اگراُن تمام رسالوں کو جو انتظام مدن میں لکھے گئے ھیں جمع کیا جاوے تو اُنکے نصف سے بھي کم ھو مگر وہ باتیں جو انتظام مدن کے قانونوں کي اصل و بنیاد ھیں دو چار فقروں بلکہ دس بیس لفظوں میں بیان ھوسکتي ھیں مگر اُن باتوں کا پورا پورا ادا کرنا اور اُنسے ٹھیک ٹھیک نتیجے نکالنا بہت بڑا کام ھے باعث اُسکا یہہ ھوسکتا ھے کہ باوجود اس محنت و مشقت کے جو اس فن شریف کي تحصیل و تکمیل میں اُٹھائي گئي ھے ھنوز وہ ناتمام ھے *

اور کچھہ دشواري کي یہہ بھي وجہہ ھے کہ جن مطلبوں کي تحقیق اس علم میں کیجاتي ھے وہ ایسي پیچیدہ اور باریک ھیں کہ اُن کے لیئے اُسکي اصطلاحوں کو عام فہم کرنا پڑتا ھے یہاں تک کہ اگر تمام اُن چیزونکا بیان کیا جاوے جو لفظ دولت سے مراد ھوتي ھیں بلکہ اگر اُن تمام چیزونکا بھي جو اُس سے دوسرے درجہ کے لفظ سرمایہ سے تعبیر کي جاتي ھیں تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ایک دفتر بن جاوے علاوہ اِسکے اُس دشواري کا سبب یہہ بھي ھوتا ھے کہ اصطلاحوں کي تسہیل کے واسطے جن جن لفظوں کا استعمال ھوتا ھی وہ اُس معمولي زبان سے لینے پڑتے ھیں جسمیں وہ لفظ ایسے معنوں میں مستعمل ھوتے ھیں کہ علمي مطلبوں کے واسطے یا تو بہت وسیع پر معنے ھوتے ھیں یا نہایت تنگ اور تاریک اور نتیجہ یہہ ھاتھہ آتا ھی کہ مؤلف اور پڑھنے والے ایسے ایسے خیالوں

میں جاپڑتے ہیں جنکا خارج کرنا مقصود ہوتا ہی یا ایسے ایسے مضموں سے الگ ہوجاتے ہیں جنکا تعلیم و تعلم بدرجہ کمال مد نظر ہوتا ہی مثلاً معمولي زبان میں لفظ سرمایہ کے معنے کبھي ایسے لیئے جاتے ہیں کہ ہرقسم کي دولت اُس سے مفہوم ہوتي ہے اور کبھي ایسے معنے لیئے جاتے ہین کہ وہ صرف روپیہ سے تعلق رکھتی ہیں *

انتظام مدن کے مولف اگر یہہ بات سمجھتے کہ غور و فکر اور ادراک حالات کي نسبت حصہ اس علم کا تقریر و بیان پر زیادہ ہی اور صرف مطلبوں کي چھان بین میں بڑي مشکل پیش نہیں اتي بلکہ استعمال اصطلاحوں کا نہایت دشوار ہی تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ پہلے اُن لوگوں نے عمدہ عمدہ اصطلاحوں کے انتخاب اور تعین اور استعمال میں کمال کوشش کي ہوتي مگر حقیقت یہہ ہی کہ کسیئے نہیں کي اب بہت تھوڑے عرصہ سے کچھہ توجہہ کي جاتي ہی اور جو کتاب کہ بنام قوموں کے دولت کے مشہور ومعروف ہے اُس کتاب میں بھي اصطلاحوں کي شرح بالکل نہیں زمانہ حال کے اکثر فراسیسي مورخوں اور کچھہ تھوڑے انگریزي مولفوں نے صرف تشریح اصطلاحات سے غفلت نہیں برتي بلکہ استعمال اصطلاحات سے بھي صریح اجتناب کیا اور رکارڈو صاحب کي انگریزي کتاب مسمی اصول انتظام جو فيِ زمانناا مشہور و معروف ہے وہ کتاب ایسے ایسے لفظوں کے استعمال سے خفیف ہوگئے جنکے معنے باوجودیکہ معمولي استعمال سے اور نیز اور مورخوں کے معمولي لفظوں کے استعمال سے مختلف لیئے گئے ہیں اُسپر بھي اُن لفظوں کے معنوں کي کچھہ تشریح نہیں کي گئي اور اُن کے معنے کبھي کچھہ اور کبھي کچھہ لیئے ہیں جس سے پڑھنےوالے کو حیرانی و پریشاني ہوتي ہی یہانتک کہ انہیں لفظوں سے اکثر خود وہ مشہور مصنف غلطي میں پڑے ہیں مگر اُنہوں نے جو نئے نئے لفظ بنائے اُنکي کچھہ شکایت نہیں اسلیئے کہ علمي مطلبوں کے ادا کرنے میں نئے نئے لفظوں کے تراشنے کي ضرورت پڑتي ہی چنانچہ ہم بھي لاچار ہوکر انوکھے انوکھے لفظ تراشینگے ہاں یہہ شکایت ضرور ہی کہ ایسي ایجاد اُنکي جیسیکہ لفظ لاگت کي جگہہ لفظ قیمت کا برتا گیا کچھہ ضرور نہ تھي علاوہ اسکے اُنہوں نے اس ایجاد کي کوئي اطلاع بھي پڑھنے والوں کو نہیں کے اور ایسا ہي جہاں لفظ گراں اور ارزاں کو محنت

کي اجرت کی ساتھہ استعمال کیا تو کبھي وہ معنے اختیار کیئے جو نہایت عام پسند هیں یعني تعداد اور کبھي وہ انوکھے معنے لیئے جو اُنھوں نے خود مقرر کیئے یعنے مناسبت سے مراد رکھي *

جو باتیں که همنے بیان کیں اُنسے صرف یهي غرض نهیں که علم انتظام مدن کو جو ابتک بہت کم ترقي هوئي اُسکا باعث واضح هووے اور جن وسیلوں سے جلد ترقي اُسکي متصور هی وہ ظاهر و باهر هوجاوین بلکه یهه بهي غرض هی که پڑهنے والے اس کتاب کي اصلیت سے واقف هوجاویں چنانچه اس کتاب میں بہت سے ایسے مباحثے پاے جاوینگے جو چند مشہور لفظوں کے نہایت عمدہ استعمال پر هوئے هیں اگرچه اُن کو دلچسپ کرنا ممکن نهیں مگر یهه توقع هی که وہ اُنکو بڑے بڑے باریک مسئلوں پر متوجهه کرینگے اور نہایت نافع هونگے گو وہ ترتیب اصطلاحوں کي جو همنے اختیار کي هی پسند نه آوے *

دولت كي ماهيت

لفظ دولت کے معنی

اسباب کے بیان کرنے کے بعد کہ علم انتظام مدن جس پر بحث کرني منظور هی وہ علم هی کہ اُسکے ذریعہ سے دولت کي ماهیت اور اُسکي تحصیل و تقسیم کے طریقے دریافت هوتے هیں پہلا کام اپنا یہہ هی کہ اُن معنوں کي تشریح کریں جن میں لفظ دولت کا مستعمل هی اور اُس اصطلاح سے هم اُن سب چیزوں کو سمجھتے هیں جو تبدیل و معاوضہ کے قابل هیں اور تعداد اور مقدار وصول اُنکي محدود و معین هی اور اُنکی وسیلہ سے بواسطہ یا بلا واسطہ تکلیفیں زایل اور راحتیں حاصل هوتي هیں یا یہہ تفسیر کیجاوے کہ دولت سے وہ چیزیں مراد هیں کہ اُنمیں تبدیل و معاوضہ یعني خریدنے اور کرایہ پر لینے کي صلاحیت حاصل هووے یا وہ چیزیں جو قدر و قیمت رکھتي هیں اور یہہ بھي واضح رهے کہ لفظ قیمت کي تفسیر کامل آیندہ بیان هوگي باقي یہاں صرف استقدر کہنا کافي هی کہ اُس لفظ سے ایک عام پسند معنے سمجھے جاویں یعني معاوضہ میں لینے دینے کي قابلیت رکھنے والي چیزیں * .

اجزاء دولت

پہلا جز افادہ

منجملہ اُن تین وصفوں کے جنکے ذریعہ سے هر شی بجاے خود قیمت‌دار یا رکن دولت هو جاتي هی افادہ وہ قوت هی جو بواسطہ یا بلا واسطہ راحت جسماني اور نفساني غرضکہ هر طرح کي راحت کو پیدا کرے یا تکلیف جسماني اور نفساني غرضکہ هر نوع کي تکلیف کو دور کرے مگر انگریزي کوئي لفظ ایسا پایا نہیں جاتا کہ یہہ معني تھیک

ٹھیک اُس لفظ سے سمجھي جاویں اُردو زبان میں بھي کوئي لفظ ایسا نہیں ھی کہ اُس سے بے تکلف یہہ سب معنے نکلیں البتہ لفظ افادہ کا قریب قریب ان معنوں پر دلالت کرتا ھی افادہ کی لفظ سے عموماً رفع تکلیف یا بلا واسطہ راحت پہونچانے کا مفہوم سمجھا جاتا ھی مگر جب ہم اُسکو زیادہ تر مرتبہ اطلاق میں تصور کریں تو یہہ لفظ اُن سب چیزوں پر بھي دلالت کر سکتا ھی جن سے بواسطہ راحت پیدا ہووے اگرچہ کوئي شخص یہہ بات کہہ سکتا ھی کہ اس لفظ کے ایسے وسیع معنی لینے تکلف سے خالي نہیں مگر کہا جاوے کہ ھماري زبان میں اور کوئي لفظ ایسا بھي نہیں جو اتنا بھي ان معنوں پر دلالت کرے اور کچھہ ھماري زبان پر موقوف نہیں ھی بلکہ انگریزي زبان میں بھي جس سے یہہ کتاب ترجمہ ہوئي ھی کوئي ایسا لفظ نہیں ھی جو ان سب معنوں پر حاوي ہووے لاچار مالتھس صاحب نے بھي اپني کتاب میں اسطرح پر معنی لینے کو جائز رکھا ھی اور نیز سے صاحب نے فراسیسي زبان میں بھي باوجود اسکی کہ اُسمیں انوکھي باتوں کي گنجایش نہیں ھی اُسکو رواج دیا ھی چنانچہ اُنھوں نے بباعث نہونے کسي دلالت کرنے والی لفظ کے اس مشکل کا حل اسي لفظ کے اختیار کرنے سے کیا ھی اور اس لفظ کا مفہوم ایسا سمجھا ھی کہ وہ ھر ایسي صفت کا نام ھی جسکے طفیل سے کوئي چیز مرغوب ہو جاتي ھی اور بجاے اس لفظ کے جو قابلیت رغبت اور صلاحیت خواھش کی الفاظ پیش کیئے گئی ھیں وہ الفاظ افادہ کي نسبت بھي زیادہ اعتراض کے قابل معلوم ہوتے ھیں *

واضح ہو کہ افادہ جسکي تفسیر بیان کي گئي قیمت کا رکن اعلی ھی بھلا کوئي شخص ایسا بھي ہوگا کہ اپني شی مقبوضہ کو جو تھوڑي بہت کچھہ بھي کام کي ہو ایسي چیز کے بدلے دینی پر راضي ہو جو محض نکمي ہووے بلکہ بیفائدہ چیزوں کا معاوضہ ھر فریق مبادلہ کرنے والی کي جانب سے بالکل بیغرضانہ ہوگا مگر یہہ بات بھي واضح رھی کہ ہم جن چیزوں کو مفید و نافع کہتی ھیں افادہ اُنکا کوئي صفت ذاتي نہیں اسلیئے کہ افادہ سے صرف اُن چیزوں کا وہ تعلق واضح ہوتا ھی جو انسانوں کي تکلیفوں سے اور اُنکي راحتوں سے مربوط ھی اور بیشمار سببوں سے جو ھمیشہ ادلتي بدلتے رھتے ھیں خاص خاص چیزوں میں تکلیف و راحت کي قابلیت

پیدا هوتي هی جس میں همیشہ کمي بیشي هوتي رهتي هی اِسلیئے مختلف چیزوں کے افادہ کے تعلقوں کو مختلف مختلف لوگوں کي نسبت نہایت مختلف پاتے هیں پس یهي اختلاف تمام معاوضوں کا باعث هوتا هی

دوسرا جزء

تعداد یا مقدار وصول کا محدود هونا

دوسرا رکن اعظم تعداد یا مقدار وصول کا محدود هونا هی اور یهہ اصطلاح اشیاء کي کسي قسم خاص سے تعلق نہیں رکھتي بلکہ تمام چیزوں سے منوط ومربوط هي اسلیئے کہ بجاے خود کوئي ایسي چیز نہیں هی کہ تعداد و مقدار میں بے نہایت اور بے پایان هووے مگر اِنتظام مدن کي نظر سے هر شے کو اُسکي موجودہ حالت میں بیحدو بے نہایت سمجھنا چاهیئے اِسلیئے کہ هر شخص اُسمیں سے جس قدر چاهے بذریعہ محنت کي لے سکتا هی مثلاً سمندر کا پاني جیسیکہ بحسب ظاهرهم سمجھتے هیں کہ بهت فراوان و نہایت بے پایان هی اور جو شخص اس تک پهنچی وہ جسقدر چاهے لیوے مگر جب سمندر کا پاني کسي جگهہ لاکر رکھا جاوے تو وہ محدود و معین هی اور ایسي حالت میں وہ پاني اِسطرح کسیکو نہیں مل سکتا کہ اُسکے حوض پر جاکر کوئي قبضہ کرلے بلکہ اُسکے بدلے کوئي مساوي عوض اُسکا دینا پڑتا هی اور علیٰ هذالقیاس جو کچا تانبا سر جان فرینکلن صاحب نے بحر شمالي کے کناروں پر پڑا پایا اِس حالت میں هم اُسکو بے حد و بے پایان سمجهہ سکتے هیں اور هر شخص اُسمیں سے بقدر اپني تاب و طاقت کے لیجاسکتا هی مگر جو تکرا اُسکا کهاں سے نکالا گیا وہ محدود هوگیا اور قیمت لے آیا اور بهت سي چیزیں ایسي بهي هیں کہ بعض بعض مطلبوں کے لیئے غیر محدود اور بعض مقصدوں کے واسطے محدود هوتي هیں جیسیکہ دریا کا پاني کہ تمام خانگي مطلبوں کے واسطے جسقدر چاهیئے اُس سے بهي بهت زیادہ هوتا هے اور یهي باعث هی کہ کوئي آدمي ڈول بهرنے کي اِجازت کا محتاج نہیں هوتا مگر جو لوگ وهاں بن‌چکیاں چلاني چاهیں تو اُنکے واسطے وہ مقدار کافي نہیں هوتي اور اِسیلیئے اُس حق زاید کي نظر سے اُنکو کچهہ نہ کچهہ دینا پڑتا هی *

واضح هو کہ کفایت شعاري کے واسطے محدوديت تعداد اور مقدار وصول کي اصطلاح ميں وہ سبب بهي داخل هوتے هيں جنکے ذريعہ سے تعداد و مقدار وصول کو محدوديت حاصل هوتي هی چنانچہ دولت کي بعض بعض چيزوں کي تعداد اور مقدار وصول اُن هرجوں کے سبب سے محدود و معين هوجاتي هی جنکے روکنی کا کوئي علاج نہيں هوسکتا مثلاً رفائيل صاحب نے تصويريں بنائي هيں اور کينوا صاحب نے جو پتهر کي شبيهيں تراشي هيں اُنکي تعداد کم تو هوسکتي هی مگر بڑہ نہيں سکتي اسليئے کہ وہ دونو بنانے والے مرگئے اور اگرچہ بعض بعض چيزيں ايسي هيں کہ اُنکي تعداد اور مقدار وصول بيحد بڑہ سکتي هی مگر اسپر بهي حق يہہ هی کہ اُنکو محدود هي سمجهنا چاهيئے اور يہہ سمجهہ اسليئے نہيں کہ وہ بالفعل محدود هيں بلکہ اُن هرجوں کے سبب سے هی جو اُنکي ترقي کے مانع و مزاحم هيں مثلاً آج کل يہہ عالم هی کہ سونے کي نسبت پينتاليس گني زيادہ چاندي کهاں سے نکالي جاتي هی مگر اسي قدر اُسکا رواج بهي ملک يورپ ميں زيادہ هی حاصل يہہ کہ انسانوں کي محنت کے ذريعہ سے سونے چاندي کي مقداريں بڑہ سکتي هيں اور روز روز کي ترقيوں سے وهاں تک پهنچ سکتي هيں کہ حد اُسکي دريافت نہيں اور جس هرج کے باعث سے وہ مقداريں محدود هيں وہ صرف انسانونکي محنت کي کمي هی کہ وہ اُنکے بڑهانے ميں ايسي سعي اور کوشش نہيں کرتے جو ضروري و لابدي هی مثلاً جسقدر محنت کہ آدهي چهٹانک چاندي کے ليئے درکار هی سولہ گني اُسکي اُسيقدر سونيکے واسطے مطلوب هی اور اسي سبب سے جس هرج کے باعث سے سونے کي مقدار محدود هی وہ اُس هرج سے سولہ گنا زيادہ قوي هی جسکے سبب سے چاندي کي مقدار محدود هی اور اسي ليئے هماري اصطلاح کے موجب چاندي کي نسبت سونے کي مقدار وصول سولہ گني زيادہ محدود هی اگرچہ يورپ ميں جسقدر سونا موجود هی اُس سے پينتاليس گني زيادہ چاندي موجود هی علاوہ اِسکے ايک اور مثال بہت واضح هی کہ کرتے اور کرتيوں کي تعداد انگلستان ميں برابر برابر هی اور هر ايک کي تعداد انسانون کي محنت سے بيحد بڑہ سکتي هی مگر جسقدر محنت کہ ايک کرتي کي تياري ميں صرف

هوتي هی اُس سے تگني محنت ایک کرتے کي تیاري میں خرچ هوجاتي هے اور اس لیئے جس هرج کے باعث سے کرتوں کي تعداد محدود هی وہ اُس هرج کي نسبت تین مرتبہ زیادہ قوي هے جسکے سبب سے کرتیوں کي تعداد محدود هے اور اسي نظر سے کرتیوں کي نسبت کرتوں کي تعداد کو تین گنی زیادہ محدود سمجھتے هیں اگرچہ تعداد هرایک کي بالفعل مساوي هوے حاصل یہہ کہ جب کبھي لفظ تعداد محدودہ کا اُن چیزوں سے منسوب کریں جنکي مقدار بڑھنے کے قابل هی تو اُن هرجوں کي تاب و طاقت کي مناسبت مراد هوتي هی جو اُن چیزوں کي مقداروں کو محدود کرتے هیں*

تیسرا جز

نقل و انتقال کي صلاحیت

واضح هو کہ یہہ وصف ایسا هی کہ جس چیز میں یہہ بات پائي جاتي هی وہ دولت کي چیز یا بڑي گران قیمت هوتي هی اور مراد اس اصطلاح سے یہہ هی کہ جو قوتیں کہ اُس شے میں خوشي دینے والي یا تکلیف دور کرنے والي هوویں وہ پوري یا تھوڑي همیشہ کے لیئے یا تھوڑي مدت کے واسطے منتقل هوسکیں اور یہہ بات ظاهر هی کہ اس مطلب کے واسطے خاص قبضہ کي صلاحیت شرط هی اسلیئے کہ جس چیز کے دینے سے انکار نہیں هوسکتا اُسکو دے بھي نہیں سکتے عربي زبان کے عالموں نے اس مطلب کو اسطرح پر ادا کیا هی کہ جسکے عدم پر اختیار نہیں اُسکے وجود پر بھي اختیار نہیں مگر حصول خوشي کے مخرج اور رفع تکلیف کے منشاء ایسے بہت کم هیں کہ وہ بالکل خاص قبضہ کے قابل نہوں بلکہ همارے نزدیک کوئي چیز ایسي نہیں کہ وہ خاص قبضہ کے قابل نہو اور بلاشبہہ جو جو مثالیں خاص قبضہ کے قابل نہونے کي بیان کي جاتي هیں وہ محض غلط هیں مسٹر سی صاحب اپنے رسالہ علم انتظام مدن میں یہہ بات لکھتے هیں کہ زمین هي ایسي قدرتي چیز هی کہ قوت پیداوار اُس میں موجود هی اور وہ قبضہ میں آسکتي هی دریا اور سمندر کا پاني بھي جس سے مچھلیاں هاتھہ آتي هیں اور چکیاں اور کشتیاں چلتیں هیں

قوت پیداوار رکھتا هی اور هوا بھي همکو قوت بخشتي هی اور سورج گرمي دیتا هی مگر کوئي آدمي یهه نهیں کهه سکتا هی که هوا اور آفتاب میرے مملوک هیں اور اُنکي خدمتوں کي اجرت کا میں مستحق هوں مؤلف کهتا هے که هرجگهه کي دهوپ اور هوا الگ الگ هی اور اس بات کا بهت لنبي تقریروں سے ثابت کرنا بیفائدہ هی که بعضي بعضي جگهه تهوڑي هوا هوتي هے اور بعض جگهه بهت سي هوا پائي جاتي هے یا جزیرہ ملول † کي نسبت ملک انگلستان میں اور انگلستان کي نسبت اور گرم ولایتوں میں سورج کي کرنیں بهت پیداواري کا سبب هوتي هیں اور جبکه هرجگهه کي زمین خاص قبضه کے قابل هی تو آب و هوا کي خاصیت بهي جو اُس زمیں سے متعلق هی خاص قبضه کے قابل هوني چاهیئے چنانچه یهه سوال کیا جاتا هی که کوت روتي کے انگوروں کي بڑي قیمت کا کیا باعث هی اور جواب اُسکا یهه دیا جاتا هی که وهانکے آفتاب کي گرمي باعث هی اور یهه بهي پوچها جاتا هی که اُن مکانوں کے قیمتي هونے کا کیا سبب هی جنمیں سے هائیڈ ‡ کي چراگاهوں کا تماشا نظر آتا هی اور جواب اُسکا یهه هوتا هی که اُن مکانوں کي هوا کي صفائي کا باعث هے باقي رهے دریا اور سمندر اُنکي بهي ایسي هي مثالیں هیں اور اُن میں بهي یهي بات ثابت هوسکتي هی چنانچه انگلستان کے بهت سے دریاؤں پر به نسبت اُنکی مساوي سطحه زمینوں کی خاص قبضه کي کچهه کم رغبت نهیں هی بلکه وہ اُن زمینوں کي نسبت دولت کی زیادہ باعث هیں اور جبکه مسٹر سی صاحب صوبه لینک شائر میں خود آئی تهے تو اُنهوں نے بچشم خود ملاحظه کیا هوگا که هر ندي میں بارش کا سر اسرهها دستاویز پټه اور قباله بیع کا مضمون هوا یعني لوگوں نے اُسکو خریدا اور سمندر کي خدمتیں اور فائدے بهي خاص قبضه کے قابل هیں که بعض اوقات گذشته لڑائي میں چهه لاکهه روپیه سمندر کے ایک سفر کي اِجازت کے واسطے ادا کیا گیا اور علاوہ اُسکے سمندر کے خاص خاص حصوں میں شکار مچهلي کے حقوق و مرافق پر جنگ و صلح کے نقشے جمتے رهتے هیں *

† ملول ایک بڑا جزیرہ ملک اسٹریلیا کے شمالي کنارہ کے قریب اُسي ملک سے متعلق هی زمین اِسکے آتهارہ سو میل مربعه هی

‡ هائیڈ اِنگلستان کے ضلع چسٹر میں ایک شهر هی جو شهر مینچسٹر سے ساڑهے سات میل مشرق میں مائل بجنوب هی

وہ چیزیں جو انتقال افادہ کي پوري قابلیت نہین رکھتیں وہ دو قسموں پر منقسم هو سکتي هیں چنانچہ اول قسم میں وہ مادي اشیاء داخل هیں جو لذات نفسانیہ سے متعلق هیں یا خاص خاص حاجتوں سے مناسبت رکھتي هیں جیسیکہ کوئي شخص ایک مکان عالیشان کا مالک هووے اور یہہ فخر اپنا سمجھے کہ وہ مکان اُسکے بزرگوں کا مسکن تھا یا اس سبب سے اُسکو عزیز رکھتا هو کہ بچپن سے اُس میں رها سها پالا پوسا گیا هي یا اُسنے وہ مکان ایسي قطع پر بنایا هی کہ سوا اُسکے کسي آدمي کو پسند نهو یا اُسمیں ایسے کمرے بنائے هوں جو اُسکي عادت کے علاوہ کسي کي عادت کے مناسب نهوں مگر با وصف اسکے اُس مکان میں جو گرمي پهنچانے اور پناہ دینے کي قابلیت هے تو اُسکے خریدار اور کرایہ دار بهي پیدا هوسکتے هیں اگرچہ زر قیمت یا زرکرایہ میں اسلیئے کمي چاهیں گے کہ گو وہ باتیں مالک کي نظروں میں اچهي اور عمدہ هیں مگر اُن کے نزدیک اُنکا اچهاپن ثابت نهیں مثلاً سینٹ جیمس والا محل آرام و آسایش سے معمور اور عیش و عشرت سے یهاں تک بهر پور هے کہ ایک دولتمند آدمي کے لیئے اچهي ریاست هوسکتي هی چنانچہ کمروں کي قطاریں جو اُس میں مرتب کي گئیں هیں ایک شاندار دربار کے واسطے نهایت مناسب هیں مگر بادشاہ اور بادشاهي لوگوں کے سوا اور لوگوں کے نزدیک وہ کمرے کسي کام کے نهیں اور ایساهي کوئي شخص ایلن وک یا بلن‌هیم کو بطور کرایہ کے لیوے اور اُن کے مالکوں سے زیادہ جو ایک عرصہ دراز سے خوگر اُن مکانوں کے هیں لطف اُن مکانوں کا اُتها سکتا هی مگر وہ لطف خاص اُسکو هرگز نصیب نهیں هوسکتا جو بڑے بڑے آدمي مثل پرسي اور جارج‌هل کے اُن مکانوں کے سیر و تماشے سے اُتها سکتے هیں اور بهت سي چیزیں مثل کپڑوں اور میز چوکي کے جنکا افادہ خریداروں کے سوا هر شخص کي نظر میں بایں نظر گهٹ جاتا هی کہ وہ ایک هاتهہ سے دوسرے هاتهہ میں جاتي هیں جیسے کہ اگر کوئي توپي یا کوئي میز گهر میں بهیجي جاوے تو خریدار کو وہ شی ویسي هي معلوم هوگي جیسے کہ اُسکو سوداگر کي دوکان پر دیکها تها مگر باوصف اسکے اگر اُسکي فروخت کا قصد کرے تو صاف اُسکو دریافت هوگا کہ تمام دنیا کي نظروںمیں قدر اُسکي گهٹ گئي گویا وہ استعمالي هوگئي *

اور اُن چیزوں کي دوسري قسم میں جو افادہ کي کامل قابلیت نہیں رکھتیں اکثر اوصاف بلکہ تمام اوصاف ذاتي ھمارے داخل ھیں اور یہہ ترتیب جس میں استعداد و قابلیت اور کمال فنون کو منجملہ اشیاء دولت خیز کے قرار دیا شاید پہلے پہلے عجیب اور دشوار معلوم ھو اور بلاشبہہ بہت سے علماء علم انتظام مدن کي ترتیبوں سے یہہ ترتیب مختلف ھے اسیلیئے ھم بہت خوبي کے ساتھہ اسکي توضیح کرینگے چنانچہ علم اور صحت اور تاب و طاقت اور علاوہ اُنکے جسم و عقل کي ذاتي اور کسبي قوتیں اشیاء دولت میں سے تھیک ایسي معلوم ھوتي ھیں کہ جیسے کسي مکان میں بعض بعض باتیں ایسي ھوتي ھیں کہ وہ عوام کے لیئے مفید ھوتي ھیں اور بعض بعض ایسي ھوتي ھیں کہ وہ خاص مالک مکان کے ذوق شوق سے علاقہ رکھتي ھیں یہہ چیزیں یعني جسم و عقل کي قوتیں مقدار حصول میں محدود ھیں اور بہ نسبت ایلن‌وک یا بلن‌ھیم کے قبض و تصرف کی افادہ راحت اور رفع تکلیف کے معاملہ میں بہت زیادہ موثر ھیں اور جو فائدے کہ اُنسے حاصل ھوتے ھیں اُنکا ایک حصہ ایسا ھوتا ھے کہ اُنکے قابض و مالک سے زنہار الگ نہیں ھوتا جیسے کہ تعلق کسي ملک موروثي کا جو اُسکو کسي مورث یا خاندان کے نام سے خاص ھوتا ھی منتقل نہیں ھوتا اور دوسرا حصہ جو پہلے حصہ سے اکثر بڑا ھوتا ھی اسیطرح پر نقل و انتقال کے قابل ھی جیسے کہ کسي مکان عالیشان کے عیش و عشرت یا باغ شاداب کي زیب و زینب منتقل ھوسکتي ھے چنانچہ جو کچھہ کہ قابل انتقال نہیں وہ وہ سرور سریع‌الزوال ھے جو کسي کمال کي مشاقي سے حاصل ھوتا ھی اور وہ طبعي خوشنودي ھی جو اُس خیال سے رھتي ھی کہ فلاں فن میں ھم کامل ھیں اور جو کچھہ کہ قابل انتقال ھی وہ وہ فیض رساں نتیجے ھیں جو اُس زمانہ میں حاصل ھوتے ھیں جس میں اُس کمال کو اجرت پر دیا جاتا ھی جیسے کہ اگر کوئي وکیل قابل میرا مقدمہ لڑاوے تو اُس موقع پر تمام اپنے ذاتي اور کسبي کمالوں کو مجبور منتقل کریگا اور میري جوابدھي ایسي انصرام پاوے گي کہ گویا ایک کامل وکیل کي عقل و گویائي میري ھوگئي مگر جو کچھہ کہ وہ وکیل منتقل نہیں کرسکتا وہ اُسکے طبیعت کي وہ خوشي ھی جو اُسکو اپنے چستي اور چالاکي کي مشق و مہارت سے حاصل ھی

لیکن اگر وہ میرے لیئے ظفر یاب ہوا تو سرور اُسکا میرے سرور کے مقابلہ
میں بہت تہوڑا هی اور ایسی هي اگر کوئي مسافر جهاز نشین جهاز والوں
کي چابکي چالاکي پر حسدکرے تو وہ لوگ اسبات پر قادر نہیں که
اُس مسافر کي ذات میں تاب وطاقت یا دلیري بیباکي اپني منتقل
کریں مگر جسقدر که یہه وصف اُن لوگوں کے اُس غریب مسافر
کے مطلب کے واسطے وسیله هیں اور جسقدر که وہوصف اُس
غریب مسافر کو سرعت طے منازل کے قابل کرتے هیں اُسیقدر وہ غریب
ایسي خوبي سے اُن وصفونکا مزا اُتهاتا هی که گویا وہ اوصاف
اُسیکي ذات میں مرکوز هیں اور غالب یہه هی که قرول بهي شکار
میں اُسي طرح کي خوشي پاتا هی جیسے که وکیل نے کچهري میں پائي
اور یہه سرور اسیطرح سے منتقل نہیں هو سکتا جیسے که اُسکے رگ و ریشے
مگر جسقدر که اُس قرول کي تاب و طاقت اور چابکي چالاکي اور کمال
مہارت سواري اُسکو اسبات کے قابل کرتي هی که وہ اپنے اقا کو شکاري
کتوں کے قریب رکهے تو اُسیقدر اُسکے وہ وصف ایسي خوبی کے ساتهه
خریدے یا اجرت پر لیئے جا سکتے هیں جیسے که زین و لگام اُسکي
لے سکتے هیں دنیا کے بہت سے حصوں میں آدمي بهي خرید کیئے جانیکے
قابل هی جیسے که گهوڑے خرید کیئے جانے کي صلاحیت رکهتے هیں اُن
ملکوں میں غلاموں اور حیوانوں کي قیمت میں فرق اُن اوصاف کے درجوں
کے موافق هوتا هی جنسے وہ قابل فروخت کے هوتے هیں اگر یہه سوال
اگلے وقتوں میں پیش کیا جاتا که صفات ذاتیه بهي دولت کي چیزیں
هیں یا نہیں تو بحث اُسکي صاف اور حل اُسکا آسان هوتا اور هر شخص
ایتهنز میں یہه جواب دیتا که وصف ذاتي هي اُسکي تمام قیمت کا باعث
هی آزادوں اور غلاموں کے اوصاف فروخت کے قابل هیں مگر فرق استدر
هے که آزاد آدمي ایک معین مدت اور ایک خاص کام کے لیئے خود اپنے
تئیں فروخت کرتا هی اور غلاموں کو اور لوگ فروخت کرتے هیں اور هر
کام اور هر وقت یعني همیشه کے لیئے اُنکي فروخت هوتي هی اور دوسرے
یہه که غلاموں کے وصف ذاتي آقاؤں کي دولت کا ایک حصه هوتے هیں
اور ازادونکے وصف ذاتي جسقدر که وہ مبادله کے قابل هوتے هیں خود
اُنهیں کي دولت کا حصه هوتے هیں اور وہ وصف اُنکی فوت هونے پر اُنکے

ساتھہ جاتے ھیں اور بیماریوں کے سبب سے خراب و تباہ ھوسکتے ھیں یا اُس ملک کي رسموں کے بدل جانے سے جسکے سبب سے اُنکے اوصاف کي حاجت نرھي بے قدر و قیمت ھو سکتي ھیں مگر اُن افتادوں سے قطع نظر کرکے وہ وصف ذاتي بڑي دولت ھیں اور اُن ذاتي وصفوں کي مشق و مہارت سے جو محاصل کہ اِنگلستان میں حاصل ھوتے ھیں وہ اِنگلستان اور اِسکاتلینڈ اور ویلز کي زمینوں کے محاصلوں سے بہت زیادہ ھیں *

تعداد و مقدار حصول کا محدود ھونا دولت کا نہایت اعلیٰ جز ھی

واضح ھو کہ منجملہ افادہ اور قابلیت اِنتقال اور تعداد و مقدار حصول کے محدودیت جو دولت کے تین رکن ھیں تعداد و مقدار حصول کي محدودیت سب سے بہت بڑا رکن ھی اور وہ دخل و تصرف اُسکا جو قیمت اشیاء پر ثابت ھی اُسکي بناء اُن دو اصلوں پر ھی یعني مختلف چیزوں کے عشق پر جو آدمي کي اصلي طبیعت ھی اور عز و امتیاز کي محبت پر جو مقتضاے بشریت ھی زندگي بسر کرنیکو ایسي دو چار چیزیں جیسے آلو پاني نمک اور دو چار سید ھی سادھے کپڑے اور ایک پھٹا پرانا کمل اور ٹوٹا سا جھونپڑا اور ایک لوھے کا لوٹا اور تھوڑا سا ایندھن اِنگلستان کے ملک کي آب و ھوا میں کافي و وافي ھی اور حقیقت میں ایرلینڈ کے بہت سے لوگوں کي اوقات ایسي ھي بسر ھوتي ھی اور گرم ملکوں کے باشندے بہت تھوڑي چیزوں پر قناعت کرتے ھیں مگر کوئي آدمي ان چیزوں پر جي جان سے راضي نہیں ھوتا چنانچہ پہلا مقصود اُسکا یہہ ھوتا ھی کہ طرح طرح کي چیزوں سے خوراک اپني مقرر کرے مگر یہہ خواھش سواے پوشاک کي خواھش کے اور سب خواھشوں کي بہ نسبت بہت آساني سے دب جاتي ھی اگرچہ اول میں بہت زور شور پر ھوتي ھی چنانچہ دریافت ھوتا ھی کہ اگلے لوگ جب اور باتوں میں پورے عیاش ھوگئے تو ایک عرصہ دراز تک ایک طرح کے کھانے پینے پر راضي تھے اور وہ خوراک افراط سے ھوتي تھي اور باوجود اِسکے کہ

آج کل دسترخوانوں کي گوناگوني پر طرح طرح کے ہنگامے برپا ہیں اب بھي بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اپنے کھانے پینے کو دو چار چیزوں پر منحصر رکھتے ہیں اور اُن لوگوں میں وہ لوگ بھي داخل ہیں جنکي اشتہا کفایت شعاري کے قابو میں نہیں آسکتے *

علاوہ اُسکے گونا گوني پوشاک دوسري خواہش ہے اور حقیقت یہہ ہی کہ یہہ ایک ایسي لذت ہی کہ وہ اسبات کي متدم نشاني ہی کہ اُسکے ذریعہ سے ایک قوم وحشي حالتوں سے باہر آتي ہی اور وہ جلد پایہ عالي کو پہنچ جاتي ہی مگر بعد اُسکے جسقدر تربیت کي ترقي ہوتي جاتي ہے اُسیقدر ایسي نظروں سے گرتي جاتي ہی کہ نہایت بڑے درجہ کے مرد و عورت دونوں اور خصوص مرد سیدھي سادھي پوشاک پہننے لگتے ہیں *

بعد اُسکے اچھے مکان بنانے اور بڑے بڑے تکلف کرنے اور عمدہ عمدہ شیشہ آلات لگانیکا شوق دامنگیر ہوتا ہی اور یہہ ایسي خواہشیں ہیں کہ جہاں کہیں ظہور اُنکا ہوتا ہی وہ بالکل سیر نہیں ہوتیں اور جسقدر کہ تربیت اور تادیب میں ترقي ہوتي ہی اُسیقدر شوق و ذوق بڑھتا جاتا ہی چنانچہ ایک معمولي مکان میں جسقدر عیش و عشرت کا سامان ہم آج کل چاہتے ہیں وہ اُس سے بہت زیادہ ہی جو پہلي صدي کے امیروں کو میسر ہوا تھا بلکہ گذشتہ صدي کا بڑا سوداگر اگر اپنے سونے کے کمرے کو بادشاہ ہنري ہشتم کے کمرے سے زیادہ مرتب نپاتا تو وہ راضي نہوتا اور تاریخوں سے دریافت ہوا ہی کہ اس بادشاہ عالیجاہ کي خوابگاہ میں ایک پلنگ اور ایک الماري باسنوں کي اور ایک کہلتي مندتي چوکي اور ایک جوڑا انگیتھیوں کا اور ایک چھوٹاسا آینہ تھا اور با وصف اِسکے کہ اپنے ہمعصر بادشاہوں میں بڑا روپیئی والا مشہور تھا اور اب گمان غالب ہی کہ ہمارے پوتے پڑوتے ہماري آسایشوں کو ناپسند کرینگے اور بعد اُنکے جو لوگ آوینگے وہ اُنکي شکستہ حالي پر ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھریں گے *

یہہ بات واضح ہی کہ ہماري خواہشیں جسقدر کیفیت گوناگوني پر مایل ہوتي ہیں اُسقدر متدار اور کمیت پر ملتفت نہیں ہوتي ہیں چنانچہ کسي ایک قسم کي جنس و اسباب سے جو خوشي کہ حاصل

هوتي هى وه حد معين هي نهيں رکهتي بلکه پهلے اس سے که وه اپني غايت کو پهنچے روز بروز گهتتي جاتي هى اور ايک قسم کي دو چيزوں سے وه خوشي دوچند نهيں هوتي جو قسم مذکور کي ايک شے سے حاصل هوتي هى اور جسقدر خوشي که دو چيزوں سے حاصل هوگي اُسي قسم کي دس چيزوں سے وه هرگز پچگني نهوگي غرضکه جسقدر افراط سے کوئي چيز هوتي هى اُسيقدر وه لوگ بهي بهت سے هوتے هيں جنکے پاس وه چيز هوتي هى جو اُسکے ذخيره کو بڑهانا نهيں چاهتے يا چاهتے هيں تو بهت تهوڑا چاهتے هيں اور بلحاظ ان لوگوں کے اُس چيز کي آينده مقدار حصول کا افاده بالکل يا قريب اُسکے جاتا رهتا هى غرض که وه چيز اُنکي نظروں ميں بے قدر هو جاتي هے اور بقدر اُسکي قلت کے تعداد اُن لوگونکي جنکو احتياج اُسکي هوتي هى اور مقدار حاجت کي بڑه جاتي هى اور اُسکا افاده يعني وه خوشي بهي جو اُسکي کسي مقدار معين کے حصول سے حاصل هوتي هى زياده بڑه جاتي هى *

اگرچه مختلف چيزوں کي خواهش مضبوط و مستحکم هى مگر بمقابله تمناے عز و امتياز کے بهت ضعيف و خفيف هى اور يهه ايک ايسي آرزو هى که اگر اُسکے عموم و استقلال پر لحاظ کيا جاوے جيسيکه تمام لوگوں ميں هر زمانه ميں ظهور اُسکا پايا جاتا هے اور لڑکپن سے ساتهه اپنے آتي هى اور گور تک همراه رهتي هى تو اُسکو نهايت قوي جذبه اور شوق غالب انسان کا تصور کريں *

شان و امتياز کا بڑا مخرج دولتمندي کي کثرت هى اور حق يهه هى که دولتمندي ايک ايسي عزيز چيز هى که چهوٹے بڑے اُسپر مرتے هيں اور تمام انسان آپ کو اُس تک پهنچنے کے قابل سمجهتے هيں اور اپنے همچشموں ميں آپ کو روپئے والا جتانا اور بناو سنوار سے ٹهيک ٹهاک رهنا اُن لوگوں کے چال چلن کا مقدم قاعده هى جو اصلي حاجتوں کا کهٹکا نهيں رکهتے اور حصول شان‌شوکت کے واسطے لوگ ايسي ايسي تکليفيں اُٹهاتے هيں که اُنکے گوارا کرنے پر اُنکو کسي تکليف کا خوف يا کسي خوشي کي اُميد آماده نکرتي اور اُن تکليفوں کو غلامان خانه‌زاد بهي مار پيٹ کے انديشوں يا کسي لالچ سے گوارا نکرتے مگر يهه بات ايسي هى که صرف

ظاهر کي تيپ تاپ سے حاصل هوتي هے چنانچه † درياے پيکٹولس کے تمام سونے سے اگر اُسميں استدر هوتا که گويا || ميداس اُسميں ابهي نها کر گيا هی اُس شخص کو کچهه بهي عز و امتياز نهوتا جو اُس سونے کو اُس ميں سے حاصل کرکے دکها نه سکتا جو طريقه که اُسکے ذريعه سے مال و دولت کو دکها سکتے هيں وه صرف ايسي اشياء مرغوبه کا قبضه هی جو تعداد و مقدار حصول ميں محدود هيں يعنے وه چيزيں جو کم بهم پهنچتي هيں مگر يهه بات ياد رهے که قلت حصول انکي مرغوبيت کے ليئے کافي نهيں بلکه کوئي بات علاوه اُسکے ايسي بهي چاهيئے که وه اُسکے ذريعه سے مرغوب هو جاتي هيں اور وه بات ايسي هووے که علاوه مالک کے اور لوگوں کے نزديک بهي افاده اُسکا مظنون هووے اگرچه هر طفل مکتب کي مشق کي کاپي ايسي کمياب هی جيسے اور شے عزيزالوجود کمياب هوتي هی مگر جب که مدرسه ميں کام اُس سے نکل چکتا هی تو کوئي بات اُسميں ايسي نهيں پائي جاتي که وه اُس کے طفيل سے مرغوب خاص و عام هووے اِسميں کچهه شک و شبهه نهيں که وه يکتا و بے همتا

---

† يهه ايک چهوٹي ندي کوچک ايشيا کے اپنےٹوليا کے ضلع ميں هی اور دوسرا نام اُسکا بگاني هی کوه دولت داغ ميں سے نکلکر شهر سارڈس کے مغرب اور شمال مغرب ميں بهتي هے متقدمين ميں سونے کے ريتے کے سبب سے مشهور تهي اور سونے کے ريتے کا سبب ايک جهوٹي کهاني کو قرار ديا تها که ميداس کے نهانے کے باعث سے سونے کا ريته اُس ميں هو گيا

|| بطور کهاني کے يهه بات مشهور هی که يهه شخص فرجيه کا بادشاه اور اور فئيس کا شاگرد تها اور ڈايونيسس کي پرستش کا ترقي دينے والا بڑا دولتمند مگر زنانه تها ڈايونيسس جب تهريس سے فرجيه پر آتا تها تو اُسکا پير سيلينس نشه کي حالت ميں رسته بهک کر ميداس کے باغ ميں آنکلا ميداس کے آدمي اُسکو پکڑ کر ميداس کے پاس لے آئے اُسنے اُسکي بهت سي خاطر داري کي اور دس روز تک پاس رکهه کر اُسکے مريد ڈايونيسس کے پاس پهونچاديا تب اُسنے ميداس سے کها که جو تو چاهے وه مانگ اُسنے کها که جس چيز کو ميں چهوؤں وه سونے کي هوجايا کرے يهه درخواست اُسکي پذيرا هوئي جب کهانے پينے کي چيز بهي اُسکے چهونے سے سونے کي هو جانے لگے تو اُسنے استدعا کي که يهه تاثير مجهه سے جاتي رهے تب ڈايونيسس نے اُس سے کها که تو درياے پيکٹولس ميں جاکر نها تو يهه بات جاتي رهيگي چنانچه وه اُسميں نهايا اور اُسکے نهانے سے تمام ريته اُس دريا کا سونے کا هوگيا *

هی مگر وه ایک میلي کچیلي دهبهدار بیکار تحریر هوتي هی برخلاف
اُسکے اگر اُس کتاب کا کوئي قلمي نسخہ جو قوموں کي دولت کے نام سے
معروف و مشہور هی هاتهہ آجاوے تو تمام یورپ میں اشتیاق اُسکا پیدا
هوگا اور وهاں کے لوگوں کو یہہ خیال پیش نہاد همت هوگا کہ اُس عالي
طبع شخص کي طبیعت کے پہلے پہل کے کاموں کي دیکهہ بهال کریں جسکي
تاثیر تربیت یافتہ خلقت کے بقاء تک باقي رهیگي اور اگر کوئي مورکهہ
روپئے والا نمود اور شیخي سے اُسکو خرید کرے تو یہہ مقصود اُسکا جب
حاصل هوگا کہ علاوه ندرت و غرابت کے کوئي اور بات عمده اُس میں
موجود هووے *

مگر جن سببوں کے وسیلہ سے کوئي شے مرغوب هوتي هی یعنے تعداد
ومقدار حصول کے محدود هونے سے افاده کي صفت اُسمیں ظہور میں
آتي هی وه سبب یہانتک خفیف و بے اصل هوتے هیں کہ کوئي چیز
اُنسے زیاده خفیف و بے اصل متصور نہیں هوتي *

واضح هو کہ الماس ایسي چیز هی کہ وه سر دست نہایت مرغوب
و محبوب هی اور اِسي لیئے ایک مقدار معین اُسکي اور چیزون کي
بڑي بڑي مقداروں سے بدل سکتي هی چنانچہ ایک بازوبند جو شاه
ایران کے پاس موجود هی اور جواهر اُسکے چهٹانک بهر سے کچهہ کم
هیں لوگ اُسکو دس لاکهہ روپیہ کا بتاتے هیں اور یہہ دس لاکهہ روپیہ
تیس هزار انگریزي کنبونکي سالانہ محنت کا عوض هو سکتے هیں اگر روز روز
اجناس کے پیدا کرنے میں جو بیچنے کهوچنے کے واسطے پیدا کیجاتي هیں
وه محنت صرف هو تو بعد مجرا کرنے خرچ کے خالص سالانہ آمدني
تیں هزار انگریزي کنبوں یا باره هزار آدمیوں کے محنت کے حاصل کي
برابر هوگي پس اُس بازوبند کے مالک کے قبض و تصرف میں وه تمام
چیزیں هو سکتي هیں جو کسي بڑے شہر کے تمام باشندوں کي محنت
سے میسر هوتیں اور اصل یہہ هے کہ چند ایسے معدني ٹکڑوں کو جو وزن
و مقدار میں چهٹانک بهر سے زاید نہیں اور علاوه قوت باصره کے کسي
قوت ادراک کو سرور اُنسے حاصل نہیں باوجودیکہ آنکهہ بهي دیکهتے دیکهتے
تهک جاتي هی هماري توهمات نے ایسي قدر و قیمت عنایت کي هی
کہ وه اُن چیزوں کي قیمت کي برابر سمجهي جاتي هی جنسے تربیت

یافتہ ہزارہا ادمیونکو آرام پہنچتا ہی اور گمان ایسا ہی کہ شاید چمک اور سختي کے باعث سے الماس کو امتیاز و شہرت حاصل ہوئي اور اُن وصفوں کے وسیلہ سے چشم و نظر کو راحت بخشنے والا اور جسم کو اراستہ کرنیوالا ہوا جس سے افادہ کي صفت اُسکو حاصل ہوئي مگر آدھي چھٹانک کے وزن کا ہیرا ایک صدي میں ایکمرتبہ بھي ہاتھہ نہیں لگتا ہی چنانچہ تمام اطراف و جوانب میں اُس وزن و مقدار کے پانچ ہیرے بھي موجود نہیں ہیں غرضکہ ثبوت دولت کے لیئے قبضہ ایسي شی عزیزالوجود کا جو مقدار حصول میں محدود و معین ہے کافي وافي ہے اور اسلیئے کہ دولتمند ہونیکا شوق انسانوں کو اصلي و طبعي ہی تو ہمیشہ الماس ایسي چیز سمجھا جاویگا کہ اُسکي جمع و تحصیل پر رشک و حسد کے زور شور ہونگے اور جن ہرجوں کے باعث سے مقدار حصول اُسکي محدود ہوتي ہے وہ تھوڑے نہونگی اگر کوئي شخص ہیرے کي کھان دیکھہ پاوے یا ہم آپ کوئیلوں سے ہیرے تیار کرنے لگیں تو پھر ہیرے ایسے برتے جاویں کہ جیسے وحشیوں کے گہنے یا بچوں کے کھلونے ہوتے ہیں یہانتک کہ بعض بعض فنون کے الات اور مصالحوں میں کام آویں اور ہیروں کے جہاز بھر کر ملک گني کو روانہ کریں اور بعوض اُنکے ہاتھي دانت یا گوند برابر برابر لیکر کام اپنا چلاویں *

قیمت کي تعریف

واضح ہو کہ جو معني دولت کے ہمنے بیان کیئے یعنی اُس سے وہ کل چیزیں مراد ہیں جو قدر و قیمت رکھتي ہوں تو بحسب اُسکے یہہ بات ضرور متصور ہوئي کہ جن معنوں میں لفظ قیمت کا مستعمل ہی کسیقدر اُسکو تفصیل سے بیان کریں اور خصوص اس لحاظ پر نہایت ضروري متصور ہوا کہ ایک عرصہ دراز سے لفظ قیمت پر بحث و تکرار کے ہجوم ہیں ہم بیاں کرچکے کہ عام معني قیمت سے وہ صفت مراد ہی جسکی طفیل سے کوئي شی معاوضہ کے قابل ہو جاتي ہی یعني وہ اجرت و استعارہ پر دي جاوے یا بیع و شرا اُسکي کیجاوے *

جب کہ قیمت کي تعریف اسطرح بیان کي گئي تو اب یہہ بات واضح ہووے کہ قیمت سے وہ ربط و تعلق مراد ہی جو دو چیزوں کے درمیان میں

ہوتا ہے اور ٹھیک اُس سے وہ تعلق مراد ہے جو کسي چیز کي مقدار معین کے بدلے کسي چیز کي مقدار معیں حاصل ہوسکتي ہے اور اسي لیئے کسي چیز کي قیمت بدوں اسکے بتاني ممکن نہیں کہ کسي دوسري چیز یا کئي چیزوں سے جنکي رو سے تخمینہ اُسکي قیمت کا منظور ہی صراحتاً یا کنایتاً مقابلہ اُسکا نکیا جاوے اور ایساهي بدون اِسکے بھي ممکن نہین کہ کسي شے کي مقدار معین کو دوسري شے کي مقدار معین سے مقابلہ نکیا جاوے غرض کہ قیمت اشیاء کي بدون مقابلہ باهمي کے دریافت نہیں ہوسکتي *

یہہ بیان ہوچکا کہ الماس آج کل نہایت مرغوب اور بہت گراں قیمت ہی اور مراد اس سے یہہ تھي کہ الماس کے علاوہ کوئي چیز ایسي چیز نہیں کہ اُسکا مبادلہ ہو جنس سے ہوسکے اور بقدر مقدار الماس کے اُسکي مقدار کے عوض میں وہ مقدار ہاتھہ آوے جو ہیرے کي مقدار معین کے عوض میں آسکتي ہی اور جب کہ شاہ ایران کے بازوبند کي قیمت بیان کي گئي تو ہمنے پہلے سونے کي مقدار بیان کي اور بعد اُسکے اُس انگریزي محنت کي تفصیل قلمبند کي جو اُس بازوبند کے عوض میں حاصل ہوسکتي ہی اور اگر بیان اُسکي قیمت کا ہم پورا پورا کرتے تو صرف اس طرح کرسکتے کہ دولت کي اور چیزوں کي مقدار جو اُسکي بدلہ حاصل ہوسکتي الگ الگ شمار کرتے اور جب ایسا شمار کیا جاتا تو تجارت کے معاملوں میں بہت مفید ہوتا اسلیئے کہ اُسکے ذریعہ سے صرف الماس کي قیمت اور چیزوں کي مناسبت سے ظاہر نہوتي بلکہ تمام چیزوں کي قیمت ایک دوسرے کي مناسبت سے دریافت ہوتي چنانچہ اگر یہہ بات تحقیق کیجاتي کہ آدہ چھٹانک الماس کا مبادلہ پندرہ لاکھہ ‡ٹن ہپبرن کے کوئیلوں یا ایک لاکھہ ٹن § اس سکسس کے گیہوؤں یا انگریزي فلس کیپ کے دو ہزار پانسو ٹن کاغذ سے ہوتا ہی تو اُسکے وسیلہ سے یہہ دریافت ہوجاتا کہ کوئیلوں اور گیہووں اور کاغذوں کا باہم مبادلہ اُسي مناسبت سے ہوگا جس مناسبت سے کہ اُنسے ہیرہ کا مبادلہ ہوتا ہی یعنے کاغذ کے ایک معین وزن کے بدلے چھہ گنا کوئیلہ اور چالیس گنا گیہوں ہاتھہ آتا ہے *

---

‡ ٹن ایک انگریزي وزن کا نام ہے جو ۲۸ من کے برابر ہوتا ہی *

§ یہہ انگلستان کے ایک ضلع کا نام *

طلب اور مقدار حصول

جن سببوں سے کہ جنسوں کي باھمي قیمت قرار پاتي ھی یا جن سببوں کي روسے یہہ امر قرار پاتاھی کہ ایک شے کي قدر معین کے عوض میں دوسري شے کي اتني قدر حاصل ھوتي ھی وہ سبب دو قسموں پر منقسم ھوتي ھیں چنانچہ اول وہ قسم ھی کہ کوئي چیز اُس سے مقدار وصول میں محدود اور افادہ کي صفت رکھنے والي ھوجاتي ھی اور دوسري وہ قسم ھی کہ جنسے یہہ دونو وصف اُس شے کے دوسري شے سے متعلق ھوتے ھیں اور ھم اپني بول چال کے موافق اُن سببوں کے اثر کوجو کسي جنس کو مفید اور فیض رساں بنادیتي ھیں لفظ مانگ یعني طلب سے تعبیر کرتے ھیں اور جن ھرجوں کي مزاحمت سے کسي شے کي مقدار محدود ھو جاتي ھے اُنکے ضعف کو بلفظ مقدار حصول تعبیر کرتے ھیں *

غرض کہ اُس عام بیان سے کہ جنسونکا مبادلہ اُنکي مانگ اور مقدار حصول کي مناسبت پر ھوتاھے یہہ مراد ھے کہ تمام جنسوں کا مبادلہ اُن سببوں کي قوت یا ضعف کي مناسبت سے جو اُنکو مفید کرتے ھیں اور اُن ھرجوں کي ضعف یا قوت کے تناسب سے جو اُنکو مقدار حصول میں محدود کرتے ھیں ھوتا ھی *

مگر افسوس یہہ ھے کہ ان دونوں لفظوں یعني مانگ اور مقدارحصول سے ھمیشہ یھي معنے سمجھے نہیں جاتے بلکہ کبھي کبھي لفظ مانگ کا اسطرح استعمال کیا جاتا ھی کہ وہ لفظ اور لفظ خرچ دونوں مرادف سمجھے جاتے ھیں مثلاً اگر یوں کہیں کہ فلاں چیز کي پیداوار بہت ھوئي مگر اُسکي مانگ بھي بہت ھوئي تو اُس سے مراد ھوگي کہ اُسکا بہت سا خرچ بھي ھوا اور بعض اوقات اُس لفظ کے استعمال سے کسي جنس کي طلب ھي نہیں سمجھي جاتي ھی بلکہ وہ اثر بھي سمجھاجاتا ھی جس سے جنس کا مالک اُس جنس کا کوئي عوض لیکو کام ناکام اُس سے الگ ھونے پر راضی ھوجاتا ھی مل صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں فرماتے ھیں کہ لفظ مانگ سے خریدنے کي مرضي اور خرید نے کي تاثیر مراد ھوتي ھی اور مالتھس صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں یہہ لکھتے ھیں کہ لفظ مانگ کے دو معنے ھیں ایک تو اُن جنسوں کي وسعت

مقدار کے هیں جو خرید کي جاویں اور دوسرے اُس صرف زاید کے هیں یعنے اُس زیادتي قیمت کے هیں جو بڑے بڑے گاهک اپني حاجتوں کے پورے کرنیکے لیئے اُسپر راضي اور نیز اُسکي قابلیت رکھتے هیں *

مانگ کي حقیقت

واضح هو که لفظ مانگ کے جو معنے بیان کیئے گئے اُنمیں سے کوئي معنے عام استعمال کے مطابق معلوم نهیں هوتے مگر تسلیم کرنا چاهیئے که جب یهه بات کهتے هیں که گیهوں کي فصل کي کمي سے جو اور جئي کي مانگ زیاده هوتي هی تو لفظ مانگ کا معمولي معنوں میں مستعمل هوتا هی یعني جو اور جئي کے افاده کو ترقي هوئے یا لوگونکو اُنکے حاصل کرنے کي خواهش زیاده هوئي اور اگر برخلاف اِسکی کوئي اور معنے لیئے جاویں تو وه محض غلط هونگے کیونکه یهه بات ظاهر هی که گیهوں کي کمي سے جو اور جئي کے صرف کرنے والوں کو جو اور جئي کے خرید نے کي قوت اور خود شے مبیعه یا مصروفه کي مقدار نهیں بڑه جاتي بلکه صرف خرچ کرنے کے طور و طریقے بدلجاتے هیں چنانچه گهوڑوں کے کهلانے اور شراب کے بنانے کي جگهه میں کچهه جو اور جئي آدمیوں کے کام بهي آنے لگتے هیں اور گهوڑوں کے کهلانے یا بیر وغیره شراب پینیکي خواهش سے جوکهانے کي خواهش زیاده مقدم هوتي هے تو جو اورجئي کي خواهش یا وه راحت جو ان جنسوں کے حصول سے پیدا هوتي هی یا اُس رنج کا زوال جو اُنسے متصور هے یا جو اور جئي کي مقدار معین کا افاده ترقي پاتا هے اسي کو علمي طور پر ایسي تعبیر کرتے هیں که جو اور جئي کي مانگ بڑه گئي *

باوجود اِسکے که یهه لفظ ایسي بےپروائي سے مستعمل هوتا هے که اُسکا استعمال ترک کرنے اور اُسپر اعتراض وارد هونے کے قابل هے مگر هم اُس لفظ سے معنے افاده کے سوا اور کوئي معنے نه لینگے یا اُس سے وه مقدار خواهش اور افاده کي مراد لیوینگے جس مقدار پر کسي جنس کا قبضه مطلوب هووے *

مقدار حصول کي حقیقت

واضح هو که لفظ مقدار حصول کے استعمال میں جو جو لوگوں نے بے اعتدالیاں برتیں اُنکو هم پسند نهیں کرتے چنانچه عوام کي بول چال

اور مورخان علم انتظام مدن کي تحريرون ميں استعمال اس لفظ کا جنسوں کي اُس مقدار پر مروج هی جو بازار ميں بکنے کو آتي هيں يهہ شکايت نهيں کہ يهہ لفظ ان معنوں ميں مستعمل هوا بلکہ محل شکايت يهہ هے کہ جب يهہ معني ليئے جاتے هيں تو اُسکو سواے چند حالتوں اور بهت تهوڑے زمانوں کے قيمت کا سبب تصور کرتے هيں کرتوں اور کرتيوں اور سونے چاندي کي مثال ميں همنے يهہ ثابت کيا کہ دو جنسوں کي باهمي قيمت هر جنس کي اُس مقدار پر موقوف نهيں جو بازار کو بکنے کے واسطے آتي هی بلکہ اُن هرجوں کي زور و قوت پر موقوف هی جو اُن جنسوں کي مقدار کي ترقي کو مانع و مزاحم هوتي هيں اور اسي ليئے جب کہ هم مقدار حصول کي کمي بيشي کو کمي و بيشي قيمت کا سبب بيان کرتے هيں تو اُس سے يهہ سمجهنا نچاهيئے کہ صرف کمي بيشي هي مراد هی بلکہ ايسي کمي بيشي مرادهے کہ اُن هرجوں کي کمي بيشي سے پيدا هوتي هی جنسي مقدار حصول محدود هوجاتي هے

اصلي اور خارجي اسباب قيمت کے

هم بيان کرچکے کہ دو جنسوں کي باهمي قيمت دو قسم کے سببوں سے قرار پاتي هی ايک وہ جنکے باعث سے ايک شی کي مانگ اور مقدار حصول مقرر هوتي هے اور دوسرے وہ سبب کہ اُنسے دوسري چيز کي مقدار حصول اور مانگ قرار پاتي هے چنانچہ جن سببوں کي طفيل سے کوئي جنس مفيد اور مقدار حصول ميں محدود هو جاتي هی اُنکو اُسکي قيمت کے اصلي سبب کهتے هيں اور جن سببوں کے وسيلہ سے وہ جنسيں مفيد اور مقدار حصول ميں محدود هوجاتي هيں جنسے شی مذکورہ بالا بدلي جاوے تو وہ اُسي شی مذکورہ بالا کي قيمت نے خارجي سبب هوتے هيں چنانچہ آج کل ملک يورپ ميں سونے چاندي کا بدلا اس مناسبت پر هوتا هی کہ آدهي چهٹانک سونے کو آٹهہ چهٹانک چاندي سے بدلتے هيں اور اس مناسبت کا باعث کچهہ تو وہ سبب هيں جو خود سونے کو مفيد اور اُسکي مقدار کو محدود کرتے هيں اور کچهہ وہ باعث هيں جو چاندي کي مقدار کو محدود اور اُسکو مفيد کرتے هيں اور اب کہ هم سونے کي قدر و قيمت کا ذکر کرتے هيں تو اُسکے اصلي سببوں کو ايسا سمجهيں کہ وہ

اُسکي عام قیمت پر دخل کامل رکھتے ھیں اِسلیئے کہ وہ سبب سونے کو ایسي قوت بخشتي ھیں کہ مبادلہ اُسکا ھر جنس سے ھو جاتا ھی باقي خارجي سبب صرف اسقدر تعلق رکھتے ھیں کہ مبادلہ اُسکا چاندي سے ھو سکتا ھی پس چاندي کو سونے کي قیمتوں میں سے ایک خاص قیمت سمجھنا چاھیئے اور سونے کي تمام خاص قیمتوں کے مجموعہ سے اُسکي عام قیمت بنتي ھی اور اگر وہ سب سبب جنسے چاندي مفید اور مقدار حصول میں محدود ھوتي ھی نہ بدلیں اور سونے کي قیمت کے سبب یک قلم بدل جاویں مثلاً اگر بطور رسم کے یہہ بات ضروري قرار پاوے کہ ھر خوش لباس آدمي کے بٹن کھرے کھرے سونے کے ھوا کریں یا جنوبي امریکا کے قصے قضایوں کے باعث سے تمام کار خانہ سونے کے ملک بریزیل اور کالنبیا میں یک قلم بند ھو جاویں اور سونے کي اُن مقداروں سے جو ھمکو حاصل ھوتي ھیں پانچ چھہ حصے منتطع ھو جاویں تو اسمیں کچھہ شک و شبہ نھیں کہ سونے چاندي کي باھمي قیمت میں اختلاف واقع ھوگا اگرچہ چاندي کا افادہ اور محدودیت مقدار ھرگز نہ بدلے گي مگر ایک معین مقدار اُسکي سونے کي مقدار قلیل سے بدل سکینگے اور ظن غالب یہہ ھی کہ بجاے سولہ اور ایک کي مناسبت کے بیس اور ایک کي مناسبت سے مبادلہ ھوگا جب کہ چاندي اور سونے کي قیمتونکا گھتنا بڑھنا اپس کي مطابقت کے ساتھہ ھوا تو چاندي کي قیمت اگر چوتھائي گھتیگي تو سونے کي قیمت چوتھائي بڑھیگي مگر چاندي کے بھاو کا گھتنا عام نھوگا اسلیئے کہ سونے کي مناسبت سے اگرچہ چاندي کي قیمت میں تنزل آویگا مگر تمام جنسوں کا مبادلہ چاندي سے اُسي مقدار پر ھوگا جیسے کہ پھلے ھوتا تھا اور سونیکے بھاو کا بڑھنا عام ھوگا یھانتک کہ اُسکي ایک قدر معین کے بدلے میں چاندي اور علاوہ اُسکے اور تمام جنسوں کي مقدار پھلے کي نسبت بقدر چوتھائي کے زیادہ آویگي اور جسکے پاس چاندي ھوگي وہ شخص تمام مطلبوں کے لیئے سواے سونے کي خریداري کے ایساھي مقدور والا ھوگا جیسے کہ وہ پھلے تھا اور جسکے پاس کچھہ سونا ھوگا وہ تمام مطالب کے لحاظ سے پھلے کي نسبت زیادہ دولتمند ھوگا *

جن سببوں کے طفیل سے ھر قسم کي جنسیں مقدار حصول میں محدود اور مفید ھوتي ھیں ھمیشہ تبدیل و تغیر کے قابل ھیں بعض

اوقات ایسا هوتا هی کہ منجملہ اُنکے ایک سبب بدل جاتا هی اور کبهي ایسا هوتا هی کہ دونوں سبب ایک جانب کو میلان کرتے هیں اور کبهي الگ الگ هو جاتے هیں اور هر ایک کو بطرف مخالف میلان هوتا هی اور مختلف طرفوں کیطرف میلان کرنے سے اُنکي قوت قریب مساوي کے رهتي هی *

مانگ کي ترقي اور مقدار حصول کے هرجوں کے اثر اور مانگ کے تنزل اور مقدار حصول کي اساني کي ثمرے سني کے معاملہ میں بخوبي منکشف هوئي چنانچہ انگلستان کے اُس بڑے هنگامہ سے پهلے پهلے جس میں سلطنت کو انقلاب هوا اوسط قیمت سني کی في تن تیس ‡ پونڈ سے زیادہ تهي اور جب بحسب اتفاق ایک دریائي لڑائي کے باعث سے مانگ اُسکي بڑہ گئي اور اُس مانگ سے جو هرج کہ مقدار حصول کے بڑهنے میں پیش آئی تاثیر اُنکي یهہ هوئي کہ سنہ ۱۷۹۶ میں سني کي قیمت في تن پچاس پونڈ سے زیادہ زیادہ بڑہ گئي اور بارہ برس تک اُسي قیمت پر بکتي رهي مگر سنہ ۱۸۰۸ع میں انگلستان اور بحر بالٹک کے بادشاهوں میں جہانسے انگلستان میں کثرت سے سني اتي تهي لڑائي هوئي تو دفعۃً سني کي قیمت في تن ایکسو اٹهارہ پونڈ هوگئي اور یهہ قیمت اُس قیمت سے چوگني تهي جو امن و امان کے دنوں میں عام تهي بعد اُسکے جب لڑائي ختم هوگئي تو وہ مانگ اُسکي پهیکي پڑي اور مقدار حصول کے هرج مرج بیکار هوئے اور جیسي کہ قیمت اُسکي پهلے تهي ویسي هي هوگئي *

هم یهہ بیان کرچکے کہ جنس کا افادہ یعني بطریق بیع یا کرایہ کے اُسکي مانگ پر اور اُن هرجوں پر منحصر هی جنسے مقدار حصول اُسکي محدود هوتي هی مگر باوجود اسکے بهت سي جنسیں ایسي هیں کہ اُن کي مقدار حصول کے هرجوں میں کوئي تبدیل واقع نهووے تو بهي اُنکي مانگ ایسی ایسی بے حقیقت وهمونسے بدل جاتي هے کہ شاید اُن هرجوں کي قوت ایندہ کو گهٹتي یا بڑهیگی اور یهہ حال اُن جنسوں میں واقع هوتا هی جنکي مقدار حصول کسي قاعدہ پر معین نهیں هوتي بلکہ غیر معین مقداروں اور معین وقتوں میں جن میں کہ مقدار حصول اُنکي

‡ پونڈ اِنگلستان میں ایک سکہ هی جو قریباً دس روپیہ کي برابر هوتا هی

نہ گھٹ سکتي هی نہ بڑھ سکتي هی حاصل هوتي هیں مثلاً جیسے کہ زمین کي سالانہ پیداوار هوتي هی یا یہہ حال ایسي جنسوں میں پیش آتا هے کہ حصول اُنکا غیر ملکوں کے بقاء اتحاد پر موقوف هووے اگر فصل کي تہائي کم هووے تو وہ کمي بوس دن تک جاري رهیگي یا بذریعہ خرچ کثیر کی غیر ملکوں کي امداد و اعانت سے پوري هوگي چنانچہ اگر انگریز روسیوں سے لڑنے جاویں تو سني کي مقدار حصول کے هرج مرج لڑائي کے جاري رهنے تک ترقي پر رهینگے پس دونوں حالتوں میں فصل اناج اور سني کے رکھنے والے بہت سا فائدہ اُٹھاوینگے تمام دولتمند ملکوں میں اور خصوص انگلستان میں بہت سے لوگ ایسے هیں کہ اُنکے پاس اتني بہت دولت هی کہ معین چیزوں کي خرید میں یک لخت اُسکو صرف کرسکتے هیں اور جب کہ ایسے لوگوں کو شبہہ هوتا هی کہ کسي چیز کي مقدار حصول کے هرج غالباً بڑھنے والے هیں تو اُنکو اُسکي خرید کي فکر هوتي هی چنانچہ وہ لوگ نئي مانگ والوں کي طرز و انداز سے خریدنے جاتے هیں اسي سبب سے قیمت بڑھ جاتي هی اور اس طرح قیمت کے بڑھنے سے اور زیادہ قیمت اُسکي بڑھ جاتي هی واضح هو کہ تجارت کي تفصیلیں کثرت سے هیں اور اُسکي صحیح اور جلد اطلاع حاصل کرنے میں بڑي بڑي مشکلیں هیں اور علاوہ اُسکے حالات بھي همیشہ بدلتے رهتي هیں چنانچہ اکثر اتفاق ایسا هوتا هی کہ بڑے بڑے هوشیار سوداگروں کو مشتبہ باتوں پر عمل کرنا پڑتا هی اور بہت سے نا تجربہ کار منفعت کي طمع پر اس خیال سے نقصان کا اندیشہ نکرکے کہ وہ اُنکے قرضخواهوں پر عاید هوگا اندھا دھوند کام کربیٹھتی هیں اور یہہ بات معلوم کرکے کہ فلاں چیز کي قیمت بڑھ گئي اور اُسکے بڑھ جانے کا کوئي معقول سبب هوگا یہہ کہتے هیں کہ اگر هم لوگ ایک مہینے پہلے اس چیز کو خرید کرتے تو بڑا فایدہ حاصل هوتا اور یہہ نتیجہ نکالتے هیں کہ اگر هم اج خریدیں تو ایک مہینے پیچھے بڑا فائدہ ملے غرض کہ وہ اپني اس تقریر کو اس غایت پر پہونچاتے هیں کہ کسي بڑي جنس کي ترقي قیمت سے عموماً ایسا هوتا هی کہ اور چیزوں کي قیمتیں بھي بڑھ جاتي هیں چنانچہ ایک لالچي سوداگر یہہ خیال کرتا هی اور کہتا هی کہ زید نے سني کو قیمت بڑھنے سے پہلے خریدا اور بعد اُسکے فایدہ سے اُسکو فروخت کیا روئي کا بھاو ابھي تک بڑھا نہیں اور

جسقدر کہ مجکو سني کي قیمت بڑہ جانیکا سبب دریافت نہیں اُس سے زیادہ روئي کا نرخ بڑہ جانیکا باعث معلوم نہیں کہ وہ کس طور سے بڑہ جاویگي مگر ظن غالب ھی کہ سني کي مانند وہ بھي بڑہ جاویگي اور یہي باعث ھی کہ میں خرید اُسکي کرتا ھوں *

همنے جو یہہ بیان کیا کہ بڑي بڑي دولتیں ایسي ایسي تقریروں سے جو کھوں میں پڑتي ھیں تو جو لوگ ازروے امتحان و تجربہ کے سوداگري کے معاملوں سے واقف نہیں ھوتے اور انگلستان کے سوداگروں اور سرمایہ والوں کو کمال حسن عقیدت سے ھوشیار و فہمیدہ سمجھتي ھیں وہ شاید یہہ سوچینگے کہ انکا مبالغہ ھی اور یقین نہیں کرنے کے کہ خیال کو راے پر استقدر غلبہ ھوتا ھی مگر ھم اپنے قول کي صداقت کے لیئی توک صاحب کے قول کو سند ٹہراتے ھیں اسلیئی کہ یہہ سوداگر علم و عمل میں دستگاہ کامل رکھتي ھیں جس زمانہ میں کہ اُنھوں نے اپني کتاب لکھي ھی وہ اپنے سلامتي کے واسطے اُن عجیب حالتوں کو غور و تامل اور نہایت فکر و نظر سے دیکھتے تھے جنکو اُنھوں نے قلمبند کیا ھی چنانچہ یہہ عبارت جو یہاں نقل کیجاتي ھی منجملہ اُن عبارتوں کي ھی جو اُنھوں نے اُن حالات کے نسبت لکھي ھیں جنکے باعث سے سنہ ۱۸۲۵ع کي شروع میں جنسوں کي قیمتیں بہت بڑہ گئي تھیں *

توک صاحب کا بیان

واضح ھو کہ اختتام سال کا وہ زمانہ ھی کہ سالانہ رسم کے موافق سال حال کے ذخایر موجودہ کي کیفیتیں اور تخمیناً سال آیندہ کي مقدار حصول اور خرچ کے نقشے بذریعہ گشتي چٹھیوں کے جابجا کے سوداگروں اور دلالوں کے پاس روانہ کیئے جاتي ھیں اور اُنپر تقریریں اور بحثیں ھوتي ھیں چنانچہ سنہ ۱۸۲۴ع کے اختتام پر بذریعہ گشتي چٹھیوں کے دریافت ھوا کہ بعض بڑي بڑي جنسوں کے ذخیرے اُن ذخیروں سے کم ھوگئي جو پہلے برس کے اخر میں باقي تھے چنانچہ تھوڑي بہت فکر کر کے اِس کیفیت سے یہہ نتیجہ نکالا گیا کہ اُن چیزوں کي سالانہ صرف کي مقدار سالانہ مقدار حصول سے بہت زیادہ ھوتي جاتي ھی اِسلیئے قیمت اُنکي بڑھني چاھیئے اور اُسکے ساتھہ ھی فصلوں کي کمي اور اور ایسے سببوں کي خبریں اوڑادیں

جنسے ثابت ہو کہ آیندہ روئي و ریشم کے مقدار حصول میں کمي ہوگي فرض کہ قلت موہومہ اور قلت حقیقي کے ملانے سے تجارت پیشوں ک جوش دلایا چنانچہ پہلے تو اُن چیزوں کي قیمت بڑھائي گئي جنکي سوداگري کي معقول وجہوں سے کسیقدر قیمت بڑھني چاہیئے تھي کیونک انکے خرچ کي مقدار اوسط مقدار حصول سے زیادہ ہوگئي تھي مگر جسقد قیمت کہ مقدار حصول کے بڑھانے یا خرچ کم کرنیکے واسطے بڑھاني ضرو تھي وہ اکثر حالتوں میں بہت خفیف ہوني چاہیئے تھي لیکن جب ک تجارت کا ولولہ ایک دفعہ جوش میں آجاتا ہی تو کسي چیز کي قیمت صرف حد و غایت سے زیادہ ہي نہیں بڑھتي بلکہ اور جنسوں کي ترقي قیمت کا بلا واسطہ باعث ہو جاتي ہی اور جب کہ ترقي قیمت کو گون سہارا مل گیا اور خریدنے والوں کے ڈھنگ ایسے معلوم ہونے لگے کہ وا فائدہ حاصل کرنے کي توقع کامل رکھتے ہیں تو جوں جوں قیمت بڑھتي گئي اوسیقدر نئي نئي ترغیبیں نئے نئے خریداروں کو ہوتي گئیں اور یہہ خریدار اب ایسي ہي نرہے کہ وہ بازار کے حال سے واقف ہوں بلکہ بہت سے لوگوں کو اپنے اصلي کاموں سے دست بردار ہونے اور روپئے کے پھیلانے اور بڑے بڑے ساہوکاروں سے معاملہ کرنے کي رغبت ہوئي تاکہ وہ اُس کام میں جي جان سے مصروف ہوں جسکو دلالوں نے جلد حاصل ہونے والي بڑي منفعت کا ذریعہ بتایا تھا *

غرضکہ روئي کي خرید اِس قدر ہوئي کہ جسکے حد و غایت نہیں اور پشم و ریشم وغیرہ غرض کہ ایسي ایسي چیزیں جنکي قیمت کا بڑھنا اُنکے مقدار حصول اور مانگ کي مناسبت پر مناسب تھا بایں نظر خریدي گئیں کہ آیندہ اُنکي قیمت بڑھ جاویگي اور مقدار مناسب سے زیادہ اُنکي قیمتیں بڑھ گئیں اگرچہ روئي کي قیمت سے زیادہ نہ بڑھیں عام لوگوں اور خصوص ایسے لوگوں سے جنھوں نے اپنے تئیں اُن کاموں میں پھنسایا ایسي بڑي حماقت ہوئي اور سنہ ۱۷۲۰ع سے سوداگري کے قاعدوں اور تجارت کے قانونوں سے کبھي ایسا بڑا انحراف ظہور میں نہیں آیا جیساکہ سنہ ۱۸۲۴ع کے انجام اور ۱۸۲۵ع کے آغاز میں واقع ہوا آیندہ قیمت کي ترقي کا خیال ایسي چیزوں پر منحصر نرہا جنمیں ترقي قیمت کي کوئي وجہہ معقول تھي بلکہ ترقي قیمت کي ایسي چیزوں تک وسعت ہوئي جو حقیقت

میں افراط و کثرت سے تھیں مثلاً کافي کہ اُسکے ذخیرے پہلے برسوں کي اوسط مقدار سے بہت زیادہ تھے اتني قیمتي ہوگئي کہ قیمت اُسکي ستر سے اسي پونڈ تک بحساب في صدي بڑھ گئي بلکہ چند صورتوں میں مصالحوں کي قیمتیں سو سے دو سو تک بحساب في صدي بڑھ گئیں اور اُس ترقي قیمت کي کوئي وجہہ خریدارونکي جانب سے قرار ندي گئي بلکہ وہ لوگ خرچ اور مقدار حصول کي مناسبت سے بھي ناواقف تھي غرضکہ تجارت کي کوئي چیز ایسي باقي نرھي کہ اُسکي قیمت کو ترقي روز افزون نصیب نہوئي ہو اِسلیئے کہ دلال اور تجارت پیشہ جو قیمتونکے بڑھانے اور تھہرانیکے خواستگار تھے تمام اس کام پر پل پڑے اور یہي کام اُنکا تھہر گیا کہ عام مروج قیمتوں کي چھان بین کر کر بایں لحاظ اُنکو دیکھتے تھے کہ کوئي چیز ایسي ملے کہ وہ گراں قیمت نہوئي ہو تاکہ اُس چیز کا بھي لین دین کریں کیونکہ آیندہ اُسکي بھي مانگ ہوگي اور جو شخص کہ اِس عام دھوکہ میں نپڑا جسمیں اور لوگ پڑے تھے اور وہ یہہ پوچھتا کہ فلاں چیز کي قیمت کیوں بڑھ گئي تو جواب اُسکو یہہ دیا جاتا تھا کہ اور سب چیزوں کي قیمت بڑھگئي ھی اسلیئے اُسکي بھي قیمت بڑھ گئي*

جبکہ ھم یہہ بات سوچتے ھیں کہ بڑي بڑي جنسوں کي مقدار حصول غیر ملکونکے اتحاد اور مخالفت اور اُن ملکوں اور ھمارے ملکونکے قوانین ملکي اور قوانین تجارت اور موسموں کے اتفاق و موافقت پر منحصر ھی اور مقدار حصول کے موجودہ یا ایندہ ھرجوں اور نیز اکثر تجارت کے ایسے بے جوڑ اشتیاقوں سے جیسے کہ اناڑي جواریوں کو ھوتا ھی روز روز مانگ کي حالت پلٹتي رھتي ھی تو یہہ بات صاف واضح ھوتي ھی کہ تمام جنسوں کي عام قیمت یعني وہ مقدار اُن کي جو کسي چیز کي مقدار معین سے بدل سکتي ھی ایک دن بھر بھي برابر نہیں رہ سکتي بلکہ ھر روز اُن جنسوں میں سے جو تجارت کے لیئے ھوتي ھیں کسي نہ کسي جنس بلکہ کئي جنسوں کي مانگ یا مقدار حصول بدلتي رھتي ھی پس مقدار معین اُس جنس کي جسکا بھاو بدل گیا تمام جنسوں کي بہت یا تھوڑي مقدار سے بدل سکتي ھی اور یہي باعث ھی کہ تمام جنسوں کي قیمت بلحاظ اُس جنس کے بدل جاویگي اور جب کہ کسي جنس کي قیمت بدل گئي ھو تو دوسري جنس کي قیمت کا

بجاے خود بالکل بدلنا ایسا ناممکن ھی جیسیکہ یہہ بات محال ھی کہ ایک روشني کا مکان کسي بندر کے کنارہ پر هووے اور بعض جہاز اُس سے قریب اور بعض جہاز اُس سے بعید هوویں اور باوجود اُسکے تمام جہازوں پر برابر روشني پڑے *

استقلال قیمت اور یہہ کہ استقلال کسپر موقوف ھی

یہہ بات غور کے قابل ھے کہ جب ھم یہہ بولتے ھیں کہ فلان جنس ایک معین زمانہ تک قیمت میں مستقل رھي تو اُس سے کیا مراد هوتي ھی جواب اس سوال کا اُن مختلف اثروں کے ملاحظہ سے ھو سکتي ھیں جو کسي جنس کي قیمت پر اصلي یا خارجي سببوں کي تبدیل و تغیر سے جو قیمت کے مدار و مناط ھیں پیدا هوتے ھیں اور وہ سبب جو کسي جنس کو افادہ بخشتے ھیں اور مقدار حصول اُسکي محدود کرتے ھیں جنکو ھم اصلي اسباب کہتے ھیں اگر اتفاق سے بدل جاویں تو اُس چیز کي قیمت کا بڑھنا یا گھٹنا عام هوگا اور پہلے وقتوں کي نسبت اُسکي مقدار معین کا مبادلہ ایسي دوسري چیز کي تھوڑي یا بہت مقدار سے هوگا جو اُسیوقت اور اُسي کے مانند بدلي نگئي هوگي اور ایسي مطابقت شاذ و نادر واقع هوتي ھی بلکہ ھر جنس کي قیمت کا بڑھنا گھٹنا بھي بلحاظ اُس جنس کے ضرور هوتا ھے مگر فرق اتنا ھی کہ وہ عام و شایع نہیں هوتا *

کسي جنس کي قیمت کے خارجي سببوں میں تغیر و تبدیل آنے یعني اور جنسوں کي اور مقدار حصول میں تغیر تبدیل کے راہ پانے سے کمي اور بیشي اُسکي قیمت میں واقع هوتي ھی اُن دونوں کا اثر جسطرح کہ اور اتفاقوں کے جمع هو جانے سے هوتا ھی مساوي رھتا ھی کیونکہ اُس جنس کا افادہ ویسي ھي سلامت رھتا ھی اور محدودیت مقدار کے اسباب جوں کے توں قایم و دایم رھتے ھیں اگرچہ اُس جنس کي معین مقدار خاص خاص جنسونکي تھوڑي یا بہت مقدار سے بدلي جاوے مگر تمام جنسوں کي اوسط مقدار سے بدلي جاویگي جیسے کہ وہ پہلے بدلي جاتي تھي اسلیئے کہ جو کچھہ اُس جنس کے ساتھہ مبادلہ کرنے میں نقصان هوتا ھی وہ دوسري جنس سے مبادلہ کرنے سے پورا هوجاتا ھی اور نتیجہ اُسکا یہہ ھی کہ اب یہہ بات کہہ سکتے ھیں کہ وہ جنس اپني قدر و قیمت

میں مستقل و مستحکم ہی اگرچہ کسي جنس کي قیمت کا ایسا بڑھنا گھٹنا جو افادہ کي تغیر یا مقدار حصول کے ہرجوں کي تبدل سے ہوتا ھے ہووے تو وہ تدارک کے قابل نہیں مگر تدارک اُسکا صرف اُن جنسوں سے ہو سکتا ہی جنکی افادہ یا مقدار حصول میں اُسي زمانہ میں اُسیکي مانند تبدل واقع ہوا ہو اور جب کہ بہت سي جنسوں میں ایک سي تبدیل واقع ہوئي ہو اور حسب اتفاق اس جنس کے خلاف پر یہہ عام تبدل ظہور میں آیا ہو تو کوئي صورت تدارک کي متصور نہیں اور جو جنس کہ ایسي تبدیلیوں کي تابع ہوتي ہی تو اُسکے حق میں یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جنس اپني قدر و قیمت میں مستقل و مستحکم نہیں*

اکثر یہہ بیان ہوتا ہی کہ خاص خاص وقتوں میں دیکھا جاتا ہی کہ تمام جنسوں کي قیمت یک لخت بڑھتي گھٹتي ہی اگر ہمسے پوچھا جاوے تو ہم کہینگے کہ یہہ بیان صحیح نہیں ہی کیونکہ یہہ امر ممکن نہیں کہ ہر جنس کي مقدار معین ہر دوسري جنس کي مقدار کثیر و قلیل سے بدل جاوے اور جو لوگ اس بیان کے کچھہ معنے لیتے ہیں وہ مدام ایک جنس خاص کو حساب سے خارج کرکے تمام جنسوں کے نقصان و زیادت قیمت کو اُسي جنس میں اندازہ کرتے ہیں اور وہ جنس خارج از حساب" روپیہ ہوتا ہی یا محنت ہوتي ہی *

مثلاً انگلستان کا یہہ حال ہوا کہ تمام جنسوں کي قیمت جس" میں روپیہ بھي شامل ہی سولہویں صدي سے محنت کے حسابوں کھٹ گئي یعني تھوڑي محنت کے عوض میں زیادہ روپیہ اور جنسیں دیجانے لگیں چنانچہ کوئي چیز ایسي نہیں معلوم ہوتی جسکي مقدار معین کے عوض میں جسقدر محنت شہزادي ایلزبتھ کي سلطنت کے اخر عہد میں ملتي تھي اُس سے کم نہ حاصل ہو اور سنہ ‡ ۱۸۱۵ کي لڑائي کے

‡ سنہ ۱۸۱۵ع میں نیپولین جزیرہ ایلبہ سے جہاں وہ پہلي لڑائي کے بعد بھیجا گیا تھا فرانس میں واپس آیا اور ہزاروں آدمي اُسکے ساتھہ ہوگئے اطراف و جوانب سے جوق جوق سپاہ اُسکے پاس آگئي تب وہ پیرس میں داخل ہوا اور وہاں کے بادشاہ قدیم کو خارج کیا یورپ کے وہ سب بادشاہ جنھوں نے اُسکو پہلے مغلوب کیا تھا پھر متفق ہوئے اور اُس سے مقابلہ کیا مقام واٹرلو کي آخر لڑائي میں اُسکو شکست فاحش اور کامل تباہي نصیب ہوئي بعد اُسکے جزیرہ سینٹ ہلینا میں جو بحر اٹلینٹک میں افریقہ کے مغرب کو ہی بھیجا گیا اور وہیں مرگیا

اختتام سے انگلستان میں اکثر جنسوں کي قیمت جنمیں محنت بھي شامل هے بمقابلہ روپئے کے گھٹ گئي یعني تھوڑے روپیہ کي عوض میں زیادہ محنت اور جنسیں حاصل ہونے لگیں وہ کلام اخر جو قیمت کے مقدمہ میں هم کرتے هیں وہ یہہ هي کہ باستثناے چند حالات کے تمام قیمتیں مقامي هوتي هیں یعني حصر اُنکا خاص خاص مقاموں پر هوتا هی مثلاً اگر شہر نیوکیسل میں ایک تن کوئیلہ کي قیمت کھان کے اندر سوا روپیہ هو تو کھان کے باهر اڑھائي روپئے اور دس میل کے فاصلہ پر ساڑھے تین روپیہ اور مقام هل میں پانچروپیہ هوگي یہانتک کہ جب وہ کوئیلہ دریاے پول تک پہنچ جاوے تو في تن آتھہ روپیہ اُسکي قیمت هوگي اور رفتہ رفتہ قدر اُسکي یہہ هو جاویگي کہ اگر گراس وینر سکوئیر کا رهنے والا اپني کوتھریوں کو † ساڑے بارہ روپیہ في تن کے کوئیلوں سے بھر لیوے تو آپکو بڑا نصیبی والا سمجھیگا ایک تن کوئیلہ اگر هر حالتمیں في حد ذاتہ وهي هے مگر علم انتظام مدن کي روسے کھان کے اندر اور اُسکے باهر اور مقام هل اور گراس وینر سکوئیر میں اُسکو مختلف الجنس سمجھنا چاهیئے اور جسقدر کہ وہ کوئیلے آگے کو بڑھتے جاتے هیں اُسیقدر مختلف هرجوں کے باعث سے مقدار حصول میں محدود هوتے جاتے هیں اسي سبب سے مختلف مناسبتوں میں مختلف جنسوں سے معاوضہ کے قابل هو جاتے هیں فرض کرو کہ مقام نیوکیسل میں بہت عمدہ گیہوں کا ایک تن کوئیلوں کے بیس تن کو بکتا هے اور وهي کوئیلے اور گیہوں لنڈن کے مغربي کنارہ پر ایسي مناسبت سے بدلینگے کہ ایک تن گیہوں کے بدلہ میں چار تن کوئیلوں کے دیئے جاویں اور شاید اوڈسہ میں برابر برابر بدلے جاویں *

یہہ بات یاد رهے کہ کسي جنس کي قیمت بیان کي جاوے تو اُس جنس کا مقام اور نیز دُوسري جنس کا مقام جسکي مناسبت سے اُسکي قیمت قرار دیجاوے بیان کرنا ضروري هے اور اکثر حالتوں میں دریافت هوگا کہ اُن جنسوں کي قربت اُن مقاموں سے جہاں اُن کا استعمال کیا جاتا هی اُنکي قیمتوں کا مقدم جز هی چنانچہ دوردراز کي جنس کا خریدار اُسکے مقام استعمال تک لیجانے کي محنت اور اُس محنت

† یہہ مقدار قیمتیوں کي صرف ایک مثال سمجھانے کے لیئے فرض کرلي هی حقیقي نہیں هی

کي اجرت پر پیشگي روپیہ لگانے کے زمانہ پر محصول ادا کرنے اور علاوہ اُن کے رستہ کي جوکھوں پر لحاظ کرتا هي باوجود ان باتوں کے اسبات کا خطرہ بھي اُسکو ضرور هوتا هے کہ قسم اس جنس کي شاید اُس قسم کے نمونہ سے مطابق نہو جسکے خیال سے خرید اُسکي کي گئي اگرچہ اڈن برا سے لنڈن تک ایک الماس کے لیجانے میں خرچ اور جوکھوں بہت تھوڑي هی مگر قیمت اُسکي اُسکے رنگ و روپ اور چمک دمک پر موقوف هے اور یہہ وصف ایسے هیں کہ اُنکي حیثیت سے خریداروں کا مطمئن کرنا ایسا دشوار هی کہ جو قیمت الماس کي کمال آساني سے اڈن برا میں حاصل هوسکتي هی وہ لنڈن میں کمال دشواري سے مل سکتي هی اور اگرچہ کوئیلہ کسي معین کھان کا ایک اچھي قسم کا محقق هی مگر جو خرچ اور نقصان وقت اور جوکھوں اور محصول نیوکیسل سے گراس وینر سکوئیر تک لیجانے کا لازم آتا هي وہ ایسے امور هیں کہ گراس وینر تک پہنچنے پر ایک ٹن کوئیلہ کي قیمت اُس قیمت سے پچگني بڑہ جاتي هی جو نیوکیسل میں عام رائج تھي *

اُن اعتراضوں کي تردید جو دولت کے معنوں پر هوئے هیں

همکو یقین واثق هی کہ دولت کے یہہ معني کہ وہ تمام چیزیں یا صرف وہ چیزیں هیں کہ قیمت رکھتي هوں یا اُنکو خرید سکتي هوں یا کرایہ پر لے سکتي هوں باستثناے آرچ بشپ ویٹلائي صاحب کے کسي اور مؤلف انتظام مدن سے اتفاق نہیں رکھتے *

مقدم اختلاف یہہ هیں کہ بعضے مؤلف اصطلاح دولت سے صرف مادي پیداوار سمجھتے هیں اور بعض بعض اُن میں اُن چیزوں کو داخل کرتے هیں جو آدمي کي محنت سے پیدا یا حاصل هوتي هیں اور بعض بعض قیمت یا معاوضہ کو دولت کے معنوں میں داخل کرنے پر اعتراض کرتے هیں *

اور یہہ سوال کہ غیر مادي چیزوں کو بھي دولت کي چیزونمیں سمجھنا چاهیئے یا نہیں بحث و مباحثہ کا مقام هے لیکن جب تحصیل دولت کا مذکور هوگا تب سوال مذکور پر بحث کیجاویگي معلوم هوتا هی کہ بعضے

مؤلف مثل مل صاحب و مکلک صاحب و کرنل ٹارنز صاحب اور مالتھس صاحب اور فلورزاستراڈا صاحب کے جو کنایتاً یا صراحتاً صرف اُن چیزوں کو اصطلاح دولت میں داخل کرتے ہیں جنکے تحصیل و تصرف میں آدمي کي محنت صرف هوتي هی یہہ خیال کرتے ہیں کہ ایسی محدود معنوں میں هرشی جسکو مناسب طریقہ پر دولت کہہ سکتے ہیں داخل هو جاویگي اور بعض بعض ایسے لوگ جنمیں رکارڈو صاحب داخل ہیں یہہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اصطلاح دولت میں بعضي ایسي چیزیں بهي داخل ہیں جو آدمي کي سعي و محنت سے حاصل نہیں هوتیں مگر یہہ لوگ اُنکو اتنا خفیف جانتے ہیں کہ ترک کرنا اُنکا اس سے بہتر هی کہ علم کي نیک اسلوبي کو ایسي وسعت و گنجایش سے خراب کریں کہ اُسمیں ایسي چیزیں بهي دخیل هو جاویں جو سعي اور محنت کے نتیجے نہوویں *

اُن عبارتوں کے ملاحظہ سے جو مالتھس صاحب اور کرنل ٹارنزصاحب اور مکلک صاحب کي کتابوں سے ذیل میں نقل کي جاتي ہیں پہلي راے واضح هوتي هی *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ہیں کہ دولت اُن مادي چیزوں کا نام هی جو آدمي کو بجاے خرد ضروري اور مفید یا پسندیدہ هوویں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں تهوڑي بہت محنت درکار هووے *

اور کرنل ٹارنز صاحب کا یہہ مقولہ هی کہ مفهوم دولت میں وہ مادي چیزیں داخل ہیں جو مفید خلایق اور مقبول طبایع هوں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں وہ خرچ محنت درکار هو جو قصداً عمل میں آوے پس دو چیزیں دولت کے لیئے ضروري ہیں یعنی ایک افادہ اور دوسري وہ محنت جو قصداً کیجاتي هے اور جو چیزیں کہ مضمون افادہ سے خالي ہیں اور برامدکار اُنسے نہیں هوتا اور دل کي مرادیں پوري نہیں هوتیں وہ ایسي هوتي ہیں جیسے همارے پانو تلے کي خاک اور ساحل بحر کي ریت اور وہ چیزیں هماري دولت کے اجزاء نہیں هوتیں بر خلاف انکے وہ چیزیں ہیں جو نہایت مفید اور حیات کے واسطے بہت ضروري ہیں اگر وہ علاوہ مفید هونے کے قصد و محنت سے حاصل نہیں هوتیں تو وہ مفهوم دولت میں داخل نہیں مثلاً هوا جو دم کي راہ هم

کھینچتے ھیں اور وہ شعاعیں سورج کي جو ھم کو گرم کرتي ھیں باوجود اسکے کہ وہ نہایت مفید اور بغایت ضروري ھیں مگر دولت کي چیزوں میں داخل نہیں مگر روٹي جو بھوک کا علاج ھی اور کپڑے جو سردي گرمي کو دفع کرتے ھیں اگرچہ وہ سورج کي شعاعونسے کچھہ زیادہ ضروري و لابدي نہیں مگر ادخال اُنکا مفہوم دولت میں بایں نظر مناسب ھی کہ علاوہ افادہ کے اُنمیں یہہ بات بھي پائي جاتي ھی کہ وہ محنت سے ھاتھہ آتي ھیں *

اور مکلک صاحب کا یہہ بیان ھی کہ دولت کا مخرج صرف محنت ھی چنانچہ وہ مادہ جسکي تمام جنسیں بنائی جاتي ھیں انصرام اُسکا خود بخود ھوتا ھی یعني خدا ھمکو بے تکلف دیتا ھی مگر باوصف اُسکے جب تک کہ اُس مادہ کو استعمال اور قبض و تصرف کے قابل کرنے میں محنت صرف نہووے تب تک وہ قیمت سے خارج ھی اور اُسکو دولت سمجھنا محض خطا ھے کسي نہر کے کنارے یا کسي باغ کے صحن میں اگر ھمکو کھڑا کریں اور بعد اُسکے محنت کے ذریعہ سے پاني اور پھل پھلاري منھہ تک نہ پہونچاوین تو بھوک پیاس کے مارے بلاشبہہ مرجاوینگے بالفرض اگر کوئي چیز ایسي ھو کہ اُسکے مناسب مقصود اور قابل تصرف کرنے میں کسیقدر محنت درکار نہو تو وہ چیز اگرچہ نہایت مفید و نافع ھو مگر اسلیئے کہ وہ بے محنت ھاتھہ آئے اور محض خداداد ھے یہہ بات ممکن نہیں کہ وہ قیمت والي گني جاوے بلکہ وہ رایگان سمجھي جاویگي *

واضح ھو کہ مکلک صاحب کے طرز تقریر سے یہہ بات مفھوم ھوتي ھی کہ وہ مفھوم محنت میں اُن تمام افعال و حرکات کو داخل کرتے ھیں جو قصداً ظھور میں آتے ھیں اور یہہ بات صاف ھی کہ اگر لفظ محنت کا استعمال ایسے وسیع معنوں میں کیا جاوے تو اکتساب دولت کو محنت و مشقت لازم ھی مثلاً اگر سیب کا چنا محنت کا کام ھی تو رکابي سے اوتھانا بھي محنت کا کام ھي اور مجلس دعوت میں ھر مھمان اپني خوراک اُس محنت سے حاصل کرتا ھی جس سے کہ وہ اُسکو اپنے قبضہ میں کرتا ھی غرض کہ ایسي ایسي بے تھکانے باتوں سے جنسے دولت وغیرہ کي اصطلاحوں کے توضیح کی گئي علم انتظام مدن ایسا خوار و

خراب ہوا کہ وہ خرابي ترقي کي مانع ہوئي *

مالتہس اور تارنز صاحب وغیرہ جو محنت کو دولت کا رکن اعظم سمجھتے ہیں وجہہ اُسکي یہہ دریافت ہوئي کہ پہلے اُنہوں نے یہہ تصور کیا کہ افادہ کے سوا کوئي اور وصف بھي قیمت کے لیئے ضروري چاہیئے اور دوسرے یہہ سوچا کہ جو مفید چیزیں محنت سے حاصل ہوتي ہیں وہ تمام قیمتي ہوتي ہیں اور تیسرے یہہ تامل کیا کہ قیمتي چیزوں کي تحصیل میں تہوڑي بہت محنت صرف ہوني چاہیئے مگر یہہ بات کہ محنت قیمت کے واسطے ضروري نہیں اُسوقت ثابت ہوجاویگي جب کہ ہم ایسے حال کا ملاحظہ کریں گے جس میں بلامحنت قیمت قایم ہوسکتي ہی مثلاً سمندر کے کنارے پہرتے پہرتے کوئي موتي اتفاق سے ہاتہہ آجاوے تو کیا اُس موتي کي قیمت نہوگي اور جوہري اُسکو مول نہ لینگے شاید مکلک صاحب اسکا یہہ جواب دینگے کہ موتي کي قیمت کا وہ محنت باعث ہی جو اُسکے اُتہانے میں صرف ہوئي اچھا اب یہہ فرض کرو کہ وہ موتي ایسے حال میں ہاتہہ آیا کہ میں آستر مچھلي کہا رہا تہا تو اسصورت میں اُتہانے کي محنت متصور نہیں ہوتي علاوہ اُسکے یہہ فرض کرو کہ اگر شہاب ثاقب میں سے سونا نکلے تو کیا اُسکي قیمت نہوگي اور اگر بجاے اس لوہے کے جو کہان سے نکلتا ہی شہاب ثاقب کا ہي لوہا ہوتا تو کیا اُس آسماني لوہے کي قیمت اس لوہے کي قیمت سے زیادہ نہ ہوتي ہاں یہہ بات سچ ہی کہ جو شے مفید ہي اُسکے حاصل کرنے کے واسطے ضروري محنت کا زیادہ ہونا اُسکي قیمت کو پورا کرتا ہی اِسلیئے کہ محنت کي مقدار حصول محدود ہوتي ہی تو یہہ بات لازم آتي ہی کہ جس چیز کے وصول و حصول کے واسطے محنت ضروري ہی وہ چیز اُسي ضروري محنت کے باعث سے مقدار حصول میں محدود ہو جاتي ہی مگر کوئي اور بھي ایساھي سبب کہ مقدار حصول اُس سے محدود ہو جاوے ترقي قیمت کے لیئے ایساھي موثر باعث ہی جیسیکہ وہ محنت جو اُسکي تحصیل میں لابدي ہی اُسکي قیمت کا سبب ہو جاتي ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ اگر تمام جنسیں جو ہمارے کام آتي ہیں بلا اعانت محنت محض عنایت قدرت سے پہنچا کرتیں اور جس کم و کیف سے کہ وہ بالفعل موجود ہیں ویسے ہي بلا کم و کاست

بہم پہنچتیں تو یہہ بات قیاس میں نہیں آتي ھی کہ وہ قیمتي نرھتیں یا جس مناسبت سے کہ في الحال اُنکا معاوضہ ھوتا ھی اُسي مناسبت سے نہوتا *

باقي رکارڈو صاحب کو جواب بوجوہ مفصلہ ذیل دیا جاتا ھی اول یہہ کہ دولت کي وہ چیزیں جنکي قیمت کا باعث وہ محنت نہیں جو اُنکي تحصیل میں صرف ھوئي وہ دولت کا کوئي جزء نہیں بلکہ خود کامل دولت ھیں دوسرے یہہ کہ جب مقدار حصول کي محدودیت محنت کي قیمت کے واسطے ضروري ھی تو پھر محنت کو شرط قیمت تسلیم کرنا اور محدودیت مقدار حصول کو جسپر قیمت منحصر ھی شرط اُسکي نماننا عام سبب کي جگہہ جزوي سبب کو قایم کرنا ھي نہیں ھی بلکہ حقیقت میں ایسے سبب کو خارج کرنا ھی جو محنت کو قوت پنہچاتا ھی *

اب ھمکو اُن اعتراضوں پر غور و تامل باقي رھا جو دولت کے اُن معنوں پر کیئے گئے کہ دولت اُن چیزوں کا نام ھی جو قیمت رکھتي ھوں اور جو لوگ لاگت کي جگہہ قیمت کو اِستعمال کرتے ھیں اور دونوں کو برابر سمجھتے ھیں یا ایسي طرح اُسکو برتتے ھیں کہ اُسمیں ھر شے مفید کو شامل کرتے ھیں تو دولت کے مفہوم میں قیمت کے داخل ھونے پر اُنکا اعتراض بجا ھی اور ھم بھي معترض ھوتے اگر لفظ قیمت کے معنی ایسے لیتے کہ وہ معني مذکورہ میں داخل ھوتے مگر اور مؤلفونکا یہہ نقشہ ھے کہ اُنکے نزدیک استعمال لفظ قیمت کا اُسکے عام پسند معنوں میں مورد اعتراض ھے چنانچہ وہ یہہ اعتراض کرتے ھیں کہ اُن معنوں کے بموجب جو مؤلف رسالہ ھذا نے پسند کیئے لازم آتا ھے کہ ایک چیز ایک کے حق میں دولت ھو اور دوسرے کے حق میں دولت نہو اور یہہ بات کچھہ چھپي ھوئي نہیں اور یہہ بھي ظاھر ھے کہ ایک ھي وصف ایک آدمي کے واسطے بعض وقتوں میں دولت ھوسکتا ھی اور وھي صفت اُسکے لیئے اور وقتوں میں دولت نہیں ھوسکتي جیسے کہ انگریزي قانونوں کا علم انگلستان میں وجہہ معیشت اور فرانس میں فراسیسي اصولوں کي مھارت ذریعہ رزق کا ھے اور بعد چندے یہہ اتفاق پڑے کہ انگریزي قانوں دان اپنے علم و کمال کے سوا کوئي مال اپنے ھمراہ نہ لیجاوے اور فرانس کي سکونت

اختیار کرے یا فراسیسي قانون دان انگلستان میں جاکر بسے تو یہہ دونو آسودہ حالي سے افلاس میں پڑینگے اور کوئي بات اُنکي نہ پوچھیگا اور ایسي هي وہ داستان گو سحر بیان جسکا کمال ایشیا میں مال و دولت کا منشاء و مخرج هی ملک یورپ میں هزار خواري سے بسر کریگا اور کوڑیوں تک محتاج رهیگا پس همارے معنوں کے موافق وهي کمال اُسکا بلاد ایران میں مخرج دولت اور اضلاع انگلستان میں منشاء افلاس هوگا اور ایسي هي اگر کوئي بھانڈ منتقي هو جاوے تو وہ کمال اُسکے جو گانے بجانے اور نقلوں کے دکھانے سے متعلق هیں معاوضہ کے قابل نرهینگے اور وہ نقال اپنے فن و هنر کو اجارہ کے لایق نسمجھیگا اور اب یہہ کہنا شایاں هی کہ وہ استعدادیں نقال کي دولت کا وسیلہ نرهیں مگر هم بڑے حیران هیں کہ صرف اتني تمیز و تفریق سے هماري تقریر شافي پر جو دولت کے معنوں میں بیان کي گئي کس طرح اعتراض وارد هوسکتا هے بلکہ اس سے تو هماري تقریر کي اور خوبي ظاهر هوتي هے *

کرنل ٹارنز صاحب ایک ایسي قوم تجویز کرتے هیں کہ وہ صرف آپسمیں بسر کرتي هو اور کسي سے میل جول نرکھتي هو اور هر شخص اُن میں سے اپني اپني کمائي صرف کرتا هو تو ایسي صورت میں اگرچہ جنسوں کي بہت کثرت هوگي مگر اس لیئے کہ مضمون معاوضہ باهم مفقود هی تو وهاں هماري اصطلاح کے بموجب دولت کا نام و نشان نهوگا جیسے کہ اُسکے معني بیان کیئے گئے جواب اُسکا یہہ هی کہ علم انتظام مدن کي رو سے وهاں دولت نهوگي اسلیئے کہ جہاں کہیں ایسي صورت واقع هوتي هی تو علم انتظام مدن کے قاعدونکا عمل وهاں جاري نہیں هوتا هاں ایسے لوگوں میں فن کشتکاري اور علم ادوات وغیرہ جو اُن جنسوں کے پیداوار کے معاون هوتے هیں جنکا هم باهم مبادلہ کرتے هیں تحصیل هو سکتا هی مگر علم انتظام مدن وهاں قایم نہیں رہ سکتا اور جب کہ رواج عام کي رو سے تمام قیمت والي چیزیں دولت کے مفهوم میں داخل هیں اور هر حالت میں وہ رواج اچھا هی تو اُسپر یہہ کوئي معقول اعتراض نہیں کہ خلقت کے ایک گروہ کي ایسي حالت سے وہ نامناسب هے جسکا همکو تجربہ نہیں

علم انتظام مدن کي چار اصول

هم بيان کرچکے کہ جن حقيقتوں پر بنياد اُس علم کي هے وہ حقيقتيں چند اصلوں ميں محصور هيں اور وہ اصول غور و تحقيق اور صحيح قياس کے ثمرے اور فکروں کي رسائي کے نتيجے هوتے هيں اور وہ کل چار اصول هيں پهلے يهہ کہ هر شخص جهاں تک ممکن هو بهت تهوڑي محنت اور مال کے خرچسے زيادہ دولت حاصل کيا چاهتا هی *

دوسري يهہ کہ دنيا کي آبادي اخلاقي يا جسماني خرابي کے باعث سے يا دولت کي اُن چيزوں کي قلت، کے انديشہ سے محدود و محصور هی جو هر فرقہ کي خاص خاص عادتوں سے متعلق هيں *

تيسري يهہ کہ محنت اور باقي اور تمام ذريعوں کي قوتيں جنکي بدولت دولت حاصل هوتي هی اسطرح سے بيحد و غايت بڑہ سکتي هيں کہ اُن ذريعونکے حاصلات کو حاصلات آيندہ کے ليئے ذريعہ ٹهراويں *

چوتهي يهہ کہ جب فن کشتکاري بدستو رهے اور کسي ضلع ميں دستور معمول کے نسبت کسي زمين پر زيادہ محنت کيجاوے تو اُس محنت سے ايسا معاوضہ پيدا هوگا کہ وہ محنت کي نسبت کم هوگا يا يوں کها جاوے کہ اگرچہ محنت کي کثرت سے حاصلات کي کل مقدار ميں ترقي هوتي هی مگر اُس نسبت سے نهيں هوتے جس نسبت سے کہ محنت زيادہ صرف کيجاتي هی منجملہ ان اصلونکے پهلي اصل صحيح قياس کا ثمرہ هی اور باقي تينوں غور و تحقيق کے نتيجے هيں اور اسليئے کہ پهلي دوسري اصل کے بيانميں باستثناء اُن اصطلاحوں کے جو لفظ دولت سے تعلق رکهتي هيں علم انتظام مدن کي اصطلاحوں کے استعمال کا موقع بهت کم آتا هی تو پهلے پهل اُن دونوں کو بيان کرينگے اور بعد اُنکے تيسري چوتهي سے بحث کيجاويگي مگر پهلي اور دوسري اصل ايسي بديهي هی کہ ابهي همکو اُسکا سچ مان لينا چاهيئے کوئي شخص ايسا نهوگا جو انسان کے صرف ذاتي قوت اور کلوں کي بڑي قوت اور سرمايہ کے فرق پر لحاظ کرنے کے بعد پهلي اصل کي راستي کي نسبت کسيطرح کا شک و شبهہ کريگا اور دوسري اصل کي راستي درستي کے اعتقاد و يقين کے ليئے صرف اتني بات تسليم کرني ضروري هی کہ اگر وہ اصل صحيح اور درست نهوتي تو کوئي زمين عمدہ زمينونکے سوا هرگز کاشت ميں نہ آتي اسليئے کہ اگر

ایک اکیلے کہیت کے حاصلات بقدر اُس محنت کے جو صرف کیجاوے بڑھتے تو اُسي اکیلے کہیت کي پیداوار انگلستان کے لیئے کافي وافي هوتي *

پہلي اصل کا ثبوت جو دولت کي عام خواهش پر مبني هی

اس بیان سے کہ هر شخص تہوڑي محنت اور تہوڑے مال کے خرچ سے زیادہ دولت چاهتا هی یہہ سمجہنا نچاهیئے کہ مراد اُس سے یہہ هے کہ هر آدمي مال فراوان اور دولت بے پایان چاهتا هی اور یہہ بهي نہ سمجہنا چاهیئے کہ دولت انسان کي مقدم خواهش هی یا مقدم مقصود هونا چاهیئے بلکہ مراد اتني هی کہ هر شخص اپني حاجتوں کو پورا سرانجام کیا گیا نہیں سمجہتا اور بعض بعض ایسي خواهشیں رکہتا هی کہ ابتک وہ پوري نہیں هوئیں مگر وہ یقین کرتا هی کہ دولت کي ترقي سے پوري هوجاوینگي اور لوگوں کي حاجتیں انہوکي انہوکي هوتي هیں جیسے کہ مزاج اُنکے مختلف هوتے هیں چنانچہ بعضے لوگ اختیار و حکومت چاهتے هیں اور بعضے امتیاز و شہرت پر مرتے هیں اور بعضے فرصت کو دوست رکہتے هیں اور بعضے شغل جسماني پر جاں دیتے هیں اور بعضے شغل روحاني عزیز سمجہتے هیں اور بعضے ایسے سخي داتا هیں کہ نفع رساني کي فکر میں رهتے هیں اور ایسے لوگ بہت کم هیں جو حتی الامکان اپني دوستوں کو فائدہ نہ پہونچاویں باقي روپیہ وہ چیز هی کہ سب لوگ اُسکے مرید هیں اور سارا باعث یہہ هی کہ وہ دولت کا خلاصہ هی جسکے پاس وہ هوتا هی وہ اپنے جي کو خوش کرسکتا هی لوگوں کے کام آسکتا هی اور خاص خاص لوگونکو خاص خاص فائدے پہنچاسکتا هی اور لذات نفساني کي تحصیل کے ذریعوں اور تکالیف جسماني کے رفع کے وسیلوں کو ترقي روز افزوں دے سکتا هی اور عقلي شغلوں کو جنمیں زیادہ خرچ هو بڑها سکتا هی (غرضکہ روپیہ کي بڑي بات هی باقي سب خرافات هی) کسي شاعر نے خوب کہا هی * اے زر تو خدا نئي ولیکن بخدا * * ستار عیوب و قاضي الحاجات توئي * اور منجملہ ان سب شوقوں کے هر شوق بہت سي دولت کو کہو سکتا هے جو کسي آدمي کے قبض و تصرف

میں ہووے اور جو کہ تمام آدمي ایک نہ ایک شوق ان شوقوں میں سے اختیار کرتے ہیں اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ وہ تمام شوقوں کو اُٹھاتے ہیں تو یہہ لازم آتا ہے کہ دولت کي خواہش سیر ہونے کے قابل نہیں ہرچند کہ زیادہ دولت کي خواہش میں تمام لوگ شریک ہیں مگر جن طریقوں سے کہ وہ دولت کو صرف کرتے ہیں وہ بیحد و غایت ہیں *

جسقدر کہ تحصیل دولت میں مال اور محنت کے خرچ ایک آدمي یا چند آدمي کرتے ہیں تو وہ خرچ بھي بجاے خود مختلف ہوتے ہیں اور ایک هي قسم کا خرچ محنت و مال کا ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے بہت زیادہ هي نہیں کرتا جیسے کہ علم کي دولت کي تحصیل کرنے میں کم محنتي سے بعضے لوگ آرام اور فرصت کو اور بعضے لوگ ہوا کھانے اور میدان میں رہنے کو اور بعضے لوگ مشغلوں اور یاروں کي صحبتوں کو هاتھہ سے نہیں دیتے بلکہ اصل یہہ ہے کہ بعضے لوگ دولت کي حرص و طمع اور اُسکي تحصیل میں دقتوں اور محنتوں کے اُٹھانے کو بعضوں کي نسبت زیادہ گوارا کرتے ہیں اور اسي تفاوت سے خاص خاص شخصوں کي عادت اور قوموں کي خصلت کا امتیاز ہوتا ہے مگر تجربہ کي روسے دریافت ہوتا ہے بلکہ بلا تجربہ هي معلوم ہوسکتا تھا کہ جن ملکوں میں مال و دولت نہایت محفوظ اور نام آوري اور امتیاز حاصل کرنے کے طریقے بہت وسعت سے ہیں وہاں تحصیل دولت کے لیئے بڑے بڑے خرچ مال و محنت کے ہوتے ہیں اور مدتوں تک جاري رہتے ہیں جیسیکہ هالنڈ اور گریٹ برٹن اور اُن ملکوں کے باشندے جنکي حکومت کے قاعدے گریٹ برٹن کے قاعدوں سے ماخوذ ہیں اور یہہ ایسے لوگ ہیں کہ مال و محنت کے بڑے بڑے خرچوں کے مزے اُٹھاتے ہیں اور آج تک تحصیل دولت میں نہایت گرم جوش اور کامیاب رہی ہیں اور مکسیکو کے باشندے بھي جو ایسي مفلسي میں بسر کرتے ہیں جسکو انگریز اپنا وبال جاں سمجھتے ہیں اگر بلا تکلیف و محنت کے دولت حاصل ہوسکتي تو بڑي خوشي سے دولتمند ہوجاتے *

ہمنے جس غرض سے ایسے امر بدیھي پر اسقدر گفتگو کي جو اظہر من الشمش هی اُسکا یہاں بیان کرنا ضرور هی چنانچہ پہلي وجہہ یہہ هی کہ اگرچہ ہم یہہ بات نہیں جانتے کہ کسي کے نزدیک اس اصل کا بیان

حسن و تکلف کے ساتھہ ضروري چاهیئے مگر اس علم شریف کي تقریر میں اسي اصل سے کام لیا جاتا هے اور اِسیلیئے تشریح اسکي مناسب سمجھي غرضکہ یهي اصل اجرتوں اور منفعتوں کے مسئلہ یعنے معاوضہ کے مسئلہ کي بنیاد هے اور اس علم میں ایسي هی جیسیکہ علم طبعي میں میلان و کشش کا قاعدہ هی اور یہہ اصل بجاے خود ایسي هی کہ اُس سے آگے عقل کي رسائي نهیں اور باقي اصلیں غالباً اُسکا ثبوت هیں اور جس تحقیق کامل پر یہہ علم مبني هی اسکے بیان میں یہہ شایان نهیں کہ بنیاد اُسکي چھوڑ دي جاوے اگرچہ اسکے پڑھنے والے کا وقت ایک ایسی بدیهي امر کے پڑھنے میں صرف هوگا جس میں شک و شبہہ نهیں *

دوسري وجہہ یہہ هی کہ اگرچہ یہہ اصل ظاهر و باهر هی مگر بعض بعض لوگوں نے اُسپر کنایتہ شبہہ کیا هی اور یہہ اصل ایک مسئلہ سے مخالف هی جو نهایت مشهور و معروف هی اور بڑے بڑے لوگ اُسکی طرف دار هیں اور وہ مسئلہ کسي شی کا حاجت سے زیادہ پیدا کرنا هی*

واضح هو کہ زائد از حاجت پیدا کرنے سے یہہ مراد هی کہ کسي چیز کو بہت افراط سے پیدا کریں خواہ تو وہ خریداروں کي خواهش سے زیادہ هووے خواہ اُس مقدار سے زائد هووے جسکے بدلے لوگ ایسي سادي چیزیں دے سکتے هیں اور اُنکے دینے پر جي جان سے راضي برضا هیں جو اُسکے پیدا کرنے والے کے حق میں اجراے کاروبار کي ترغیب کے لیئے کافي سمجھي جاویں مثلاً کتابیں ایسي جنس هیں کہ وہ اکثر حاجت سے زائد طیار هوتي هیں اور جسقدر نسخوں کي تعداد گھٹائي جاتي هی اُسیقدر چھپنے اور مشهور کرنیکے خرچ بڑہ جاتے هیں اور اهل تصنیف اپني محنتوں کي مانگ کا اندازہ اتني رعایت سے کرتے هیں کہ کوئي نسخہ دو سو پچاس نسخوں سے کم نهیں چھپتا اور بہت کم کتابیں هیں کہ نسخے اُنکے پانسو سے کم چھپتے هیں لیکن حساب کي رو سے دریافت هوا کہ دو سو مختلف کتابوں میں سے ایک کتاب کے تمام نسخے بهزار دقت و دشواري بهي اُس قیمت پر فروخت نهیں هوتي جس قیمت پر شروع میں وہ کتاب مشتهر هوئي تهي چنانچہ معمولي حالت میں پهلے سال میں کل کتابیں پچاس سے لیکر سو تک فروخت هوتے هیں اور دوسرے برس کل تیس چالیس بکتي هیں یهاں تک کہ بعد اُسکے وہ کتاب نسیاً

منسیاً هو جاتي هی اور باقي نسخےگاہ بےگاہ کتب فروشوں میں نیلام هوتے هیں اور اُنکے حق میں یهي بهلا هوتا هی که وہ نیلاموں کے ذریعه سے بک جاویں تاکه لوگوں میں پهر مشتہر هوویں مگر بعد اُسکے دریافت هوتا هی که اکثر کتابیں کتابوں کے طور و طریقے پر خریدي نگئیں بلکه ردي سمجهه کر خریدي گئیں *

واضح هو که زائد از حاجت کي تمثیل کے لیئے کتابوں کو اس لیئے منتخب کیا که اُنکے حال و حقیقت کے ملاحظه سے ایسي زائد از حاجت پیدا کرنے کي مثال واضح هو جاویگي جو لوگوں کي خریداري کے قابل هونے کے خیال سے نهیں بلکه اُنکي خواهش کي غلط گماني سے ظهور میں آتي هی اور جهاں کهیں که نئي تجارت جاري هوتي هی تو عموماً ان دونوں غلط فهمیوں سے تمام جنسیں اس کثرت سے اکهتي کي جاتي هیں که وہ حاجت سے زائد سے زائد هوتي هیں چنانچه هر کسیکو یهه بات یاد هوگي که جب انگریزوں کي امریکا کے اُس حصه تک جسمیں بریزیل اور اسپین والوں کي عملداري هی رسائي هوئي یعني انگریزوں کي تجارت وهاں تک پهونچي تو بڑي بڑي انگیٹهیاں اور برف پر چلنے کي جوتیاں اور پاني گرم کرنیکی باسن کسقدر وهاں بهیجے گئے تهے اور جب تک که اُن لوگوں کي اصل مفلسي دریافت هوئي تب تک اُنکے ذخیرے خانوں کو اشیاء مذکورہ بالا سے روز روز بهرتي رهے اگرچه یهه چیزیں اُنکي حاجتوں کے مناسب تهیں مگر اُنکے مقدور سے خارج تهیں غرض که ایسي ایسي غلط فهمیاں اکثر واقع هوتي هیں اور کثرت وقوع انکا تعجب کے قابل نهیں تعجب یهه هی که بهت کم آدمي اُنسے بچتے هیں مگر یهه بات ظاهر هے که ان دو سببوں میں سے ایک نه ایک سبب زائد از حاجت پیدا کرنے کا باعث هوتا هے ایک یهه که دولت کي وہ چیزیں جو حاجت سے زیادہ هوتي هیں ایسے لوگوں کے لیئے پیدا کي جاتي هیں که وہ محتاج اُنکے نهیں هوتے اور دوسرے یهه که اُن لوگوں کے پاس ایسي چیزیں موجود نهیں هوتیں که وہ اشیاء مذکورہ کے پیدا کرنے والوں کي خواهشوں کے مناسب و شایاں هوویں تاکه وہ اُنکو اُنکے معاوضه میں دے سکیں اور اصل یهه هی که ایسا جزوي زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا جو ان سببوں میں سے کسي سبب کے ذریعه سے واقع هووے تجارت کي معمولي واردات

گنا جاتا ھی مگر یہہ پہلی اصل اُس راے کے خلاف ھے جسکی رو سے جزوی زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا اور بالکل زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا دونو ممکن ھیں اور اُسکی روسے یہہ بات ممکن سمجھی جاتی ھی کہ ایک ھی وقت میں جنسیں اور اُنکا کارامدنی ھونا دونو زاید از حاجت ھوسکتی ھیں یعنی سب لوگ ھر چیز کا بہت سا ذخیرہ رکھہ سکتے ھیں اور یہہ ایک ایسی بات ھی کہ جو بحثیں سوداگری معاملوں پر زبانی ھوتی ھیں اُنمیں اکثر واقع نہیں ھوتی بلکہ اچھے اچھے اھل تصنیف اسبات کو درج کتاب کرتے ھیں اب اُس رائی کی روسے دولت کی تمام چیزیں صرف زیادہ ھی نہیں بلکہ بہت افراط سے زیادہ ھوسکتی ھیں تو مساوی معاوضوں کی قلت زاید از حاجت ھونے کا سبب نہیں ھوسکتی ھی اور یہہ بھی خیال میں نہیں آسکتا کہ تجارت کے معاملہ تمام ایسے بیڈھنگے ھوجاوین کہ بایع و مشتری اُنکے سبب سے بطرز معقول خرید فروخت اور لین دین کرنے سے باز رھیں فرض کرو کہ زید کی مطلوب شے بکر کے پاس اور بکر کی مطلوب شے زید کے پاس موجود ھی تو یہہ ممکن نہیں کہ وہ دونو بجاے اسبات کے کہ باھم معاوضہ کریں اپنی اپنی جنسوں کو خالد و لید کو دیں جنکے پاس اپنی اپنی حاجتوں کی چیزیں موجود ھیں اور زید و بکر سے خریدنا نہیں چاھتے اور اُنکے پاس معاوضہ کرنیکے وسیلے موجود نہیں پس اب اگر یہہ خیال کرنا بیہودہ ھی کہ ایسی عام غلطی کے باعث سے بالکل زاید از حاجب پیدا ھونا چیزونکا ھوسکتا ھی تو صرف یہہ خیال باقی رھا کہ بالکل زاید از حاجت پیدا ھونا چیزوں کا اس سبب سے ھوسکتا ھی کہ کسیکو کسی شے کی حاجت نرھی یعنے تمام لوگوں کے پاس اُنکی ضروری چیزین اسقدر موجود ھوں جسکے باعث سے ایک دوسرے کی فضول حاجتوں کے واسطے بازار میں فروخت ھونا اُنکا ضروری نہیں اور واضح ھو کہ یہہ بات اُس اصل کے خلاف ھی جسکا ھم بیان کرتے ھیں یعنی ھر بشر زیادتی دولت کا خواستگار ھی *

دوسري اصل کا ثبوت جو آبادي کے محدود هونےکے اسباب پر مبني هے

بعد بیاں اُن معنوں کے کہ لفظ دولت کا استعمال اُنمین کیا گیا اور نیز بعد اسکے کہ آدمي تہوڑي محنت اور مال کے خرچ سے بہت سي دولت کا خواهاں هی همکو لازم هوا کہ منجملہ اُن چار اصلوں کے جو اصل و اساس اس علم کي هیں دوسري اصل کو یعني اسبات کو بیان کریں کہ دنیا کي آبادي یعني تعداد اُن لوگوں کي جو دنیا میں بستے هیں اخلاقي یا جسماني خرابي کے باعث یا دولت کي اُن چیزوں کي قلت کے اندیشہ سے جو هر فرقہ کي خاص عادتوں سے متعلق هیں محدود و محصور هی *

اب یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي هی اور ایسي واضح هے کہ کبھي اُسکي توضیح کي ضرورت پیش آنا تعجب سے خالي نہیں کہ هر قسم کا درخت اور هر نوع کا جاندار جو تخم و نسل کے ذریعہ سے بڑهنے کے قابل هی همیشہ بڑھا کرے اور جو زیادتي کہ اُسکي تعداد میں هووے وہ آیندہ زیادتیوں کي مخرج هی یعني جس میں بڑهنے کي صلاحیت هوتي هی اُسکي ترقي میں صرف جمع کا قاعدہ برتا نہیں جاتا بلکہ ضرب کے قاعدہ سے ترقي ظہور میں آتي هی غرضکہ بہت سي ترقي هوتي هی جس حساب سے کہ کسي قسم کا درخت یا کسي نوع کا جاندار بڑهنے کي قابلیت رکھتا هی تو اُس طریقہ کا حصر اُسکي اوسط قوت تولید پر اور اُسکے اوسط عہد حیات پر هوتا هی چنانچہ هم جانتے هیں کہ گیہوں سالانہ درخت هی یعني ایک سال مین آغاز و انجام اُسکا پورا هو جاتا هی اور اوسط قوت تولید اُسکي اِسقدر هے کہ ایک درخت سے چھہ درخت پیدا هو جاتے هیں اور اسي قیاس سے ایک ایکڑ کي پیداوار چودہ برس کي مدت میں تمام روی زمین کو چھا سکتي هی اور جس حساب سے نسل آدمي کے بڑهنے کي قابلیت رکھتي هی تحقیق هوا کہ بہت سے زمانوں تک معتدل ملکوں کے وسیع وسیع ضلعوں میں نسل انسان کي هر پچیسویں برس دوگني هوجاتي هی *

ایک سي آب و هوا والے ملکوں میں قوت تولید اِنسان کي نسل کي یکسان هوتي هی اور یهہ اِسلیئے کہتے هیں کہ تولید کي کثرت سے جو بعض اوقات گرم ولایتوں میں پیش آتي هی اگر قوت تولید جلد بند نہو تو بچوں کي ریل پیل هو جاتي هی امریکا کے اضلاع متفقہ میں جو ایسے اضلاع هیں کہ اُنهیں میں اِنسان کي نسل بڑهنے کا وہ حساب جو همنے بیان کیا بهت صاف محقق هوا هی باشندوں کا یهہ حال هی کہ وہ تهوڑے دنوں جیتے هیں عمریں اُنکي بڑي بڑي نهیں هوتیں اور اسي سے یهہ نتیجہ نکال سکتے هیں کہ اِنسانوں کي اوسط قوت تولید اور اُنکا اوسط عرصہ حیات ایسا هی کہ تعداد اُنکي هر پچیسویں برس میں دوگني هو جاتي هی اور اسي حساب سے هر ملک کے باشندے هر پانسو برس کے عرصہ میں تعداد سابق سے دس لاکهہ مرتبہ زیادہ بڑہ جاتے هیں اور اسي قاعدہ سے انگلستان کي ابادي پانچ سو برس کے عرصہ میں پچاس کهرب اور ایک نیل هو جاویگي وہ ایسي گهني آبادي هوگي کہ پانوں رکهنے کو جگهہ نہ ملیگي جب کہ انسان میں بڑهنے کي قوتیں ایسي ایسي هیں پهر اب یهہ سوال وارد هوتا هی کہ اُن ترقیونکے موانع کیا هیں اور کیا باعث هی کہ دنیا کي آبادي جیسے کہ پانسو برس پہلے تهي اُس سے دس لاکهہ مرتبہ بڑهنے کي جگهہ بظاهر اب دوگني معلوم نهیں هوتي اور حقیقت میں چوگني نهیں هوئي هی *

مالتهس صاحب نے موانع آبادي کو دو قسموں پر منقسم کیا ایک ممکن‌الزوال اور یهہ وہ مانع هی جو بارآوري کو محدود کرے اور دوسرے ممتنع‌الزوال اور یهہ وہ مانع هی جو درازي عمر کو کوتاہ کرے قسم اول سے پیدایشوں میں کمي آتي هی اور قسم ثاني سے موتوں کي زیادتي هوتي هی جو کہ آبادي کے محدود هونے کے لیئے صرف باراوري کي کمي اور درازي عمر کي کوتاهي پر هی یهہ حساب قایم هی اسلیئے مالتهس صاحب کے تقسیم کامل هی مانع ممتنع‌الزوال جسماني خرابي هی اور بدکاري اور نفرت شادي سے مانع ممکن‌الزوال هی اور یهہ بدکاري اخلاق کي برائي هی اور شادي سے پرهیز کرنے کي وجهہ معقول باستثناء ایسي دو چار باتونکے جو اسقدر تهوڑي هیں کہ اُنکے هونے سے نتیجے میں فرق نهیں آتا بعض ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشہ هی کہ وہ دولت کي چیزوں میں

داخل هیں اور اسي لیئے مانع ممکن‌الزوال اور ممتنع‌الزوال کي تقسیم ہوز اندیشي اور اخلاق کي خرابي اور جسماني خرابي پر ہوسکتي هی *

مانع ممتنع‌الزوال

یہہ همنے مشاهده کیا که اس مانع میں وه سارے سبب داخل هیں جو انسان کے عرصه حیات کو همیشه کم کرتے هیں اور عمر طبعي تک نہیں پہونچنے دیتے مثلاً ایسے ایسے کام اور پیشي جو تندرستي کو مضر هیں اور کڑي کڑي محنتیں اور گرمي سردي کہانا اور خراب غذا اور غذا بقدر ضرورت هاتهه نه انا اور میلي کچیلي پوشش اور پوشش کا بقدر حاجت بہم نه پہنچنا اور بچوں کي بري پرورش اور هر قسم کي زیادتي اور اسباب قدرتي اور شہروں کي آبادي سے هوا کا خراب هو جانا اور لڑائیوں کا هونا اور بچوںکا قتل اور قحط سالي اور وباے عام کا ظهور غرضکه ایسے ایسے سبب مانع ممتنع‌الزوال میں داخل هیں اور منجمله ان سببوں کے بعض ایسے هیں که بمقتضاے قاعده قدرت پیدا هوتے هیں اور بعضے ایسے هیں که لوگوں کي جهل و حماقت سے ظهور میں اتے هیں اور یہه سب بلاواسطه جسماني خرابیاں هیں اگرچه منجمله اُنکے بہت سے اخلاق کي خرابیوں کے نتیجے هوتے هیں *

اور وه جسماني خرابي جسکا علاج نہیں هوسکتا اور تدبیر اُسکي بن نہیں پڑتي ضروریات زندگي کي حاجت هی یعني بہوکوں مرجانا اور یہه مانع جانوروں کے بڑهنے سے علاقه رکهتا هی اور آدمي جسقدر جانوروں کي خو بو پکڑتا جاتا هی اُسیقدر وه مانع اسپر غالب هوتا جاتا هے چنانچه نہایت پورے وحشیوں میں وه مقدم اور علانیه هوتا هی اور بہت تربیت یافته لوگوں میں نا معلوم هونیکے قریب قریب هوتا هی مگر نامعلوم هونے کا باعث یہه هی که بجاے اُسکے اور موانع کثرت سے هوتے هیں *

هم ابهي بیان کرچکے که یہه عام قاعده هے که زمین کا محاصل زیاده محنت کي نسبت سے زیاده پیدا نہیں هوتا اور نیز یہه بات بهي بیان کي گئي که انسان کي قوت تولید اور حیات کا عرصه اتنا هی که ایک ضلع معین میں هر پچیس برس بعد آبادي دوچند هوسکتي هی تو بنظر مقدمات مذکوره بالا یہه واضح هوا که ترقي پیداوار کا حساب اور کثرت

آبادي کا حساب دونو مختلف هیں جو زیادتي که اناج کي اُس مقدار میں کیجاتي هی جو کسي وقت میں پیدا هوئي تو وہ ایسي زیادتي هی که اُسکي بدولت آیندہ کو زیادتي بهت دشوار هوجاتي هی اور جو زیادتي که سردست آبادي حال میں واقع هوتي هے تو اُسکے ذریعه سے آیندہ ترقي کے وسیله وسیع و وافر هوجاتے هیں اگر حوایج ضروري کي خرابي یا خرابي کا خوف انگلستان کي آبادي کا مانع و مزاحم نهو توسو برس کے عرصه میں نوبت اُسکي بیس کرور تک پهونچي اور جب که یهه بات تسلیم کیجاوے که بیس کرور آدمیونکي خوراک اب انگریز پیدا کرسکیں یا کسي اور جگهه سے لاسکیں تو کیا یهه امر ممکن هے که ایکسو پچیس برس بعد چالیس کرور آدمیوں کي پرورش اور اڑهائي سو برس بعد اَسي کرور انسانوں کي خبر گیري کرسکینگے مگر باوصف اسکے یهه بات صاف ظاهر هے که پهلي هي صدي کے گذرنے سے ایک مدت پهلے اور نیز اُس زمانه سے ایک مدت پیشتر جب که بشرط عدم موانع کے انگریز بیس لاکهه تک پهنچیں تو اُنکے قوانین و قواعد کي کوئي عمدگي یا آب و هوا کي خوبي یا نهایت محنت کي سختي اُن لوگونکو کهانے پینے کي ایسي قوي احتیاج سے بچانسکیگے جسکي ترقي اُنکي ترقي کے ساتهه لازم و واجب هے اب اگرچه بالفرض والتقدیر تمام اور اخلاقي خرابیوں اور سارے جسماني موانعوں سے نجات حاصل هو اور کسي لڑائي کے قصے قضاے بهي پیش نهوں اور کسي طرح کي عیاشي بهي ظهور میں نه آوے اور کام و پیشه ٹهیک ٹهاک اور مسکن اور عادتیں اچهي درست هوں اور اندیشه افلاس و عدم ملازمت بهي شادیوں کا مانع و مزاحم نهو تو صرف قحط هي ایسي بري بلا هے که وہ همارا پیچها نچهوریگا اور آبادي کي مزاحمت کرے گا *

اگرچه یهه بات مسلم ٹهري که اور سب موانع نهیں هوں گے تو قحط هوگا جو کسي طرح ٹل نهیں سکتا مگر حقیقت یهه هی که ایسا کبهي نهیں هوا اور نه آیندہ کو هوگا چنانچه وجوهات اُسکي گذارش کیجاتي هیں *

پهلے یهه که تمام اخلاقي اور جسماني خرابیوں کا نهونا جو موانع آبادي هیں ایک ایسي بڑي عمدہ تربیت پر دلالت کرتا هے جو انسانوں

کي آجتک حاصل کي هوئي تربيت سے بدرجها اعلے هے يهہ بات ايسي تعليم يافتہ خلايق کي نسبت خيال ميں نهيں آتي کہ وہ ايسي دانائي کي محتاج هووے جس سے بهت جلد جلد برهنے والي آبادي کي خرابيوں کے ليئے پيش بيني کرے اور ايسي دوراندیشي کي محتاج هو کہ وہ اُن برائيوں کي روک تهام کو کافي وافي هووے اس صورت ميں ممکن هے کہ مانع ممکن الزوال خوب تاثير اپني دکهاوے اور مانع ممتنع الزوال کو معطل کرے اور خود وهي کافي وافي هووے *

دوسرے يهہ کہ يهہ امر ممکن نهيں کہ جب قحط مانع ممتنع الزوال دهوم دهام اپني دکهاوے تو باقي موانع ممتنع الزوال اپنے ساتهہ نہ لاوے بلکہ ايکدو ساتهہ اُسکے لگے آوينگے چنانچہ وباء عام اُس سے منفک نهيں هوتي اور قتل و قتال اُسکے تابع هوتے هيں اور وجهہ اُسکي يهہ هی کہ تمام لوگ افلاس وفاقہ سے مرنا قبول نکرينگے اور اسيطرح جورو بچوں اور ماں باپونکا مرنا بهي اُنکو گوارا نهوگا جهاں کهيں کہ لوگوں ميں مال و دولت کا تفاوت هوتا هی يعني بعضے کوڑيالے اور بعضے کوڑيوں تک محتاج هوتے هيں تو وهاں قحط کے طفيل ايسي بڑي ملکي لڑائي اور خون خرابہ کي صورت پيدا هو جاتي هي کہ اُسکا غربا کي بغاوت نام رکهتے هيں نا تربيت يافتہ قوموںميں قحط ايسي صورت پيدا کرتا هی کہ وہ لوگ اپنے مکانوں کو چهوڑ چهاڑ کر پاس پڑوس کي سرحدوں ميں چلے جاتے هيں اور بڑے بڑے ملکوں پر قبضہ کرتے هيں چنانچہ آپ مرتے هيں يا پهلے قابضوں کو خاک سياہ کرتے هيں اور اُنکو ملک و باغ سے خارج کرکے آوارہ دشت غربت کر ديتے هيں بعد اُسکے جب وہ لوگ اُنپر حملہ کرتے هيں تو هزاروں کے وارے نيارے هو جاتے هيں *

اصل حقيقت يهہ هی کہ تمام موانع ممتنع الزوال آپسميں ايک دوسرے سے علاقہ رکهتے هيں چنانچہ آپسکي حرکات وافعال سے ايک دوسرے کے وجود اور نشو و نما کے باعث هوتے هيں جو لوگ کسي ايک مانع ممتنع الزوال سے ظاهرا برباد هوتے هيں حقيقت ميں اُنکي بربادي کا باعث وہ ايک هي مانع نهيں هوتا بلکہ چند اور مانع اُسکے پوشيدہ معاون هوتے هيں جن لوگوں کي تعليم ناقص هوتي هی اُنميں بڑا قوي اور برباد کرنيوالا

مانع ممتنع‌الزوال لڑائیاں هیں جو لوٹ † کهسوٹ کے واسطے واقع هوتي‌هیں اور یہہ مانع کمال کثرت سے پیدا اور بڑي خرابیوں کا باعث هوتا هی یہاں تک که جس ضلع میں اِس مانع عظیم کا صدمه اُٹھایا جاتا هی وهاں اور مانع بهي ظهور کرتے هیں چنانچه حملوں کے خوف سے تمام باشندے ایک جگہہ بسنا قبول کرینگے اور کثرت هجوم سے شہروں کي هوا خراب هوگي اور کاشت اُن لوگوں کي ایسے کهیتوں میں محصور رهیگي جو شہروں کے آس پاس هونگے اور حملوں کے خوف سے اگر تجارت اُنکي ایک لخت تباه نهوگي تو اتنا خلل ضرور هوگا که وه تجارت پرورش کا مخرج نه رهیگي اور یہہ قاعده هی که جب دهاوا هوتا هی تو اکثر وه لوگ هلاک هو جاتے هیں جن پر دهاوا پڑتا هی چنانچه اسي مانع کي بدولت افریقه اور ایشیا کے بیچ کے حصے اب تک برباد هیں *

اور جب که بروس صاحب نے ایبس‌سنیاسے سنار تک سفر کیا تو اُنهوں نے اتهاره ضلع کو مشاهده کیا جسپر عرب دیوینا دهاوے کیا کرتے هیں که وه بالکل ویران پڑا هی اور مکان اُسکے کهنڈر هو گئے ان صاحب نے موضع گریگر میں ایک رات اِتفاق سے بسر کي که اُسکي فصلوں کو ایک برس پهلے اس سفر سے عربوں نے تاخت و تاراج کیا تها اور حال اُسکا یہہ هوا تها که تمام باشندے بهوک کے مارے مرگئے تهے اور اُنکي هڈیاں جابجا پهیلي پڑي تهیں اور کسي نے اُنکو دفن نکیا تها سیاحوں یعني بروس صاحب کے همراهیوں نے کوئي جگہہ هڈیوں سے پاک صاف نپائي مجبور اُن هڈیوں هي پر خیمه ایستاده کیا بعد اُسکے دوسري منزل مقام تیوا میں هوئي چنانچه وه صاحب اِس مقام کي نسبت یہہ فرماتے هیں که یہہ مقام

---

† نہایت افسوس سے اِسبات کے یاد دلانیکا موقع هی که اس رساله کے مولف نے نا تربیت یافته قوم کا جو حال لکها هی خود اهل هند نے کمبخت سنه ۱۸۵۷ع میں اپني آنکهه سے دیکهه لیا که قطع نظر دیگر صدمات کے جو اُنکے اعمال کي سزا تهے آپسکي لڑائي اور آپسکي لوٹ کهسوٹ سے کیسے کیسے لوگ اور کیسے کیسے گهرانے تباه و برباد هوگئے نا تربیت یافته هونا دوسرونکو نهیں بلکه خود اپنے آپ کو تباه و برباد کرتا هی دیکهئے که اهل هند کب جاگتے هیں اور کب اپنے منهه پر سے ناتربیت یافته هونیکا دهبه چهڑاتے هیں

بھي اُسوقت تک صحيح و سلامت رهيگا جب تک که عرب اُسکا قصد نهيں کرينگے اور جسدن که رات کے وقت اُنکے سوار اُسکے کھيتوں کو جلا پھونک کر خاک سيا کرينگے تو اُسکے باشندوں کي هڈياں بھي ايسے هي زمين پر پڑي رہ جاوينگي جيسيکه گريگرا کے باشندونکي تتر بتر پڑي تھيں *

جو قوميں تربيت يافته نهيں هوتيں يا کم تربيت يافته هوتي هيں اُن ميں موانع ممتنع الزوال ميں سے لڑائي سے دوسرے درجه کا مانع قحط عام هی چنانچه جب کوئي قوم ايسي معاش پر منحصور هوتي هی جو کمال آساني سے حاصل هووے اور يهه قوميں ايسي هي هوتي هيں تو صرف موسموں کے اُولٹ پھير سے اکثر قحط نازل هوتا هی اور جهاں کهيں لوگوں کے رنگ ڈهنگ اچھے هيں اور حکم و اِنتظام اُنکا نهايت ٹھيک ٹھاک هی يعنے وہ اچھي تربيت يافته هيں تو موسموں کے فساد دولتمندونکي خير و خيرات اور ملکوں کے مدد رساني اور خصوص ڈال دليه پر گذر کرنے سے اصلاح پا جاتے هيں مگر کچھه تھوڑي تربيت يافته وحشي قوميں جو محتاج و غريب هوتي هيں اور غير ملکوں سے تجارت نهيں کرتي هيں تو موسموں کے اولٹ پھير سے نهايت سهمناک قومي بد بختي يعنے قحط کي کڑکڑي مصيبتيں اُٹھاتے هيں چنانچه ايسے لوگونکي جسقدر تاريخيں همارے پاس موجود هيں اُنميں قحط کے حالات نهايت مشهور اور يادگار و قايع کے طرح مندرج هيں اور واضح هو که يهه موسموں کي اولٹ پھير کے فساد ايسي حاجات اور مصائب کے درمياں جنکو ايسے لوگ اُٹھاتے هيں جنکي تعداد اسقدر بڑہ جاتي هی که اُنميں غذا کي پيداوار سب خرچ هوجايا کرے اور ايسی افراط غله کے درمياں جو لڑائي اور وباے عام اور قحط تمام کے پيچھے رهے سهے لوگوں کو نصيب هوتي هی داير وساير رهتے هيں باقي موانع ممتنع الزوال مثل فساد آب و هوا اور خرابي عادات اور مضرت مکانات اور بچوں کے قتل آبادي کي اصل کمي يا اصل ترقي کی مزاحمت کي نسبت ظاهرا ثبات پر زياده باعث معلوم هوتي هيں که لوگوں کي شادياں اوائل عمر ميں بهت آساني سے هوا کريں چنانچه بچوں کا قتل آبادي کے حق ميں زياده مفيد اسليئے سمجھا گيا که دور انديشي جو شادي کي ايک مانع هی اُسکے برخلاف ايسي بات بتاتا هی که اُسکے برتاؤ سے اولاد کي فکر سے صاف نجات حاصل هوتي هی اگرچه

یہہ بات سوچ لینی آسان هی مگر اسکا عمل درامد مشکل هی کیونکہ ماں باپ کے جي بهر جاتے هیں یهانتک کہ بچوں کے قتل سے باز رهتے هیں اور اسمیں کچه شک و شبہہ نهیں کہ بعض اضلاع کي آب و هوا ایسے خراب هوتي هی کہ وہ ضلعے آباد نهیں هوتے اور اگر آباد بهي هوتے هیں تو ایسے بیگانہ لوگ اُنمیں آکر بستے هیں جنکي تعداد نئے لوگوں کے آنے جانے سے قایم رهتي هی چنانچہ اٹلي کے نهایت بڑے حصوں کا حال ایسا هي دریافت هوا اور باوصف خوبي آب و هوا کے بڑے بڑے کارخانہ والے شهروں کے رنگ ڈهنگ بهي ایسے هي برے نظر آتے هیں اگر عمدہ عمدہ فنون اور کمال احتیاطوں سے اُن شهروں کي صفائي اور اُنکے اطراف و جوانب کي اصلاح عمل میں نہ آوے ایک نو آباد ملک میں جیسے کہ امریکہ کي پچهلي آبادیوں میں جهاں زمین کي افراط اور وسایل معیشت کي کثرت سے کوئي مانع ممکن الزوال تاثیر اپني نهیں کرسکتا کوئي ایسا سبب جو طول عمر کا قاطع هووے ترقي آبادي کا مانع و مزاحم هوتا هی مگر باستثناء امور مذکورہ بالا کے آب و هوا کي خرابي کا زور شور اسبات کي نسبت کہ وہ باشندوں کي تعداد اصلي تهوڑي تهوڑي کم کرے اسبات پر زیادہ باعث هی کہ مسلسل نسلوں کو جلد جلد پورا کرے یعني ایک نسل دوسري کے بعد پیدا هووے چنانچہ سوئیٹزرلینڈ کے بعض بعض اچهے ضلعوں میں جهاں کي آب و هوا بهت عمدہ هی ایک برس کي اوسط موتیں اڑتالیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ نهیں هوتي هیں اور بلاد هالنڈ کے بهت سے کهادر کے گانونمیں تیئیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ زیادہ هوتي هیں مگر یہہ بات سمجهنا کہ پهلے ملک کي آبادي دوسرے ملک کے نسبت بهت گهني اور بڑي ترقي پر هوگي کمال غلط فهمي هے بلکہ حال اُسکا برعکس هے اسلیئے کہ پهلے ملک کے دیهات میں جیسي موتیں کم هوتي هیں ویسے هي پیدایش بهي کم هوتي هے اور اسلیئے آبادي چهدري اور مستقل هی اور هالنڈ میں موتوں کي بہ نسبت پیدایش کسیقدر زیادہ هوتی هی اسلیئے اُسکي آبادي گهني اور فی الجملہ ترقي پر هی پس جبکہ تمام خلقت کي تعداد سے سالانہ پیدایشوں کي نسبت معلوم هوجاوے تو اندازہ ترقي کا موتوں کي مناسبت پر منحصر هوتا هی اور اگر تمام خلقت کي تعداد

سے موتوں کے مناسبت معلوم ہوجاوے تو پیدایشوں کي مناسبت پر ترقي کا حساب موقوف ہوتا ھے یا بعبارت مختصر یوں بیان کیا جاوے کہ اگر عمر کي تعداد معلوم ہوجاوے تو کثرت بار آوري پر ترقي محصور ہوگي اور اگر کثرت بار آوري دریافت ہوجاوے تو حصر زیادتي کا درازي عمر پر ہوگا اور اگر دونوں باتیں دریافت ہوجاویں تو بڑھنے کا اندازہ شمار سے کیا جاسکتا ھی مگر ایک کے معلوم ہوجانے سے نتیجہ پورا نہیں ہوسکتا اگر سالانہ پیدایشوں کو لوگوں کي تعداد حال سے بڑي مناسبت حاصل ہووے تو وھاں یہہ نتیجہ نکال سکتے ھیں کہ آبادي جلد جلد بڑھتي ھی یا بر عکس اسکے موانع ممتنع‌الزوال اپنے کارو بار میں سرگرم ہورھی ھیں یعنے لوگ بہت مرتے ھیں اور برخلاف اُسکے سالانہ موتوں کي قلیل مناسبت سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ھی کہ خلقت کي تعداد جلد جلد بڑھتي ھی یا برعکس اسکے موانع ممکن‌الزوال تاثیر اپني دکھا رھی ھیں یعنے پیدایش بہت کم ہوتي ھی *

بلاد انگلستان میں اوسط عرصہ عمر کا امریکا کے اضلاع والوں کے اوسط عرصہ حیات سے زیادہ ھی مگر موانع ممکن‌الزوال کي دھوم دھام انگلستان میں اس حد و غایت کو ھے کہ اضلاع امریکا میں ترقي کا اندازہ اضلاع انگلستان سے قریب دوچندکے ھے اور سوئیٹزرلینڈ کے اُن حصوں کے لوگوں کا عرصہ حیات جنکا ذکر ہوچکا انگلستان کے عرصہ حیات کے مساوے ھی مگر انگلستان کے موانع ممکن‌الزوال اگرچہ اضلاع امریکا کي نسبت نہایت قوي و زبردست ھیں مگر سوئیٹزرلینڈ کي نسبت نہایت ضعیف و ناتواں اور اتنے خفیف و کمزور ھیں کہ جب دونوں ملکوں میں سالانہ موتیں برابر ہوتي ھیں تو سوئیٹزرلینڈ کي آبادي تو اپني حالت پر رھتي ھی اور انگلستان کي آبادي روز روز بڑھتي ھی *

اگرچہ کسي ملک کے رھنے والوں کا اوسط طول عمر اسبات پر قطعي گواھي نہیں دیتا ھی کہ اُس ملک کے باشندوں کي تعداد بڑھتي جاتي ھی یا بجاے خود مستقل ھی مگر باوجود اسکے درازي عمر اُن باشندوں کے لیئے کمال صاحب اقبال ہونے کي ایسي عمدہ نشاني ھے کہ اُسمیں غلطي کو بہت کم دخل ھی اور پیدایشوں کي تعداد کي نسبت جسکي بنیاد پر پہلے مقنن بھروسا کرتے تھے درازي عمر ایسي پکي بات ھی کہ وہ دھوکہ

نهين ديتي غرض كه پيدايشوں كي نسبت درازي عمر صاحب اقبال هونے كي دليل روشن هى *

واضح هو كه كوئي اخلاقي برائي يا جسمي خرابي ايسي نهيں كه وه بلا واسطه يا بواسطه كوتاهي عمر كي خواهاں نهو مگر بهت سي ايسي خرابياں هيں كه وه ترقي بارآوري پر صاف مايل و متوجه هيں چنانچه گريٹ‌برٹن كا عرصه حيات اُن اضلاع كے عرصه حيات سے بهت زياده هى جو ابادي ميں گريٹ‌برٹن كي برابر هيں اور يهه ازدياد اسبات كا ثبوت هى كه انگلستان كي آب و هوا اور وهاں كے قانون و قاعدے اور مقاموں كي آب و هوا و قانون و اصول سے نهايت عمده هيں *

مانع ممكن‌الزوال

واضح هو كه اب هم موانع ممكن‌الزوال سے بحث كرتے هيں جو محدوديت آبادي كے باعث هوتے هيں يهه بات پهلے معلوم هو چكي كه بدكاري كي كثرت اور شادي سے نفرت دونوں مانع ممكن‌الزوال هيں *

معلوم هوتا هى كه بدكاري ايسا بڑا مانع نهيں كه جهاں بين اُسكي بهت سي كيجاوے هاں يهه بات مشهور هى كه بحر جنوبي كے بعض بعض جزيروں ميں بدكاري بعضے عالي خاندانوں كي ترقي كي مانع مزاحم هوئے اور معلوم هوتا هى كه امريكا كے حبشيوں ميں بهي تاثير اُسنے بهت سي دكهائي مگر جزائر بحر جنوبي كے دولتمند اس بات كے شاياں و سزاوار نهيں كه اُنكي عليحده گفتگو كي جاوے اور جب كه هم اُن سب اخلاقي يا جسمي برائيوں كو جو اُن لوگوں ميں پائي جاتي هيں جمع كريں تو غالب يهه هى كه ازاله بدكاري سے اُنكي ابادي كي ترقي كو بهت تهوڑي مدد پهونچيگي *

باستثناے ان مثالوں كے ايسي عورتيں بهت كم هيں كه بدكاري سے بارآوري اُنكي يكقلم مسدود هوگئي هو يا قدرے قليل كم هو گئي هو مگر وه بيسوائيں جو عام پيشه كرتيں هيں اس حكم سے مستثنى هيں اور يهه بيسوائيں ابادي دنيا سے استقدر كم مناسبت ركهتي هيں كه اُنكے بارآور نهونے سے جو امتناع ترقي ظهور ميں آويگي وه التفات وتوجهه كے قابل نهيں *

بدکاري کا حال بیان کرنے کے بعد اب هم نفرت شادي کي بحث کرتے هیں هماري کتاب کے پڑهنے والے بخوبي واقف هونگے که لفظ شادي سے وه مخصوص یا دایمي تعلق هي مراد نہیں جو عیسائي ملکوں میں شادي کے نام سے خطاب کیا جاتا هی بلکه وه اقرار مراد هی که کسي مرد و عورت میں هم صحبت هونیکا اقرار ایسي صورتوں میں واقع هووے که وه صورتیں غالباً تولد اولاد کي باعث پڑتي هیں هم پهلے بیان کرچکے که شادي سے پرهیز کرنیکي وجهه معقول ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشه هوتا هی که وه دولت کے نام سے پکاري جاتي هیں یا یوں بیان کریں که وجهه اُسکي دور اندیشي هی اور حقیقت یهه هی که بعض بعض معاملے ایسے واقع هو جاتے هیں که بهت سے بهلے آدمي باوجود استدر دولتمندي کے که گهر باهر کے خرچ اُنکو معلوم بهي نهیں هوتے کوارے ره جاتے هیں مگر یهه لوگ اتنے تهوڑے هیں که وه التفات و توجهه کے قابل نهیں یعني وه لوگ آبادي کو نقصان فاحش نهیں پهونچا سکتے *

موانع ممکن الزوال کي بحث میں اگر دور اندیشي پر حصر کریں اور یهه بات تسلیم کیجاوے که جسمي برائي کے سوا کوئي مانع صاف صاف انسانکي درازي عمر کو نهیں گهٹاتا اسلیئے کوئي چیز اندیشه قلت اشیاء دولت کے سواے بارآوري کو مانع و مزاحم نهیں تو همسے کوئي غلطي مشکل سے هوگي اگرچه بعض اشیاء دولت کي کمي کا اندیشه هي ترقي آبادي کا مانع ممکن الزوال هی مگر باوجود اسکے یهه امر بهي اظهر من الشمس هی که مختلف چیزونکي حاجت کا اندیشه مختلف مختلف طورونسے تمام لوگوں کو هوتا هی بلکه ایک هي چیز کي حاجت کا اندیشه مختلف گروهوں کے لوگوں پر انهوکے اثر پیدا کرتا هی چنانچه اناج کي قلت کا اندیشه تمام انگریزوں کي طبیعت پر وه اثر پیدا کریگا جو ریشم کي کمي کا اندیشه اور کهتکا پیدا نکریگا اور گوشت کي کمي کا اندیشه مختلف گروهوں کے انگریزوں کے مزاجوں پر مختلف اثر ظاهر کریگا غرض که هر چیز کي کمي کا اندیشه نئے نئے اثر پیدا کرتا هی اور اسي لیئے اشیاء دولت کي تقسیم ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان غرضکه تین قسمونپر مناسب سمجهي گئي اور بیان اُن مختلف اثرونکا مناسب متصور هوا جو ان تینوں قسموں کي چیزوں کے اندیشه سے هوتے هیں چنانچه

حتی الامکان اب یہہ بیان چاہیئے کہ ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان کي اصطلاحوں سے ہماري مراد کیا ہی اور یہہ ایسي قدیم اصطلاحیں ہیں کہ آغاز علوم اخلاق سے استعمال اُنکا شایع ہی مگر باوجود اسکے مناسب اور صحیح استعمال اُنکا نہیں ہوا اور التفات اُسپر بہت کم کیا گیا *

پڑھنے والونکو یہہ بات یاد دلاني ضرور نہیں کہ یہہ اصطلاحیں کسي نہ کسي سے تعلق رکھتي ہیں اور کوئي شخص ایسا ہمیشہ خاص ہونا چاہیئے کہ کوئي معین جنس یا کام اُسکي نسبت، عیاشي ہی یا تکلف ہی یا ضرورت ہی *

واضح ہو کہ ضروریات سے وہ چیزیں مراد ہیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے حق میں اسقدر صحیح و تندرست رکھنے کے واسطے لابدي ہووے کہ وہ شخص اپنے کار و بار معہودہ میں مصروف رہے *

اور تکلفات سے وہ چیزیں مراد ہیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے واسطے اسلیئے ضروري سمجھا جاوے کہ اُسکي بات اُسکي قدر و منزلت کے موافق بني رہے *

اور عیاشي کے سامان سے یہہ مقصود ہی کہ کوئي شخص ایسي شی کا استعمال کرے کہ برتاو اُسکا قیام صحت و طاقت اور بقاے قدر و قار کے لیئے ضروري نہو *

یہہ بات واضح ہی کہ مختلف ملکوں کے باشندوں بلکہ ایک ملک کے مختلف باشندوں کي نسبت ایک ہي قسم کي چیزیں عیاشي کے سامان اور ضروریات اور تکلفات میں داخل ہوسکتي ہیں چنانچہ جوتیونکا پہننا تمام انگریزوں کے حق میں اِسلیئے ضروریات میں سے ہی کہ کوئي انگریز ایسا نہیں ہی کہ برہنہ پائي اُسکي تندرستي کو ضرر نہ پہونچاوے اور وہي جوتیاں اِسکاٹلنڈ کے نہایت ادنے باشندوں کے حق میں اسلیئے عیاشي ہیں کہ وہاں کے رہنیوالے بدون اُٹھانے کسي تکلیف اور بعیزتي کے برہنہ پا پھرتے ہیں اور جب کہ کوئي † اِسکاٹلنڈ والا پایہ ادنی سے پایہ اوسط تک ترقي کرتا ہی تو وہي جوتیاں اُسکے حق میں تکلف ہو جاتي ہیں اور یہہ شخص بھي اِسلیئے جوتیاں نہیں پہنتا کہ پانوں اُسکے کانٹے چبنے سے

† ہندوستان میں بھي جوتیونکا حال قریب قریب اِسکاٹلینڈ کے ہی یعنے ہندوستاں کے نہایت ادنی درجہ کے آدمي بغیر کسي تکلیف وبیعزتي کے برہنہ پا پھرتے ہیں

محفوظ رهیں بلکه اُسکے همسروں میں ابرو بهي بني رهے اور منجمله اُن لوگونکے اعلیٰ درجه کے لوگوں کي نسبت جو سن شعور سے جوتیئیں پهننے کے عادي هوتي هیں وه جوتیاں ایسي ضروري هیں جیسیکه تمام انگریزوں کو ضروري هیں اور ترکي یعنے روم کا یهه حال هی که وهاں بڑے لوگوں کے حق میں مینوشي عیاشي میں اور حقه کشي تکلف میں گني جاتي هے اور ملک یورپ میں خلاف اُسکے معمول و مروج هی مگر ترکي کے لوگ مینوشي میں اور یورپ والے حقه کشي میں قوانین صحت اور رسوم خلایق کے موافق عمل نهیں کرتے بلکه خلاف اُسکے عمل در آمد کرتے هیں اور حقیقت یهه هی که بلاد یورپ میں شراب اور دیار ترکي یعنے روم میں حقه کشي ایسي عمده چیزیں گني جاتي هیں که مهمان اُنکا مستحق هوتا هی یهاں تک که اگر بلاد یورپ میں شراب سے اِنکار کیا جاوے تو وه ایسا خلاف تکلف سمجها جاتا هی جیسیکه روم میں شراب کي تواضع کیجاوے اور اگر دیار روم میں حقه کي تواضع نکیجاوے تو ایسا خلاف مهمان نوازي تصور کیا جاتا هی جیسیکه بلاد یورپ میں حقه پیش کیا جاوے *

کهتے هیں که کهان میں سے کویله کاٹ نے والے اور جهازوں سے اسباب باهر نکال نے والے اور بعض بعض اور لوگ لندن کے جو کڑي کڑي مزدوریاں کرتے هیں بدون سهارے پورٹر شراب کے بڑي بڑي محنتیں اُٹها نهیں سکتے اگر یهه بات راست هی تو اُن لوگوں کے لیئے پورٹر شراب ضروري اور باقي لوگوں کے واسطے محض عیاشي هي اور ایسا هي ایک کاڑي با وضع عورت کو تکلف اور حکیم صاحب کو ضروري هی اور سوداگر کو عیاشي هی *

باقي یهه سوال که فلاني جنس تکلف سمجهي جاوے یا عیاشي

اور متوسطه درجه کے آدمي صرف پانو کي حفاظت هي کے لیئے جوتیاں نهیں پهنتے بلکه برهنه پا پهرنا اپنے همسروں میں بےعزتي بهي سمجهتے هیں اور اشراف آدمیونکا برهنه پا پهرنا اور بهي زیاده بیعزتي گني جاتي هی هندوستان میں اُس فرش پر جهاں بیٹهتے هیں جوتي پهنے جانا خلاف دستور یا یوں کهو که بے ادبي هی مگر اُس مقام سے جهاں سے ابهي فرش شروع نهیں هوا یا اُس جگهه جهاں فرش نهیں هی گو وه جگهه کیسي هي صاف هو جوتي اُتار کر جانا ایسي هي بیعزتي کي بات هی جیسیکه فرش پر جوتي پهنے جانا بے ادبي هی

گنی جاوے ایسا سوال ہی کہ جواب اُسکا جب تک نہیں دیا جاتا
استعمال کرنے والے کی سکونت اور قدرو منزلت اور اُسکے استعمال کا زما
دریافت نہوجاوے جو پوشاک کہ سو برس پہلے محض تکلف تھی
اب موتی جھوتی گنی جاتی ہی اور جو مکان و متاع کہ اب بھلے آدمی
کی نسبت تکلف سمجھا جاتا ہی وہ سو برس پہلے پارلیمنٹ کے امی
کے حق میں عیاشی گنی جاتی تھی اسباب اُس جنس کے جو ضرور
کہلانیکے قابل ہوتی ہی تکلف و عیاشی کے اسباب کی نسبت زیاد
مضبوط و مستقل اور نہایت عام ہوتے ہیں اور یہہ اسباب ضرورت کچھ
اُن عادتوں پر منحصر ہیں جن عادتوں میں کسی شخص نے پرورش
پائی اور کچھہ اُسکے کام اور پیشہ کے خواص اور اُن محنتوں کی سختی
آسانی پر جو کام ناکام اُسکو کرنی پڑتی ہیں اور کچھہ اُس بستی کی آب
و ہوا پر جہاں وہ رہتا سہتا ہی موقوف و منحصر ہیں *

منجملہ اسباب مذکورہ بالا کے پہلے دو سببوں یعنی عادت و پیشہ کو
جوتیوں اور پورتر شراب کی مثالوں سے ثابت کیا گیا مگر آب و ہوا بڑا
مقدم سبب ہی چنانچہ جو ایندھن اور مکان اور کپڑے سرد ولایت والوں
کی زیست کے لیئے ضروری و لابدی ہیں وہ گرم ولایتوں میں محض بیکار
و بیفائدہ ہیں اور اس لیئے کہ پیشہ و عادت آہستہ آہستہ بدلتے ہیں اور
آب و ہوا میں کبھی کبھی تغیر آتا ہی تو وہ جنسیں جو کسی ضلع کے
مختلف باشندونکے لیئے ضروری ہوتی ہیں سیکڑوں برس نہیں بدلتیں مگر
تکلفات اور عیاشیاں ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں *

تمام درجوں کے لوگوں میں وہ مانع شادی خفیف ہوتا ہے جو صرف
عیاشی کے سامان کی قلت کے خوف سے ظہور میں آتا ہے جن مطلبوں
بلکہ جن معقول خیالوں کی روسے لوگ شادی کرنے پر مستعد ہوتے ہیں
وہ خیال ایسے قوی اور مضبوط ہیں کہ بخوف زوال ایسی راحتوں کے
جو بقاے صحت اور قیام شوکت کے لیئے واجب اور لازم نہیں ہرگز تھامے
نہیں تھمتے بلکہ اصل یہہ ہے کہ قلت ضروریات کے خوف سے بھی ترقی
آبادی کی روک تھام قرار واقعی نہیں ہوتی چنانچہ تربیت نایافتہ ملکوں
میں جہاں قلت ضروریات کثرت سے ہوتی ہے مانع ممکن الزوال معطل
سا رہتا ہے اگرچہ اُن لوگوں کو اندیشوں کی سوجھہ بوجھہ اور خطروں کی

سوچ بچار ہوتی ہیں مگر وہ اتنے دور اندیش اور عاقبت بیں نہیں ہوتے کہ وہ خطرات اُن پر دخل و اثر کریں یعني وہ لوگ اُن کي پروا نہیں کرتے اور جو لوگ ایسے تربیت یافتہ ہیں کہ تاثیر دور اندیشي کے قابل ہیں حال اُنکا یہہ ہے کہ یہہ خطرہ کہ اولاد اُنکي بھوکوں مرجاویگي اُنسے نہایت بعید معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے چلن کا کوئي عام قاعدہ مقرر نہیں کرتے بڑا مانع ممکن‌الزوال آبادي کا تکلفات کے ہاتھہ سے جانیکا اندیشہ یا اس امید کے پورے نہونے کا کھٹکا ہے کہ بہت دنوں تک تنہا رہنے سے وہ اسباب تکلفات حاصل کرینگے جو شان و شوکت کے ذریعے اور جاہ و حشمت کے وسیلے ہوں اور جب کہ کوئي انگریز شادي اور دوراندیشي میں سوچ بچار کرتا ہے تو جن باتونکا خوف اُسکو ہوتا ہے اُن میں خویش و اقارب کي فاقہ کشي اسلیئے داخل نہیں ہوتي کہ قوانین پرورش غربا کا سہارا ہوتا ہے یعني وہ یہہ سمجھتا ہے کہ سرکارے محتاج خانوں سے کام اُنکا چلتا رہیگا *

یہہ تسلیم کیا کہ خواهشیں اُسکي نہایت خفیف و ضعیف ہوویں مگر باوجود اُسکے بدون پراگندہ دلي اور پریشاں خاطري کے یہہ خیال نہیں کرسکتا کہ عالم تجرد کي آمدني اُس قدر و منزلت کے لیئے جو آج کل اپنے همچشموں میں حاصل ہے شادي کے بعد بھي کافي ہو جاوے اور جن تعلیموں کے فایدوں کے مزے آپ اُٹھاتا ہے اولاد اپني اُن سے محروم رہے اور بات کو بتا لگے باقي جو بڑے آدمي ہیں اور کار و بار اُنکے بخوبي جاري ہیں وہ شادي سے بخوف تنگدستي پرهیز نہیں کرتے بلکہ باعث اُسکا یہہ فکر ہوتي ہے کہ عالم بیفکري میں دولت کو ترقي ہوگي اور انجام اُنکا یہہ ہوتا ہے کہ جب ترقي میں کوشش کرتے ہیں تو سعي انکي خالي جاتي ہے اور بجاے ترقي تنزل نصیب ہوتا ہے یہانتک کہ کبھي ایسا ہوتا ہے کہ اسي فکر و تلاش میں وہ وقت گذرجاتا ہے جس میں وہ خانگي خوشیاں انجام پاتي ہیں جنکو ہر شخص اپني جواني میں غالباً تجویز کرتا ہے *

تکلفات کي ایسي هي خواهشوں کے باعث سے وہ ملک تربیت یافتہ جو برسونسے بستے چلے آتے ہیں ایسي آبادي کي برائیوں سے امن و امان میں ہیں جسکي تعداد ایسے پرورش کے وسیلوں سے جو ارام و راحت

سے بہم پہونچیں بہت زیادہ ہوجاتي ہے باقي ایسے پرانے مضمون جنپر عام شکایت ہو سوا اسبات کے کہ پہلے لوگوں کي سادہ مزاجي اور حال کے لوگوں کي عیاشي کا مقابلہ کیا جاتا ہی بہت تہوڑے ہیں اور لوگوں کا یہہ حال ہی کہ وہ جیسي تعریف ایسے افلاس کي کرتے ہیں کہ جس میں نان خشک پر قناعت اور نمود کي باتوں سے احتراز اور اسراف بیجا سے پرھیز کیا جاوے ویسي تعریف کسي خوبي کي نہیں کرتے اگرچہ وہ بجاے خود نہایت نافع ہووے اور تمام آراستہ قومیں ان سب باتوں کو اپني بزرگوں سے نسبت کرتي ہیں اور جسقدر کہ صرف بیجا کي مذمت کیجاتي ہی جسکو ہر نسل اپنے گھرانے سے مخصوص کرتي ہی اُسقدر کسي بري شے کي مذمت نہیں کیجاتي اگرچہ وہ شي بجاے خود کیسي ہي بري ہو*

سرسري نظر سے یہہ بات دریافت ہوتي ہی کہ جسطرح کہ اسراف کي عادتوں سے کسي شخص خاص کي دولت میں کمي آتي ہی اُسیطرح سے یہہ لازم ہی کہ کسي قوم کي دولت میں تاثیر اُسکي ایسي ہي ظاہر ہووے اور یہہ بات بھي معلوم ہووے کہ ایک شخص کے بیفائدہ خرچوں سے گو اُنسے وہ کیسے ہي مزے اُٹھاوے تمام لوگ محتاج ہوجاتے ہیں اور وجہہ اُسکي یہہ ہی کہ جسقدر خرچ کیا گیا وہ عام ذخیرہ سے نکل گیا اور بیجا ضایع ہوگیا اور جو کہ قومي سرمایہ لوگوں کي بچت کي جمع سے مجتمع ہوتا ہی تو یہہ امر تحقیق ہی کہ اگر ہر شخص اپني آمدني بالکل خرچ کردے تو ملک کا سرمایہ رفتہ رفتہ پورا ہوجاویگا اور شامت عام اُسکا نتیجہ ہوگي مگر یہہ بات ایسي ہي محقق ہے کہ اگر ہر شخص اپنے خرچوں کو صرف ضروریات پر منحصر کرے تو ثمرہ اُسکا بھي ویساھي برا ہوگا جیسے کہ اسراف کا ثمرہ ہوتا ہے*

یہہ دریافت ہوچکا کہ اگر مانع دوراندیشي آبادي کي ترقي کي قوتوں کي روک تھام نکرے تو اُنسے طرح طرح کي اخلاقي برائیاں اور بھانت بھانت کي جسمي خرابیاں پیدا ہونگي ہم اوپر ذکر کرچکے ہیں کہ اگر ہرشخص اپنے خرچوں کو اپني ضروریات پر محصور کرے تو اُسکا بھي نتیجہ بہت برا ہوگا چنانچہ اس صورت میں تمام لوگوں کي ساري حاجتیں خوراک اور پوشاک اور مکان پر محصور رھینگي جو حیات

چند روزه کے واسطے ضروري ولابدي هيں اور وه حاجتيں بهي کوڑيوں کے مول کي چيزوں سے برآمد هونگي منجمله تربيت يافته قوموں کے کچهه تهوڑے سے لوگ زمين کے بونے جوتنے ميں مصروف هوتے هيں اور يهه دستور قديم هی که جب کسي قوم کي دولت روز بروز ترقي پاتي هے تو کاشتکار بهت کم هو جاتے هيں چنانچه بلاد انگلستان کے کل باشندوں کي تهائي بهي کهيت کيار کے کام ميں مصروف نهيں اور جو لوگ که مصروف بهي هيں وه عياشي کي چيزيں پيدا کرتے هيں البته آلو ايک ايسي غذا هے که اناج کي نسبت چهه گني ملتي هے اور گوشت سے بيس گني زياده ملتي هے اور ادنی باشندگان ايرلينڈ کے قيافوں اور قوتوں کي جانچ تول سے هم کهه سکتے هيں که يهه خوراک مثل اناج اور گوشت کي صحت بخش بهي هے اناج و گوشت جسقدر که آلوؤں کي نسبت گراں قيمت هيں اُسيقدر وه عياشي کي چيزيں هيں علاوه اسکی لوگوں کے مال و متاع کي حيثيت کے موافق اور دولت کي کم خواهش کے بموجب کاشت کے طريقوں کا استعمال ايسي طرح ممکن نهيں که اُسکے ذريعه سے بڑا محاصل حاصل هووے بلکه مقصود يهه هوتا هے که کاشت کے وسيله سے وه محاصل حاصل هووے جسکي کاشتکار کو ضرورت هے مگر اس مطلب کي تحصيل ميں اور کاموں کے ليئے وقت يا محنت کي کفايت کرنے سے بهت سي پيداوار ضايع هوگي *

اگر علاوه ضروريات کے کسي اور چيز کي خواهش نهووے تو زمين اور محنت دونوں کي موجوده تقسيميں مختلف هو جاوينگي اِسليئے که کوئي خاندان اُس چهوٹے قطعه زمين سے زياده پر قبضه نچاهيگا جو آلوؤں اور دوده بهم پهنچانے کے ليئے کافي وافي هووے فرض کرو که اُس چهوٹے سے قطعه کو لوگ ايسا درست کريں که نهايت عمده باغ کے مقابل هووے باوجود اِسکے اُسکے چين و تردد سے اتني فرصت هاتهه آويگي که اپنے خاص استعمال کے واسطے چهوٹي موٹي چيزيں جو ضروري هوويں تيار کريں تو ايسي صورت ميں تمام خدائي کاشتکار هوجاوے گي سات لاکهه اکسٹهه هزار تين سو اڑتاليس گهرانے جو آج کل انگلستان ميں کاشتکاري کرتے هيں باوجود اِسکے که اُنکي سعي و محنت سے بهت بڑي پيداوار حاصل نهيں هوتي انگريزي ستائيس لاکهه پنتاليس هزار تين سو

چهتیس گہرانوں کي پرورش کے سامان بدون بہت سي اعانت اور امداد بیگانے ملکوں کی بہم پہنچاتے ھیں اور اگر سارے خاندان کاشتکاري میں مصروف ھو جاویں اور کاشتکاري سے مقدم مقصود انکا صرف پیدوار ھي ھووے تو ظن غالب ھے که انگلستان کي زمین معمولي موسموں میں ڈیڑ کرور آدمیوں کي جگہه چهه کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور تمام یورپ کي زمین بیس کرور آدمیوں کي جگهه اسي کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور جب که اُن موانع سے جو امریکا کے اضلاع متفقه میں واقع هوئي کوئي قوي مانع موجود نهووے تو یورپ کي آبادي پچاس برس گذرنے پر اسي کرور ھو جاویگي اور اسمیں شک و شبهه نهیں که بلحاظ ایسے حالات پیش پا افتاده کے بلادیورپ میں کمال آبادي کي ترقي ایک عرصه دراز تک اُس ترقي سے نهایت زیاده اور جلد هوگي جو اضلاع امریکا میں جلوه گر هوئي کیونکه موانع ممکن‌الزوال نیست و نابود ھو جاوینگے اور شادیوں کي دهوم‌دهام هوگي اور دوراندیشیوں کے خلش نیش زن نهونگے اسلیئے که قلت کا کهتکا نرهیگا اور شادیوں کي افراط سے حرام کاري کا پتا نرهیگا اور عادتوں کي درستي سے موانع ممکن‌الزوال نهایت کم ھو جاوینگے

یہاں تک تو یهه ایسي معقول صورت هی که اُسکي بدولت اگرچه لوگ آراسته اور مہذب اور دولتمند نهیں هونگے مگر بهت کثیر خلقت تندرست اور قوي پرورش پاویگي اور وه بهت سے مزے جو آغاز عمر کي شادیوں سے متعلق ھیں بلا تکلف اُتهاویگي مگر یهه بات واضح هی که یهه صورت همیشه قائم نرهیگي بلکه اڑهائي سو برس تک بهي قائم نه رہ سکیگي چنانچه اس مدت تک یورپ کي آبادي تیس کهرب کے قریب آپهونچیگي اور یهه آبادي اِسقدر هی که بڑے سے بڑے تصور میں یهه بات نهیں آسکتي که تمام روےزمین پر اِتني آبادي برابر آباد هوسکے *

غرضکه جلد یا دیر میں ترقي کا امتناع ضرور هی هم معلوم کرچکے که دوراندیشي ایسا مانع هی که اسکے باعث سے کوئي بد بختي ظهور میں نهیں آتي مگر اُن طبعي جذبوں کي قوت جو انسانوں کو شادي کرنے پر مائل کرتے هیں ایسي قوي و توانا هی اور هر آدمي اپنے چال چلن پر تکیه اور نصیبوں کي زورآوري پر ایسا بهروسا رکهتا هی که شادي سے باز نهیں رهتا آخر وه برائیاں اکثر واقع هوتے هیں جنکا اندیشه مانع دوراندیشي

کو بجاے خود قائم کرتا هی جہاں کہیں که اُن برائیوں کے هونے سے عیاشیاں جاتي رهتي هیں تو وہ برائیاں زوال عیاشیونکي صورت میں خفیف اور زوال تکلفات کي تقدیر پر تحمل کے قابل هوتي هیں مگر بصورت حالت مذکورہ یعني اس صورت میں که ضروریات خانگي میں سارے خرچ منحصر هوں تمام مانع دوراندیشي قلت ضروریات کے اندیشه میں منحصر هوگا اور اُس قلت کے باعث سے اکثر یہه امر پیش هوگا که مانع ممتنع الزوال بصورت مہیب ظہور کریگا اور وہ قلت ضروریات اُن اِتفاقات کي غلط فہمي سے واقع نہوگي جنکے تمام انسان تابع هیں اور جو لوگ شادي کرنے کي خواهش رکہتے هیں وہ بهي اُس سے مستثنیٰ نہیں بلکه ایسے واقعات کے سبب سے ظہور میں آویگي جنکو کسي اِنسان کا سوچ بچار روک نہیں سکتا اِسلیئے که یہه امر ممکن هی که ایک بري فصل کا تدارک هو جاوے مگر جبکه بري فصلیں پے درپے هونے لگیں اور کبهي کبهي ایسا واقع بهي هوتا هی تو بهوکوں کے مارے ایسے لوگ جنکا ذکر هو رها هی مرجاوینگے لیکن جب که ایسي بري فصلیں بڑي فضول خرچ قوم پر توٹ کر پڑیں تو تدبیر اُسکي یہه هوسکتي هی که چند روز اُن فضولیونسے باز رهیں چنانچہه جو اناج که هر برس شراب خانوں میں شراب بنانے کے لیئے صرف هوتا هی وہ ایسا ذخیرہ هی که رفع قلت کے واسطے همیشه موجود هی اور جو غله خانگي جانوروں کے لیئے رکها جاتا هی غریب غربا کے کام آ سکتا هی علاوہ اُنکے یہه ڈهنگ بهي معقول هی که لوازم عیاشي کي جگہه ضروري چیزیں بیگانے ملکوں سے مگانے لگیں مثلاً شراب کي جگہه غله منگایا کریں *

یہه بات کہه سکتي هیں بلکه کہا بهي گیا هی که جب تک زمیں کہیں بہت آباد اور کہیں کم آباد اور کہیں کاشت اُسکي زیادہ اور کہیں نہایت کم جیسا که اب تک هی رهے تو نقل مکان اباد قوموں کے لیئے ایسا سہل ذریعه هی که اُس سے تمام موانع دوراندیشي بیکار رهتے هیں *

اور یہه بات پر ظاهر هی که جسقدر سرمایه اور فن کاشتکاري فلانڈرز کے عمدہ عمدہ حصوں اور اِسکاٹلینڈ کي نشیب کي زمینوں میں صرف هوتا هی اگر اُسي حساب سے تمام قابل آبادي دنیا میں صرف کیا جاوے تو ایک ارب لوگوں سے جو بالفعل روی زمین پر موجود هیں دس گنے بلکه

سو گني بلکہ پانسو گنے لوگوں سے زيادہ کي ايسي ھی بلکہ اس سے بہتر
پرورش ممکن اور متصور ھی اور غالب ھی کہ یہہ ھمارا خيال کئي سو
صديوں ميں پورا ھوجاوے مگر تجربوں سے ثابت ھی کہ کوئي ايسي کثير
و تربيت يافتہ قوم جسکے ھر چہار طرف اور تربيت يافتہ قوميں بستي ھوں
نقل مکان پر ايسا بھروسا نہيں رکھہ سکتي کہ وہ آبادي کا مستقل اور کامل
اصلاح کرنيوالا ھی اور یہہ بات ھم اِسليئے کہتے ھيں کہ اوسط ايشيا اور
شمالي يورپ کے خانہ بدوش گروہ اور ايسي چھوٹي چھوٹي بستيوں کے
مناسب آبادي سے زيادہ بسنے والے جيسيکہ قديم يونان اور فنيشيا کے چھوٹے
صوبوں کے باشندے تھے کبھي کبھي اپنے ملک سے نکل جاتے تھے چنانچہ
وہ خانہ بدوش لوگ ھتيار لگاکر پرائے ملکوں پر دھاوے کرتے تھے اور قديم
يوناني يافنيشيا والے بيگانے ملکوں ميں بستياں بساتے تھے اور اُن امريکہ
والوں نے جو يورپ والوں کي آل و اولاد تھے اُس وسيع حصہ زمين يعني
امريکہ ميں جو يورپ کے پس پشت ھے سيکڑوں برس تک اسقدر جگہہ پائي
اور نيز آيندہ کو سيکڑوں برس تک اُنکو اتني جگہہ ھاتھہ آويگي کہ ايسي
آبادي کے واسطے درکار ھو جو بلا مانع و مزاحم کثرت سے پھيل سکے مگر
یہہ ايسي مثاليں ھيں کہ اُنکي پيروي اھل يورپ اس زمانہ ميں کہ وہ
نہايت شايستہ اور آباد ھيں نہيں کرسکتے کيونکہ تمام زمين تصرف ميں
آچکي اور بيگانہ ملکوں ميں بسنے کے ليئے زور و دعوے ممکن نہيں اور
مسافر زبان و قواعد کے اختلاف اور فنوں و مذاھب کے تباين کي وجہہ
سے سفر سے باز رھتا ھی اور جو سفر کہ وہ کرسکتا ھی وہ دريا کا سفر ھی
سو اُسميں بڑا پھير پڑتا ھی اور بہت خرچ ھوتا ھی اور بعد سفر کے
اگر کہيں پہونچيگا تو وہ ايسا اجڑا ملک ھوگا جسکي اب و ھوا خراب
ھوگي يا وہ ايسا ضلع ھوگا جو پہلے سے آباد تھا سو اُس ميں بھي کاموں اور
زبانوں اور فنون اور مذاھب کے اختلاف و تباين سے بڑے بڑے ھرج پيش
آوينگے پس جبکہ ايسي ايسي مشکليں ظہور ميں آني ممکن ھيں تو
نقل مکان کثرت سے پے درپے نہوسکيگا بلکہ ايک ھي سلطنت کے مختلف
حصونکے لوگ اگر اُنميں اختلاف زبان اور بعد مسافت حايل ھو نقل
مکان بہت کم کرسکتے ھيں چنانچہ آستريا کي سلطنت ميں بعض بعض
ايسے مقام ھيں کہ وہ اُوجڑ ھيں اور بعض بعض ايسے ھيں کہ وہ کمال آباد

ھیں مگر لمبارڈے کے میدانوں میں سے ھنگری میں آکر بستیاں آباد نہیں ھوتیں لیکن اگر کوئي قوم یورپ کي جو بجاے مانع دور اندیشي کے نقل مکان کو کامل مانع قایم کرسکتي ھی وہ صرف انگریزوں کي قوم ھی چنانچہ دنیا کے ھر نصف کرہ میں بڑے بڑے اوجڑ ملکوں پر انگریزوں کا قبض و تصرف ھی اور وہ لوگ آج اتنے جہاز رکھتے ھیں کہ ابتک دیکھي نہیں گئي چنانچہ اُن جہازوں میں سوار ھوکر اُن مقاموں میں پہنچ سکتے ھیں اور نقل مکان کے خرچ اور اخراجات کے واسطے اُسقدر سرمایہ موجود ھی کہ اج تک کہیں اکھٹا نہیں ھوا اور انگریز ایسے ھیں کہ بڑي بڑي مہموں میں علی الخصوص سفر دریا وغیرہ میں بہت مشہور و معروف ھیں اور سیکڑوں برس سے یہہ فائدے اُٹھاتے چلے آتے ھیں چنانچہ عہد تودرز سے لیکر آج تک ادھر اودھر کے ملک اتنے انگریزوں کے ھاتھہ آئے کہ جسقدر یورپ میں اُنکے پاس تھے اُنسے وہ بہت زیادہ ھیں اور باوجود اسقدر دراز عرصہ کے نقل مکان نے کیسا تھوڑا سا اثر انگریزوں کي ابادي کي تعداد پر کیا ھے چنانچہ گروہ کے گروہ جو ملک سے باھر بھیجے گئے اور اب بھي بھیجے جاتے ھیں اُسیقدر اور اُنکي جگہہ بہت جلد قایم ھوگئے اور ھو جاتے ھیں انگریزوں نے ایک شہنشاھي کي بنیاد ڈالے اور غالب یہہ ھی کہ بہت سي اور سلطنتوں کي بنیادیں ڈالینگے مگر جب کہ ایک بستي کہیں قایم ھو جاتي ھی تو وھانکے لوگوں کي بڑي ترقي اُن تھوڑے لوگوں کے ذریعہ سے نہیں ھوتي جو اُس بستي والوں کے اصلي ملک سے پہونچتے رھتے ھیں بلکہ وہ ترقي انسان کي قوت بارآوري کی نرکنے سے ھوتي ھی *

اس کتاب کے کسي اگلے حصہ میں بیان اُن سببوں کا مفصل کیا جاویگا جو نقل مکانکی مانع ھوتے ھیں مگر سر دست یہہ بیان کیا جاتا ھی کہ تمام تجربوں سے یہہ بات ثابت ھی کہ نقل مکان ایسے ملکونکي آبادي میں رخنہ اندازي نہیں کرسکتا جو مثل یورپ و چین ھندوستان کے بہت بڑے اور نہایت آباد اور درجہ اوسط کے تربیت یافتہ ھیں پس معلوم ھوتا ھےکہ شادي کرنے کے معاملہ میں دور اندیشي اور بڑي فضول خرچیوں کي عادتیں ھي ایسي مستقل مانع ھیں کہ اُنکے باعث سے آبادي اتني بڑہ نہیں سکتي کہ و سائل خوراک کي برابر پہونچے جسکي بدولت مانع

ممتنع‌الزوال پے درپی ظاهر هوتے هیں اور اسلیئے که دور اندیشي کے خیال
تربیت یافته ملکوں میں اور اسرافوں کے طریقے دولتمند ولایتوں میں هي
پائے جاتے هیں تو یهه صاف واضح هوتا هی که جسقدر کوئي قوم آئین
تربیت اور اسباب دولت میں ترقي کرتي هی اُسیقدر مانع ممکن‌الزوال
مانع ممتنع‌الزوال پر غالب هوتے جاتے هیں اگر یهه بات سچ هی تو بهت
بڑي آبادي کي برائي یعنے ایسي آبادي کي برائي جسکو ضروریات کافي
اور با قاعده حاصل نهو سکیں اُس قدر کم هوتي جاویگي جسقدر که علم
و دولت کو ترقي هوتي جاویگي چنانچه دولت کي روز بروز ترقي هونے
سے جو چیزیں ایک نسل کي نسبت عیاشیاں گني جاتي تهیں اُسکي
اولاد کي نسبت تکلفات سمجهي جاوینگي اور عیش و آرام کا صرف مزاهي
نهیں زیاده بڑهتا جاتا هی بلکه اُنکا موجود نهونا بیعزتي سمجها جاتا هی
محنت کي بارآور قوتوں کے اکثر کاموں میں بڑهنے سے لازم آتا هی که پهلے
لوگوں کي نسبت سے لوگ بهت سي راحت پاویں اور جو که یهه بات
بهت مفید هی که ترقي خلقت کے ساتهه ساتهه آرام کي بهي زیادتي
هووے بلکه ترقي خلقت سے پهلے حاصل هو اور مقتضاے کارخانه قدرت
بهي یهي هی که علاج واقعه کا پیش از وقوع هووے *

اگرچه یقین اسبات کا واثق هی که تربیت کي ترقي سے وجهه معاش
اوبهرتي جاتي هی اور آبادي کا دباو کم هوتا جاتا هی مگر باوجود
اسکے هم یهه بهي انکار نهیں کرتے که تمام اُن ملکوں میں جو مدت
سے آباد هیں قلت معاش کا فساد بجز اُن ملکوں کے جهاں نئي نئي
بستیاں آباد هوتي رهتي هیں اور وهاں پرانے ملکونکے علم ویران ملکوں
پر صرف کیئے جاتے هیں موجود هے اور یقین کامل هی که یورپ کے
بهت کم حصے ایسے هیں که اُنکے باشندوں کي تعداد کم هونے پر بهي
به نسبت پهلے کي زیاده دولتمند نهوتے اور جس مناسب مقدار سے
اُنکي آبادي ترقي پاتي هی اگر وه قایم نرهے تو وه لوگ آینده بهي زیاده
دولتمند نهونگے لوگوں کي بهتري کي کوئي تدبیر کامل جب تک نهیں
هوسکتي که تحصیل دولت کي ترقي اور خلقت کي ترقي کو اُسکي
مناسبت پر روکنے کا کوئي معقول علاج نکیا جاوے اور پهلا مطلب یعني
تحصیل دولت کي ترقي کي تدبیر مقننون کے ذریعه سے هوسکتي هی اور

دوسرا مطلب یعني تعداد خلقت کي ترقي دولت کي ترقي کي برابر نہونے دینے کي تدبیر لوگوں کي دور اندیشي سے ممکن و متصور هی غرض که پہلا مطلب حاکموں پر اور دوسرا مطلب رعایا پر موقوف هی اور یہه امر واضح رهے که لوگوں کي بہتري کے واسطے پہلے مطلب کي نسبت دوسرا مطلب زیادہ موثر هی چنانچه هر شخص اُسپر عمل کرسکتا هی یا غافل رہ سکتا هی مگر اُس راے عام کي روشني اور تجارت اور محاصل کي تدبیر مملکت سے جیسے که آج کل یورپ میں مروج و معمول هے یہه بات واضح هوتي هی که پہلے مطلب پر مستقل رهنے سے بہلائي کي زیادتي متصور هی اور جو منتظم که منجملہ ان دونو مقصدوں کے ایک مقصد پر لحاظ کرتا هی اور دوسرے مقصد سے غافل رهتا هی وہ لوگوں کي بہلائي کے صرف ایک حصه کي تدبیر کرتا هی *

اب یہه بیان کرنا مناسب هی که هماري رائے ایسي راے نہیں هے که تمام لوگ اُسکو تسلیم کرتے هوں بلکه هماري تقریر هرایک اُس مولف کي تقریر سے جس نے مضمون آبادي کو صاف صاف بیان کیا هی کچھہ نه کچھہ مخالف هی هر ایک مولف علم انتظام کا اپني اپني تحریروں کے اُس حصه میں جسکو اصول آبادي کہتے هیں دو مخالف فریقوں میں سے کسي ایک کي پیروي کرتا هی اور وہ مخالف فریق صرف اپس میں هي مخالف نہیں هیں بلکه اُن مسئلوںکے بهي مخالف هیں جنکي همنے چهان بین کي هی چنانچه ایک طرف ایسے لوگ هیں که اُنکے اعتقاد میں یہه بات بیٹھي هی که تعداد خلقت کي ترقي کے ساتهہ قوت بارآوري کي صرف مستقل ترقي هي نہیں هوتي بلکه خلقت کي ترقي کي مناسبت پر اُسکو ترقي لازم هوتي هی اور کثرت آبادي اقبالمندي کا باعث اور محک امتحان هی اگر تمام آدمي جو آفتاب کے تلے بستے هیں تمام قدرتي اور مصنوعي مانعوں سے پاک صاف هوجاویں جو اُنکي ترقي و کثرت کے مانع و مزاحم هیں اور جسقدر که اولاد اُنکي ممکن الوقوع هو وہ جلد پیدا هووے تو بہت سي نسلیں اس سے پہلے گذرجاویں گے که ضروري دباؤ یعني قحط سالي واقع هووے *

اور دوسري طرف ایسے لوگ هین که اُنکے جیئوں میں یہه بات سمائي هی که تعداد خلقت کي وجوہ معاش سے زیادہ هونے پر مایل

رهتي هی یا یہہ تقریر کیجاوے کہ وجوہ معاش کیسي هي هوں مگر غالباً آبادي اُنکی غایت تک پہنچیگي بلکہ اُنکي حد و غایت سے باهر نکل جانے پر جدو جہد کریگي اور آبادي کي روکنے والي صرف وہ بد بختي اور خرابي هے جو اُسکي حد سے باهر نکلنے کے باعث سے پیدا هوتي هے *

واضح هو کہ هم جو کچهہ اس معاملہ میں گفتگو کرچکے وہ پہلے قسم کے مصنفوں کا جواب تها اعادہ اُسکا قرین مصلحت نہیں مگر دوسري قسم کے مصنفوں کي رائیں ملاحظہ کے قابل هیں چنانچہ مکلک صاحب اور مل صاحب اور مالتہس صاحب کي کتابوں کي عبارات مفصلہ ذیل گذارش کیجاتي هیں *

مکلک صاحب نے کتاب دولت اقوام پر جو عمدہ عمدہ مطالب تحریر کیئے منجملہ اُنکے وہ مطلب نہایت دلچسپ هی جو آبادي سے تعلق رکهتا هی اور مقصود اُسکا یہہ بات ثابت کرنا هی کہ امریکا کے اضلاع متفقہ کي آبادي نے جس حساب سے صدي گذشتہ میں ترقي پائي هے اُسي حساب سے بہت دنوں تک آیندہ کو نہیں بڑہ سکتي اور حقیقت یہہ هے کہ اس عاقبت اندیشي کي صدق و صحت پر همکو یقین کامل حاصل هے باقي خلاصہ مفصلہ ذیل جو هم لکهتے هیں اُس سے یہہ غرض نہیں هے کہ مکلک صاحب کي رایوں سے جو امریکا کي نسبت اُنکي هیں مخالفت کریں بلکہ ساري وجہہ اِسکي یہہ هے کہ جسطریق سے آبادي کے عام مسئلہ کو اُنہوں نے قرار دیا هم طرز اُسکی پسند نہیں کرتے *

مکلک صاحب فرماتے هیں کہ یہہ بات کہي جاسکتي هے کہ جو ترقیاں کہ قیاس کي روسے ترقي خلایق کے زمانہ میں فن کاشتکاري میں واقع هوویں یا کسي آیندہ زمانہ میں جدید اور زیادہ بارآور فصلوں کي قسمیں رواج پاویں اُنکي تاثیروں کي مراعات واجب ولازم هے مگر یہہ بات آساني سے معلوم هوسکتي هے کہ اگر ایسي ترقیاں اور تبدیلیاں بالفرض حاصل بهي هوں تو اُنکا اثر چند روزہ هوگا اور اس اصل کی صدق و تحقق کو اُنکے اثر سے ضرر نہیں پہونیچ سکتا کہ انسانوں کے بڑهنے کي قوت وجوہ معاش کے بڑهنے سے بہت زیادہ رهیگي فرض کرو کہ غلہ اور مثل اُسکے اور چیزوں کي مقدار کسي عجیب ترقي کے باعث سے جو انسانوں کي پرورش اور آسایش

کے لیئے گویئت برٹن میں ہرسال بلاتکلف پیدا ہوتي ھے دوچند ہو جاوے جس سے تمام درجوں کے لوگوں کے حالات کو بہت ترقي ہونے سے اخلاقي رکاوٹ یعني دوراندیشي کے دخل و عمل کو بہت کم موقع باقي رھے اور بہت جلد جلد شادیاں ہوا کریں اور ترقي کے قاعدہ کو ایسي قوت تاثیر ہاتھ آوے کہ تھوڑے دنوں میں تمام آبادي پہر وجوہ معاش کے برابر پہونچے اور بمقتضاے اُس تبدیلي کے جو لوگوں کي عادتوں میں بمقدمات شادي اُس زمانه میں ظاہر ہووے جسکا انجام ترقي یافته ذخیرہ خوراک کي برابر آبادي کا پہونچ جانا ھے اسبات کي بڑي جوکھوں ہوگي که شاید کثرت آبادي حد سے زاید بڑہ جاوے اور اُسکے سبب سے بہت لوگ مرنے لگیں پس اگرچه یہه بات ممکن نہیں که ترقي بہبودي کے لیئے کوئي حد مقرر کریں مگر باوجود اُسکے یہه امر ظاہر ھی که وہ ترقي معاش کي ایک عرصه دراز تک اُس مناسبت سے جاري رہ نہیں سکتي جس مناسبت سے آبادي کو ترقي ہوگي گو کیسي ہی کثرت سے خوراک اُس آبادي کو بہم پہونچ سکتي ہو خلقت) کي ترقي میں کم پیداواري کے قابل زمینوں کو کاشت کرنا جنکي پیداوار عمدہ زمینوں کے برابر حاصل کرنے میں بہت سي محنت و سرمایه صرف کیا جاتا ھی ایک صریح بات کي دلیل ھی جسکو سب جانتے ہیں که جسقدر خلایق کي ترقي ہوتي جاتي ھی اُسیقدر خوراک کے ترقي کرنے میں روز روز مشکل زیادہ ہوتي جاتي ھی *

اور مل صاحب نے جو اجرتوں کے باب میں تقریر لکھي ھی اُس سے اُنکي راے واضح ہوتي ھی چنانچه وہ فرماتے ہیں که اگر † سرمایه آبادي سے بہت جلد بڑھنے کي طرف میلان کرے تو لوگوں کا اقبال بنا رھیگا اوراگر خلاف اسکے آبادي سرمایه سے زیادہ زیادہ بڑھنے پر مائل ہو تو بڑي مشکل پیش آویگي اسلیئے که محنت مزدوري روز روز کم ہوتي جاوے گي اور اُسکي کمي سے لوگونمیں مفلسي پہیلتي جاوے گي اور ساتھہ اُسکے شامت و بدبختي جو اُسکے لازم نتیجے ہیں ظہور پاتے جاوینگے اور جب مفلسي شایع ہوجاوے گي تو آدمي زیادہ مرنے لگیں گے اور نوبت یہانتک پہونچے گي که بہت سے خاندانوں میں سے کچھہ تھوڑے آدمي وجہه معیشت

† مل صاحب لفظ سرمایه کے معنوں میں محنت کے ذریعے اور اُسکے استعمال کے لوازم اور محنتي کي خوراک سمجھتے ہیں *

کي قلت سے پرورش پاسکیں گے اور جس مناسبت سے کہ آبادي سرمایہ سے زیادہ بڑھیگی اُسي مناسبت سے نئے پیدا ہوئي لوگوں میں سے مرینگے غرضکہ خلقت و سرمایہ کي ترقي برابر رہے گي اور پھر اجرت زیادہ نہ گھٹیگي اور یہہ بات کہ اکثر مقاموں میں سرمایہ کي حقیقي ترقي کي نسبت آبادي جلد جلد بڑھنے پر میلان رکھتي ہی اکثر ملکوں کے لوگوں کي حالت کے ملاحظہ سے ایسي ثابت ہوئي ہی کہ کوئي اعتراض اُسپر وارد نہیں ہوسکتا چنانچہ اکثر ملکوں میں بہت سے لوگ روٹي کپڑےسے محتاج ہیں اور اگر حسب اتفاق ایسا ہوتا کہ تعداد خلقت سے سرمایہ زیادہ بڑھتا تو یہہ بات ہرگز واقع نہوتي بلکہ مزدوري زیادہ ہوتي اور مزدوریکے زیادہ بڑہ جانے سے مزدور لوگ قلت ضروریات کي مصیبتوں سے بچے رہتے انسانوں کي شامت و بد بختي کا باعث ان دونوں خیالوں میں سے ایک ہوسکتا ہی یعنے خواہ یہہ ہو کہ تعداد خلقت کا میلان سرمایہ کي نسبت زیادہ جلد بڑہ جانیکا ہی اور خواہ یہہ کہ سرمایہ جسقدر بڑھنے کا میلان رکھتا ہی اسقدر بڑھنے سے کسي نہ کسي باعث سے باز رہتا ہی غرض کہ یہہ تحقیق ایسي ہی کہ بڑے کام آسکتي ہی *

مل صاحب اس تحقیق کا نتیجہ نکالنے کے طریق پر دوسرے خیال کے ظہور سے انکار کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہی کہ پہلا خیال اُنکے نزدیک قایم ہی یعني خلقت سرمایہ کي نسبت زیادہ جلد بڑہ جانے پر مائل ہی *

مالتھس صاحب نے جو ایک مدت تک حکمت کے علم و عمل کي مشاقي کي معلوم ہوتا ہي کہ اُس عرصہ میں اُنکي رائیں بہت بدل گئیں چنانچہ اُنکي بڑي کتاب کے پہلے نسخہ میں کثرت آبادي کو انسانوں کي دایمي بہبودي کے لیئے مانع مستحکم قرار دیا گیا اور پچھلے نسخہ میں بھي مقامات مفصلہ ذیل سے وھي معنے مفہوم ہوتے ہیں *

چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ ایسے ضلع بہت تہوڑے ہیں جنمیں تعداد خلقت کي طرفسے وجوہ معاش سے زیادہ ہوجانے پر ہمیشہ جدو جہد نہوتي ہو اور اس جد و جہد دایمي سے غریب لوگ ہمیشہ آفت زدہ رہتے ہیں اور اُسیکے باعث سے اُنکو دایمي بہبودي نصیب نہیں ہوتي اور یہہ اثر لوگوں میں اسطرح پیدا ہوتے ہیں کہ کسي ملک کي وجہہ

معیشت مثلاً ایسي فرض کیجاوے که وهان کے رهنے والوں کي سهل
پرورش کے واسطے تهیک کافي هووے اور ترقي آبادي کي جدو
جهد دایمي جو برے برے گروهوں میں پائے جاتي هی تعداد خلقت
کو اس سے پهلے زیادہ کردیتي هی که وجهہ معیشت کو ترقي هووے اور
حاصل یهہ هوگا که جس خوراک سے ایک کرور دس لاکهہ آدمیوں کي
پرورش هوتي وہ ایک کرور پندرہ لاکهہ میں منتسم هوگي غرضکه غریبوں
کي متّي خراب هوگي اور بهت لوگ آفتوں میں پرینگے اور مزدوروں کي
تعداد اُن کاموں کي تعداد سے زیادہ بڑہ جاویگي جو بازاروں میں ضروري
هونگے اور اسي باعث سے محنت کي اجرت بهت کم هوگي اور ذخیرہ
کي قیمت بهت زیادہ هوجاویگي اور مزدور لوگوں کا یهہ حال هوگا که جسقدر
وہ پهلے کماتے تهے اُسیقدر کمائي کے واسطے بهت زیادہ کام کرینگے اور ایسے
برے وقتوں میں شادي کرنے سے هراس اور کنبے پالنے کي فکر اسقدر هو
جاویگي که آبادي کي ترقي رک جاویگي اور انهیں دنوں محنتوں کي
ارزاني اور مزدوروں کي افراط اور خصوص اِسباب کے لزوم سے که پهلے
دنوں کي نسبت تهوري اُجرت پر بهت محنت کرنے لگے تمام کاشتکار
اِسباب پر دلیر هو جاوینگے که اپني اپني زمینوں پر بڑي بڑي محنتیں
کریں اور تازي متّي کو لوتیں پوتیں اور جو کچهہ بویا هو اُسکو کهتیانے
سے ترقي دیں یهانتک که رفته رفته وجوہ معاش اسقدر ترقي پاویں که
آبادي کي مناسبت پر هو جاویں جیسیکه بحسب فرض پهلے برابر تهیں
اور محنتي لوگ روتي کهانے لگیں اور پهلي حالت پر عود کریں اور موانع
آبادي کم هو جاویں مگر تهورے دنوں بعد پهر وهي خرابي پیش آویگي *

اور مالتهس صاحب کا دوسرا قول یهہ هے که اصول آبادي کے موافق نسل
اِنسانوں کي غذاؤں کي نسبت بڑهنے چڑهنے پر زیادہ مائل هی چنانچه
دائمي میلان اُسکا یهہ هی که وہ لوگوں کو وجوہ معاش کي حدوں تک
پهونچاتي هی اور واضح هو که حدود وجهہ معیشت سے وہ نهایت کم
مقدار معاش مراد هی جس سے اُس آبادي کي پرورش هو سکے جو ایک
حد تک قائم رهے اور حد سے آگے نه بڑهے انتهی *

جب سینیر صاحب نے یهہ مختلف فیه مسئله که درصورت نهونے مخل
سببونکے وجوہ معاش آبادي سے زیادہ چستي و چالاکي کے ساتهہ بڑهنے کے

قابل ہیں مالتھس صاحب کے روبرو پیش کیا تو صاحب موصوف اپني باتوں پر جمے رہے مگر اُن نتیجوں سے صاف انکار کیا جو اُنکي تقریروں سے مفہوم ہوتے تھے *

چنانچہ بجواب اُسکے اُنھوں نے یہہ فرمایا کہ جس کلام پر تم اعتراض کرتے ہو یعني آبادي خوراک کي چیزوں کے بڑھنے کي نسبت بہت زیاد بڑھتي جاتی ہی معنے اُسکے یہہ ہیں کہ بشرط دور ہو جانے موانع آبادي کے آبادي کي بڑوھتري خوراک کي چیزوں کي بڑوھتري پر غالب رہتي ہی اور جلد بڑھنے پر میلان رکھتي ہی اور اگرچہ یہہ موانع ایسے ہیں کہ آبادي کو خوراک کي پیداواري کي حدود سے آگے بڑھنے نہیں دیتے بلکہ اُن حدوں سے ورے ورے رکھتے ہیں مگر باوجود اُسکے کہ خواہ آبادي خوراک سے زیادہ بڑھتي ہو یا خوراک آبادي پر غالب رہتي ہو یہہ بات سچ ہی کہ باستثناء اُن نئي بستیوں کے جہاں بستي والے تھوڑے اور کھانے پینے کے سامان بہت کثرت سے ہیں ہر جگہہ خوراک کو آبادي دباتي رہتي ہی اور جس طور و طریقے سے کہ خوراکوں کو ترقي ہوتي ہی اُس سے بہت جلد آبادي بڑھنے پر ہمیشہ مستعد رہتي ہی اور سب لوگ اِسبات پر متفق ہیں کہ عقل و دوراندیشي کي حیثیت سے ایسي قوت انسانوں کو عنایت ہوئي ہی کہ اُن خرابیوں کے رفع دفع کے واسطے جو آبادي کے زور سے خوراکوں پر عاید ہوتي ہیں اُس قوت کو شایان و سزاوار سمجھتے ہیں اور اِسبات پر بھي متفق ہیں کہ خلقت میں جسقدر علم و تربیت کي وسعت ہوتي جاتي ہی بلحاظ اُسکے یہہ امر غالب ہی کہ عمل کے زور سے وہ خرابیاں رک جاوینگي اور محنتي لوگوں کي حالت بہتر ہو جاویگي انتہی *

غرضکہ مذکورہ بالا خلاصوں سے یہہ امر بخوبي واضح ہی کہ مالتھس صاحب کي راے مل صاحب اور مکلک صاحب کي تقریر سے مخالف ہی چنانچہ یہہ بیان اُنکا کہ خلقت کے علم و تربیت کي ترقي سے وہ خرابیاں رک جاوینگي جو آبادي کے زور و دباو سے خوراکوں پر عاید ہوتي ہیں مکلک صاحب کے اس بیان سے مخالف ہی کہ اِنسانوں کے بڑھنے کي قوت وجہہ معیشت کے بڑھنے سے ہمیشہ غالب رہیگي اور مل صاحب کي اس تقریر کے خلاف ہی کہ یہہ میلان آبادي کا کہ وہ اکثر مقاموں

میں سرمایہ کے بڑھنے سے بہت جلد زیادہ بڑھتی ہی چنانچہ بنظر حالات خلقت کے دنیا میں اکثر جگہہ ایسا پایا گیا کہ اُسپر بحث و تکرار نہیں ہوسکتی مگر آرچ بشپ ویٹلائے صاحب اپنی رسائی فہم سے مقام مفصلہ ذیل میں اشتراک ایک لفظ کا دو معنوں میں اختلاف مذکور کا باعث ٹھہراتے ہیں *

چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ آبادی وجہہ معاش کی نسبت بہت زیادہ ترقی کی آمادہ ہی اور اسی وجہہ سے تعداد خلقت کا دباؤ خوراکوں کی مقداروں پر ہر آیندہ نسل میں بڑھتا جاویگا یہاں تک کہ اگر کوئی نئی تدبیر سوچی نجاوے تو اِنسانوں کی بھلائی کم ہوتی جاویگی اور اِس مسئلہ کو بعض لوگ جو برخلاف اِس حقیقت کے قایم کرتے ہیں کہ تمام تربیت یافتہ ملکوں میں پہلے وقتونکی نسبت فی زماننا دولت زیادہ ہوگئی ہی وجہہ اُسکی مشترک ہونا لفظ میلان کا دو معنوں میں ہی جو آبادی کی بحث میں ایک مشترک اصطلاح کے طور پر مستعمل ہی واضح ہو کہ کسی نتیجہ کی طرف میلان سے کبھی ایسے سبب کی موجودگی مراد ہوتی ہی کہ بشرط نہونے کسی مانع کے اُسکی تاثیر و عمل سے وہ نتیجہ پیدا ہو جسکی طرف وہ میلان پایا جاتا ہی اور بلحاظ ان معنونکے یہہ کہنا راست ہی کہ زمین یا مثل اُسکے کوئی اور جسم جو اپنے مرکز کے گرد پھرتا ہی مماس کیطرف بھاگنے کا میلان رکھتا ہی معنی اُسکے یہہ ہیں کہ اگر زمین کو کشش اتصال نروکے جسکے سبب سے وہ سورج سے ایک مقام مناسب پر ہمیشہ رہتی ہی تو قوت متنفرالمرکز کے باعث سے وہ مرکز سے گریز کر جاوے اور ایسا ہی آدمی کا جسم سیدھا کھڑے رہنے کی نسبت پڑے رہنے پر زیادہ میلان رکھتا ہی یعنی میلان کی کشش اور مرکز میلان کا سکون ایسی چیزیں ہیں کہ ہوا کے تھوڑے صدمہ سے وہ آدمی گر سکتا ھے مگر قوت اعصاب کے عمل سے وہ گر جانے سے باز رہتا ہی خلاصہ کلام یہہ کہ معنی اس کلام کے کہ آبادی کی تعداد خوراک کی مقدار سے زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتی یہہ ہیں کہ انسانوں میں ایسے خواص ہیں کہ اگر کوئی مانع روک ٹوک اُنکی نکرے تو آبادی معاش سے زیادہ بڑہ جاویگی *

مگر کبھی کسی نتیجہ کیطرف میلان سے ایسے حالات کی ہیئت مجموعی
مراد ہوتی ہی جنسے کسی نتیجے کے وقوع کی توقع پڑتی ہی غرض کہ
یہہ وہ دو معنی ہیں کہ تقریرات مذکورہ بالا میں یہہ لفظ اُنمیں مستعمل
ہوا اور دوسرے معنوں کی رو سے زمین اپنی گردش پر بھاگنے کی نسبت
اور آدمی کھڑے ہونے پر پڑے رہنے کی نسبت بہت زیادہ میلان رکھتا ھے
اور ایسا ھی جب کسی ملک کی تاریخ میں نہایت وحشی زمانہ کو
کمال تربیت یافتہ زمانہ سے مقابل کیا جاوے تو یہہ بات ثابت ہوسکتی
ہی کہ خلقت کی علم و تربیت کی ترقی میں مقدار خوراک آبادی کی
نسبت زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتی ہی چنانچہ انگلستان میں باوصف
اسکے کہ پانسو برس پہلے سے آبادی بہت زیادہ بڑہ گئی ہی مگر خوراک
سے بہ نسبت اُسکے بہت کم کی مناسبت رکھتی ہی جیسے کہ پانسو برس
پہلے رکھتی تھی یعنی اب بھی آبادی کی تعداد خوراک کی مقدار سے
بہت کم ہی مگر یہہ مناسبت بھی خواہش سے زیادہ ہی *

اگر دنیا کی موجودہ حالت اُس حال سے مقابلہ کرنے سے جو نہایت
قدیم تاریخوں سے ظاہر ہوتا ھے نہایت خراب و خستہ ثابت ہووے تو یہہ
تسلیم کرنا چاہیئے کہ تعداد خلقت کی مقدار خوراک سے زیادہ بڑھنے پر
مائل ہی اور اگر یہہ ثابت ہو کہ وجوہ معیشت باشندوں کی تعداد کی
برابر چلی آئی ہی تو یہہ بات صاف واضح ہو جاویگی کہ خوراک و
خلقت کی ترقی برابر ہوتی رہی ہی اور اگر وجوہ معیشت تعداد
خلقت سے بہت زیادہ بڑھتی پائی جاوے تو کذب اُس مسئلہ کا بخوبی
ظاہر ہو جاوے جسپر بحث و تکرار کے زور شور رہتے ہیں بلکہ خلاف
اُسکے یہہ صحیح ثابت ہو جاوے کہ وجوہ معاش آبادی کی نسبت جلد
تر بڑھنے پر مائل ہیں اب غور کرنا چاہیئے کہ اُن قوموں کی قدیم تاریخوں
سے کیا دریافت ہوتا ہی جو اب تربیت یافتہ ہیں یا اب جو وحشی
قومیں ہیں اُنکا حال اب کیسا ہی حال اُنکا یہہ ہی کہ مفلسی اُنکی
قدیم ہی اور قحط سالی کی مار مار رہتی ہی اور آبادی اُنکی تھوڑی اور
وجوہ معاش آبادی سے بھی نہایت تھوڑی ہیں یہہ ہمنے مانا اور تسلیم کرنے
کے قابل ہی کہ تمام ملکوں میں بہت لوگ ایسے غریب و محتاج ہیں
کہ حال اُنکا نہایت شکستہ ہی پھر بھی اُنکی ہمیشہ بدبخت رہنے سے

بلحاظ اسبات کے کہ اُنکي تعداد کي بڑوھتري اُنکي دولت کي بڑوھتري کي نسبت زیادہ میلان رکھتي ھی ھم کیا نتیجہ نکال سکتے ھیں لیکن اگر کوئي ملک ایسا ھو کہ 'فلاس اُسکا وحشیونکے عام افلاس سے قلیل ھو تو وھان یہہ بات درست ھوگي کہ اُن حالتونکے بموجب جنمیں وہ ملک ھوگا وجوہ معاش آبادي سے زیادہ بڑھنے پر مائل ھیں اب یہي حال ھر ایک تربیت یافتہ ملک کا ھی اگرچہ ایرلینڈ والے اب بھي غریب اور کثرت سے ھیں مگر باوجود اسي لاکھہ ھونے کے بہ نسبت اُس وحشیانہ حالت کے جب کہ وہ لوگ شکار کھیلنے والے اور مچھلیوں کے مارنیوالے تھے بہت کم تکلیف اُوٹھاتے ھیں انگلستان کي قدیم تاریخ میں بڑي بڑي خشک سالیان اور کڑي کڑي وبائیں جو قحط سالي کے نتیجے ھیں جابجا مندرج ھیں مگر آج کل باوجود اسبات کے کہ تعداد آبادیکي بہ نسبت پہلے وقتوں کے تگنے چوگنے ھوگئي قحط و وبا کے چرچے سنے بھي نہیں جاتے *

امریکا کے اضلاع متفقہ بڑي محقق مثالیں ھیں کہ وھاں خلقت نے بڑي اور برابر ترقي پائي اور وہ اضلاع ایسے میدان تھے کہ آبادي کي قوتوں نے وھیں کمال اپنے دکھائے مگر باوصف اسکے کہ وھاں ترقي خلقت نے کمال زور و شور اپنے دکھائے ترقي خوراک کي برابري نکرسکي پہلے بسنے والے کمال قلت کے باعث سے مرگئے اور آل و اولاد اُنکي بھي فاقہ کشي اور نہایت محتاجي سے مرگئي مگر باوجود اسکے معلوم ھوتا ھے کہ جسقدر اُنکي تعداد خلقت میں ترقي ھوئي اُسیقدر وجوہ معاش بھي بڑھتي گئیں بلکہ تعداد خلقت سے پہلے خوراک کو ترقي نصیب ھوئي اگر یہہ بات ماني جاوے کہ نسل انسان کي ترک وحشت اور قبول تربیت کي صلاحیت رکھتي ھے اور وحشي قوموں کي نسبت تربیت یافتہ لوگونمیں وجوہ معیشت زیادہ ھوتي ھیں اور یہہ باتیں ایسي ھیں کہ انسے انکار نہیں ھوسکتا پس یہہ لازم آتا ھے کہ خوراک آبادي کي نسبت ترقي کرنے پر زیادہ میلان رکھتي ھے *

اگرچہ خود مالتھس صاحب نے اپنے پہلے مشتہر کیئے ھوئے نسخوں میں کبھي کبھي ایسا مبالغہ کیا جو نئي تحقیق کرنے والونکا خاصہ ھے مگر جو غلطي کہ اُنھوں سے صادر ھوئي اُس سے اُن کے عملي نتیجونمیں کسیطرح کي مضرت نہیں پہونچي جنکي بدولت وہ آدم اسمتھہ کي برابر

انسانوں کے مربي قرار دیئے گئے یہہ کوئي بڑی بات نہیں هے کہ کچھہ موانع نہوں تو خوراک خواہ آبادي کمال تیزي سے ترقي پر مائل هو بشرطے کہ یہہ تسلیم کیا جاوے کہ انسان کي خوشحالي یا تباهي معاش و آبادي کي مناسب مناسب ترقیوں پر محصور و منحصر هے اور ایسے اسباب انسان کے قابو میں هیں کہ اُنسے وہ ترقیاں با قاعدہ رہ سکتي هیں اور یہہ ایسے اصول هیں کہ مالتھس صاحب نے اُنکو ایسے واقعات اور تقریروں سے مضبوط و مستحکم کیا جو پرانے پرانے تعصبوں کے مخالف تھے اور غوغائي لوگ اُنپر شور و غل مچاتے هیں بڑے بڑے مقرر لوگ اُن کو تسلیم کرتے هیں اور وہ لوگ بھي اُنکو مانتے هیں جو اپني رایوں کو مسلم جانتے هیں *

باقي اسبات کا بیان کہ معاش و آبادي کي مناسب ترقیوں کے کیا کیا اسباب هیں وہ ایسے مولف کي بہ نسبت کہ علم انتظام مدن سے ماهر هووے زیادہ‌تر اُس مؤلف کا کام هے جو سیاست مدن میں کامل هو هاں سردست اتنا بیان گوش گذار کیا جاتاهے کہ علم اور جان و مال کي نگھباني اور تجارت بیروني اور اندروني کي آزادي اور منصب اور اختیار پر هرایک کي رسائي وہ مقدم اسباب هیں جو ایک هي وقت میں افراط معاش کو ترقي دیتے هیں اور لوگوں کے عالي حوصلہ کرنے سے تعداد خلایق کو باب ترقي میں سستي بخشتے هیں اور تجارات اور معاوضات کے موانع اور خصوص ایسے مصنوعي موانع کہ بطفیل اُنکے اکثر لوگوں کو فخر و عزت پیدا کرنے سے محرومي هوتي هے اور جان و مال کي جوکھوں اور جہالت ایسے عام اسباب هیں کہ بدولت اُنکے محنت کي اجرت گھٹتي هے اور ایسي وحشیانہ حالت پیداهوتي هے کہ حسب اقتضاے اُسکی خلقت کي ترقي کي قوت بلا مانع دوراندیشي حدود معاش تک پھونچنے مین دوڑدھوپ کرتي هے اور وہ قوت صرف تباهي اور خستہ حالي سے مغلوب هوتي هے اور ان سب باتوں کو عام اسباب اسلیئے کہتے هیں کہ وہ اسباب اُن میں داخل نہیں جو خاص خاص قوموں سے خصوصیت رکھتے هیں اور وہ بجاے خود ملحوظ هونے کے قابل هیں اور وہ خاص اسباب ایسے هیں جیسے کہ ملک چین میں اولاد کي لغو خواهش اور وہ ملکي منصوبے جنکي بدولت معافي دار ایرلینڈ میں قایم هوئی اور انگلستان کے بعض

بعض حصوں میں قوانین پرورش غربا کا رواج مگر قطع نظر خصوصیات مذکورہ کے یہہ بات عموماً بیان ہوسکتی ہے کہ جس چیز سے کوئی قوم پست ہمت ہوتی ہے اور اُسکی معاش پیدا کرنے کی قوت نقصان پاتی ہے وہ چیز معاش کی مناسبت کو تعداد خلقت سے کم کرتی ہے جس چیز سے لوگوں کی ہمتیں بڑھتی ہیں اور اُنکی معاش پیدا کرنے کی قوت زیادہ ہو تو وہ چیز تعداد خلقت کی مناسبت کو مقدار معاش سے کم کرتی ہے یعنی وجوہ معاش زاید ہو جاتی ہیں حاصل کلام یہہ کہ وجوہ معاش سے آبادی کا جلد جلد بڑھنا کمال بد انتظامی کی علامت ہے اور اسبات کی دلیل ہے کہ اُس سے اور بھی نہایت بڑی بڑی برائیاں موجود ہوں جنکے نتیجوں میں سے بد انتظامی بھی ایک نتیجہ ہے *

باجود اُن قولوں کے جو ہمنے اوپر لکھے ہمکو یقین ہے کہ مل صاحب اور مکلک صاحب کی بھی یہی رائیں ہیں اور یقین واثق ہے کہ منجملہ اِن مشہور مصنفوں کے کسی مصنف کو اسبات میں شک شبہہ نہیں کہ یورپ کے رہنے والوں کی حالت پانسو برس نے عرصہ سے روز بروز ترقی پر ہے اور کسی مصنف کو یہہ خیال بھی نہیں ہے کہ وہ ترقی غایت کو پہونچ گئی یا کوئی حد اُسکی معین ہے اور جب کہ وہ لوگ انسانوں کی اُس حالت کا جو غالباً شدنی ہے حال بیان کرتے ہیں تو اُنکا بیان ہمارے بیان کے مطابق ہوتا ہے اور جہاں کہ صرف مضمون آبادی کی علیحدہ گفتگو کی تو وہاں ایسی تقریر کا استعمال کیا کہ کام ناکام اُسپر اعتراض کرنے کی دلیری ہووے اور یہہ بات یقینی ہے کہ اُنہوں نے اُس تقریر کا استعمال اس طرح سے کیاکہ اُس سے وہ خود گمراہ نہوئے اور اس اپنے گمراہ نہونے کی وجہہ سے اُنہوں نے یہہ معلوم نکیا کہ اور لوگ اسکے پڑھنے سے خراب و گمراہ ہوں گے مگر اسبات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ تعلیم یافتہ لوگوں میں سے بہت اشخاص جو اس علم سے سرسری واقف ہیں وہ اُسی طرز تقریر سے گمراہی میں پڑے ہیں جسمیں وہ آبادی کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے اور جب کہ ایسے لوگوں سے یہہ بات کہی جاوے کہ انسانوں کی نسلیں وجوہ معاش سے زیادہ جلد بڑھنے اور ملک کی آبادی کو وجوہ معاش کی حدوں تک پہونچانے پر میلان رکھتی ہیں تو وہ لوگ یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جو شے ہونے والی ہے وہ ضرور واقع ہوگی اور اسلیئے کہ

خلقت کي تعداد کي ترقي سے اِفلاس کي طغياني ممکن هے تو وہ لوگ سمجھتے هيں کہ مفلسي ضرور آويگي اور اِس ليئے کہ تعداد اُن لوگوں کي بقدر وجوہ معاش بڑہ جاتي هے اور آخر کار بحسب زعم اُنکے وجوہ معاش کي قوت غالب نرهيگي تو وہ يہہ سمجھتے هيں کہ عدم غلبہ ضرور واقع هوگا اور بہت لوگ خود کام اور ايسي شامت مارے هيں کہ وہ اس مسئلہ کو کمال اذعان و اعتقاد سے قبول کرتے هيں جس سے نہايت تکليف و هرج سے بھاگنے کا حيلہ اُنکے هاتھہ آتا هے جو تجويز بہبودي کو لازم هے علاوہ اُسکے وہ لوگ يہہ سوال بھي کرتے هيں کہ نقل مکان کو وسعت دينے سے کيا فائدہ متصور هے اِسليئے کہ جسقدر دنيا خالي هے وہ آبادي کي ضرور هونے والي ترقي سے پوري هوجاوے گي اور † قوانين اناج کي تبديل کي کيا حاجت هے اسليئے کہ اگرچہ معاش ايک عرصہ دراز تک کثرت سے اور وسعت سے رهے تو تھوڑے عرصہ ميں معاش اور آبادي پھر برابر هو جاويگي اور هم لوگ ايسے خراب رهينگے جيسے کہ پہلے تباہ تھے *

منجملہ اُن لوگوں کي جو عقل و فہم کي نسبت زيادہ نفسانيت سے تقريريں کرتے هيں بہت سے ايسے لوگ هيں کہ ان مسئلوں کے سمجھنے کي قابليت نہيں رکھتے اور باوجود اسکے اُنکو علم انتظام کے اُن مسئلوں ميں سے سمجھتے هيں جو مسلم و مقرر هيں اور حقيقت اُنکي يہہ هي کہ وہ لوگ اس تمام علم کو تقريروں کا ملونا اور باتوں کا بلونا جانتے هيں اور بجاے اُسکے کہ تقريروں کي درستي کو ٹھيک ٹھاک کريں اُن مدارج کي تحقيق سے انکار کرتے هيں جو ايسے ايسے برے نتيجوں کے مخرج و منشاء هيں *

واضح هو کہ اسقدر رد و بدل اور اتنے طول کلام کا باعث يہہ هوا کہ ايسے غلط فہميوں کي پھيلاوٹ ديکھي گئي اگرچہ يہہ رد و بدل ايسي هے کہ بعض لوگ اُسکو ايسي تقرير سمجھتے هيں جو لفظ ميلان کے استعمال سے تعلق رکھتي هے اور بعضے لوگ ايسا خيال کرينگے کہ ايسي حقيقت کے ثبوت ميں گفتگو کي گئي جو صاف صاف واضح تھي *

---

† قوانين اناج گريٹ برٹن ميں کے اُن قوانين کو کہتے هيں جنميں غير ملکوں کے اناج کي اُس ملک ميں آني کي ممانعت هے باستثناے اُن روزوں کے جنميں قيمت معين مقدار سے زيادہ هو جاوے يہہ قوانين سنہ ۱۸۴۶ ع ميں منسوخ هو گئے *

تیسري اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني هے که محنت اور باقي اورتمام ذریعونکي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل هوتي هی اسطرح بیحد و غایت بڑھ سکتي هیں که اُن ذریعوں کے حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹھراویں

تحصیل دولت کا بیان

لفظ دولت کے معني اور مسئله ابادي کے حالات بیانکرکے اُن وسائل دولت سے بحث کرتے هیں جن سے دولت حاصل هوتي هی مگر سب سے پهلے بیان اُن اصطلاحوں کا ضروري هی جو مصدر تحصیل اور اسم پیداوار کے نام سے بولي جاتي هیں *

پیداوار کا بیان

واضح هو که جهانتک علم انتظام کو سروکار هی وهانتک اجزاء مادیه کي تبدیل و تغیر کو پیدا کرنا کهتے هیں اور بعد اُن تبدیلات کے جو چیز حاصل هوتي هی اُسکو پیداوار بولتے هیں غرضکه نفس تبدیل کو پیدا کرنا اور حاصل تبدیل کو پیداوار کهتے هیں اور یهه بات یاد رهے که پڑھنے والوں کو یهه بات یاد دلانا کچهه ضرور نهیں که خود مادہ نقصان و زیادت کے قابل نهیں اور جو تغیر که آدمي اور اور آزمودہ وسیلوں کے باعث سے اُس میں آتا هی وہ صرف اتني بات هی که اُسکي صورت بدلي جاتي هی اور اسلیئے که اس فن خاص میں عوارض دولت سے بحث کیجاتي هی اور منجمله تبدیلیوں کے اُن تبدیلیوں کا بیان کیا جاتا هی جو دولت کے

مخارج گنی جاتی هیں باقی اور کل تبدیلیوں کو قسم پیداوار سے خارج کیا گیا واضح هو که جیسے ایک لڑکا دریا کے کنارے سے ریت اُوٹھاکر قلعه بناتا هی اور دوسرا لڑکا اُسکو لات مار کر گرا دیتاهے اور وہ دونو لڑکے اپنا اپنا کام دکھاتے هیں ایسا هي ایک آدمي محل بناتا هی اور دوسرا اُسکو ڈھا دیتا هی مگر فرق اتنا هي که آدمي اجرت کا مستحق هوتا هی اور لڑکونکا کام ضایع جاتا هے اور اسي لیئے آدمي کي نسبت یهه بات کهني مناسب هے که اُسنے ایک چیز اپنے زور بازو سے پیدا کي اور اُسکے کام کے نتیجے کو پیداوار کهنا عین صواب هی عام اس سے که وہ ویرانه کے بسانے پر مرتب هو یا آبادي کے اوجاڑنے کا نتیجه هو *

بیان اسبات کا که کل پیداوار اجناس اور خدمات میں منحصر هی

واضح هو که کل پیداوار کو مادي اور غیر مادي قسموں پر تقسیم کیا جاوے یا یوں بیان کیا جاوے که کل پیداوار اجناس اور خدمات میں منحصر هی اور ظاهر یهه معلوم هوتا هی که یهه تقسیم آدم اسمتهه صاحب کي اُس تقسیم سے ماخوذ هی جسمیں کل محنتوں کو بارآوراور غیر بارآور قسمونمیں منحصر کیا هی غرضکه جن لوگوں نے تقسیم آدم اسمتهه صاحب کو کمال افضل سمجھا تو اُنهوں نے ساتهه اُسکے یهه بهي کیا که ایسي محنت کو غیر بارآور کهنا مناسب نسمجھا که بدوں اُسکے تمام محنتیں پوري نهوں چنانچه اُنهوں نے حاصلات اُس محنت کے ظاهر کرنے چاهے اور مادي اور غیر مادي خدمات کي اصطلاحیں نکالیں *

لیکن معلوم هوتا هی که بارآور اور غیر بارآور محنتوں یا مادي اور غیر مادي پیداواروں کے پیدا کرنے والوں اور خود جنسوں اور خدمتوں کے درمیان میں جن جن تمیزوں کا اراده کیا تو وہ تمیزیں ایسے اختلافوں پر منحصر هیں جو خود اُن چیزوں مین پائے نهیں جاتے جنسے بحث کیجاتي هی بلکه جن جن طریقوں سے وہ چیزیں همکو متوجهه کرتے هیں وہ اختلاف اُنمیں موجود هیں اور جن حالتوں میں که خصوص تبدیل پر هم ملتفت نهیں هوتي بلکه حاصل تبدیل منظور نظر هوتا هے تو ایسي حالتون میں علماے انتظام مدن اُس شخص کوجو تبدیل کا مرتکب هوا بارآور محنتي

یا کسي جنس یا مادي پیداوار کا پیدا کرنے والا نام رکھتے ھیں برخلاف اُسکے جب کہ حاصل تبدیل سے قطع نظر کیجاوے بلکہ صرف تبدیل ھي تبدیل پر التفات هووے تو علماے انتظام اُس تبدیل کرنیوالے کو غیر بارآور محنتي اور اُسکي محنتوں کو خدمات یا غیر مادے پیداوار قرار دیتے ھیں جیسے کہ ایک چمار چمڑے اور دھاگے اور موم سے جوتے کا جوڑا بناتا ھی اور سیاھي پھیرنے والا اُنکو پاک صاف کرتا ھی منجملہ اُن دو صورتوں کے پھلي صورت کا یہہ حال ھی کہ نظر ھماري حاصل فعل یعني صرف جوتي پر متعین ھی اسلیئے یہہ کہتے ھیں کہ چمار نے جوتي بنائي اور دوسري صورت کي یہہ صورت ھی کہ یہان نفس فعل ملحوظ ھی حاصل فعل سے کچھہ علاقہ نہیں اور یھي باعث ھی کہ اس شخص کي نسبت یہہ بات کہہ نہیں سکتے کہ اسنے جوتي بنائی یا صاف کي بلکہ یہہ صاف کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے صاف کرنے کي خدمت پوري کي مگر یہہ بات یاد رھے کہ ھر حالت میں فعل اور حاصل فعل ھوتا ھی مگر فرق اتنا ھی کہ کبھي نفس فعل ملحوظ ھوتا ھی اور کبھي حاصل فعل پر نظر ھوتي ھی *

منجملہ اُن سببوں کے کہ اُنکے باعث سے کبھي نفس فعل پر نظر ھوتي ھی اور کبھي حاصل فعل ملحوظ ھوتا ھی پھلا سبب اُس تبدیلي کي کمي بیشي ھی جو ظھور میں آتي ھی اور دوسرا سبب وہ طریقہ معلوم ھوتا ھي جس طریقہ سے تبدیلي کے فائدہ کو اُس تبدیلي کا فائدہ اُتھانے والا خرید کرے *

جہان کہیں کہ تھوڑي سي تبدیل واقع ھوتي ھی اور خصوص ایسي صورت میں کہ شے تبدیل یافتہ تبدیل کے بعد بھي جوں کي توں اُسي نام سے باقي رھي تو التفات اپنا فعل پر مائل ھوتا ھی اور نظر بریں یہہ نہیں کہہ سکتے کہ باورچي نے گوشت بنایا بلکہ یہہ کہتے ھیں کہ اُسنے اُسکو پکایا مگر یہہ کہہ سکتے ھیں کہ گلگلے اُسنے بنائے اِسلیئے کہ تبدیل اُسمیں بہت واقع ھوئي غرضکہ تبدیل کے بعد نام کا بدل جانا شرط ھی چنانچہ درزي کي نسبت یہہ کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے کپڑیکا کرتہ بنایا اور رنگریز کي نسبت یہہ نہیں کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے رنگین کپڑا بنایا اگرچہ تبدیل اسکي درزي کي تبدیل سے زیادہ ھی مگر فرق اتنا ھی کہ جسمیں

کپڑا درزي کے هاتهہ سے نکلتا هی تو نام اُسکا بدل جاتا هی اور رنگریز کے پاس وصف اُسکا بدل گیا باقي نام اُسکا نهیں بدلا اور کوئي چیز اُسمین پیدا نهیں هوئي *

دوسرا بڑا سبب وہ طرز هی جس طرز پر قیمت ادا کیجاتي هی چنانچہ کبھي کبھي ایسا هوتا هی کہ نہ پیدا کرنے والا اپني محنت کي فروخت کا عادي هوتا هی اور نہ هم لوگ اُسکي خرید کے عادي هوتے هیں بلکہ حقیقت میں اُس شئے کي بیع و شرا کے عادي هوتے هیں جسپر وہ محنت صرف هوتي جیسے کہ جب دواکي ڈبیا خرید تے هیں تو اُسوقت وہ دوا ملحوظ هوتي هی اور کبھي کبھي جو چیز هم خرید تے هیں وہ خود ملحوظ نهیں هوتي بلکہ اُسکے تبدیل کي محنت خرید کي جاتي هی جیسے کہ هم فصاد یا طبیب کو نوکر رکھتے هیں واضح هو کہ ان تمام صورتوں میں توجهہ کی اصل خاصیت یهہ هی کہ وہ آپ کو اُس چیز پر مائل کرتي هی کہ جسکي بیع و شراکي عادت هی اور جسقدر کہ همکو محنت کي خرید اور نیز اُس چیز کي خرید کي عادت هی جو صرف محنت سے حاصل هوتي هی اُسیقدر هم لوگ اُس جنس یا خدمت کو حاصل محنت سمجھتے هیں چنانچہ مصوري اور بازیگري وہ کام هیں کہ دونوں کا حاصل وہ خوشي هی جو نقل و بازي کرنے سے حاصل هوتي هی اور جو وسیلے کہ مصور اور بازیگر اختیار کرتے هیں وہ ایک هي قسم کے هوتے هیں چنانچہ دونوں آلات جسمانیہ سے کام لیتے هیں مگر نقاش اُن آلات جسمانیہ سے روغني کپڑوں پر رنگ آمیزي کرتا هی اور بازیگر اُنهیں آلات جسمانیہ سے بازیاں دیکھاتا هی اور اچھي اچھي باتیں بناتا هی اور نفس محنت کو بیچتا هی اور نقاش اُس حاصل محنت کو فروخت کرتا هی جسپر محنت صرف کرتا هی محنتي لوگوں اور ادنے خدمتگاروں میں فرق اتنا هی کہ خاص خاص طرز پر اُنکي خدمتیں بکتي هیں چنانچہ وہ خدمتگار جو تهہ‌خانہ سے کوئیلہ نکالکر کسي کمرے میں لیجاتا هی وہ ویسا هی کام کرتا هی جیسے کہ کھان کھودنے والا آدمي کوئیلہ کو غار سے نکالکر اوپر تک لاتا هی مگر جب کہ کوئیلے کھان سے باهر نکل کر کوئیلہ والوں کے تهہ‌خانہ تک پهنچ جاتے هیں تو وہ کوئیلوں کي قیمت اداکرتا هے اور نوکر کو لانے کي تنخواہ دیتا هے

اور یہي باعث هے کہ کهان کهودنے والے آدمي کي نسبت یهہ بات کهتے هیں کہ اُسنے جنس مادي یعني کوئیلوں کو پیدا کیا اور نوکر کي نسبت یهہ کهہ سکتے هیں کہ اُسنے پیداوار غیر مادي یعنے نفس خدمت کو پیدا کیا اور اصل یهہ هی کہ وہ دونوں شخص ایک هي شے کو پیدا کرتے هیں یعني مادہ میں تبدیل و تغیر پیدا کرتے هیں مگر همارے التفات کي یهہ صورت هی کہ ایک حالت میں نفس فعل پر اور دوسري حالت میں حاصل فعل پر مائل هوتا هی *

جب کہ لوگ از بس جاهل هوتے هیں تو تمام چیزیں اپنے هي گهروں میں بناتے هیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جس زمانہ میں سپہگري اور دلاوري کے چرچے رهتے تهے ساري بیگمات اور شاهزادیوں کا یهہ عالم تها کہ اپني لونڈي باندیوں کي کارگذاري میں بحسب مقتضاے رسم وعادت کے شریک هو جاتي تهیں مگر تقسیم محنت نے وہ کام کیا کہ چرخہ اور تانا تک گهروں سے نکالکر کارخانوں تک پهنچایا اور اگر وہ گفتگو جو نزاع و بحث کا محل هی راست اور درست هو تو یهہ کهنا مناسب هی کہ تقسیم محنت کے طفیل سے کاتنے والے اور بنے والے غیر بارآور محنتیوں سے بار آور محنتي هو گئے اور غیر مادي خدمتوں کے پیدا کرنے سے مادي جنسوں کے پیدا کرنیوالے بنگئے *

جنس و خدمت میں امتیاز کرنے کا بیان

اگرچہ هم ایسي اصل و اصطلاح پر اعتراض کرتے هیں کہ اُسکي رو سے تمام پیدا کرنیوالے بحسب اپني پیداواروں کے خواص کے خدمات و اجناس کے پیدا کرنیوالوں میں منقسم هوتے هیں مگر باوجود اُسکے خدمات و اجناس کي تمیز و تفریق کے فائدوں کو تسلیم کرتے هیں اور ساتهہ اسکے یهہ بهي مانتے هیں کہ خدمت کو بلفظ تبدیل اور جنس کو بلفظ شے مبدل تعبیر کریں اور لفظ پیداوار کا دونوں کو شامل رهے *

جب تک کہ کوئي شخص ایجاد شے میں مصروف نهووے تو حسب دستور اُسکو یهہ نهیں کهہ سکتے کہ اُسنے اُسکو پیدا کیا چنانچہ مچهلي پکڑنیوالا اگر اِتفاق سے ایسي مچهلي یعنے سیپي پکڑے کہ اُسمیں موتي پایا جاوے تو اُسکو یهہ نهیں کهہ سکتے کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا هی بلکہ اُسکو موتي کا اتفاق سے پانے والا کهینگے برخلاف اُسکے اگر جزیرہ لنکا یعنے سیلون

کا مچھلي پکڑنیوالا جو موتي والي مچھلیوں یعنے سیپیوں کو پکڑتا رھتا ھے موتي والي مچھلیوں کو پکڑے یعنے صدف نکالے تو اُسکي نسبت یہہ بات کہہ سکتے ھیں کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا ھے اور کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ دونوں صورتوں میں موتي کا وجود بذریعہ قدرت کے ھی اور اُسکے قیمتي ھونیکا باعث وھي مچھلي والا ھی جسنے اُسکو مقام بیقدري سے نکالا اور جوھریوں تک پہونچایا مگر فرق اِتنا ھی کہ ایک صورت میں بیقصد ھاتھہ آیا اور دوسرے صورت مین قصداً ھاتھہ لگا خلاصہ کلام یہہ ھی کہ ایک صورت میں ھماري توجہہ مچھلي یعنے سیپي پکڑنیوالے کی ذریعہ پر ھوتي ھے اور اِس سبب سے اُسکو موتي کا پیدا کرنیوالا کہتے ھیں اور دوسري حالت میں قدرت کے ذریعہ پر توجہہ ھوتي ھی اور اسي باعث سے اُسکو صرف قبضہ کرنیوالا کہتے ھیں مگر اِس علم کي رو سے یہہ بات اچھي معلوم ھوتي ھی کہ اُن دونو کو پیدا کرنیوالا کہنا چاھیئے *

خرچ کي تعریف

علماء اِنتظام کا یہہ دستور ھی کہ تحصیل کے مقابلہ مین لفظ خرچ کا استعمال کرتے ھیں اور مراد اُس سے یہہ لیتے ھیں کہ وہ دولت کے کسیقدر حصہ کا پورا یا تھوڑا ضایع کرنا ھوتا ھے اور ھر تحصیل کا مقصود بالذات اُسکو سمجھتے ھیں *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ھیں کہ تمام تحصیلوں کا بڑا مقصود خرچ ھے اور مکلک صاحب کہتے ھیں کہ خرچ کے معنوں سے اُن وصفوں کا معدوم ھونا مراد ھی جنکے ذریعہ سے تمام اجناس مفید اور قابل خواھش ھو جاتي ھیں اور فن و محنت کي پیداوارونکا خرچ کرنا اُس مادہ کي فنا ھوتي ھی جسکي امداد اور اعانت سے وہ پیداواریں مفید و نافع ھو جاتي ھیں اور اس مادہ کے فنا ھونے سے اُن چیزوں کي قابل معاوضہ قیمت ضایع ھو جاتي ھی جو صرف محنت سے اُنمیں پیدا ھوئي تھي اور حقیقت یہہ ھی کہ صرف آدمي کي سعي و محنت کا مقصود اور نتیجہ خرچ ھی اسي نظر سے اگر کوئي جنس استعمال کے قابل ھووے اور خرچ اُسکا ملتوي رکھا جاوے تو نقصان واقع ھوتا ھی انتہیٰ *

اگرچہ یہہ بات تسلیم کے قابل ھی کہ جو چیزین پیدا ھوتي ھیں وہ

فنا هوتي هيں مگر يهه امر مسلم نهيں كه وه فنا كرنے كے ليئے پيدا هوتي هيں بلكه برتاؤ كے واسطے پيدا كيجاتي هيں مگر معدوم هونا اُنكا اِستعمال سے لازم هى اور كوئي شخص اُنكو جان كر معدوم نهيں كرتا بلكه حتي الامكان اُنكے حفظ و صيانت ميں كوشش كرتا هى اور حقيقت يهه هے كه بعض بعض ايسي چيزيں هيں كه باستثناء اتفاقي نقصانوں كے معدوم هونيكي صلاحيت نهيں ركهتيں چنانچه عجائب خانوں ميں بت اور جواهر خانوں ميں طغما اور جواهر سيكڑوں برس تك رهتے هيں اور كسي طرح كا نقصان نهيں هوتا اور بعض بعض ايسي چيزيں بهي هيں كه وه استعمال كے ساتهه فنا هوجاتي هيں جيسے كه كهانے اور جلانے كي چيزيں كه وه برتاؤ كے ساتهه معدوم هوجاتي هيں اوراسليئے كه وه جنسيں نهايت ضروري ولابدي هيں تو لفظ خرچ كا استعمال عام اسطرح پر كيا گيا كه اُس سے هر چيز كا برتاؤ سمجها جاتا هے مگر بهت سي جنسيں ايسي هيں كه اُن ذريعوں كے باعث سے معدوم هوجاتي هيں جنكے مجموعه كا نام وقت و زمانه قرار ديا گيا هى اور اُسكے روك تهام ميں نهايت كوشش كرتے هيں اگر يهه بات صحيح هووے كه تمام تحصيلوں كا اصلي مقصود خرچ هى تو هر مكان كے بسنے والے كو خرچ كرنے والا كهنا چاهيئے نه يهه كه اُسكو برباد كرنے والا كهيں كيونكه اگر وه مكان اباد نرهے تو اور زياده جلد برباد هوگا اگر بجاے لفظ خرچ كے لفظ استعمال كا برتا جاوے تو انتظام مدن كي بحث ميں ترقي متصور هووے مگر مقرره اصطلاحوں كے بدلنے ميں ايسي مشكل هى كه هم چارناچار خرچ كا استعمال برابر كرينگے مگر معلوم رهے كه هماري مراد اُس سے كسي شى كا استعمال هے اور استعمال اُسكا وه برتاؤ هى جس سے وه شى اكثر فنا هوتي هى مگر يهه فنا هونا لازمي نهيں *

هر ايك ملك كي دولت كا حصر اس سوال پر اكثر هوتا هى كه ملك والوں كے شوق ذوق اُنكو ايسي چيزوں كي طرف مايل كريں جو بتدريج معدوم هوتي هيں يا ايسے جنسوں پر رجوع كريں جو بهت، جلد معدوم هوتي هيں *

مگر حصر دولت كا باشندوں كے خرچ بارآور يا غير بارآور كي ترجيح پر بهت زياده هوگا *

خرچ بارآور اور غیر بارآور کا بیان

واضح ہو کہ خرچ بارآور وہ کسي شے کا استعمال هی کہ آیندہ کو پیداوار اُس سے حاصل هووے اور خرچ غیر بارآور وہ کسي شے کا استعمال هی جس سے آیندہ کوئي پیداوار حاصل نهووے خرچ غیر بارآور کي یهہ علامت ھے کہ خرچ کرنے والے کے سوا کسی کو لطف اُسکا حاصل نهو باقي اور تمام خلایق میں تاثیر اُسکي یهہ هوتي هی کہ جو اجناس اُنکے برتاؤ کے لیئے موجود هوتي هیں اُنمیں کمي آجاتي ھے *

بعض بعض ایسي چیزیں هیں کہ بجز خرچ غیر بارآور کے صرف خرچ بارآور کي صلاحیت نہیں رکھتیں جیسے کہ قیطوں اور زردوزیکے کام اور اقسام زیور اور اصناف جواهرات جو صرف آراستگي کے کام میں آتے هیں اور جاڑے گرمي کي روک تهام اُنسے نہیں هوتي اور تماکو اور هلاس اور سارے نشے اسي قسم میں داخل کیئے جاتے هیں جنکي نسبت غایت سے غایت یهہ بات کہہ سکتے هیں کہ وہ مضرت سے خالي هیں اور بهت سي چیزیں ایسی هیں کہ وہ صرف خرچ بارآور سے پیدا کي جاتي هیں اور دیدہ و دانستہ خرچ غیر بارآور میں برتاؤ اُنکا نہیں هوتا اور یهہ وہ قسم هی کہ بیلچہ سے دخاني کل تک تمام آلات اور اوزار اور بڑا جهاز اس قسم میں داخل هیں مگر اکثر جنسوں کا استعمال خرچ بارآور یا خرچ غیر بارآور کے طریق سے مالک کي مرضي کے موافق هوسکتا هی یعنے بجاے اُس چیز کے جو خرچ میں آوے کوئي اور چیز قایم هوجاوے یا بجز حال کي خوشي کے اور کوئي بات اُس کا نتیجہ نهووے جس شے کي امداد و اعانت سے انسان کي حیات قایم رہ سکتي هی استعمال اُسکا خواہ اُن لوگوں کي خاص پرورش میں هووے جو خود اُسکو پیدا کرتے هیں یا وہ اُن لوگوں کے خرچ میں آوے جو اُسکے پیدا کرنے والے نہیں مگر فرق یهہ هی کہ پہلي صورت میں استعمال بطور خرچ بارآور کے هوتا ھے اور دوسرے صورت میں بطریق خرچ غیر بارآور کے هوتا هی *

بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں امتیاز ایسا نہیں هوتا جیسا کہ خرچ بارآور اور غیر بارآور میں هوتا ھے اور یهي باعث ھے کہ لوگوں کي تقسیم بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں صحیح و سالم

نہیں ہوتی اس لیئے کہ ایسی لوگ بہت کم ہیں کہ بعض بعض باتوں کی روسے دونو قسموں میں داخل نہوں چنانچہ ایک ہی آدمی بقدر اُس خرچ ضروری کے جو اُسکے آیندہ کمانے کے لیئے ضروری ہووے بارآور خرچ کرنے والوں میں داخل ہے اور وہی آدمی بحسب اخراجات غیر ضروریہ کے غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں شامل ہے اور محض غیر بارآور خرچ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو بیہودہ خرچ کرتے ہیں اور اُس خرچ کے عوض میں آیندہ کچھہ پیدا نہیں کرتے اور بارآور خرچ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اسرافات بیہودہ سے پاک صاف ہیں *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کی اول قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جو بذریعہ اپنی پہلی محنتوں یا ارث و ہبہ کے زرکافی پاس اپنے رکھتے ہیں اور فرصت اوقات اور آمد جایداد کو عیش و عشرت میں اوڑاتے ہیں مگر یہہ لوگ بہت کم ہیں اور جو لوگ بسبب جہالت کے مفلس ہوتے ہیں اُن میں ایسے بہت کم ہوتے ہیں کہ اپنے پیٹ پالنے کا ایسا وسیلہ رکھتے ہوں جو اُنکے زور بازو سے متعلق نہو برخلاف اُسکے تربیت یافتہ قوموں میں مال و دولت اور جاہ و حشمت اور محنت و مشقت کی تمنا اور لوگونکو فائدے پہنچانے کی آرزو ہوتی ہی ان ہی باتونکا شوق ہماری خلقی کاہلی اور سستی عیش و آرام کے مخالف ہمکو مستعد رکھتا ہے اور جسقدر مال زیادہ محفوظ ہوتا ہے اور تحصیل جاہ و حشمت کی جسقدر راہیں کھلتی جاتی ہیں اور جسقدر کہ لیاقت اور دولت کی قدر و منزلت علو خاندان کے مقابلہ میں لوگوںکے نزدیک ترقی پکڑتی جاتی ہے اور جسقدر کہ وہ وحشیانہ تعصب جو محنت و مشقت کو بہت برا جانتا ہے کم ہوتا جاتا ہے اور جسقدر کہ پکا مذہب لوگوں کو یہہ بات سکھاتا ہے کہ انسانوں کو بہ نسبت خود غرضی اور ذاتی خوشی یا بیفائدہ رنج کے عمدہ اور بہتر مطلبوں کے لیئے پیدا کیا گیا ہی غرضکہ جسقدر تربیت کی ترقی ہوتی جاتی ہی اُسیقدر وہ تمام اسباب جنکی طفیل آدمی دیدہ و دانستہ محنت و مشقت پر راضی ہوتا ہی زور و قوت پاتے جاتے ہیں اگرچہ تعداد اُن لوگوں کی جو اوقات اپنی سستی اور کاہلی میں کاٹتے ہیں بجاے خود بڑھتی ہی مگر پھر بھی اُن بدبختوں کی مناسبت مستعد لوگوں سے کم ہوتی جاتی ہی*

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي دوسري قسم میں وہ لوگ شامل هیں جو لوت کهسوت یا مانگ تانگ سے اوقات اپني بسر کرتے هیں اور یهہ بات ظاهر هے کہ جو لوگ لوت کهسوت سے اپني بسر کرتے هیں تعداد اُنکي ترقي تربیت کے باعث سے کم هوتي جاتي هی مگر منگتے فقیروں کي نسبت گونہ شک هی کہ تعداد اُنکي کم هووے اسلیئے کہ فضول دولت اُنکي موجودگي کا ضروري سبب معلوم هوتي هی اور یهي ظن غالب هے کہ فضول خرچوں کے ساتهہ اُنکي تعداد بهي بڑهتي جاویگي اور یهہ بات اپنے تجربوں سے دریافت هوئي کہ ایسے قانونوں کے سبب سے جو بناء معقول پر مبني نهیں یا اُنکي عمل درآمد اچهي طرح نهیں هوتي تعداد اُنکي بڑهني ممکن و متصور هی مگر یهہ بات شک و شبهہ کے قابل نهیں کہ اجراے تجارت اور شهروں کے انتظام اور عمدہ عمدہ قانونوں کے ذریعہ سے هٹے کٹے تگڑگدوں کي تعداد استدر کم هو جاني ممکن هی کہ وہ نهایت خفیف سمجهي جاوے *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تیسري قسم میں وہ لوگ داخل هیں جو ضعف و ناتواني اور کبرسني کے باعث سے همیشہ کمانے کے قابل نرهیں اور همیشہ کے لیئے اسلیئے کهتے هیں کہ لڑکے اور ایسے لوگ اس قید سے خارج هوویں جو بسبب ضعف و نقاهت مرض کے کمانے کے قابل نهیں اس لیئے کہ اگرچہ بچے اور بیمار بالفعل نهیں کما سکتے مگر پرورش اُنکي اسلیئے ضروري هی کہ وہ آیندہ کما وینگے اور یهہ لوگ یعني بوڑهے اور ضعیف غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں بهت کثرت سے هوتے هیں اور وہ لوگ ایسے هیں کہ اُنکي کثرت تعداد میں تعداد آبادي کي مناسبت سے کمي نهوگي اسلیئے کہ جو سبب بیماري اور نقصان صحت کے دور کرنے والے هوتےهیں جهاں کهیں اُنسے وہ بیماري اور نقصان بالکل علاج پذیر نهیں هوتا وهاں وہ طول حیات کے باعث هوتے هیں یعنے ایک مدت تک بیمار کو مرنے نهیں دیتے مگر جو علم و آگاهي کہ انگلستان کي مجلس عام کي پانچویں جولائي سنہ ۱۸۴۵ ع کي اُس رپورٹ میں هی" جو درباب اُن سوسیئٹیوں کے لکهي گئي جو ناتوانوں کے لیئے مقرر" هوئیں اُس سے یهہ امر واضح هوتا هی کہ اِس قسم کے لوگ انگلستان میں تمام خلقت کا چالیسواں حصہ یا في صدي اڑهائي آدمي کے قریب هیں *

مطلق بارآور خرچ کرنے والونکي تعداد یعنے اُن لوگونکي تعداد جو پھر کمانے کي غرض سے خرچ کرتے هیں نهایت تهوڑي هے کوئي ایسا ملک بهي هے جو قید غلامي اور قوانین غلامي سے آزاد هووے اور پھر اُسمیں مطلق بار اور خرچ کرنیوالے پائے جاویں اِسلیئے که ادنیٰ مزدور بهي ایسا خرچ رکهتے هیں کهوه اُنکے تاب و طاقت اور صحت و قوت کے واسطے ضروري اور لابدي نهیں علاوه اُسکے هم لوگ اپنے پلے هوئے جانوروں کے لیئے یهه کوشش کرتے هیں که جو چیز اُنکے لیئے ضروري هے اُس سے زیاده ندیں اور جن ملکوں میں که آدمي پلاؤ جانور سمجهے جاتے هیں وهاں یهه گمان هو سکتا هے که غلاموں کا خرچ بهي ایساهي محدود و معین هوگا یعني ضروریات سے زیاده نهوگا لیکن عموماً غلام بهي ایسے هو جاتے هیں که کسیقدر اُنکي حاجتوں سے زیاده پرورش اُنکي کي جاتي هی *

تقسیم مذکوره بالا یعني تقسیم خرچ بارآور اور خرچ غیربارآور سے دریافت هوا که قریبا سب لوگ ایسے هیں که کسي ایک قسم سے خصوصیت نهیں رکهتے بلکه اپنے خرچ خاص کے حساب سے جو کسي وقت خاص میں واقع هووے ایک نه ایک قسم میں داخل هو سکتے هیں اور جسقدر که کاشتکار آدمي سیدهي سادهي خوراک اپنے مطلب کے لیئے کهاتا هی اور موٹا جهوٹا کپڑا پهنتا هی اور ایسے مکان میں رهتا هی که جاڑے گرمي کے لیئے کافي وافي هووے تو اُسقدر وه بارآور خرچ کرنیوالا کهلاتا هی باقي حقه اور جین شراب سے لیکر بیر شراب تک اور مکان و بدن کي زیب و ارایش اُسکا غیربارآور خرچ هی *

واضح هو که مراد اِس بحث سے یهه نهیں که علاوه ضروریات کے تمام ذاتي خرچ غیربارآور هیں اِسلیئے که جو لوگ بڑے بڑے عهدوں پر مقرر هیں بات اُنکي اُسوقت تک ٹهیک ٹهاک نهیں هوتي هی که مال و دولت کي نمایش اور شان و شوکت کي آرایش سے رعب داب اپنا لوگوں کے دلوں پر نه بٹهاویں چنانچه ایک جج یا کسي بادشاه والا جاه کے ایلچي کو اپنے منصب کے موافق ایسا عمله رکهنے کي ضرورت پڑے جسکا خرچ سالانه بیس هزار روپئے هووے اور وه بجاے اُسکے چالیس هزار روپیه خرچ کرے تو نصف خرچ اسکا بارآور هوگا اور دوسرا نصف خرچ غیربارآور هوگا مگر یهه سمجهنا نچاهیئے که اُسکي گاڑي کے پیچهے وه تیسرا پیاده که

بوجهه اُسکا گهوڑوں پر محض بے فائدہ هی وہ بهي غیربارآور خرچ کرنیوالا هی کیونکه جو کچهه وہ خرچ کرتا هی وہ اُسکے خدمت کي اُجرت هی اور جسقدر که وہ غریب اِسلیئے خرچ کرتا هی که اداے خدمت کے قابل رهے وہ اُسکا خرچ بارآور هی البته اُسکے خدمتیں غیربارآور طوروں سے اُسکا آقا خرچ کرتا هی اور یهه بهي نسمجهنا چاهیئے که پیدا کرنیوالے لوگوں کے تمام خرچ بلکه خرچ ضروري بهي بارآور هیں اِسلیئے که وہ بیچارہ محنتي جسکوآدهي مزدوري ملي اور سالانه مزدوري اُسکي سو روپیه اور خرچ اُسکا دو سو روپیه هوویں تو وہ سو روپیه غیربارآور طور سے خرچ کرتا هی *

تحصیل دولت کے وسیلوں کا بیان

تحصیل اور خرچ کے بیان کے بعد اُن ذریعوں کا بیان مناسب متصور هوا جنکے برتاؤ سے تحصیل هوتي هی *

اول ذریعه محنت

مقدم وسیله تحصیل کا محنت هی اور وہ قدرتي وسیلے هیں که اُنسے بدون امداد اِنسانوں کے همکو مدد حاصل هوتي هی *

اور محنت وہ جسماني یا نفساني حرکت هی جو تحصیل مطلوب کے واسطے قصداً کیجاتي هی اور حقیقت یهه هی که بیان ایسي اصطلاح کا چنداں ضروري نهیں جو بجاے خود درست اور نهایت عام فهم هووے مگر بلحاظ اسباب قیمت کے خاص خاص قیمتوں کے باعث سے بعض بعض اِنتظام مدن کے عالموں نے لفظ محنت کو ایسے مختلف معنوں میں اِستعمال کیا که تهوڑے دنوں تک اِستعمال اِس لفظ کا جب تک که تشریح اُسکے نهوگے تردد سے خالي نرهیگا اور تعین مراد کي حاجت رهیگي پهلے بیان هو چکا که بهت سے علماے اِنتظام نے یهه سمجها که قیمت صرف محنت پر منحصور هی اور جب که ایسے لوگوں سے جواب اِس سوال کا پوچها گیا که مٹکوں میں شراب پڑي پڑي پراني هو جاتي هی اور چهوٹے درخت بڑے هو جاتے هیں اور باوصف اُسکے که کوئي محنت نهیں هوتي مگر قیمت میں دونوں بڑہ جاتے هیں تو جواب اُسکا یهه دیا که شراب کي ترقي اور درختوں کي نشو و نما کو هم یهه سمجهتے هیں که کسیقدر

اُنپر محنت صرف هوئي مگر يهه وه جواب هی که معني اُسکے سمجهه سے خارج هيں محنت کے معنے اس انديشه سے بيان کيئے گئے تا که يهه بات نه سمجهيں که وه قدرتي عمل جو بدون امداد و اعانت انسانوں کے ظهور ميں آتے هيں مفهوم محنت ميں داخل هيں علاوه اسکے پڑهنے والوں کو يهه بات ياد رهے که مفهوم محنت سے وه سب کام خارج هيں جو بذات خود يا بذريعه اپنے پيداواروں کے معاوضه کے قصد سے نکيئے جاويں چنانچه ايک اجرت پر نامه پهونچانے والا اور دوسرا تماشائي جو دل بهلانيکے ليئے سير و تماشا کرتا پهرتا هی اور شکاري جواري اور جلسوں ميں اپني خوشي سے ناچنے والي ميميں اور هندوستان کي ناچني واليان جو طوايف کهلاتي‌هيں غرض که يهه تمام لوگ اپنے اپنے موافق ايکسي محنتيں اُوٹهاتے هيں مگر بحسب‌دستور اُن لوگوں کو محنتي سمجهنا جو صرف اپني دل لگي اور تفريح طبع کے ليئے محنت اُوٹهاتے هيں کمال خطا اور نهايت بيجا هی

دوسرے قدرتي ذريعے

جو ذريعے که قدرت سے همکو حاصل هوتے هيں اور جنکو هم قدرتي ذريعه کهتے هيں اُنميں هر بارآور ذريعه داخل هی جو بدون امداد انسانوں کے تاثير و عمل کي قوت رکهتا هی *

اگرچه قدرتي ذريعه کي اصطلاح اچهي اصطلاح نهيں مگر همنے اس ليئے اُسکو اختيار کيا که اچهے اچهے مشهور مصنفوں نے استعمال اُسکا اسي معنوں ميں کيا اور علاوه اُسکے يهه بهي ايک وجهه هی که سواے اُسکے کوئي لفظ ايسا هاتهه نه آيا که وه بهت سا مورد اعتراض نهو واضح هو که منجمله قدرتي ذريعوں کے مقدم ذريعه زمين هی اور زمين ميں تمام کهانيں اور دريا اور جنگل اور جنگلي جانور غرضکه جو کچهه اُسپر هی اور جو صرف قدرت سے اُسپر پيدا هوتا هی سمجهنا چاهيئے اور مناسب يهه هی که اشياء مذکوره پر سمندر اور هوا اور روشني اور گرمي اور علم طبعي کے قواعد مثل کشش ثقل اور قوت برقيه جنکے ذريعه سے طرح طرح کي چيزيں پيدا کرتے هيں بے تکلف بڑهاويں اور يهه تمام بارآور ذريعے زمين کے نام سے پکارے جاريں زمين کے اعتبار کي عام وجهه يهه هی که ان"سب ذريعون

میں سے جو دخل و تصرف کے قابل ھیں زمین منفعت کا بڑا مخرج ھونے کے سبب سے نہایت بڑا پایہ رکھتی ھی اور خاص وجہہ یہہ ھی کہ زمین کے قبضہ سے اکثر اشیاء مذکورہ پر بھی قبضہ ھو جاتا ھی واضح ھو کہ قدرتی ذریعے مادوں کی بہم پہونچانے کے لیئے جنپر تحصیل کے اور ذریعوں سے کام لیا جاوے ضروری و لابدی ھیں مگر وہ قدرتی ذریعے آپ اُس حالت میں قیمت کا باعث نہیں ھوتے کہ اُنپر عام دسترس ھووے اسلیئے کہ ھم بیان کرچکے ھیں کہ محدودیت مقدار حصول قیمت کا رکن اعظم ھی اور جو شے کہ عموماً حصول کے قابل ھی وہ مقدار حصول میں محدود نہیں *

تیسرا ذریعہ اجتناب

اگرچہ انسان کی محنت کا ذریعہ اور قدرت کا وہ وسیلہ جو بلا اعانت انسانوں کے حاصل ھوتا ھے نہایت بارآور قوتیں ھیں مگر انضمام ایک اور تیسری اصل کا ساتھہ اُنکے اس لیئے ضروری ھے کہ وہ قوتیں تمام و کامل ھو جاویں چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ محنتی لوگ بڑے زرخیز ملکوں کے رھنے والے تمام اپنی محنتوں کو ایسی باتوں کی تحصیل مین صرف کریں کہ سود اُنکا سردست ھووے اور جوں جوں کہ آمدنی پیدا ھوتی جاوے وہ بے تکلف صرف کرتے جاویں تو وہ لوگ اپنی غایت سعی و محنت کو ضروریات کے پیدا کرنے میں بھی ناکافی پاوینگے *

واضح ھو کہ اس تیسرے ذریعہ کو جسکے بغیر وہ دونو پورے نہیں ھوتی اجتناب کے نام سے پکارتے ھیں اور اِس اصطلاح سے ایک شخص کی ایسی چال چلن مراد ھے کہ جو کچھہ اُسکے پاس موجود ھو اُسکے غیر بارآور خرچ سے پرھیز کرے یا حاصلات بالفعل کی نسبت حاصلات مستقبل کو قصداً ترجیح دے *

جب کہ ھمنے اس اصل کو قایم کیا تھا کہ محنت اور باقی اور تمام ذریعوں کی قوتیں جنکی بدولت دولت حاصل ھوتی ھے اسطرح بیحد و غایت بڑہ سکتی ھیں کہ اُن ذریعوں کی حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹھہراویں تو ھمنے تحصیل دولت کے اسی تیسرے ذریعہ کی تاثیروں کی طرف اشارہ کیا تھا واضح ھو کہ لفظ اجتناب کی بحث جوھم

آیندہ کرینگے اس اصل کي تشریح ھے اور وہ ایسي واضح ھے کہ اُسکو دلیل اور برھان کي حاجت نہیں *

وسایل تحصیل کي تقسیم اُن تین قسموں میں علماے انتظام مدن کو بہت دنوں سے معلوم ھے جنکو محنت اور زمین اور سرمایہ کے نام سے نامي کرتے ھیں اگرچہ اس تقسیم کي دوسري اور تیسري قسم کے لیئے مختلف مختلف اصطلاحیں ھمنے مقرر کیں مگر اس تقسیم کي بنیاد کي نسبت ھمکو گفتگو نہیں چنانچہ زمین کي جگہہ قدرتي ذریعوں کا لفظ وضع کیا تاکہ تمام جنس کو ایک فرد کے نام سے نہ پکاریں اس لیئے کہ زمین ایک فرد خاص ھے اور قدرتي ذریعہ اُسکي جنس ھے اور جنس کو اُسکي ایک قسم کے نام سے پکارنا ایک ایسي بات ھے کہ اُسکے سبب سے باقي اقسام اُس جنس کي غیر مشہور ھو جاتي ھیں اور بجاے لفظ سرمایہ کے لفظ اجتناب کے قایم کرنیکي چند وجوہ مختلف ھیں *

لفظ سرمایہ کا اسطرح مختلف معنوں میں برتا گیا ھے جس سے اُسکے عام تسلیم شدہ معنے ھونے پر شک ھوتا ھے البتہ یہہ ایک عام پسند معنے سمجھہ میں آتے ھیں جنکو علماے انتظام مدن بھي بایں شرط تسلیم کرینگے کہ معني مجوزہ اُنکے جتائے نجاویں اور وہ یہہ ھیں کہ لفظ سرمایہ سے وہ دولت کي چیزیں مراد ھیں جو انسان کي سعي و محنت کا ثمرہ ھوتي ھیں اور دولت کي تحصیل و تقسیم میں لگائي جاتي ھیں اور سرمایہ کو انسانوں کي سعي و محنت کا ثمرہ اسلیئے کہتے ھیں کہ وہ بارآور ذریعے اُس سے مستثنی رھیں جنکو قدرتي ذریعوں کے نام سے نامي کیا گیا اور جنسے اس علم کي اصطلاح کے موافق منافع حاصل نہیں ھوتا بلکہ کرایہ حاصل ھوتا ھے *

جب کہ سرمایہ کے یہہ معني بیان کیئے گئے تو ظاھر ھے کہ سرمایہ تنہا کوئي بارآور ذریعہ نہیں ھوسکتا بلکہ اکثر صورتوں میں تینوں ذریعوں کے مجموعہ کا نتیجہ ھوتا ھے اس لیئے کہ قدرتي ذریعہ سے مادي اشیاء بہم پہنچتي ھیں اور اُنکے خرچ کرنے میں توقف کرنے سے وہ غیر بارآور خرچ سے محفوظ رھتي ھیں اور کسیقدر محنت اُنکي تبدیل صورت کرنے اور اُنکے قایم رکھنے میں ھوتي ھے غرضکہ تینوں باتوں سے سرمایہ بن جاتاھے لفظ اجتناب سے وہ ذریعہ مراد ھے جو قدرتي ذریعہ و محنت سے علحدہ ھے

اور اتفاق اسکا اُنسے وجود سرمایه کے لیئے نہایت لابدي هے اور جیسے که
اجرت کو محنت سے واسطه هے ویساهي منافع کو سرمایه سے علاقه هے یهه
بات بهت واضح هے که معمولي معنوں کی نسبت لفظ اجتناب کے نہایت
وسیع معني لیئے گئے اور حقیقت یهه هے که صرف اجتناب پر توجهه
اُسوقت هوتي هے که مفهوم اُسکا مفهوم محنت سے علحده هووے چنانچه
اجتناب ایسے آدمي کي چال ڈهال سے بخوبي واضح هوتا هی جو کسي
درخت یا کسي پلاؤ جانور کو پورے قدوں تک پهونچنے دیتا هی مگر اُسوقت کم
واضح هوتا هی که وه درخت لگاتا هی یا اناج بوتا هے اور دیکهنے والوں کو اُسوقت
اُسکي محنت پر نظر هوتي هی اور وه جو آینده مقصود کامل حاصل هونے کي
توقع پر اپني طبیعت کو مارتا هی اُسکا خیال نہیں هوتا جسکو هم اجتناب
کهتے هیں اور اس لفظ کے اختیار کرنے کي یهه وجهه نہیں که کوئي اعتراض
اُسپر وارد نہیں هوتا بلکه صرف یهه باعث هی که کوئي لفظ ایسا هاتهه نه
آیا که وه اس لفظ سے زیاده اعتراض کے قابل نهو چنانچه ایک مرتبه اتفاق
ایسا هوا که لفظ عاقبت اندیشي کا تجویز کیا مگر نقصان اتنا پایا که اس
لفظ کے مفهوم سے نفس کشي اور منافع سے کوئي ضروري تعلق واضح نہیں
هوتا مثلاً چهتري لگانا ایک طرح کي عاقبت اندیشي هی مگر جسکو اصل
منافع کهتے هیں وه اُس سے حاصل نہیں هوتا بعد اُسکے لفظ کفایت شعاري
کا تجویز کیا گیا مگر اس لفظ میں یهه خرابي پائي که تهوڑي احتیاط و
محنت اُس سے مفهوم هوتي هی اور یهه تسلیم کیا که اجتناب استعمال
و رواج کي رو سے تهوڑي محنتوں سے منفک نہیں هوتا مگر باوصف اسکے
وسائل تحصیل کي ترتیب میں محنت سے اُسکو الگ سمجهنا ضروري
هی *

اور یهه بهي مانا گیا که یهه اعتراض اجتناب پر هوسکتا هی که صرف
اجتناب سے جسکے معنی کسي فعل سے پرهیز کرنا هی یهه نہیں سمجها
جاتا که ایک کام سے پرهیز کرکے کسي دوسرے کام کا کرنا بهي مراد هی اور
علیٰ هذالقیاس بیباکي اور آزادي پر بهي یهي اعتراض وارد هوسکتا هی مگر
آج تک کوئي شخص اسپر معترض نہیں هوا که وه ایسے الفاظ کے برابر نہیں
هیں جنسے کاموںکا کرنا صریح ظاهر هوتا هی جو لطف و لذت هم اُٹهاسکتے
هیں اُس سے پرهیز کرنا یا حاصلات بالفعل کو چهوڑ کر حاصلات مستقبل کا

طالب هونا ايسي کوششيں هيں کہ اُنميں انسان کو بہت سا غم و غصہ کھانا پڑتا هی اور يہہ کوششين خلقت کے هر گروہ ميں باستثناء ادنی درجہ کے لوگوں کے هوتي هيں بلکہ اُنميں بهي هوتي هيں اگر يہہ بات نہوتي تو خلقت کي حالت کو هرگز ترقي نہوتي مگر جب خوب چهانا بينا تو منجملہ اُن ذريعوں کے جنسے چار آدميوں ميں بڑائي حاصل هوتي هی ذريعہ اجتناب کو نہايت موثر پايا اور باب ترقي ميں تاثير اُسکي پہلے پہل تهوڑي تهوڑي هوتي هی اور اخر کار اُسکو نہايت وسعت هوجاتي هی قوموں ميں سے نہايت کم تربيت يافتہ قوميں بلکہ ايک هي قوم کے مختلف گروهوں ميں سے وہ گروہ جو نہايت کم تعليم يافتہ هوتے هيں هميشہ نا عاقبت انديش اور نہايت کم اجتناب کرنيوالے پائے جاتے هيں *

سرمايہ کا بيان

هم ابهي بيان کرچکے هيں کہ سرمايہ وہ دولت کي چيزيں هيں جو آدمي کي سعي و محنت کا ثمرہ هوتي هيں اور دولت کي تقسيم و تحصيل ميں کام آتي هيں اور هر چيز سرمايہ کي اجتناب و محنت اور قدرتي ذريعوں کے اجتماع کا نتيجہ هوتي هی جو تحصيل دولت کے مقدم ذريعے هيں *

بيان اُن مختلف طوروں کا جنميں سرمايہ خرچ هوتا هی

جب کہ کسي آدمي کے پاس کوئي چيز دولت کي موجود هو اور وہ شخص اُس چيز کو صرف اِس نظر سے خرچ نکرے کہ کچهہ لطف اور مزہ اُٹهے بلکہ بطور سرمايہ کے بايں نظر خرچ کرے کہ وہ دوبارہ تحصيل و تقسيم دولت کے ذريعہ کے طور و طريقے پر کام آوے تو اُسکے آتهہ طريقہ هيں کہ ارادہ اُسکا اُنميں پورا هووے *

اول يہہ کہ وہ شخص اُس چيز کو صرف اِس نظر سے خرچ کرے کہ جو اثار اُسکے خرچ کرنے پر مرتب هوتے هيں وہ بلا واسطہ اُسي شی سے حاصل هوويں جيسکہ سرنگوں ميں بارود اور دخاني کلوں ميں کوئيلے خرچ هوتے هيں اور جو خوراک کہ کمانے والے کو حفظ تاب و طاقت کے

کے لیئے ضروري هووے جسکي بدولت وہ کمانے جوگا هو وہ اسي طرح خرچ هوتي هی *

دوسرے یہہ کہ وہ اُس چیز کو رکھہ چھوڑے اور ایسے کاموں میں لگائے جنمیں بتدریج فنا هونا اُسکا ذاتي خاصہ هی اگرچہ وہ ارادتاً اور ضروري نهووے چنانچہ تمام اوزار اور کلیں ایسي هي طرح کام آتی هیں *

تیسرے یہہ کہ اُس کي صورت بدل دے جیسیکہ مادي اشیاء کي صورت پلٹ کر کوئي کامل جنس طیار کیجاتي هی *

چوتھے یہہ کہ وہ شخص اُسکو اُسوقت تک پاس اپنے رکھے کہ اُن تبدیلیوں کے باعث سے مول تول اسکا بڑہ جاوے جو زمانہ کے گذرنے پر خواہ مخواہ واقع هوتي هیں یا بازار کے بھاؤ تاؤ بدل جانے سے بھاؤ تاؤ اُسکا بدل جاوے جیسے کہ انگوروں والا بھاري فصل هونیکے ساتھہ اپني شراب اس لیئے روک لیتا هی کہ یہہ دونو فائدے اُسکو حاصل هوویں *

پانچویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو خریداروں کي رفع حاجت کے لیئے فروخت کے واسطے مهیا رکھے جیسے کہ دوکانداروں کي کامل طیار چیزیں یا تجارت کے ذخیرے کام آتے هیں *

چھٹے یہہ کہ وہ شخص اُس کو بعوض استعمال کسي قدرتي ذریعہ کے اُس ذریعہ کے مالک کے حوالہ کرے جیسے کہ کاشتکار اپنے زمیندار کو زمین کا محصول دیتا ھے *

ساتویں یہہ کہ وہ کسي مزدور کو اُسکي محنتوں کے بدلہ میں دے یعني اجرت کا مول ادا کرے *

آٹھویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو کسي ایسي چیز سے مبادلہ کرے جسکو سرمایہ کے طور پر کام میں لاوے یعني اُس سے تجارت کرے *

چنانچہ جو سرمایہ والے کہ آٹھوں گانٹھہ پورے هوتے هیں وہ اپنے سرمایوں کو ان آٹھوں طریقوں سے کام میں لاتے هیں اگر هم کسي کلال شراب بیچنے والے کے اُس علم کو جو اُسنے اپنے کام میں حاصل کیا اور اُس ذخیرے خانوں اور کلونکو جو اُسکي تجارت کے لیئے ضروري هیں اور جنسوں کے اُس ذخیرے کو جو اُسکے خرچ روز مرہ کے واسطے درکار هیں اور نیز ایک سو شراب کے پیپوں کو اور بوتلوں کو غرض کہ جملہ اشیاء مذکورہ بالا کو سرمایہ اُسکا قرار دیں تو همکو یہہ امر بخوبي واضح هوگا

که علم وآلات اور جمله ضروريات اُسکي اسطرح خرچ هوتي هيں که بلاواسطه کسي اور شے کے اُنکا معاوضه حاصل نهيں هوتا هاں فرق اتنا هی که علم اُسکا اُسکے مرتے دم تک يا اُسوقت تک خراب نهوگا که وه اپنا پيشه نچهوڑے اس لیئے که پيشه چهوڑنے پر علم اُس پيشه کا خراب هوجاتا هے اور آلات اور مکان اور پوشاک اور خوراک غرض که جمله اسباب اُسکے برابر خرچ هوتے اور قايم هوتے چلے جاتے هيں مگر خوراک کي بربادي صرف بالفعل هے اور باقي اشياء کا خرچ آهسته آهسته هوتا هے اور وهي شخص اپني شراب کا ايک حصه اُسوقت تک باقي رکهتا هی که تهوڑے دنوں بعد اُسکي ترقي هوجاوے اور تهوڑي شراب اس ليئے موجود رکهتا هے که گاهک اُسکے خالي نه پهريں اور دوکان اُسکي کهوتي نهو يهانتک که آخر کار اُسکو بيچ کهونچ برابر کرتاهی اور بعد اُسکے قيمت اُسکي يوں خرچ کرتا هی که کسيقدر اُس زمين کا کرايه ديتا هی جس پر مکانات اُسنے بنائے اور کسيقدر اپنے ملازموں کي تنخواه ميں ادا کرتا هی اور کسيقدر اپنے مکانوں اور کلوں کي حفاظت اور مرمت ميں لگاتا هی اور کسيقدر دوباره ميکشي اور نيز اس کے سامانوں کي درستي ميں صرف کرتا هی تاکه دوکان اُسکي ذخيره سے خالي نرهے اور جو کچهه که شراب کي قيمت ميں سے باقي رهتا هی اور باقي رهنے ميں کوئي شک شبهه نهيں ورنه حال اُسکا مثل اُسکے مزدوروں کي هوجاوے تو اُس بقيه کو فائده کهتے هيں اور اُس بقيه کي يهه صورت هی که منجمله اُس کے کسيقدر اُن جنسوں کے دوباره بهم پهونچانے ميں صرف کرتا هی جو اُسکي تاب و طاقت کو بنائے رکهيں اور بقاے صحت کے لیئے ضرووي و لابدي هيں اور باقي کو کهاتا اوڑاتا هے جو غير بارآور خرچ هے يا اپنے سرمايه کي ترقي ميں يا کسي اور کا سرمايه قايم کرنے ميں مثل اپني اولاد کي تعليم و تربيت کے خرچ کرتا هے اور يهه خرچ بارآور هے *

داير اور قايم سرمايونکا بيان

واضح هو که آدم اسمتهه صاحب نے سرمايه کو اقسام قايم و داير ميں تقسيم کيا چنانچه وه فرماتے هيں که صرف دو طريقوں ميں سرمايه اسطرح خرچ هوسکتا هی که اُس سے امدني يا منافع حاصل هووے *

چنانچہ پہلا طریقہ یہہ ھی کہ اسبابوں کے پیدا کرنے یا تیار کرنے یا خرید نے میں سرمایہ صرف کیا جاوے اور پھر اُنکو فایدے سے بیچا جاوے اور جو سرمایہ کہ اس طرح پر استعمال میں آوے اُس سے جب تک کوئی آمدني یا منافع حاصل نہیں ھوتا کہ وہ مالک کے قبضہ میں اپني شکل و شمایل پر موجود رھے چنانچہ سوداگري کي چیزیں سوداگر کو جب تک مفید و نافع نہیں ھوتیں کہ وہ روپئے کے بدلہ بیچي نہیں جاتیں اور روپئے سے جب تک فائدہ متصور نہیں ھوتا کہ وہ اُسکو متاع و اسباب کے بدلہ صرف نکرے غرضکہ سرمایہ اُسکا نئي نئي صورتیں بدلتا رھے اور شک نہیں کہ تسلسل تبدلات سے اُسکو فائدہ حاصل ھوگا اور ایسے سرمایوں کو سرمایہ دائر کہتے ھیں *

اور دوسرا طریقہ یہہ ھی کہ وہ سرمایہ زمین کي ترقي اور مفید کلوں اور آلات کي خرید غرضکہ ایسي ایسي چیزوں میں خرچ کیا جاوے جنسے آمدني یا منافع بغیر اسباب کے کہ ایک شخص کے پاس سے دوسرے کے پاس مبادلہ میں آویں جاویں حاصل ھو ایسے سرمایوں کا قائم سرمایہ نام رکھتے ھیں *

سوداگروں کے سرمائے تمام دائر ھوتے ھیں اور جو آلات اور کلیں کہ پیشوں میں کام آتي ھیں سوداگروں کو اُس وقت تک اُنسے کام نہیں پڑتا جب تک کہ اُنکي دوکانوں یا ذخیرہ خانوں کو کارخانہ نہ سمجھا جاوے اور کاریگروں اور کار خانہ والوں کے تھوڑے تھوڑے سرمایہ اُنکے آلات و اوزاروں کي صورتوں میں قائم رھتے ھیں مگر بعضوں کے لیئے یہہ آلات بہت تھوڑے ھوتے ھیں اور بعضوں کے پاس بہت کثرت سے پائے جاتے ھیں چنانچہ درزي کو سوئیوں کے سوا کوئي آلہ درکار نہیں اور جوتي بنانے والے کو کسیقدر زیادہ چاھتے ھیں اور بعض کاموں کے لیئے زیادہ زیادہ قائم سرمائی درکار ھوتے ھیں مثلاً لوھے کے بڑے کارخانوں میں گلانے اور ڈھالنے کي بھٹیاں اور لوھے کے کاٹنے کے اوزار ایسے آلات و اسباب ھیں کہ بہت سے خرچ کرنے پر تیار ھوسکتے ھیں اور کاشتکاروں کے سرمایہ کا وہ حصہ جو کشتکاري کے اوزاروں میں صرف ھوتا ھی قائم سرمایہ ھی اور جو حصہ کہ ھالي اور کمیروں کي پرورش اور مزدوري میں خرچ ھوتا ھی وہ دائر سرمایہ ھی پس کاشتکار اپنے سرمایہ کے ایک جزء کے رکھنے اور دوسرے جزء کے علحدہ کرنے سے فائدہ

اُٹھاتے ھیں مویشیوں کا ریوڑ جسکو اِس غرض سے خریدا جاتا ھی کہ انکے دودھ سے اور اُنکو موٹا تازہ کر کے بیچنے سے فائدہ حاصل کریں قائم سرمایہ ھی کہ اُنکے رکھنے سے منافعے حاصل ھوتے ھیں اور جو کچھہ کہ مویشیوں کے پرورش میں خرچ ھوتا ھی وہ دایر سرمایہ ھی جسکے علحدہ کرنے سے فائدہ ھوتا ھی انتہیٰ مولف کہتا ھی کہ ھمکو یہہ امر دریافت نہیں کہ آدم اسمتھہ صاحب کے قاعدہ تقسیم پر کوئي صاف اعتراض وارد ھوا ھاں شاید اسمیں کوئي شک شبہہ ھو کہ قایم اور دایر سرمایوں کي اصطلاح بہت اچھي ھی یا نہیں مگر آدم اسمتھہ صاحب نے ایسي تشریح و توضیح سے اُن اصطلاحوں کے معني بیان کیئے کہ وہ اُن معنونکا بالکل مصداق ھو گئیں اور جب سے وھي معنے معمول و مروج رھے مگر رکارڈو صاحب نے معمولي استعمالوں کي حفظ و مراعات نکي اور یہي باعث ھوا کہ اُنکي تحریرونکا افادہ کم ھوگیا چنانچہ دائر و قایم سرمایوں کي اصطلاحوں سے ایسے معني مراد لیئے کہ وہ معمولي معنوں کے بالکل مخالف ھیں اور مل صاحب بھي اُنکے قدم بقدم چلے اور دائیں بائیں کا ملاحظہ نکیا اور اس لیئے کہ ان دونوں مصنفوں نے یہہ بیان نہیں کیا کہ جو معني اُنہوں نے اختیار کیئے وہ عام و شایع نہیں تو جو تفاوت کہ اسمتھہ صاحب اور اُن دونوں کے درمیان میں واقع ھے بیان اُسکا مناسب متصور ھوا *

رکارڈو صاحب فرماتے ھیں کہ ایسے سرمایہ کو دایر سرمایہ کہتے ھیں کہ معدوم ھونا اُسکا جلد جلد ممکن ھو اور اکثر پیدا ھوتا رھنا اُسکا نہایت ضروري ھووے اور اُس سرمایہ کو قایم سرمایہ بولتے ھیں جو آھستہ آھستہ خرچ ھووے مگر یہہ تقسیم اس لیئے معقول نہیں کہ اُسکي قسموں میں تمیز کامل حاصل نہیں، چنانچہ کہتے ھیں کہ ایک ایسا بوزہ بنانے والا جسکے آلات و مکانات اچھے قیمتي اور بڑے پایدار ھوویں اپنے قایم سرمایہ کا بہت سا حصہ کام میں لگائے رکھتا ھی اور برخلاف اُسکے اُس جوتي بنانے والے کا سرمایہ دایر گنا جاتا ھی جو اپنے سرمایہ کو ملازموں کي اُجرتوں میں دیتا ھی اور وہ اجرتیں خوراک اور پوشاک وغیرہ میں صرف ھوتي ھیں جو ایسي جنسیں ھیں کہ آلات و مکانات مذکورہ کي نسبت معدوم ھونیکے بہت زیادہ قابل ھیں انتہیٰ واضح ھو کہ یہہ قول رکارڈو صاحب کا کہ سرمایہ کے قسموں میں فرق و امتیاز کامل حاصل نہیں ھاں

جسطرح که اُنهوں نے اُس تقسیم کي توضیح کي هے اُسکي نسبت راست اور درست هے اسلیئے که آهسته آهسته اور جلد جلد کي اصطلاحیں جو اختیار کي گئیں اُنسے زیاده کوئي اصطلاح بیجا اور بیهوده نهوگي مگر عجب یهه هے که خود اُنهوں نے اور نیز مل صاحب نے یهه تصور کیا که تقسیم اُنکي آدم اسمتهه صاحب کي تقسیم سے مطابق هے مگر ظاهر هے که تقسیم اُنکي بجاي خود نادرست هے اور تقسیم مذکور کے برعکس هے اسلیئے که درزي کي سوئیاں جو آدم اسمتهه صاحب کے نزدیک اس لیئے قایم سرمایه هیں که اُسکے پاس وه بهت دنوں تک رهتي هیں اور وهي بقول رکاردو صاحب کے جلد معدوم هونیکے قابل یعني دایر سرمایه قرار پاوینگي اور عکس اُسکا یهه هے که لوها ڈهالنے والونکي لوهے وغیره کي ڈهلي هوئي چیزیں آدم اسمتهه صاحب کے نزدیک دایر اور رکاردو صاحب کے نزدیک قایم سرمایه هے *

قایم اور دایر سرمایه کي جو اور قسمیں آدم اسمتهه صاحب نے بیان کیں اُنکی نقل کرنے سے اُنکي درست فهمي اور سرمایه کي حقیقت زیاده تر واضح هوتي هی *

وه فرماتے هیں که قایم سرمایه میں چار قسم کي چیزیں داخل هیں *

اول وه آلات اور اوزار جو پیشوں میں کام آتے هیں اور بطفیل اُنکے محنت آسان اور کم هو جاتي هے *

دوسرے وه عمارتیں جو مثل دو کانوں اور ذخیره خانوں وغیره کے تجارت یا کارخانوں کي غرض سے بنائي جاتي هیں اور حقیقت یهه هے که یهه تمام اشیاء مذکوره بهي تجارت اور پیشوں میں کام آنے کے واسطے ایک قسم کے آلات هیں اور اُنکو آلات هي سمجهنا چاهیئے *

تیسرے زمینوں کي ترقي اور وه کام جو زمینوں کے سکهانے بنانے اور کمانے کهتیانے میں منافع و محاصل کي نظر سے کیئے جاتے هیں پس ترقي یافته کهیتوں کو بهي ایساهي سمجها جاوے که گویا وه بهي اوزار هیں جنسے محنتوں میں تخفیف اور آساني هو جاتي هے *

چوتهے وه مفید استعدادیں جنکو لوگ حاصل کرتے هیں اسلیئے که طالبان علم و هنر کي پرورش میں جب که وه تعلیم پاتے هیں یا کوئي پیشه سیکهتے هیں جو کچهه خرچ هوتا هے وه ایسا سمجها جاتا هے که گویا اُنکي ذاتوں میں قایم سرمایه هے غرضکه کاریگروں کي چستي چالاکي کو ایسا

خیال کرنا مناسب هے که وہ تجارت کي ایک ایسي کل هے که اسکے ذریعه سے محنت نہایت آسان اور کم هو جاتي هے *

اور اسیطرح دایر سرمایه کے بهي چار رکن هیں *

اول روپیه جسکي بدولت باقي ارکان اس سرمایه کے اُن لوگوں میں دایر و منقسم هوتے هیں جو لوگ اُنکو خرچ کرتے هیں *

دوسرے وہ گلے گاے بیل بهیڑ بکریوں وغیرہ کے جو قصابوں اور چرواهوں وغیرہ کے پاس فروخت کے واسطے موجود رهتے هیں *

تیسرے کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ اور تعمیروں کي وہ مادي اشیاء جو پوري نہوئي هوں اور کارخانه والوں اور کاشتکاروں اور سوداگروں کے قبضہ میں باقي هوں *

چوتهے وہ کام جو بنکر تیار تو هو گئے هوں مگر کارخانه والوں اور سوداگروں کے هاتوں میں هوں جیسے که لوهاروں اور سناروں اور سادہ کاروں کے کام مرتب هوویں اور اُنکے کارخانوں سے باهر نجاویں غرضکه دایر سرمایه میں تمام قسموں کے ذخیرے اور مصالح اور وہ پورے پورے کام جو بیپاریوں کے قبض و تصرف میں هوتے هیں اور وہ روپیه پیسه جو اشیاء مذکورہ بالا کو اُنکے خرچ کرنے والوں تک پہنچاتا هے داخل هے انتهی *

هاں یہه احتمال باقي هے که ان قسموں میں دو مناسب باتیں چهوٹ گئیں اور بعضي بیفائدہ داخل هیں مگر عموم نظر سے یعني تمام اقسام مذکورہ کے ملاحظه سے واضح هوتا هی که سرمایه کي قسموں کو عمدہ بیان کیا گیا اور وہ مناسب باتیں جو چهوٹ گئیں اُن میں سے پہلے وہ حیات کي ضروري چیزیں هیں جنکو مزدور اور سرمایه والے دونو اپني پرورش میں صرف کرتے هیں اور دوسرے وہ مکانات و اجناس جو آهسته آهسته ضایع هوتي هیں اور مالک اُنکا کرایه پر اُنکو چلاتا هے *

هم یہه بات نہیں کہه سکتے که آدم اسمتهه صاحب نے اُن ضروري چیزونکو جو مزدور لوگ اپنےاپاس آمادہ رکهتے هیں اقسام سرمایه سے خارج کرنے کي کوئي وجهه بیان کي هے وہ صرف اتنا بیان کرتے هیں که حتی‌الامکان محنتي کمال کفایت شعاری سے خرچ کرتا هے اور صرف اُسکي محنت سے اُسکو آمدني هوتي هے غرضکه وہ صاحب ضروریات کو سرمایه نہیں ٹهراتے بلکه محنت کو سرمایه سمجهتے هیں اور جب که

مالتھس صاحب نے اس مقدمہ میں توجہہ فرمائي تو آدم اسمتھہ صاحب
سے متفق ھوئے *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ھیں کہ صرف بارآور وہ خرچ ھ
کہ سرمایہ والی دوبارہ پیدا کرنے کي نظر سے عمل میں لاتے ھیں اور یہ
امر ھے کہ بحسب اُسکے خرچ بارآور اور غیر بارآور میں تمیز کامل ھوسکتي
ھے وہ کاریگر جسکو کوئي سرمایہ والا نوکر رکھتا ھے اپني مزدوریکا جو حصہ
جمع نہیں کرتا وہ پیٹ پالنے یا مزے اوڑانے میں اپني آمدني خرچ کرتا ھ
بطور سرمایہ کے اِسلیئے خرچ نہین کرتا کہ آیندہ کو کوئي فائدہ اُس سے
حاصل کرے انتہی *

یقین کامل ھی کہ مالتھس صاحب یہہ بات تسلیم کرینگے کہ دخاني
کل کي بھتي میں جو کوئیلے جلائے جاتے ھیں وہ بطور خرچ بارآور کے خرچ
ھوتے ھیں اِسلیئے کہ کل کے کام کے لیئے جلانا اُنکا نہایت ضروري ھی پس
اُس خرچ میں جو مزدور آدمي اپنے کھانے پینے میں اُوتھاتا ھی اُس صرف
ضروري سے جو دخاني کلوں سے تعلق رکھتا ھی بجز اِسبات کے کیا فرق
ھی کہ مزدور آدمي حظ نفس اُتھاتا ھی اور دخاني کل کو کچھہ مزہ
نہیں آتا اگر کوئي مزدور ایسا ھوتا کہ کھانے پینے سے اُسکو سیري ھوتي
اور کچھہ لذت نپاتا اور خوراک کي یاد اُسکو صرف اِسلیئے ھوتے کہ نہ
کھانے سے کمزوري ھوگي تو خوراک اُسکي جو اِس صرف کے لیئے کھائي
جاتي کہ ناتواني زور نہ پکڑے اور محنت کي قابلیت باقي رھے کیا بطور
بارآور خرچ کے خرچ نہوتي قادر مطلق نے کمال حکمت سے بھوک پیاس
کے غلبہ اور ذایقہ کے لذت سے کھانے پینے کو ایک روز مرہ کا ضروري ولابدي
کام مقرر فرمایا مگر اِس سے کیا یہہ لازم آتا ھی کہ کھانے پینے کي بارآوري
ضائع ھوجاوے ھل جوتنے والوں کا کھانا پینا اُنکي محنتوں کا ذریعہ
ھوتا ھی مگر وہ اس نظر سے کم نہیں ھو جاتا کہ وہ لوگ اُسکو اپني
محنتوں کا ثمرہ سمجھتے ھیں اور اِس میں کچھہ شک ھی کہ کام کے
مویشیوں کي خوراک اچھي بارآوري سے صرف ھوتي ھی امریکا والے
جاگیردار جو اپنے اپنے غلاموں کو رسدیں بھیجتے ھیں کیا وہ اُن رسدوں کو
ایسا سرمایہ نہیں سمجھتے ھیں کہ وہ خرچ بارآور ھی *

آدم اِسمتھہ صاحب نے مکانات اور ایسي چیزوں کو جو مالکوں کي طرف سے کرایہ پر چلتي ہیں اصطلاح سرمایہ سے خارج کرنے کي وجوهات تفصیل وار بیان فرمائیں چنانچہ بیان اُنکا یہہ هی کہ لوگوں کے مال و چیزوں کا ایک حصہ خرچ بالفعل کے واسطے لگا رهتا هی اور نشان اُسکا یہہ هي کہ اُس سے کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں هوتا اور اِس حصہ میں وہ تمام مکان داخل هیں جو رهنے کي نظر سے بنائے جاتے هیں اگر کوئي مکان جو خود کچھہ پیدا کرنیکے حیثیت نہیں رکھتا هی کرایہ‌دار کو دیا جاوے تو اُس کرایہ‌دار کو کرایہ اُسکا ایسي آمدني سے دینا پڑتا هی کہ وہ محنت و مال یا زمین کي آمدني سے حاصل هوتي هی چنانچہ جہاں کہیں نقلیں اور سوانگ هوتی هیں تو وهاں ایک دو رات کے واسطے عمدہ عمدہ پوشاکیں کرایہ دي جاتي هیں اور سوداگر مہینے یا سال بھر کے لیئے اسباب اپنا کرایہ پر دیتے هیں مگر جو محاصل کہ ایسي ایسي چیزوں سے حاصل هوتا هی وہ همیشہ کسي اور آمدني سے پیدا هوتا هی کپڑوں کے ذخیرے کئي برس تک اور میز اور چوکي کے سامان سو پچاس برس تک باقي رہ سکتے هیں اور بہت سے ایسے مکان جو بہت اچھي طرح بنائے گئے هوں اور حفظ و مراعات اُنکي بخوبي هوتي رهے سیکڑوں برس تک بنے بنائے رہ سکتے هیں اگرچہ اُنکے تمام هونیکا زمانہ دور و دراز معلوم هوتا هی مگر حقیقت یہہ هی کہ ایسے ذخیرہ جو مثل کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ کي هوویں خرچ بالفعل کے لیئے رکھي جاتي هیں اِنتہیٰ *

اگر آدم اِسمتھہ صاحب نے مثل اور متاخرین کے اصطلاح سرمایہ کو آیندہ خرچ هونیوالي چیزوں پر منحصور رکھا هوتا تو اُنکي تقریر میں تناقض اور اختلاف واقع نہوتا مگر یہہ بات دریافت هوچکي کہ وہ ایسي چیزوں کو جو خرچ بارآور کي صلاحیت نہیں رکھتیں اُسوقت تک سرمایہ میں داخل سمجھتے هیں جب تک کہ اُن لوگوں کے هاتھہ میں نہ پہونچیں جو آخر کار اُنکا برتاؤ کریں مثلاً جب کے ایک الماس کا جگنو جب تک جوهري کي دوکان پر رکھا هی سرمایہ هی جیسکہ آدم اسمتھہ صاحب نے اِقرار اُسکا علانیہ کیا تو ایک مکان جسکو ابھي کسي نے تجارت کي نظر سے بنایا هو سرمایہ سے کیوں خارج هو گیا یہہ بات معلوم کرني مشکل هی

کہ آدم اسمتھہ صاحب نے ان چیزوں کے فنا ہونے پر کیوں زور مارا ہو
فناء اور استحکام ایسي صفتیں نہیں ہیں کہ اُنسے ایسي شی میں
جسکو صحیح سرمایہ کہہ سکتے ہیں اُس شی سے جسکو صحیح سرمایہ
نہیں کہہ سکتے کوئي امتیاز ہوسکے چنانچہ بہت سي ایسي چیزیں
ہیں کہ بطور بارآور خرچ ہوتي ہیں مگر عمر اُنکي بہت تھوڑي ہوتي ہے
جیسے کہ گاس جسکي روشني سے گھر میں چاندنا ہو جاتا ہی اور برخلاف
اُسکے ایک امیر خاندان کے جواہرات سرمایہ نہیں ہوسکتے اگرچہ اُنکي
پایداري کي کوئي حد معین نہیں ہاں یہہ امر قریب قیاس ہی کہ ایک
مکان ایسا تعمیر کیا جاوے کہ وہ مرمت کا محتاج نہو مگر اس
سے یہہ لازم نہیں آتا کہ وہ سرمایہ نہ ٹھہرے بلکہ حقیقت یہہ ہی کہ ا
چیزوں کا فاني ہونا آدم اسمتھہ صاحب کي راے کو توڑتا ہی اسلیئے
وہ فاني ہونا اُنکو ایسي چیزوں سے مشابہہ کرتا ہی جنکو آدم اسمتھہ صاحب
نے سرمایہ قرار دیا مثلاً کلال کي دوکان میں جو شراب کے حوض ہوتے ہیں
وہ آدم اسمتھہ صاحب کے نزدیک دایر سرمایہ کي تیسري قسم میں داخل
ہیں اور جب کہ وہ حوض آہستہ آہستہ یہاں تک خالي ہو جاتے ہیں
کہ اُنمیں سے اخیر بوتل بھي پي جاتي ہی تو وہ سرمایہ تمام ہو جاتا ہی
ایک مکان جو ساز و سامان سے درست ہووے اور کرایہ پر دیا جاتا ہو
ایسا کتب خانہ جسکي کتابیں لوگوں کے کام آتي ہوویں یا سیر کي گاڑي
یا منزل کي گاڑي یا ڈاک کي دخاني کشتي اور شراب کے حوض میں
صرف فرق اتنا ہی کہ ان چیزوں کا خرچ ہوتا رہنا شراب کے خرچ سے
بہت کم اندازہ کرنے کے قابل ہی چنانچہ جب کبھي استعمال اُسکا ہو
ہی تو کوئي نہ کوئي جز اُسکا فاني ہو جاتا ہی اور کرایہ پر لینے والے
اُس جز کو ایسي ہي خوبي سے خریدتے اور خرچ کرتے ہیں جیسے
شراب کے حوض میں سے بوتل کو لیتے ہیں یہہ بات راست ہی کہ گاڑي
اور مثل اُسکے اور چیزیں جو بطور غیر بارآور خرچ ہوویں اور کرایہ‌دار اُ
کرایہ دوسري آمدني سے ادا کرے جیسے کہ یہہ امر ہر ایسي شے کي قیمت
میں پیش آتا ہی جسکا خرچ بطور غیر بارآور ہوتا ہی مگر جب تک
کہ گاڑي اور مکان و اسباب کے اجزاء بالکل خرچ نہیں ہوتے اُنکے مالکوں
کے حق میں وہ ایسا ہي سرمایہ ہی جیسے کہ آدم اسمتھہ صاحب نے شراب

باقیماندہ کو کلال کا سرمایہ تجویز کیا *

سرمایہ کي تقسیم ثاني کا بیان

واضح ہو کہ جن چیزوں کا استعمال اس نظر سے کیا جاتا ہی کہ ہمجنس اُنکے پیدا ہوویں تو اُن چیزوں کو مکرر بارآور سرمایہ کہتے ہیں چنانچہ کاشتکاري کے تمام ساز و سامان مکرر بارآور سرمایہ ہیں اور زندگي کي ضروریات بھي اسي قسم میں داخل ہیں چنانچہ ضروریات کا وہ حصہ جسکو مزدور اور سرمایہ والے جو رات دن ضروریات کے پیدا کرنے میں دھنسي پھنسي رہتے ہیں کھانے پینے میں صرف کرتے ہیں منجملہ اُن ذریعوں کے ایک ذریعہ ہی جنکي بدولت مقدار حصول برابر قایم رہتي ہی اور دخاني کل کي بھٹي کے کوئلے جو کوئیلوں کي کھان کے کھودنے اور لوہے کے آلات جو لوہے کے کارخانہ میں کام آویں اور ایسے ہي وہ جہاز جو لکڑي ڈنگري اور بحري چیزوں سے لادا جاوے تمام ایسے سرمایہ ہیں کہ اُنکو مکرر بارآور کہہ سکتے ہیں اسلیئے کہ وہ اشیاء ہمجنس کے پیدا کرنے میں صرف کیئے گئے *

دولت کي وہ چیزیں جو بجاے خود تحصیل کے تو ذریعہ ہیں مگر ہمجنسوں کے پیدا کرنے میں صرف نہیں کیجاتیں بارآور سرمایہ کے نام سے پکاري جاتي ہیں چنانچہ پیمک بنانیکے کل اسلیئے بارآور سرمایہ ہی کہ وہ پیمک بناتي ہی مگر اُس پیمک سے کوئي نئي کل نہیں بناسکتے اور ایسے ہي تمام آلات اور کلیں جو ایسي ایسي چیزوں کے بنانے میں سرگرم رہتے ہیں جنکا خرچ بطور بارآور سرمایہ کے نہیں ہوتا وہ خود بارآور سرمایہ ہیں *

غیر بارآور یا تقسیم کرنے والا سرمایہ اُن چیزوں کو بولتے ہیں کہ وہ غیر بارآور برتاو کے لیئے موضوع و مقرر ہیں مگر اب تک اُن لوگوں کے قبض و تصرف میں نہیں آئیں جو آخرکار اُنکو صرف کرتے ہیں اور ایسي چیزیں جو ترقي یافتہ ملکوں میں بنائي جاتي ہیں اُنکي تیاري کے آغاز و ابتدا میں اُنکا بہت بڑا حصہ اور اُنکي قیمت کا بھي بہت بڑا حصہ غیر بارآور سرمایہ میں داخل گنا جاتا ہی *

هم دریافت کرچکے که دنیا کے لوگوں میں بالکل غیر بارآور خرچ کر
والوں کي تعداد تهوڑي اور بالکل بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد اُ
سے بهي تهوڑي هے مگر جسقدر دولت کي ترقي هوتي جاتي هی اُسيقد
هر شخص اپنے خرچ غیر بارآور کو بڑهاتا جاتا هے یهانتک که غیر بار
خرچ کرنے والوں کي تعداد بارآور خرچ کرنے والوں کي کل تعداد سے
جاني ممکن هی اور اکثر اوقات زیاده هوجاتي هی چنانچه جب کس
شهر دولتمند کي دوکانوں کا ملاحظه کیا جاوے تو یهه امر بخوبي واض
هوگا که قیمت اُن چیزوں کي جو لطف و لذت کے لیئے بنائي گئیں
چیزوں کي قیمت سے بهت زیاده هوگي جو آینده تحصیل دولت
لیئے تیار کي گئیں *

آدم اسمتهه صاحب کے بعد کے بعض بعض لوگوں نے اُن چیزوں
مفهوم سرمایه سے خارج کیا جنپر هم گفتگو کر رهے هیں مگر همنے
اُنکو مفهوم سرمایه میں داخل کیا تو اُنکے داخل کرنے میں اُن دو وجهو
سے آدم اسمتهه کي پیروي کي اول یهه که خارج کرنا اُنکا معمولي زبا
سے بلا ضرورت تجاوز کرنا هی چنانچه یهه کهنا که ایک ایسا جوهر
جسکي دوکان میں پانچ لاکهه روپئے کے جواهرات موجود هیں سرمایه نهیں
رکهتا ایک ایسي بات هی که اُسکو دوچار سمجهنے والے هي سمجهه سک
هیں دوسرے یهه که اگر اس علم کے واسطے نئي نئي اصطلاحوں کا مق
کرنا ممکن بهي هوتا جسکي ضرورت شدید هی تو بهي سرمایه کي اصطلا
میں ان چیزوں کو داخل کرتے جو معرض بحث میں واقع هیں تم
عالمان انتظام اس اصطلاح میں اُن لوازمات اور آلات کو داخل کرتے هی
جن سے یهه چیزیں بنائي جاتي هیں جو خرچ غیر بارآور میں کام آت
هیں چنانچه وه کهردرا هیرا اور وه سونا جسمیں وه جڑا جاتا هی ا
الگ الگ سرمایه تهریں تو یهه بات کمال مشکل سے دریافت هوسکت
هے که ایسي اصطلاحوں میں جنکي روسے بعد امتزاج و ترکیب کے سرما
میں داخل نرهیں کیا فائده هاتهه آتا هی اور کیا آرام ملتا هی علاوه اس
کسي عالم کو اسبات میں کوئي شک و شبهه نهیں که جن دنوں سرما
والا ان چیزوں کو پاس اپنے رکهتا هی تو اُس عرصه کي مناسبت سے کچه
نکچهه اُسکو فایده حاصل هوتا هی باقي یهه بات که یهه فائده کیوں هات

آنا ہی ہم پھر ثابت کرینگے مگر یہہ امر کہ ہاتھہ آنا اُسکا ضرور ہی قبول و تسلیم کے قابل ہی پس تمام علماے علم انتظام مدن کا اسپر اتفاق ہی کہ جس شے سے کسی طرح کا منافع حاصل ہووے وہ سرمایہ میں داخل ہی *

بیان اُن فائدوں کا جو سرمایہ کے استعمال سے حاصل ہوتے ہیں

واضح ہو کہ جو مقدم فائدے اجتناب سے یاسہل طریق پر یوں کہو کہ سرمایہ کے استعمال سے حاصل ہوتے ہیں وہ دوفائدے ہیں اول آلات کا استعمال دوسرے محنت کی تقسیم *

بیان فائدے اول یعنی استعمال آلات کا

جملہ آلات دو قسموں پر منقسم ہوتی ہیں ایک وہ کہ قوت پیدا کرتے ہیں اور دوسرے وہ کہ قوت پہونچاتے ہیں چنانچہ پہلی قسم میں وہ کلیں داخل ہیں جو بدوں امداد انسانوں کے حرکت پیدا کرتی ہیں جیسے وہ کلیں کہ ہوا یا پانی یا بھاپ کی قوت سے چلتی ہیں اور دوسری قسم میں وہ تمام آلات داخل ہیں جنکو اوزار بولتے ہیں جیسے چھری برما بیلچا بسولا جنسے کاریگروں کی قوت کو اعانت پہونچتی ہی یا وقت اُنکا کم صرف ہوتا ہے مگر کاریگروں کے ہاتھوں سے اُنکو زور پہونچتا ہے *

ان دونو قسموں پر ایک اور قسم زیادہ کرنی مناسب ہی جسمیں وہ تمام آلات داخل ہیں جن سے پیدا ہونا قوت کا یا ایصال قوت غرض نہیں ہوتی اور اس قسم میں ایسی چیزیں داخل ہیں کہ اوزار یا آلات یا کل کے نام سے عموماً اُنکو پکارا نہیں جاتا جیسے وہ زمیں کا ٹکڑا جو کاشت کے واسطے کمایا جاوے اور وہ اناج کہ اُس زمیں میں بویا جاوے یہہ دونو ایسے آلات ہیں کہ اُنکے اِستعمال سے اناج پیدا ہوتا ہی اور تمام کتابیں اور اور سارے قلمی نسخے ایسے اوزار ہیں کہ آرک رائیت یا برونل صاحب کے ایجاد کردہ اوزاروں سے زیادہ بارآور ہیں اور باوصف اسکے اوزاروں کا اِطلاق ان پر متعارف نہیں علاوہ اُنکے بہت سی چیزیں ہیں کہ اُنکو آلات کے نام

سے بالاتفاق پکارا جاتا هی جیسے دوربین که اُسکو حرکت سے کچھه واسطه نہیں اور مثل اُسکے زنجیر یا لنگر بلکه هر شی ایسي جس سے ایصال قوت اور ایجاد حرکت مقصود نہو بلکه برعکس اُسکے حرکت کا انسداد مقصود هو *

جو آلات که آدمي کام لینے والے کے هلانے جلانے سے هلتے جلتے هیں وه نہایت سیدھے سادھے هوتے هیں اور کچھه پیچیده نہیں هوتے یہانتک که بعضے الات اُنمیں سے نہایت کنده ناتراش لوگوں میں پائے جاتے هیں جیسے که قدرت سے وحشي لوگوں کو ابتداء میں غذا ملتي هی وه وه حیوانات هوتے هیں جو اُنکے آس پاس رهتے هیں مگر علاوه قدرتي آلات کے قدرت کے انعام کا فائده اُوٹھانیکے واسطے وحشیوں کو بعض بعض هتیار ضروري لابدي هیں *

یهه بات معلوم رهے که هم تمام الات کے استعمال سے عمل اجتناب کي مشاقي مراد رکھتے هیں جسکے معني ایسے وسیع و فراخ هیں که بحسب لحاظ اُنکے حال کے فائدوں پر آینده کے فائدوں کو ترجیح دیتے هیں چنانچ تربیت یافته لوگوں میں یهي امر معمول و مروج هی یعني استقبال ک حال پر ترجیح دیتے هیں اور اُن تمام آلات و لوازمات کي نسبت بهي یهہ بات راست آتي هی جنکو حال کي لذت یا آینده کي پیداوار کے لیئے اپنی مرضي کے موافق استعمال میں لاسکتے هیں جیسے که کشتکاروں کے سامانو میں سے اکثر سامان ایسی هي هوتے هیں اور نیز اُن تمام آلات کے بنا میں یهه بات درست بیٹھتي هی جنکا برتاو غیر بارآور طریقوں مي ممکن نہیں جیسے اوزار اور کلیں که استعمال اُنکا همیشه بارآور هوتا ه ترقي یافته لوگوں میں نہایت عام اوزار پہلے برسوں بلکه پہلي صدیوں ک محنتوں کے ثمرے معلوم هوتے هیں چنانچه بڑھئي کے اوزار نہایت سید سادھے معلوم هوتے هیں مگر اُس سرمایه والے نے جسنے کہان کو پہلے پہ کھودا جس سے بڑھئي کي کیلیں اور برمی حاصل هوئے حال کے مزه کسقدر هاتهه سے دیا هوگا یعني آینده کے فائدوں کي توقع پر روپیه صرف کیا هوگا اور اُن لوگوں نے جنھوں نے ایسے ایسے آلے بنائے که اُنکے ذریعه کھانیں کھودي گئیں آینده کے فائدوں کي توقع پر کسقدر محنت و مشقت کي هوگي اور حقیقت یهه هے که جب تمام اوزاروں پر غور کي جاتي

تو باستثناے انگہہڑ آلات اکہڑ لوگوں کے تمام اوزار پہلے اوزاروں کے ثمرے پائے جاتے هیں اور اس سے هم یہہ نتیجہ نکال سکتے هیں که منجمله اُن لاکہوں کیلوں کے جو بلاد انگلستان میں هر سال بنائي جاتي هیں کوئي کیل ایسي نہیں جو کسیقدر ایسي محنت کا ثمرہ نہووے که وہ ثمرات آیندہ کي تحصیل کے واسطے یا هماري اصطلاح کے موافق ایسے اجتناب کا نتیجہ نہو جو فراسیسوں کي فتح انگلستان سے پہلے بلکہ اُس عہد سے پیشتر عمل میں نه آیا هو جب که انگلستان میں سات بادشاہتیں قایم تہیں *

یہہ راے که کل فائدے اجتناب کے ثمرے هوتے هیں ایسي پوري استعدادوں سے بهي منسوب هے جنکو آدم اسمتہہ صاحب نے ایسا سرمایه قرار دیا که اُن کے موصوفوں کي ذاتوں میں وہ قایم و برقرار هی بہت سي صورتوں میں یہہ استعدادیں ایک عرصه دراز کي ایسي سعي و محنت اور خرچ و اخراجات کا ثمرہ هوتي هیں که موصوف اُن کے اُنکو بلا تکلف اُٹہاتے هیں اور وہ ایسي محنتیں اور خرچ هوتے هیں که وہ لذت بالفعل کي تحصیل کے لیئے صرف هوسکتے تہی مگر حقیقت میں منافع استقبال کي امید پر اُٹہائے گئے اور تمام حالتوں میں استعدادوں کے ملاحظه سے یہہ معلوم هوتا هی که مربیوں اور نگہبانوں کا بہت سا خرچ یعني لذت بالفعل کا نقصان هوتا هی آٹہہ یا نو برس کي عمر تک لڑکے کي پرورش ایک ایسا بوجہہ هی که وہ هرگز تل نہیں سکتا پس اسکو لذت بالفعل کا ضایع کرنا نہیں کہہ سکتے مگر جو کچہہ که بعد اُس زمانه کے خرچ هوتا هی وہ تمام دیدہ و دانسته کیا جاتا هی یہاں تک که وہ لڑکا نو دس برس کي عمر میں کشتکاري کے پیشه سے اوقات اپني بسر کرسکتا هی اور اگر کارخانوں میں کام کرنے لگے تو اوقات بسري سے زیادہ کما سکتا هی اور اکیس برس کي عمر میں ایسي مزدوري کرنے لگتا هے که اُس سے زیادہ عمدہ بعد اُسکے حاصل نہیں کرسکتا اور جب خرچ کرنے والیکا خیال کیا جاوے تو یہہ ظاهر هی که ادنیٰ سے ادنیٰ درجه کا هنر بلا صرف کثیر حاصل نہیں هوسکتا چنانچہ ڈیرهہ سو دو سو روپئے ادنیٰ شاگردي کي فیس میں دیئے جاتے هیں اور وہ فیس کاشتکاروں کي سالانه اوسط آمدنی کي تخمیناً آدهي هوتي هی هنر کے کام کي اُجرت کا بہت سا حصه اُس اجتناب کا صله هوتا هی جو اُس هنرمند کي تعلیم کے صرف کثیر میں سمجها جاتا هی *

همکو یهه ماننا چاهیئے که یهه تقریر ایسے لوگوں سے متعلق نهیں که وه ایسي کامل وحشیانه حالت میں هیں جو اِس علم کي منشاء سے خارج هی چنانچه وحشي اپنے تیرو کمان کے بنانے میں وه وقت صرف نهیں کرتے جو حظ بالفعل کے کسب و تحصیل میں صرف کرسکتے هیں اگرچه وه لوگ دور اندیشي اور محنت کرتے هیں مگر اجتناب یعني استعمال سرمایه سے اجتناب رکھتے هیں اُنکي ترقي کے پهلے درجه میں جب وه شکار کرنے اور مچھلي پکڑنے سے ترقي کر کے ایسي حالت کو پهونچتے هیں که اوقات اُنکي دودهه و دهي سے بسر هونے لگے اجتناب کا استعمال سمجها جاتا هی اور مویشیوں کے دودهه گوشت سے گذر کر کشتکاري کي حالت میں آني کے لیئے اُس سے بهت زیاده اجتناب کا اِستعمال درکار هی اور کارخانوں اور تجارتوں کي ترقي کے واسطے بهت زیاده هي اجتناب نهیں بلکه ایسا اجتناب درکار هوتا هی که اُسکو روز بروز ترقي هوتي رهے جس ملک میں صرف کشتکاري اوقات گذاري کا ذریعه هو وه ملک اپني حالت پر قائم رهتا هی اور جهاں طرح طرح کے کارخانه اور بڑي بڑي تجارتیں معمول و مروج هوں وه ملک ایک طرح پر قائم نهیں رهتا چنانچه وه سرمایه جس سے پچاس برس پهلے انگلستان والے تاجروں اور کارخانه داروں میں. اول درجه کے گنے جاتے تھے اُس بڑے اور کارآمدني سرمایه سے جو آج فرانس کو حاصل هی بلکه اُس گران سرمایه سے جو نیدرلینڈز کي بادشاهت میں جو اب قائم نهیں هی موجود تها بهت تهوڑا اور کم کارآمد تها اگر اِنگلستان والوں کا سرمایه اُسي حالت پر رهتا تو یهه لوگ اور ملک والوں سے دوسري یا تیسرے درجه پر پهونچ جاتے اب اگر حسب اِتفاق تجارت اُنکي بند هو جاوے یا کسي طول طویل لڑائي کے سبب سے اُنکے سرمایوں کي ترقي تنزل پاوے اور انکے حریفوں کے سرمایه روز بروز بڑھتے جاویں تو پھر وهي نتیجه پیدا هو سکتا هی *

واضح هو که اجتناب اور آلات کے استعمال کے باهمي تعلق بیان کرنے کے بعد اُن فائدوں کا بیان کرنا مناسب متصور هوا جو استعمال آلات پر مرتب هوتے هیں مگر یهه مطلب کچهه تو اس وجهه سے مختصر بیان کیا جاویگا که اُسکا مفصل بیان گو کیساهي اختصار سے کیا جاوے

هماري اس کتاب کے حدوں سے باھر نکل جاویگا اور دوسرے یہہ کہ جہاں کاریگروں اور مصنوعي چیزوں پر بحث کي گئي وھاں اسمضموں کي تحقیق بخوبي ھوئي اور کچھہ اس وجہہ سے کہ ھم بخوبي واقف ھیں کہ ھماري کتاب کے پڑھنے والے یہہ بات اچھي طرح جانتے ھیں کہ انسانوں کي قوتیں آلات کے استعمال سے بہت زیادہ بڑہ جاتي ھیں اگرچہ غالب یہہ ھے کہ کسي آدمي نے قواے انساني اور استعمال آلات کے تعلق اور نتیجے تفصیل وار نہیں سمجھے اور نہ آیندہ کو کوئي آدمي سمجھے گا تاکہ اُسکے ذریعہ سے زیادت قوت کا اندازہ کرسکے یہاں جو کچھہ ھم بیان کرنا مناسب سمجھتے ھیں وہ صرف اُن آلات کے چند حالات ھیں جو حرکت پیدا کرتے ھیں جسکو علمي اصطلاح میں قوت کہتے ھیں *

زمانہ حال کي پیداوار کو زمانہ قدیم کي پیداوار پر اسلیئے فضل و تفوق ھے کہ آج کل استعمال کلونکا ھوتا ھی چنانچہ ھمکو شبہہ ھے کہ اگر قدیم رومي سلطنت کے تمام باشندوں کے جان و مال کپڑا طیار کرنے پرصرف ھوتي تو ایک پوري نسل سے اتنا کپڑا تیار ھوتا جو صرف ضلع لنک شائر کے تہوڑے لوگ ایک برس میں تیار کرتے ھیں بلکہ یقین کامل ھی کہ جو کپڑا وھاں تیار ھوتا وہ اس کپڑے سے نہایت خراب ھوتا جن متحرک قوتونکا رومي یا یوناني استعمال کرتے تھے وہ صرف چھوتے قد کے جانور اور پاني اور ھوا تہیں اور ان قوتوں کو بھي بہت کم کام میں لاتے تھے چنانچہ ھوا سے صرف اتنا کام لیتے تھے کہ کشتیوں کو دھشت کے مارے کنارے کنارے لیجاتے تھے اور دریا کا برتاؤ آنے جانیکے واسطے کرتے تھے اور اسپر بھي کمال حسن و خوبي سے نکیا بلکہ جیسا پایا ویسا برتا دریاؤں کو نہروں کے ذریعہ سے نہ ملایا اور گھوڑوں کو صرف بوجھہ اُٹھانے اور گاڑي کھچوانے میں برتا تسپر بھي تسموں سے مدد لینا نسوجھا اور استعمال اس قوي کل کا جسکو ھم † چکي کہتے ھیں بہت کم کیا جسکے ایک چرخہ سے جو ھوا یا پاني یا بھاپ یا کسي حیوان کي قوت سے پھرتا ھے ایک لڑکے کے قبضہ میں ایسي قوت کا استعمال ھوجاتا ھے جو بعض وقتوں میں ھزار کاریگروں کے برابر ھوتي ھے *

† چکي اُن تمام کلوں کا نام ٹہرایا گیا جنمیں پہیہ اور چرخیوں وغیرہ سے کام ھوتا ھی

انسانوں کي قوت ایک پورے بادبانوں کے جنگے جہاز سے جسپر ستر بہتر توپیں لگي ہوتي ہیں نہایت عمدگي سے ظاہر ہوتي ہے مگر بات یہہ ہے کہ اگر مادوں پر حکومت کرنے اور بیجان چیزوں سے کام لینے اور اُسکے ساتہہ بہت بڑي ہولناک قوت پیدا کرنے اور نہایت نازک نازک کام اُسکے ذریعہ سے لینے کو انسان کي قوت کي کسوٹي قرار دیں تو انسان کي قوت و حکومت کا ظہور ایسي حیرت و تعجب سے اور جگہہ نہوگا جیسے کہ روئي کے بڑے کارخانہ میں ہوتا ہی چنانچہ بہت بڑا کارخانہ روئي کا جو ہمارے دیکھنے میں آیا وہ کارخانہ ہے جسکو مارزلینڈ صاحب نے ستاک پورت میں درست و مرمت کیا اور اسلیئے کہ اُس کارخانہ کے مشاہدہ سے کلونکي قوت اور نیز اسبات کي حقیقت کہ وہ کلیں قابو میں آنیکے قابل ہیں کمال وضوح سے واضح ہوتي ہی بیاں اُس کارخانہ کا مختصر مناسب سمجھا جیسے کہ ہمنے اُس کو سنہ ۱۸۲۵ ع میں مشاہدہ کیا *

واضح ہو کہ مارزلینڈ صاحب ایک میل دریاے مرسی اور ایک ایسے ٹکڑے زمین کے مالک تھے جو پاني کي دوشاخوں کے زمین میں گھس آنے سے زبان کي صورت جزیرہ نما بنگیا تھا اُس جزیرہ نما کي خاکنائے میں اُن صاحب نے زمین کے اندر اندر اتنا کشادہ ایک راستہ کیا کہ بڑے بڑے قطر کے ساتہہ پہیہ اُسمیں آجاویں اور اُسقدر پاني کو اُسمیں راہ ملے کہ وہ اُنکے گہومانیکے لیئے کافي وافي ہووے چنانچہ ان پہیوں سے عمودنما چرخوں میں حرکت دوري پہونچتي تھي اور اُن چرخوں سے وہي دوري حرکت اُن بہت سے افق نما چرخوں میں آتي تھي جو عمود کے چرخوں سے چھوٹے چھوٹے دندانہ دار پہیوں کے ذریعہ سے ملے جلے تھے اور ہر ایک افق نما چرخ ایک ایک کارخانہ کے کمرے کي چھت کے نیچے پھرتا تھا جو سو فٹ سے زیادہ طول طویل تھا اور جو پہیئے کہ دریا کے پاني سے چلتے تھے وہ تمام ایسي ایسي عمارتوں سے متصل تھے جو چھہ چھہ بلکہ سات سات منزل کي تہیں اور ہر منزل میں الگ الگ افق نما چرخے تھے اور افق نما چرخون سے چھوٹے چھوٹے تھوس پہیوں کے وسیلہ سے جنکو ڈھول کہتي ہیں اور وہ ہر کل کے بڑے چرخ سے علاقہ رکھتے تھے اور قسموں کے ذریعہ سے سب سے بڑے افق نما چرخ سے ملے ہوئے تھے وہ دورے حرکت جاري رہتي تھي اور منجملہ ان کمروں کے

بہت سے کمرے صاحب کے کام میں نہیں رہتے تھے چنانچہ وہ صاحب فی گھنٹہ یا فی روز یا فی ھفتہ کے واسطے ایک کمرے نے تھوڑے بہت صحن کو بطور کرایہ دیتے تھے اور افق‌نما چرخ کے کسیقدر حصہ کے برتاو کی اجازت دیتے تھے اور کرایہ‌دار اپنی کلونکو صحن خانہ میں قایم کرکے ڈھول اپنا اُس چرخ سے ملاتا تھا جو تیزی سے اُوپر گھومتا ھوتا تھا اور فی‌الفور اپنی چھوٹی کلوں کو چلتا پھرتا دیکھتا تھا چنانچہ اُسکی کل کے تمام پہیئے اور بیلن اور تکلے کمال تیزی سے چلنے لگتے تھے اور وہ تمام ایسی تیزی اور درستی اور استقلال سے حرکت کرتے تھے کہ آدمی کی کوششوں سے بہت زیادہ ھوتی تھی کلونکے کام میں قوت مادہ کیطرح ترقی فراواں اور تقسیم بے پایاں کے قابل ھی بعض کاموں میں وہ کلیں نہایت زور و شور سے چلتی تھیں اور بعض کاموں میں ایسی چلتی تھیں کہ تمام اصوات و حرکات انکی معلوم نہوتی تھیں کل اُس روئی کو پکڑکر جس سے گلوبند بنانے منظور تھے پاک صاف کردیتی تھی اور اُسکے ریشوں کا جنوبا شمالا سوت طیار کرتی اور اُسکو بل‌دیکر مضبوط دھاگے بناتی تھی اور آخرکار اُن دھاگوں سے ململ بنتی تھی بعد اُسکے جس اون سے کرتیاں بنانی منظور تھیں اُسکو اُسنے دبوچا اور اُس اون کا روئی کی نسبت بہت سی زیادہ ترکیبوں سے سوت طیار کیا اور رفتہ رفتہ کپڑا بن لیا فی‌الحقیقت جب سے دریاے مرسی بہتا ھی جسپر ھزاروں سال گذرے مارزلینڈ صاحب کے زمانہ تک جنھوں نے اُسکے پانی سے یہہ عمدہ کام لیا اُسکی تمام قوت بیفائدہ گئی جو ایسی اطاعت سے کام دینیکے قابل ھی *

کلوں میں یہہ بات عجیب ھی کہ ترقی بےپایاں کی قابلیت رکھتی ھیں اور جو حالات اُس کمیٹی نے جمع کیئے جو سنہ ۱۸۳۴ع میں کلوں اور کاریگروں کی تحقیق کے لیئے مقرر ھوئی تھی اُنکے ملاحظہ سے دریافت ھوگا کہ کوئی بات اس بات سے زیادہ منقوش خاطر نہیں ھوئی کہ تمام کلیں ترقی بےپایاں کے قابل ھیں جنکے سبب سے تھوڑے برسوں بعد ایسی ایجادیں بیکار ھوجاتی ھیں جنکو ایک زمانہ میں بڑے بڑے کام سمجھا کرتے ھیں *

ھولڈس ورتھہ صاحب جو مقام گلاسگو کے سوت کاتنے والے اور کل بنانے والے ھیں یہہ فرماتے ھیں کہ گلاسگو کی نہایت عمدہ عمدہ چکیاں

مینچسٹر کي اچھي اچھي چکیوں کي برابر ھیں جو تین چار برس پہلے بنائي گئیں تھیں ان صاحب کي کارروائي کي تاریخ سے ھماری راے مذکورہ بالا یعني کلوں کي قوت میں قابلیت تقسیم و ترقي بے پایان بخوبي ثابت ھوتي ھی *

کمیٹي نے صاحب موصوف سے یہہ سوال کیا کہ جب آپ نے اپنا کام شروع کیا تھا تو یہہ چکیاں کہاں سے حاصل کي تھیں مینچسٹر سے یا کہیں اور سے اُنھوں نے یہہ جواب ارشاد فرمایا کہ میں نے وہ کلیں مینچسٹر سے حاصل نہیں کیں بلکہ آپ اپنے ھاتھوں سے اُنکا بنانا چاھا مگر اچھے کاریگروں کے ھاتھہ آنے میں اتني دقت پیش آئي اور ھزاروں کا خرچ اِتنا معلوم ھوا کہ وہ اِرادہ پورا نہوا اور اُنکے بنانے سے باز رھا بعد اُسکے ایک قابل جوان اچھے کاریگر کو منتخب کیا اور اُسکے ھاتھوں بنوانا ٹھہرایا چنانچہ اُسکے آگے نقشے اور نمونے پیش کیئے اُس چابک دست اُستاد نے کمال سلیقہ شعاري سے وہ کلیں بنائیں جو پہلي چکي کے لیئے درکار تھیں پھر دو برس بعد میں نے دوسري چکي بنائي جسکي کلیں اُسي کاریگر نے تیار کیں اور پھر دو برس کے بعد تیسري چکي بہت بڑي تیار کي مگر اُسکي کلیں خاص اپنے ھاتھوں سے بنائیں *

اُنسے پوچھا گیا کہ تیسري چکي کي کلیں آپ نے اپنے ھاتھہ سے کیوں بنائیں جواب دیا کہ اُس کاریگر کو فرصت نتھي اور علاوہ اسکے یہہ بات بھي تھي کہ کل بنانے والے اپنے نقشوں کي تبدیل پر راضي نہیں ھوتے چنانچہ میں اُس کاریگر کو اِسبات پر قائم نکر سکا کہ وہ اُن ترقیوں کو پورا کرے جو مینچسٹر میں واقع ھوئي تھیں انتھیٰ *

ڈن لاپ صاحب سے یہہ بات پوچھي جاتي ھی کہ وہ امریکا کے کارخانوں کو گلاسگو کے کارخانوں سے کسیقدر پیچھے سمجھتے ھیں چنانچہ وہ جواب دیتے ھیں کہ تیس برس کے قریب قریب پیچھے سمجھتا ھوں مگر امریکا کے کار خانہ روز روز ترقي روز افزوں پر چڑھتے چلے جاتے ھیں اور وھاں کے لوگ بہت چالاک اور جفاکش ھیں بعد اُسکے اُنسے پوچھا گیا کہ اگر انگریزي کلیں انگریزي مہتمم سمیت امریکا کو روانہ کیجاویں تو آپ کے نزدیک امریکا والے اپنے کارخانونمیں ایسا کام کرنا سیکھہ جاوینگے جیسے کہ اس ملک کے لوگ کرتے ھیں جواب دیا کہ یہہ امر مسلم ھے،

کہ امریکا والے بھي ویسا هي کام کرنے لگینگے مگر پہلے اس سے کہ وہ لوگ اسبات کو حاصل کریں انگریز لوگ از بس مشاق هو جاوینگے اور واضح هو کہ یہہ تقریر انگلستان اور اسکات لینڈ کے حالات کے مقابلہ سے کیجاتي هے چنانچہ روئي کاتنی کا کام اسکات لینڈ والوں یعني همارے بھائي بندوں نے انگلستان والوں کے بعد شروع کیا اور هم لوگ اُن سے همیشہ پیچھے رهے هیں اور کبھي اُنکے برابر نہوسکے اور یقین واثق هی کہ آیندہ کو بھي برابر نہونگی *

ایک قوم کي تاریخ میں ساتھہ برس کا عرصہ بہت تھوڑا هوتا هے مگر باوجود اس تھوڑے عرصہ کے دخاني کلوں اور روئي کي کلوں سے انگلستان میں اور اسکات لینڈ کے جنوبي حصوں میں کیا کیا تبدیل و تغیر واقع هوئي چنانچہ اُن کلوں کي بدولت آبادي دوگني اور محنت کي اجرت دوچند سے زیادہ زیادہ هوگئي اور زمین کا کرایہ تگنے کے قریب قریب پہنچا اور اُسي باعث سے انگریز ایسی عام قرض کے متحمل هوگئے جو تگنے سے زیادہ هوگیا اور اُس محصول کي برداشت کرسکے جو چوگنے سے زیادہ هوا اگرچہ یہہ باتیں گونہ تکلیف سے خالي نہیں اور اُنہیں کي بدولت انگریز اپنے ملک سے اسباب باهر لیجانے کے عوض غیر ملکوں سے † کچے مصالح لانے لگے اور اسي سبب سے یہہ صورت پیش آئي کہ اناجوں کے قانون بدل گئي چنانچہ پہلے باهر کو غلہ لیجاتے تھے اور محصول ادا کرتے تھے مگر اب باهر لیجانا موقوف کیا بلکہ باهر سے لینابھي کچھہ کچھہ موقوف هوگیا اور اُن کلوں نے باریک اور گرم کپڑوں سے تمام دنیا کو پوشاک پہنائي اور کپڑے کو ایسا ارزاں کیا کہ اُسکے لطف و آسایش سے کامل اطلاع تک نہیں هوتي *

چبکہ انگریزوں کي تجارت کے جلسوں میں اسبات کي وجہہ معقول هاتھہ نہ آوے تو یہہ تسلیم نہیں هوسکتا کہ آیندہ ساتھہ برس کي ترقیاں گذشتہ ساتھہ برس کي ترقیوں کے برابر نہونگي روئي کي کلیں ابتک کمال بلوغ سے نہایت بعید هیں اس لیئے کہ حالات مذکورہ بالا سے یہہ صاف واضح هوتا هی کہ روئي کي کلیں روز روز ترقي پاتي جاتي هیں اور دخاني

† کچے مصالحوں سے همیشہ ایسي چیزیں مراد هونگي جنسے اور چیزیں طیار هوسکیں جیسے روئي چمڑہ لوهے وغیرہ سے کپڑہ اور جوتیاں اور آلات وغیرہ بنتے هیں

کُل عہد طفولیت میں ھے چنانچہ ھماري یاد کي بات ھی کہ پہلي پہل استعمال اُسکا کشتیوں میں ھوا اور گاڑیوں میں اُسکا برتاؤ حال میں ھي شروع ھوا اور ظن غالب ھے کہ بہت سي ایسي قوتیں قدرت کے کارخانہ میں مخفي پڑي ھیں اور اگر معلوم بھي ھوئي ھیں تو وہ ابتک برتي نہیں گئیں اور حقیقت یہہ ھے کہ اسوقت بیشمار بارآور آلات کا حال معلوم ھے مگر دیدہ و دانستہ اسلیئے اغماض اُنسے کیا جاتا ھی کہ وہ الگ الگ کام نہیں دیتے اور مجموعہ کي تاثیر ابتک دریافت نہیں ھوئي مثلاً چھاپے کا فن اور کاغذ یہہ دونو پہلے وقتوں کے ایجاد ھیں چنانچہ غالب ھی کہ چھاپے کا فن یونانیوں کو معلوم تھا اور رومیوں نے بیشک استعمال اُسکا کیا اس لیئے کہ شہر پومپے میں ایسي ایسي روٹیاں پائي گئیں کہ نان بائي کے نام کے شروع کے حروف اونپر اچھي طرح نقش کیئے ھوئے تھے اور کاغذ اتني مدت سے ملک چین میں مروج تھا کہ تاریخ اُسکي معلوم نہیں ھوتي مگر یہہ دونوں الگ الگ ھونے کي حالت میں کم قیمت تھے اور جبکہ اُسوقت مین بلبلي چمڑا سي بھاري قیمتي چیز جسپر رومي مصري لکھتے تھے اور پیپرس سي نازک چیز جو مصر کے ایک درخت کي چھال تھي لکھنے لکھانے کے واسطے عمدہ لوازم سمجھي جاتے تھے تو اسقدر بہت سے نسخوں کے بکنے کا یقین کامل نہ تھا کہ مول اُنکا چھاپے کے خرچ کو کافي ھوتا البتہ کاغذ چھاپے بدون زیادہ مفید تھا بہ نسبت اسکے کہ چھاپا بدون کاغذ کے مگر صرف اجرت ھي اُس محنت کي جو نقل و نسخ کے لیئے ضروري ھوتي بلا لحاظ اُن لوازم و مصالح کے جنکي امداد و اعانت سے لکھا جاتا ھے اسقدر گراں ھوتي کہ منجملہ عیاشي کي قیمتي چیزونکے کتابیں بھي سمجھي جاتیں مگر جبکہ یہہ دونو جو تنہا تنہا چنداں مفید نہ تھی باھم ملے تو اُنکا ملنا نہایت بڑي ایجاد انسانوں کي تاریخ میں سمجھا جاتا ھی *

بیان فائدے دوم یعني تقسیم محنت کا

واضح ھو کہ منجملہ اُن دو بڑے بڑے فائدوں کے جو اجتناب یعني استعمال سرمایہ سے حاصل ھوتے ھیں دوسرا فائدہ تقسیم محنت ھے *

ھم پہلے بیان کرچکے کہ تقسیم محنت کي نسبت تقسیم تحصیل اچھي اصطلاح ھے مگر آدم اسمتھ صاحب کي سند سے تقسیم محنت کي

اصطلاح نے ایسا رواج پایا کہ ہم بھي استعمال اُسکا کرینگے مگر یہہ بات یاد رھے کہ استعمال اُسکا ایسے وسیع معنوں میں کرینگے جو معنے آدم اسمتھہ صاحب کي مراد معلوم ہوتے ہیں اور معلوم ہونیکي وجھہ یہہ ھے کہ اگرچہ آدم اسمتھہ صاحب نے بحسب اپني عادت کے کہ وہ اصطلاحي معنوں کے بیان پر توجھہ نفرماتے تھے اُس اصطلاح کے معنے جیسیکہ مناسب تھے بیان نہیں کیئے مگر وہ اپني کتاب کے پہلے باب کے پچھلے حصہ میں اُن فائدوں کو جو ملکوں کي اندروني بیروني تجارت سے حاصل ہوتے ہیں منجملہ اُن فائدوں کے شمار کرتے ہیں جو تقسیم محنت پر مرتب ہوتے ہیں اور اس سے یہہ بات صاف واضح ہوتي ھے کہ تقسیم محنت سے اُنکي مراد تقسیم تحصیل ھی یا یہہ کہا جاوے کہ اُس سے اُنکي مراد ہر ایک شخص کا یا شخصوں کا جو کسي کام کے کرنے سے کچھہ پیدا کرتا ھی یا کچھہ پیدا کرتے ہیں ایک ایک قسم کے کاموں میں مصروف رکھنا ھی *

جو جو فائدے کہ تقسیم محنت سے حاصل ہوتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب نے اُنکو تین مختلف سببوں سے منسوب کیا ھی پہلے ہرکاریگر کي چستي و چالاکي کي ترقي دوسرے مراعات اُسوقت کي جو عموماً ایک کام چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف ہونے سے ضایع ہوجاتا ھی تیسرے بہت سي کلوں کا ایجاد ہونا جو محنت کو آسان و مختصر کرتي ہیں اور اُنکي بدولت ایک آدمي بہت سے آدمیوں کا کام دے سکتا ھی *

آدم اسمتھہ صاحب ھي سب سے پہلے مولف ہیں جنھوں نے تقسیم محنت کي بہت سي تاکید فرمائي چنانچہ اُن مثالوں کي قوت اور گوناگوني کے سبب سے جن مثالوں سے اُنھوں نے تقسیم محنت کي تشریح کي ھی اُنکي کتاب کا پہلا باب نہایت دلچسپ اور نہایت مشہور ھی مگر کہیں کہیں مثل اُن لوگوں کے جو نئے نئے اصول دریافت کرتے ہیں تقسیم محنت کے فائدوں کي تعریف بہت مبالغہ سے کي اور کہیں کہیں بیان شافي سے کوتاھي ہوتي اور یہہ کلام اُنکا کہ اُن تمام آلات کا ایجاد ہونا جنکے ذریعہ سے محنتیں آسان و مختصر ہوجاتي ہیں تقسیم محنت کي بدولت ظہور میں آیا نہایت عام ھی یعني یہہ ظاہر ہوتا ھی کہ کاریگروں نے ھي انکو ایجاد کیا اور حال یہہ ھی کہ منجملہ ہمارے عمدہ عمدہ آلات کے بہت سے آلات ایسے لوگوں نے ایجاد کیئے کہ وہ پیشہ ور

کاریگر نتھے اور کبھي اُن کاموں میں مصروف نہیں رھے جو کام اُن اوزاروں کي بدولت سہل اور آسان ھوجاتے ھیں چنانچہ یہہ بات بخوبي ثابت ھی کہ ارکرائیٹ صاحب ذات کے نائي تھے اور کپڑا بنی کي کل کو ایک پادري صاحب نے ایجاد کیا لیکن اگر ھم یہہ بات کہیں کہ کلوں کے استعمال سے محنت کي تقسیم ظہور میں آئي یعني بہت سے کاریگر ھوگئیے تو شاید زیادہ راست درست آوے ھر آدمي کے پاس اکھڑ لوگوں میں ھر قسم کا آلہ ھوتا ھی اور ھر شخص اُس آلہ سے کام کرسکتا ھی اور جب کہ ترقي یافتہ لوگوں میں وحشیانہ حالت کے سیدھے سادھے چند اوزاروں پر عمدہ عمدہ کلیں اور طرح طرح کے اوزار سبقت لیجاویں تو صرف وھي لوگ آپ کو بڑے بڑے کارخانوں میں مصروف کرسکتے ھیں جو کلوں کي امداد و اعانت سے کام چلاسکتے ھیں اور اُن اوزاروں کے برتاؤ میں تعلیم یافتہ ھیں جنکے ذریعہ سے کارخانوں کے کام آسان ھوجاتے ھیں اور محنت کي تقسیم اُنکا ضروري نتیجہ ھی مگر حقیقت یہہ ھی کہ اوزارونکا استعمال اور محنت کي تقسیم ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ کر اسطرح پر عمل کرتے ھیں کہ اُنکے اثر علحدہ نہیں ھوسکتے یعني وہ باھم لازم اور ملزوم ھیں چنانچہ ھر بڑي کل کي ایجاد کے بعد محنت کي تقسیم بہت کثرت سے ظاھر ھوتي ھی اور ھر تقسیم محنت کي کثرت کے بعد نئي نئي کلیں ایجاد کیجاتي ھیں *

واضح ھو کہ کاریگروں کي بڑھي ھوئي چالاکي اور اُن کے وقتوں کا ضایع نہونا جو ایسے ضایع ھوتے ھیں کہ ایک کام کو ادھورا چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف ھو جاتے ھیں دونوں باتیں اُسیقدر توجہہ اور التفات کے شایاں اور سزاوار ھیں جتنی کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اُن پر توجہہ فرمائي اور یہہ دونوں باتیں تقسیم محنت کے نتیجے ھیں اور منجملہ اُن کے کاریگروں کي چالاکي بڑا نتیجہ ھی مگر آدم اسمتھہ صاحب نے تقسیم محنت کے اور ایسے فائدوں کے بیان میں کوتاھي کي جو مذکورہ بالا فائدوں سے نہایت عمدہ ھیں *

ان فائدوں میں ایک بڑا فائدہ اس بات سے حاصل ھوتا ھی کہ جسقدر سعي و محنت ایک معین نتیجہ حاصل کرنے کے لیئے ضروري درکار ھی اُسقدر دوڑ دھوپ ویسي ھي سیکڑوں ھزاروں نتیجوں کے لیئے

کافي وافي هوسکتي هي چنانچه ڈاک اس فائدہ کے ثبوت کے لیئے مشہور مثال هے اسلیئے که جسقدر محنت مقام فالوتهه سے مقام نیویارک تک صرف ایک چٹھي پہونچانے کے واسطے ضروري هوتي هی اُسیقدر محنت پچاس چٹھیوں کے لیئے اور قریب قریب اُسي محنت کے دس هزار چٹھیوں کے لیئے بهي کافي هوسکتي هی یہانتک که اگر هرشخص اپنے اپنے خطوں کے پہونچانے میں کوشش کرے تو ایک بڑے سوداگر کي تمام عمر سفر میں هي بسر هوجاوے اور وہ اپنے اُن تمام خطونکو پهنچانسکے جو ڈاک کے ذریعه سے ایکدن میں پہونچ سکتے هیں غرضکه چند آدمیونکي محنت سے جو صرف چٹهیات کے پہونچانے میں باهم مصروف هوتے هیں ایسے نتیجے ظهور میں آتے هیں که اگر تمام یورپ کے لوگ تنها تنها کوشش کریں تو وہ اُنسے هرگز پیدا نهو سکیں *

اور گورنمنت کي فائدہ رساني بهي اسي اصل پر موقوف هی بڑے اکهڑ لوگوں میں هر شخص اپني جان و مال کے بچاؤ کے واسطے خاص اپني جان پر بهروسا رکهتا هی چنانچه بلحاظ اُن مطلبوں کے همیشه اُس کو هوشیار و مسلح رهنا پڑتا هی اور جو مال که اُس کے پاس هوتا هی منقوله هونا اُس کا اِسلیئے ضروري سمجهتا هی که وہ مال اپنے مالک سے علیحدہ نرهے اور تمام خیالات اوراوقات اُس کے پناہ ڈهونڈنے اور دشمن سے بهاگنے میں صرف هوتے هیں اور باوصف اُن جانکاهیوں کے یهه مدعا اُسکا پورا پورا حاصل نهیں هوتا چنانچه ایک اِبیسنیا کے گرد نواح کے باشندے نے بروس صاحب سیاح سے یهه عرض کیا که اگر کوئي بڑا بوڑها آدمي یهاں تمهاري نظر پڑے تو آپ یهه سمجهیں که یهه شخص اور کهیں کا رهنیوالا آدمي هی یهاں کا رهنیوالا نهیں اِسلیئے که یهاں کے رهنیوالے عین جواني میں برچهي سے مر جاتے هیں یعني امن و امان اُنکو نصیب نهیں هوتي *

مگر جو محنت که هر ایسا شخص اُٹهاتا هی جو اپني حفاظت اپني جان پر منحصر رکهتا هی وهي محنت چند آدمیوں کي اپني حفاظت بلکه گروہ کثیر کي نگهباني کے واسطے قدر کافي سے زیادہ هوتي هے اور اسي اصل محکم پر حکومت کي اصل قائم کیجاتي هی معلوم هوتا هے که هر حکومت کا مدار ایسا بیدار مغز آدمي هوا هوگا که اُسنے اطاعت کي

عوض میں خلق کي حراست منظور کي هوگي حاکم اور اُسکے رفیقوں اور اور ملازموں پر واجب و لازم هوتا هی که غریبوں کو ظلم و تعدي سے بچاویں اور مکر و فریب سے محفوظ رکهیں اور بلحاظ ملک کے اندر کے ظلم و تعدي کے جسکا خوف تربیت یافته لوگوں کو دامنگیر رهتا هی یهه حیرت هوتي هی که کیسے تهوڑے سے آدمي لاکهوں کي پاسباني کرسکتے هیں جیسے که پندره هزار جنگي اور پندره هزار سے کم چوکیدار اور حاکم گریٹ برٹن کے ایک کرور ستر لاکهه باشندوں کي جان و مال کي حفاظت کرتے هیں اور کوئي تجارت ایسي نهیں که جسمیں اُن آدمیوں کي نسبت جو اس بڑے کام میں مصروف و مشغول رهتے هیں بہت سے لوگ سرگرم نهوں*

مگر یهه بات ظاهر هی که محنت کي تقسیم جو حکومت کي اصل و اصول تسلیم کي گئي کچهه کچهه برائیوں پر بهي مشتمل هی چنانچه جو لوگ حفاظت ملک کي کرتے هیں اُنکو اختیار و حکومت تفویض هوني ضرور هی اور جو لوگ اپني حفاظت، کا بهروسا اوروں پر رکهتے هیں وہ اپنے وسائل حفاظت کو ضایع کر دیتے هیں اور حفاظت کے اراده اور همت کو کهودیتے هیں یعني آرام طلب هو جاتے هیں اور ایسي صورتوں میں حکام و رعایا کا لین دین ایسي اُصول پر نهیں هوتا که جنکي رو سے اور معمولي معاوضے هوتے هیں چنانچه حکام اپني خدمتوں کا معاوضه ٹهیک ٹهیک اپني رعایا سے نهیں لیتے بلکه جو کچهه که جبر و هیبت سے حاصل هوسکتا هی وه اسطرح پر چهین لیتے هیں که رعایا کے صرف آینده پیداوار کي قوتوں کو کچهه نقصان و مضرت نهیں پهونچتي اور حقیقت یهه هی که حکام اکثر زیاده لیتے هیں اسلیئے که اگر هم دنیا پر نظر ڈالیں تو یهه امر دریافت هوگا که ایسي حکومتیں تهوڑي سي هیں جنکے ظلم و تعدي سے رعایا کے اقبال و دولت کو بهت ضرر نهیں پهونچتا چنانچه جب هم لوگ افریقه اور ایشیا کے ظلموں کے حالات پڑهتے هیں جهاں لاکهوں آدمی اپنے عیش عشرت کو اپنے ظالم حاکموں کے توهمات کے مقابله میں خاک سیاه سمجهتے هیں تو بري حکومت کي برائیوں کو غایت درجه کي برائیاں تصور کرتے هیں جو انسانوں پر عاید هو سکتي هیں مگر یهه برائیاں اُن برائیوں کے مقابله میں محض ناچیز هیں جو عدم حکومت کي صورت میں پیش آتي هیں چنانچه مصر اور ایران اور برهما کے باشندے یا اُنسے

گھٹکو † دھومي اور اشنتي کے رهنے والے نیوزیلنڈ کے غیر محکوم باشندوں کے مقابلہ میں حفظ و سلامت کے مزے اُٹھاتے هیں عدم حکومت کي قباحت لوگوں کو اسقدر شدید معلوم هوتي هی که وہ هرقسم کا ظلم اسلیئے خوشي سے اُٹھاتے هیں کہ عدم حکومت کي مضرتوں سے محفوظ رهیں وہ مختلف تفاوت جو انسانوں کي قوموں میں پائي جاتي هیں باعث اُنکا اُن مدارج کي رو سے قایم کیا جا سکتا هی جن جن درجوں میں وہ عمدہ عمدہ حکومتوں کے محکوم هیں اور وہ تفاوت ایسے بڑے تفاوت هیں کہ بعض بعض اوقات هم بهول جاتے هیں کہ تمام انسان ایک هي نسل سے هیں اگر بري سے بري حکومت عدم حکومت سے بهتر پائي جاوے تو یہہ بات لازم آتي هی کہ نهایت عمدہ حکومت کے فائدے بے نهایت هونگے نهایت عمدہ حکومتیں جو دنیا میں هوئیں وہ گریٹ برٹن اور ان ملکوں کي حکومتیں هیں جو گریٹ برٹن کے اصول و قواعد سے نکالي گئیں مگر ابهي تک اُس کمال سے بهت دور پڑي هیں جسکے وہ قابل معلوم هوتي هیں ان حکومتوں میں چهوٹے چهوٹے کاموں کو ایسے لوگ انجام دیتے هیں جو خاص اُنهیں کے لیئے تعلیم پاتے هیں اور بڑے بڑے کام اُنکے قبضہ قدرت سے خارج هیں اور اس باعث سے یہہ خیال کیا جاتا هی کہ علم سیاست مدن کي تحصیل و تکمیل جو نهایت وسیع اور دشوار علم هی بڑے پایہ کے لوگونسے قدرتي تعلق رکهتي هی یا وہ علم ایسے وقتوں میں حاصل هوسکتا هی جو محنت کي دوڑ دهوپ کے بکهیڑوں سے محفوظ هوویں جهاں کهیں کہ حاکم ظالم هوتے هیں اور تمام کامونکا مدار اُنپر هوتا هے تو وهاں بڑي بڑي برائیاں کچهہ تو اُنکي جهل و حماقت سے اور کچهہ اُنکے غیظ و غضب سے پیدا هوتي هیں اور جهاں کهیں کہ لوگوں کو حکومت میں دخل و شرکت هوتي هی اگر وهاں برائیاں پیدا هوں تو اُن کا خاص باعث یہہ هوتا هی کہ وہ حکومت فضل و هنر سے عاري هوتي هی مگر اُمید قوي هوتي هی کہ تقسیم محنت کي کثرت استعمال سے جو ایک ایسے اصل محکم هی جسپر حکومتونکي بنیاد قایم هی اُن لوگوں کے بهت عمدہ تعلیم کے اهتمام کي بدولت جو امورات سلطنت کو انجام دیتے هیں

---

† دهومي اور اشنتي یہہ دونوں سلطنتیں افریقہ کے مغربي حصہ میں هیں اور باشندے وهاں کے نهایت بیرحم اور وحشي هیں *

هم غريب حاكموں كي جهل و نا تجربه‌كاري سے بهي ايسے هي محفوظ رهينگے جيسے كه آج أنكے ظلم و نا انصافي سے مامون رهتي هيں *

تقسيم محنت كا دوسرا نتيجه جسكو آدم إسمتهه صاحب نے تصريح و توضيح سے نهيں بيان كيا وه قوت هى جسكے ذريعه سے هر ايك تجارت كرنيوالي قوم علاوه اپنے ملك كے فائدوں كے دنيا كے أن حصوں سے جنميں تجارت هوتي هى قدرتي اور كسبي فائدوں كو حاصل كرتي هى كرنل ٹارنز صاحب نے جو اول مولف هيں غير ملك كي تجارتوں كو تقسيم محنت ميں شامل كيا هى چنانچه أنهوں نے قوموں كي باهمي تجارتوں كو ملكي تقسيم محنت كا خطاب ديا *

معلوم هوتا هى كه خدا كي قدرت نے يهه إراده كيا كه ايك كو دوسرے سے ربط و تعلق هونے سے تمام دنيا كے باشندے تجارات و معاملات كے ذريعه سے ايك خاندان والوں كي طرح باهم منوط و مربوط رهيں چنانچه بلحاظ اس بڑے مطلب كے هر ملك و ولايت بلكه هر ضلع اور پرگنه ميں پيداواروں كو طرح طرح سے مختلف كيا اور اسي مطلب كے واسطے مختلف نسلوں كي حاجتوں اور أنكے حاصل اور پيداواروں كي قوتوں كو جدا جدا كيا اگلے لوگوں كي دولت پر جو زمانه حال كي دولت سبقت ليگئي سارا باعث أسكا يهه هى كه هم لوگ اگلے لوگوں كي نسبت طرح طرح كي چيزوں كا برتاؤ كرتے هيں چنانچه هر سال إنگلستان ميں تخميناً تين كروڑ پونڈ چائے بيگانه لوگوں سے ليتے هيں اور مقدار مذكور كے خريدنے اور لانے ميں دو كروڑ پچيس لاكهه روپئے كے قريب خرچ هوتے هيں يعني في پونڈ باره آنے صرف هوتے هيں اور يهه اتنا روپيه هى كه پينتاليس هزار آدميوں كي أجرت كي برابر هوتا هى جبكه هر آدمي كي مزدوري في سال پانسو روپيه قرار ديئے جاويں اور انگريز لوگ كاشتكاري كے ذريعه اور كوئيلے كي كهانوں كے وسيلے سے اور بجائے باره آنه في پونڈ كے بيس روپيه في پونڈ خرچ كرنے سے يعني بجائے پينتاليس هزار آدميونكي أجرت كے باره لاكهه آدميونكي أجرت كے لگانے سے عمده سے عمده چائے تيار كر كر چين كے محتاج نرهنے كا فخر حاصل كر سكتے هيں مگر باره لاكهه آدمي أن آدميوں كے برابر هيں جو بلاد إنگلستان ميں كهيت كيار كرتے هيں مگر ايك هي تجارت سے كه وه بهي كچهه بڑي تجارت نهيں اتني

چائے حاصل ہو جاتي ھی اور غالب یہہ ھی کہ یہہ چائے اُس چائہ سے بہتر ہوتي ھی جو اِنگلستان کے باغوں اور سارے کھیتوں میں بونے سے حاصل ہوسکتي *

چین اور اِنگلستان کي آب و ھوا میں اختلاف ھونے کے سبب سے چائے کے بونے اور تیار کرنے کي نسبت انگریزوں کو خریدنے میں بڑا فائدہ متصور ھی مگر بہت سے فائدہ کا باعث محنت کي اُجرت کا اِختلاف ھی جو دونوں ملکوں میں معمول و مروج ھی چائے کے بونے اور اُس کے پتوں کي تیاري میں بہت سا وقت ضائع ھوتا ھی اور بہت سے توجہہ درکار ھوتي ھی بلاد چین میں استدر اجرت کم ھی کہ ایسے ایسے کاموں یعني پتوں کي تیاري سے چائے کي لاگت کچھہ بہت زیادہ نہیں ھوجاتي اور انگلستان میں اتنا خرچ پڑتا ھی کہ وہ گوارا نہیں ھوسکتا اور جبکہ ایسي قوم جسکي پیداوار کي قوتیں اور اُن قوتوں کے باعث سے محنتوں کي اجرتیں بہت بڑي ھیں اپنے لوگوں کو ایسے کاموں کا منصرم کرے جو کم تربیت یافتہ لوگوں کي سستي محنتوں سے انجام پاسکتے ھیں تو وہ قوم ایسي جہل و حماقت میں مبتلا ھے جیسے کہ کاشتکار آدمي گھڑدوڑ کے گھوڑوں سے ھل چلاوے *

تقسیم محنت کا ایک اور بڑا نتیجہ خوردہ فروشي ھی اور خوردہ فروش وہ لوگ کہلاتے ھیں کہ کچي یا پکي جنسوں کے پیدا کرنے میں بذات خود مصروف نہیں ھوتے بلکہ وہ اُن جنسونکو اُنکے آخری خریداروں تک ایسے وقتوں اور مقداروں میں پہنچاتے ھیں جنمیں اُنکو مطلوب ھوتي ھیں اور آرام و راحت حاصل ھوتي ھے جب کہ ھم لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب کے نقشوں پر نظر کریں اور یہہ بات سوچیں کہ اس نہایت آباد صوبہ میں تمام انگلستان کے باشندوں کے دسویں حصہ سے زیادہ زیادہ لوگ آباد ھیں اور جسقدر روپیہ کہ تمام انگلستان میں صرف ھوتا ھے اُسکا پانچواں حصہ اُسمیں صرف ھوتا ھے اور جو کچھہ کہ صرف اُس صوبہ کا ھی وہ صرف اُسکے ذریعوں سے حاصل نہیں ھوتا بلکہ تمام تربیت یافتہ دنیا کے وسیلوں سے حاصل ھوتا ھی تو یہہ بات عجیب اور غریب معلوم ھوتي ھی کہ اتنے لوگوں کي خوراک وغیرہ جو روزمرہ اُنکي حاجتوں کو پورا کرے کہاں سے آتي ھی مگر خوردہ فروشوں کے ذریعہ سے

یہہ امر دشوار اسلیئے حل ہوجاتا ھے کہ خوردہ فروش جو اپنے اپنے خریداروں کے دایرہ کا مرکز ہوتا ھے اُنکي حاجات ضروریہ کي اوسط تعداد ازروے تجربہ جانتا ھے اور تہوک بیپاري جو جنسوں کے پیدا کرنے والے اور خوردہ فروشوں کے درمیان میں واسطہ ہوتا ھے اپنے خریداورں یعني خوردہ فروشوں کي مانگ کي اوسط مقدار ازروے تجربہ بخوبي سمجھتا هی اور اسي انداز کے موافق پیدا کرنے والوں سے خرید کرتا ھے اور بیپاریوں کے خرید کي وسط مقدار سے وہ اصول حاصل ہوتے هیں کہ حسب‌لحاظ اُنکے پیدا کرنے والے بڑي بڑي رسدونکا انتظام کرلیتے هیں خوردہ فروشوں کے ذخیروں کي آمادگي اور تقسیم در تقسیم سے جو فائدے ہوتے هیں اُنکے شرح و بیان کي ضرورت نہیں چنانچہ بجاے اُسکے کہ کسي چرواہے سے ایک بیل پورا خریدیں قصائي سے ایک تکڑے کے خریدنے میں فائدہ ھے اور یہہ وهي فائدے هیں کہ پہلے اُنپر اشارہ کیا گیا کہ خوردہ فروش اُس اوسط وقت کي مناسبت سے منافع حاصل کرتے هیں جسمیں سوداگري کے ذخیرے اُنکے قبض و تصرف میں رهتے هیں *

اب اسبات کے ثبوت پر بحث کرتے هیں کہ محنت کي تقسیم اجتناب یعني استعمال سرمایہ پر زیادہ تر منحصر ھے چنانچہ آدم اسمتھہ صاحب فرماتے هیں کہ ایسے اکھڑ لوگوں میں جہاں محنت کی تقسیم کا نام و نشان بھي نہیں پایا جاتا اور مبادلے بہت کم ہوتے هیں اور هر شخص اپنے لیئے سازو سامان درست کرتا هی یہہ بات ضرور نہیں کہ لوگوں کے کام جاري رهنے کے واسطے ذخیرے پہلے سے جمع رکھے جاویں اور هر شخص اپني دوڑدھوپ سے اپني حاجتوں کے پورا کرنے میں سعي و محنت کرتا هی چنانچہ جب وہ بھوکا ہوتا هی تو جنگل کو شکار کے لیئے جاتا هی اور جب کہ کرتا اُسکا پھٹا پورانا ہوجاتا هی تو کسي جانور کي کھال سے وہ ملبوس بناتا هی اور جب کہ گھر اُسکا کنڈھر ہونے لگتا ھے تو وہ درختوں اور اُنکے آس پاس کي متي سے بحسب اپني تاب طاقت کي مرمت کرتا ھے لیکن جب کہ تقسیم محنت بخوبي رواج پا جاتے ھے تو ایک آدمي کي پیداوار اُسکي حاجتوں کے تہوڑے حصہ کے لیئے کافي وافي ہوسکتي ھے اور اُن حاجتوں کا بہت سا حصہ اور آدمیوں کي محنتوں سے انجام پاتا هی جنکي پیداوار کو اپني پیداوار یا اپني پیداوار کي

قیمت سے خرید کرتا هی لیکن خرید اُسکي اُسوقت تک ممکن نهیں که پیداوار اُسکي تمام هوکر فروخت نهوجاوے اسلیئے یهه بات ضرور هی که مختلف مختلف اسبابوں کے ذخیرے کسي جگهه جمع هونے چاهیئیں جو اُسکي پرورش کے واسطے کافي هوویں اور اُسکے کام کے لوازم اور آلات کو اُسوقت تک بهم پهونچاسکیں که کام اُسکا پورا هوکر فروخت هوجاوے چنانچه جولاها اپنے کام کاج پر جب تک مصروف نهیں هوسکتا که اُسکي مصروفیت سے پیشتر کسي نه کسي جگهه خواه اُسکے قبضه میں یا کسي اور آدمي کے قبضه میں ایسے ذخیرے جمع نهوویں که اُسکي پرورش کے واسطے اور نیز اُسکے اتمام کام کے واسطے اُسوقت تک کافي وافي هوں که اُسکا تانا بانا تمام هوکر فروخت هوجاوے غرض که موجود هونا ایسے ذخیرونکا پیشتر اس سے ضروري و لابدي هی که وه ایک مدت تک کام میں مصروف رهی انتهی *

گمان غالب هے که امر مذکوره بالا غلط بیان کیا گیا اسلیئے که بهت سے حال ایسے هیں که پیدا هونا اور بکنا اُنمیں برابر هوتا هی محنت کي نهایت عمده تقسیمیں وه هیں که اُنکي روسے چند آدمیوں کو باقي آدمیوں کي حفاظت اور تعلیم کا کام تفویض کیا جاتا هی لیکن خدمات اُنکي جب پوري هوجاتي هیں تب بکتي هیں اور یهي بات اُن سب پیداواروں پر صادق آتي هی جنکو خدمات کے نام سے پکارتے هیں باقي اور کسي صورت میں ضروري نهیں جیسے که آدم اسمتهه صاحب کے لفظونسے مستفاد هوتا هی که تحصیل کے کسي کام میں آدمي کے مصروف هونے سے پهلے پهلے ذخیرونکا جمع هونا چاهیئے تا که خوراک اور لوازمات اُسکو اُسوقت تک بهم پهونچیں که اُسکا کام پورا هوکر فروخت هوجاوے هاں یهه بات مسلم هی که وه اسباب اُسکو بهم پهونچتي رهیں مگر پهلے اس سے که وه کام اپنا شروع کرے جمع هونا اُنکا ضروري نهیں اسلیئے که وه چیزیں اُس زمانه میں پیدا هوسکتي هیں جب تک اُسکا کام جاري هے چنانچه ایک تصویر کے شروع هونے اور بکنے میں برس گذر جاتے هیں لیکن مصور کا کام شروع هونے سے پهلے اُسکي معاش اور تمام اوزار و لوازم بابت اُن برسونکی خرچ کے جو درمیان میں گذرے شمار و قطار میں نهیں آتے بلکه اُسکي محنت کے زمانه میں وقتاً فوقتاً پیدا هوتے رهتے

ہیں مگر غالب یہہ ہی کہ آدم اسمتھہ صاحب کي یہہ مراد نہیں کہ اُس قسم کي امداد مناسب جو کام کے زمانہ میں درکار ہووے انصرام اُسکا پہلے اس سے ہونا چاہیئے کہ وہ کام شروع ہووے جسکو اُس امداد واعانت کي ضرورت ہو بلکہ مراد اُنکي یہہ ہی کہ جب کام شروع ہووے تو ایک ایسا ذخیرہ یا مخرج موجود رہے جس سے وہ مددیں حاصل ہوتي رہیں جو اُسکے لیئے درکار ہوتي جاویں اور اُس ذخیرہ میں بعض بعض چیزیں بشکل روپیہ کے موجود رہیں چنانچہ مصور کے پاس چربہ کا ہونا اور جولاھے کے پاس کوچ وتر اور اَور لوازمات کا اتنا کافي ہونا ضروري نہیں کہ کام اُنکا پورا ہوجاوے بلکہ اتنا ضروري ہے کہ وہ کام اپنا شروع کرسکیں بعد اُسکے بلحاظ اُن جنسوں کے جو کاریگر کو ایندہ درکار ہوتي ہیں بارآور ہونا اُس ذخیرہ کا کافي وافي ہی جسپر وہ کاریگر بھروسہ رکھتا ہی تاکہ اُسکي حاجتوں کو پورا کرتا رہے *

اب اگر کسي کاریگر کو کسي کام میں مصروف رہنے کے واسطے سرمایہ کا اِستعمال شرط ضروري ہی تو یہہ امر نہایت واضح ہی کہ پیدا کرنیوالون کے گروھوں کو بذریعہ اپنے علیحدہ علیحدہ محنت کے ایک کام میں متفق ہونیکے واسطے بہت سا سرمایہ درکار ہوگا اور ایسي صورتوں میں طیار شدہ جنسوں کي قیمت کا مختلف پیدا کرنیوالوں میں ہر شخص کي محنت کي مناسبت سے تقسیم ہونے کے واسطے بہت بڑے سرمایہ کا مدت تک اِستعمال میں رھنا ضرور ہے یا یہہ کہا جاوے کہ بہت بڑے اِجتناب کي ضرورت پڑتي ہی قدرت کي رو سے ہر شخص اپني اپني ذاتي محنت کي پیداوار کا مالک ہوتا ہی مگر جہاں کہیں بہت سي تقسیم محنت ہوتي ہی تو وہاں کل پیداوار کا مالک ایک آدمي نہیں ہوسکتا چنانچہ ہم اُن لوگوں کي تعداد اگر شمار کریں جو صرف ایک گلوبند یا لیس یعنے قیطوں یا فیتہ کے تھان کي طیاري میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ کئي ہزار آدمي ہونگے بلکہ کئي دس ہزار ہونگي اور جب کہ تعداد اُنکي کثیرو وافر ہی تو یہہ بات صاف ہی کہ اگر یہہ لوگ اُسکي طیاري میں حقوق اپنے دریافت بھي کر سکیں توبھي آپ کو مالک نہ سمجھینگے اور سب اپنے حق رسي کے واسطے فروخت اُسکي نکرسکینگے *

لیکن یہہ مشکل محنت کرنیوالوں میں سے اُن لوگوں کے تمیز کرلینے سے حل ہو جاتي هی جو جنس کي تیاري میں پیشگي سرمایہ سے امداد و اعانت کرتے ہیں اور یہہ امتیاز اُن لوگوں کا اکثر کارخانہ دار اور کاریگر مزدور کي اصطلاح سے ہوتا هی اور اس مشکل کے حل ہونے کے واسطے یہہ بھي ضرور هی کہ مختلف سرمایہ والوں اور کاریگروں کو جو الگ الگ کاموں میں مصروف ہوتے ہیں الگ الگ گروهوں میں ترتیب دیا جاوے اور ہر سرمایہ والے کي یہہ صورت ہوني چاهیئے کہ جب وہ جنس سے کنارہ کرے یعني اِس جنس کو دوسرے شخص کے ہاتھہ بیچکے کھونچکے تو وہ اپنے خریدار قائم‌مقام سے اپنے سرمایہ اور اپنے کاریگروں کي محنت کی قیمت لیوے رنگین گلوبند یا لیس یعنے فیتہ کے تھان کي تیاري کا حال ایسا دلچسپ هی کہ وہ بیان کے قابل هی چنانچہ بیان اُسکا یہہ هی فرض کرو کہ جس روئي سے وہ بنایا جاتا هی اُسکو کسي ٹنسسي یا لوئیزیانہ کے زمیندار نے بویا اور اُسکے بونے کے واسطے زمین کے بنانے اور درختوں کے لگانے اور اُنکي نگہباني کرانے میں برس روز سے زیادہ زیادہ پھولنے پھلنے سے پہلے پہلے مزدور لگائے اور جب کھیتي پک پکاکر طیار ہوئي تو بہت عمدہ کلوں کي مدد سے بنولہ روئي سے نکالنے میں بہت محنت صرف ہوئے اور جب روئي صاف پاک ہوکر طیار ہوئي تو اُسکو دریاے مسسسپي سے شہر نیوآرلینز کو لادہ باندہ کر لیگئے اور وہاں جاکر روئي کے بیپاري کو وہ روئي دي اور جس قیمت سے وہ بکي وہ اسقدر کافي تھي کہ اول تو زمیندار کي وہ اُجرتیں ادا ہوئیں جو اُسنے اُن مزدوروں کو دي تھیں جنکو اُسنے روئي کے پیدا کرنے اور بھجوانے میں مصروف رکھا تھا اور دوسرے اُسکو اُس قیمت سے وہ منفعت حاصل ہوئي جو اُسوقت سے مناسبت رکھتي تھي جو مزدوروں کے دینے اور روئي کے کے بیچنے میں صرف ہوا یا یوں کہیں کہ جو اجتناب اُسنے اپنے روپیہ کے اِستعمال سے مدت تک کیا اُسکي عوض میں اُسکو منافع حاصل ہوا یا اُس خوشي کا بدلا سمجھا جاوے جو اُسکو جب حاصل ہوتي کہ وہ شخص اپنے کاریگروں کو روئي بونیکے جگہہ عیش و نشاط بالفعل کے لیئے مصروف رکھتا بعد اُسکے نیوآرلینز کے بیپاري نے اُس روئي کو پانچ چھہ مہینے رکھکر لورپول کے سوداگر کے ہاتھہ فروخت کیا اگرچہ نیوآرلینز میں

اُسپر کچھہ محنت صرف نہوئي اور کوئي ایسا امر اِتفاقي پیش نہ آیا جسکے ذریعہ سے قیمت اُسکي بڑہ جاتي مگر قیمت اُسکي صرف بیپاري کے منافع کے سبب سے بڑہ گئي اور وہ منافع اُس اجتناب کا عوض ہوتا ہی جو اُسنے اُس حظ نفساني کي روک تھام میں پانچ چھہ مہینے کیا جو ایسي صورت میں وہ حاصل کرتا کہ وہ اُس قیمت کو جو زمیندار کو اُسنے ادا کي اپني ذات پر صرف کرتا بعد اُسکے لورپول کے سوداگر نے انگلستان میں لاکر مینچسٹر کے کاتنے والونکے ہاتھہ بیچا اور اس سوداگر نے اُسکو ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ پہلے تو اُسکو وہ قیمت حاصل ہوئي جو اُسنے نیوآرلینز کے بیپاري کو خرید کے وقت ادا کي تھي اور دوسرے وہ کرایہ جہاز کا ہاتھہ آیا جو نیوآرلینز سے لورپول تک لیجانے میں صرف ہوا اور اُس کرایہ میں ملاحوں کي مزدوري اور نیز اُن لوگوں کي اجرت جنہوں نے کشتي بنائي تھي اور اُن لوگوں کے منافع جنہوں نے کشتي کے پورے ہونے سے پہلے پہلے بنانے والوں کو سرمایہ اجرت میں دیا اور اُن لوگوں کي اجرت و منفعت جو کشتي کے لوازم لائے اور اُنکے ذریعہ سے کشتي تیار ہوئي شامل ہیں اور حقیقت یہہ ہی کہ اجرتوں اور منافعوں کا سلسلہ ایک ایسا مسلسل ہی کہ شروع اُسکا وہ زمانہ ہی جب کہ تربیت اور بیدار مغزي آغاز ہوئي تیسرے لورپول کے سوداگر کي منفعت اُس زمانہ کے بابت وصول ہوئي جسکے بعد اُسنے روئي کے کاتنے والے کے ہاتھہ اُسکو فروخت کیا *

بعد اُسکے کاتنے والے نے اپنے کاریگروں کے حوالہ کیا اور کلوں سے کام لیا یہاں تک کہ اُسنے کسیقدر ململ کے قابل سوت کاتا اور کسیقدر ایسا باریک کاتا کہ اُس سے فیتہ بنا جاوے بعد اُسکے اُسنے اُس سوت کو ململ‌باف اور فیتہ‌ساز کے ہاتھہ ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ علاوہ اُس قیمت کے جو اُسنے لورپول کے سوداگر کو ادا کي تھي پہلے تو کاریگروں کي مزدوري جو اُسکي تیاري میں مصروف رہے تھے اور دوسرے اُن تمام لوگوں کي اجرت و منفعت وصول کي جنہوں نے پہلے برسوں کي محنت سے کارخانہ اور کلیں بہم پہونچائیں اور تیسرے کاتنے والے یعني اپني ذات کا منافع وصول کیا اور یہہ بیان کرنا کمال دشوار ہی کہ وہ سوت جولاہے کے پاس سے دھوبي کے پاس اور اُسکے پاس سے چھاپنے والے کے پاس اور اُسکے پاس سے تھوک بیپاري

کے پاس اور اُسکے پاس سے خوردہ فروشون کے پاس اور اُنکے پاس سے اخري خریدار کے پاس آیا اور علی‌هذالقیاس اُس سوت کي تهوڑي گردش کا حال فیتۂ کي صورت میں بهي دقت سے خالي نهیں فیتہ‌ساز کے پاس سے سوزن‌کار کے پاس اور وهاں سے آخر خریدار کے پاس اتا هی غرضکه که هر درجه پر ایک تازہ سرمایه والا تمام گذشته سرمایوں کو ادا کرتا هی جو پهلے ادا کیئے گئے یهانتک که اگر جنس نانمام هوتي هی تو اُسکي تکمیل کے درپے هوتا هی اور اُن لوگوں کو پیشگي اجرت دیتا هی جو آینده طیاري میں مصروف هوویں اور جو سرمایه که وہ پیشگي لگاتا هی اور جسقدر فائده که اُس عرصه کي مناسبت سے متصور هوتا هی جسمیں اُسنے اُس سرمایه کو ایسے صرف بیهودہ میں صرف نکیا جس سے کچهه فائده متصور نهوتا یهه تمام اُسکو دوسرے سرمایه والے سے حاصل هو جاتا هی جو اُس سے خرید کرتا هی *

یهه امر واضح هی که همنے اس سلسله میں وہ محصول بیان نهیں کیا جو ایک جگهه سے دوسري جگهه لیجانے میں سرکار کو دینا پڑتا هی اور نیز وہ کرایه بهي محسوب نکیا جو مختلف مقبوضه قدرتي ذریعوں کے استعمال کي عوض میں ادا کیا جاتا هی جنکي خدمتیں مطلوب هوتي هیں کرایه کا بیان اسلیئے چهوڑا گیا که اُسکي تعداد اکثر اتفاق پر اسقدر منحصر هوتي هے که اُسکي طرف اشارہ کرنے سے مضمون زیادہ پیچیدہ هو جاتا اور خصوص محصول کا ذکر اسلیئے نهیں کیا که وہ اُن خرچوں میں داخل هے جنکا ذکر هوچکا جو روپیه که بطور محصول حاصل کیا جاتا هی وہ اُن لوگوں کي اجرت و منفعت میں صرف هوتا هی جو بذات خود یا اورونکے ذریعه سے نهایت عمدہ عمدہ خدمتوں کا انجام دیتے هیں یعني لوگوں کو ظلم و فریب سے بچاتے هیں اور یهه لوگ کارخانه‌داروں اور سوداگروں کے ایسے کام آتے هیں جیسے که گهر کا چوکیدار کام آتا هی جو ذخیرہ خانوں کا محافظ هوتا هی یا جیسے که لوهار کام آتا هی جو ذخیرہ خانوں کو لوهے کي جهڑوں اور قفلوں سے مضبوط و مستحکم کرتا هی *

جب سے که دریاے مس‌سس‌سپي کے کناروں پر روئي جمع کي گئي ایک پونڈ روئي کي قیمت میں جو کچهه بتدریج ترقي اُس زمانه تک هوئي جبکه وہ بازار میں آنے کے واسطے محصول گهر کے دروازہ پر لیس

کي صورت میں ظاهر هوئي اُس ترقي کے حالات دریافت کرنے کا قصد اُس کتاب میں اسلیئے نہیں کیا کہ یہہ ایک چھوتاسا رسالہ هے اگر یہہ بات کہیں کہ سب سے پچھلا مول اُس پونڈ کا پہلے مول سے هزار گونہ زیادہ هوا تو اس سے صرف اختلاف اول اور آخر قیمت کا معلوم هوا یہہ بات ظاهر نہوئي کہ قیمت کي ترقي کسطرح درجہ بدرجہ هوئي جب کہ عمدہ عمدہ روئي کہیت سے نکلتي هی تو اُسکی ایک پونڈ کا مول ایک روپیہ سے کم هوتا هي اور عمدہ سے عمدہ سوتي لیس کی ایک پونڈ کا مول سو اشرفیوں سے زیادہ هوتا هي پس سرمایہ والے کے کاموں کو مزدوروں کے کاموں سے علحدہ کرنے اور ایک سرمایہ والے سے دوسرے سرمایہ والے کو سرمایہ ادا هونیکے علاوہ اور کوئي ذریعہ ایسا نہیں کہ وہ اتنے هزار کمانے والوں کو ایک کام کي طرف مایل کرے اور ایک مدت اُنکو اُس میں مصروف رکھے اور اُنکي خاص خاص جانکاهیوں کا عوض مناسب کرسکے *

چوتھي اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني هے کہ جبکہ کاشتکاریکا فن یکسان اور مستقل رهے تو هرضلع کي زمین میں کثرت محنت سے پیداوار اتني هوتي هے کہ مناسبت اُسکي محنت سے کم هوتي هے

واضح هو کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي هے تو وهاں محنت کا اثر زیادہ هوتا هے اور خلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت هوتي هی تو وهاں اثر اُسکا اُسکي مناسبت سے کم هوتا هی *

تحصیل کے مقدمہ سے کنارہ کرنے سے پہلے یہہ بیان کرنا ضروري هے کہ بارآور ذریعوں کو جب کہ زمین کي کاشت میں برتا جاوے اور جب کہ اُنہیں ذریعوں کو کچھے مصالحوں سے جو کاشتکاري سے حاصل هوتے هیں

آدمي کے کام کے واسطے طرح طرح کي چيزيں طيار کرنے ميں برتا جاوے تو اِن دونوں صورتوں ميں اُن ذريعوں کے فعل و تاثير مين ايک بڑا فرق هو جاتا هے غرض که کاشتکاري اور کارخانوں کي محنتوں کي تاثيروں کا فرق اور تفاوت بيان کرنا ضروري هے اور اسي بحث ميں منجمله اُن چار اصلوں مذکورہ بالا کے جنپر همارے نزديک اس علم کي بنياد هی چوتهي اصل کو بيان کرتے هيں *

کاشتکاري اور کارخانوں کي محنت کي تاثيروں ميں جو فرق و تفاوت پايا جاتا هے وہ صرف اسبات ميں پايا جاتا هے که کاشتکاري کي محنت اوازمات کي ايک معين مقدار سے زيادہ پيدا کرنے کي قوت رکهتي هے اور کارخانوں کي محنت زيادہ پيداوار کي طاقت نہيں رکهتي هم معلوم کرچکے هيں که اوزاروں کے استعمال اور محنت کي تقسيم سے آدمي کي سعي اور محنت کو اتني اعانت هوتي هے که سردست اُسکا حساب نہيں هوسکتا اور بحسب ظاهر وہ اعانت بيحد و حساب بڑهنے کي قابليت رکهتي هے اگرچه کلوں کي خوبي اور ترقي سے ايک آدمي سيکڑوں بلکه هزاروں آدميوں کا کام کرسکتا هے اور ترقيوں کے باعث سے معمولي لوازم اور مصالح پر معمولي محنتوں کے هونے سے زيادہ زيادہ مفيد جنسيں طيار هوسکتي هيں مگر اُسيقدر محنت بلکه زيادہ محنت سے بهي جو لوازمات کي معمولي مقدار پر صرف کيجاوے به نسبت پهلے کے اُسي قسم کي کامل جنسيں بہت زيادہ طيار نہيں هوسکتيں اگر وہ محنت جو آج انگلستان ميں روئي کے کارخانوں پر صرف کي جاتي هے دوگني هو جاوے اور کچے مصالح کي مقدار معمولي طور پر قايم رهے تو طيار جنسوں کي مقداروں ميں ترقي محسوس نهوگي اور يهه ممکن هی که اس پيداوار کي قيمت پهلے کي نسبت زيادہ هوجاوے اور زيادہ باريک اور بهتر هو، يعني عرض اور طول اُسکا بڑہ جاوے مگر قطع نظر اُسکي صفت کي تبديلي کے مقدار اُسکي بجز اس صورت کے نہيں" بڑہ سکتي که وہ تهوڑاسا کچا مصالحه جو اُسکي طياري ميں ضايع جاتا هی محفوظ رکها جاوے *

مگر کاشتکاري کا حال اس حال سے مختلف هی هاں ايسي ولايتوں ميں ترقيوں کے قابل نہيں هوتي جو ايسي حدود ميں واقع هيں جنميں هميشه برف رهتا هی يا زمين اُنکي کنکريلي يا ريتلي يا پتهريلي هوتي هی

مگر علاوہ اُنکے اور ہر وسیع ضلع کي پیداوار ایسي محنتوں کے ذریعہ سے جو روز روز عروج و ترقي پاتي هیں ترقیات بیشمار کے قابل معلوم هوتي هی علاوہ ایسي وسیع دادل کے جسمیں جگہہ جگہہ گڑھے گڑھولے پاني سے بھرے رهتے هیں اور سرکنڈے اور نرسل اُسمیں پیدا هوتے هیں کوئي زمین ایسي سخت بنجر نہیں هوتي مگر جذب رطوبت کے عمل اور اُس چونہ کے پتھر کو جلادینے سے جسپر دادل قائم هوتي هی جیسے کہ ایرلنڈ میں مشاهدہ کیا جاتا ھے اور اُس زمین میں کے پتیري کے ریشوں کو بذریعہ چونہ کے نباتي ریشوں سے بدلنے سے وہ زمین قابل پیداوار بلکہ نہایت زرخیز هوجاتي هی چنانچہ بلاد انگلستان اور ویلز میں تین کروڑ سترلاکھہ ایکڑ زمین کے قریب هی اور اُسمیں پچاسي هزار ایکڑ زمیں بلکہ حقیقت میں کل کے چوتھے حصہ سے کچھہ کم بہت اچھي کاشت کي حالت میں هی چنانچہ اُسپر باغ لگائے جاتے هیں اور ترکاریاں پھلواریاں بوئي جاتي هیں اور کوئي پچاس لاکھہ ایکڑ زمیں اوجڑ پڑي هی اور جسقدر آباد هی اس سے پیداوار لیجاتي هی مگر وہ پیداوار اُس پیداوار کي تعداد سے بہت هي تھوڑي مناسبت رکھتي هی جو غیر محدود محنت اور بیشمار سرمایہ کے استعمال سے اس زمین سے حاصل هوني ممکن هی اگر چونہ اور مارل جو چکني متي اور کھریا متي سے مرکب هوتي ھے اور علاوہ اُنکے اور کھاں کي چیزوں کي کھاتوں کا استعمال اچھي طرح سے هوسکے اور جذب رطوبات فاسدہ اور آب رساني کے عمل سے کسي جگہہ پاني کي کمي بیشي باقي نرکھي جاوے اور جتني زمینیں کہ ویران اور خراب پڑي هیں اُنمیں درخت لگائي جاویں اور احاطہ بندیاں کیجاویں اور جو زمینیں کہ زیر کاشت هیں اُنکي کمائي بجاے هل سے کھودنے کے آدمیوں کي محنت و مشقت سے مکرر سہ کرر بخوبي کیجاوے اور بیجوں اور جڑوں کے منتخب کرنے اور لگانے جمانے اور ناکارہ درختوں کے اوکھاڑ نے اور کھودنے میں بڑي محنت اور کمال احتیاط کیجاوے اور مویشیوں کي خوراک بجاے چرانے کے کاٹ کاٹ کر اُنکے آگے ڈالي جاوے غرض کہ جسقدر محنت ایک امیر آدمي بستي کے آس پاس کے اپنے باغیچوں پر صرف کرتا هی اُسیقدر محنت تمام شهر و دیهات کي اراضیات پر جي توڑکر کیجاوے تو تمام ملک کي پیداوار مقدار حال سے دس گنے بلکہ

اُس سے بھي زيادہ زيادہ بڑہ سکتي هي روئے کے ايک پونڈ سے طيار هونا ايک پونڈ سے زيادہ کام کا کسي بڑي محنت يا عمدہ کل سے ممکن نہيں معلوم هوتا مگر ايک بشل بيج سے ايک هي روڈ زمين ميں جو ايک ايکڑ سے بہت کم هوتا هے بحسب اُس فن و محنت کے جو اُسپر صرف کيا جاوے چار بشل بلکہ آتھہ بشل بلکہ سولہ بشل پيدا هوسکتے هيں *

اگرچہ انگلستان ميں زميں ايسي صلاحيت رکھتي هی که مقدار حال کے نسبت دس گنا بلکہ دس گنے سے زيادہ پيدا کرسکے مگر غالب يہہ هے کہ مقدار موجودہ کبھي چوگني اور يقين هے کہ کاهی دس گني نہوگي *

برخلاف اُسکے اگر کسي لڑائي کے باعث يا ايسے قوانين کے جاري رهنے يا جاري هونے کے سبب سے جو انگريزوں کے کار خانوں کي ترقي کے مخالف هوں کارخانے اُنکے بند نہو جاويں تو پيداوار اُنکي آيندہ صدي ميں بمناسبت پہلي صدي کے ترقي کرسکتي هے بلکہ اُس سے بھي زيادہ هوسکتي هے شايد چوگني هوجاوے يا اُس سے بھي زيادہ *

جو فائدہ کہ زمين ميں دوام ترقي پيداوار کا زيادہ محنت کي عوض ميں موجود هے گو وہ زيادہ محنت معمولي لوازموں پر کي جاوے وہ اُس کمي کي مناسبت سے جو ترقي پيداوار کو ترقي محنت سے عموماً هوتي هے گھٹ جاتا هے يعني مزدوروں کي کثرت محنت و اجرت کے باعث سے پيداوار کي ترقي کم سمجھي جاتي هی اور کارخانوں ميں يہہ نقصان هی کہ جسقدر پيداواروں ميں ترقي کرنا منظور هو اُسيقدر لوازمات مصالحے زيادہ خرچ هونے چاهيئيں مگر وہ نقصان اُس هميشہ کي زيادہ هونے والي آساني سے پورا هوجاتا هے بلکہ بہت سا مفيد هوجاتا هی جس سے مقدار کثير چيزوں کي طيار کيجاتي هی *

سوبرس گذرے کہ گريٹ برٹن ميں جو مقدار روئي کي هر سال غير ملکوں سے آتي تھي بارہ لاکھہ پونڈ کے قريب قريب هوتي تھي اور جسقدر کہ هر برس گريٹ برٹن ميں روئي کے کام اب طيار هوتے هيں وہ چوبيس کروڑ پونڈ روئي سے زيادہ زيادہ کے هوتے هيں اور اگرچہ وہ مصالحے جنسے آج کل چيزين طيار کي جاتے هيں مقدار ميں دوسوگني زيادہ هوگئي مگر يہہ بات ظاهر هی کہ اُنکي طياري ميں جو محنت صرف هوتي هی وہ دوسو گني ابتک نہيں هوئي بلکہ اُسکي تيس گني هونے ميں بھي شبہہ

ھی گریت بریٹن میں تمام خاندان اُن خاندانوں کے علاوہ جو کھیت کیار
کا کام کرتے ھیں سنہ ۱۸۳۱ع کي مردم شماري میں چوبیس لاکھہ ترپن ھزار
اکتالیس خاندان تھے اب اگر یہہ فرض کریں کہ منجملہ اُنکے آٹھویں حصہ
کے یعنے قریب تین لاکھہ خاندانوں کے روئي کے کپڑے بنانے اور بیچنے اور کھیں
کھیں لیجانے میں مصروف ھیں تو یہہ سمجھنا چاھیئے کہ تھوڑے لوگ
اُس کام کے واسطے قرار نہیں دیئے جاتے بلکہ حقیقت میں بہت ھیں
لیکن سو برس گذرے کہ جب انگریزوں کي کلیں ایسے کام کي نہ تھیں تو
بارہ لاکھہ پونڈ روئي کي سالانہ طیاري میں جو اُن کلوں سے ممکن و متصور
تھي دس ھزار خاندانوں کي سالانہ محنت سے کم کي ضرورت نہ پڑي ھوگي
بلکہ غالب ھی کہ زیادہ کي ضرورت ھوئي ھوگي غرضکہ اب یہہ
نتیجہ ھاتھہ آیا کہ اگرچہ سو برس پہلے جسقدر کچے مصالحے ھمکو درکار
ھوتے تھے اُس سے دو سو گنے زیادہ درکار ھوتے ھیں اور اِس زیادہ مقدار کے
زمین سے حاصل ھونے میں بہ نسبت سابق کي محنت کے جو کم مقدار
کے حاصل کرنے میں خرچ ھوتي تھي دو سو گني محنت سے زیادہ
خرچ ھوتي ھوگي مگر باجود اُسکے اُس محنت کي کمي کے باعث سے
جو ایک مقدار معین سے پارچہ کي طیاري کے لیئے ضروري ھوتي ھی
جنس طیار شدہ کي قیمت ھمیشہ کم ھوتي رھي ھی اور وہ ایسي قیمت
ھی کہ اُس سے اُس محنت کي مقدار جو مصالح حاصل کرنے اور اُن سے
پارچہ طیار کرنے کے واسطے ضروري ھوتي ظاھر ھوتي ھی اور جب کہ سنہ
۱۷۸۶ع میں اُون کے دو کرور پونڈ غیر ملکوں سے سالانہ آتے تھے تو قیمت
سو نمبر کے یارم کپڑے کي جو ایک پشمینہ کي قسم ھی اُونیس روپیہ
في پونڈ تھي اور بعد اُسکے جب سنہ ۱۷۹۲ع میں آمدني سالانہ تین کرور
چالیس لاکھہ پونڈ کے قریب قریب ھو گئے تو اُسي یارم کي قیمت في پونڈ
آتھہ روپیہ ھوگئي یہاں تک کہ ۱۸۰۶ع میں جب آمدني اُون کي
چھہ کرور ھوگئي تو مول اُسکا في پونڈ تین روپیہ نو آنہ چار پائي ھو گیا
اور جب کہ مقدار اُسکي اور بڑہ گئي جیسیکہ آج کل طیار ھوتا ھی تو
مول اُسکا ڈیڑہ روپیہ في پونڈ ھوگیا غرضکہ جسقدر اُس مقدار میں زیادتي
ھوئي جسکے پارچہ طیار ھوتے ھیں اُسیقدر ترقیاں کلوں میں بھي ھوتي
گئیں اور تقسیم محنت بھي زیادہ ھوتي گئي اور ان دونوں کے اثر

اُس ترقي کے مقابله میں جو اُس محنت میں ظاهر هوئي جس سے کچھ لوازم کي تحصیل بقدر ترقي مقدار پارچون کے ضروري و لابدي ظهور میں آئي بهت زیاده رهے *

واضح هو که ثبوت اس اصل کا صرف ایک مثال پر توجهه کرنے سے بخوبي واضح هوگا که کاشتکاري میں کثرت محنت سے عموماً یهه بات حاصل هوتي هی که پیداوار محنت سے بهت کم هوتي هی یعني مثلاً بیس آدمي جو کسي ضلع معین کي زمین پر کاشت کرتے هیں اگرچه پیداوار اُنکي محنت کي دس آدمیوں کي محنت کي نسبت سے زیاده هوگي مگر دس آدمیوں کي محنت سے دو چند زیاده پیدا هونا ایک اتفاقي امر هی کچهه اعتبار کے قابل نهیں *

چنانچه هم ایک کهیت ایسا فرض کرتے هیں که اُسمیں هزار ایکڑ زمین کے هوں اور منجمله اُنکے دو سو ایکڑ نهایت عمده اور تین سو ایکڑ بیج کي راس کے اور باقي کل بنجر هوویں اور ان بنجر ایکڑوں میں بهیڑیں چرا کریں اور وه اُنکي چرائي کے واسطے مقرر کیئے گئے هوں بعد اُسکے اب یهه فرض کرو که اُس کهیت کے بونے والے نے بیس آدمي اُسپر لگائے اور چهه سو کوارٹر گیهوں کے اوسط پیداوار سالانه حاصل کي بعد اُسکے یهه فرض کرو که اُسنے مزدوروں کي تعداد دوگني کي اور اب دیکهو که پیداوار اُسکي پهلے کي نسبت دوچند هوئي یا نهیں تو صورت اُسکي یهه هی که بیس آدمي جو زیاده هوے اگر اُنکو بنجر زمین کي کاشت میں مصروف کیا تو جو پهلے بیس آدمیوں کي محنت سے پهلے زمین پر پیدا هوا تها اُس پیداوار سے یهه پیداوار بنجر زمین کي بلاشبهه کمتر هوگي اسلیئے که یهه بنجر زمین اُس پهلي زمین کي نسبت خراب اور اُفتاده تهي اور اگر ان بیس آدمیوں کو اُس زمین پر لگایا جو پهلے سے زیر کاشت تهي تو یهه بات صاف هی که جسقدر پهلے محنت سے پیداوار حاصل هوئي تهي اُس محنت کي پیداوار بلاشبهه کم هوگي یعني اگرچه زمین کي پیداوار زیاده هوگي مگر دوچند اسلیئے نهوگي که اگر دوچند هوجاتي تو عمده زمینوں کے سوا باقي اور زمینوں کي کاشت کبهي نهوتي *

اِسلیئے اگر کاشتکار اُس زمین پر جو بالفعل اُسکي کاشت میں هے اسطرح زیاده محنت صرف کرسکتا که جسقدر محنت زیاده کرتا جاوے اُسکي

مناسبت سے پیداوار بھي زيادہ هوتي جاوے تو يهہ امر صاف هي که کمتر زمين کے تين سو ايکڑوں پر هرگز کاشت نکرتا اور حقيقت يهہ هي که اگر حال ايسا هوتا يعني کاشتکاري پر زيادہ محنت صرف کرنے کا معاوضہ بقدر محنت هوتا تو کاشتکار ايک ايکڑ بلکہ ايک هي روڈ کي کاشت کيا کرتا اور يهہ بھي فرض کيا کہ منجملہ بڑھي هوئے محنتيوں کے اُس کاشتکار نے تھوڑے مزدوروں کو کسيقدر بنجر کے چير نے پھاڑ نے ميں مصروف کيا اور تھوڑوں کو اپنے زمين کامل کي کاشت ميں لگايا جو زير کاشت تھي اور جب که وہ مزدور اسطرح کام پر لگائے گئے تو چار سو يا پانسو اور نهايت ساڑے پانسو کوارٹر اناج کے پهلے کي نسبت زيادہ پيدا هونگے مگر يهہ بات تحقيق هي که کل پيداوار چهہ سو کوارٹر کي برابر نهوگي جيسے که پهلے سے پيدا هوتي تھي خلاصہ يهہ که پيداوار بڑھيگي مگر دوچند نهوگي *

واضح هو که يهہ فرضي کهيت تمام انگلستان کي سلطنت کا ايک چھوٹا سا کينڈا هي چنانچہ انگلستان ميں بهت ضلع خراب اور افتادہ هيں اور هر قسم کي زرخيز اراضيات بھي زير کاشت هيں جنميں سے بعض بعض ايسي زمينيں هيں که في ايکڑ چاليس بشل گيهونکے پيدا کرتي هيں اور بعض بعض ايسي هيں که في ايکڑ بارہ تيرہ بشل اُن ميں پيدا هوتے هيں اور اُن پر بھي وهي محنتيں صرف کيجاتي هيں جو اچھي زمينوں پر صرف هوتي هيں اب اگر پيداوار کي ترقي منظور هووے تو تدبير اُسکي عموماً يهہ هوسکتي هي که اُس زمين کو بوئيں جوتيں جو بنجر هونے کے باعث سے بوئي جوتي نگئي تھي يا اُس زمين پر زيادہ محنت کريں جو هميشہ سے زير کاشت اپنے تھي مگر هر صورت ميں جو پيداوار زيادہ هوگي وہ اُس محنت سے جو زيادہ کي گئي مناسبت نرکھيگي بلکه بلاشبہ کم هوگي اور يهہ بات انگلستان کي تمام سلطنت سے ايسي واضح هوتي هي جيسے که ايک کهيت فرضي کي مثال سے واضح هوئي *

اگرچہ يهہ اصل محکم جسکي توضيح اور تشريح ميں هم مصروف هيں کثيرالوقوع هي مگر عام و شايع نهيں اسليئے که يهہ چند امور اُس سے مستثني هيں اول يهہ که کاشتکار يا زميندار کي جهل اور غفلت اور نيز ملکيت کے هرجوں کے سبب سے اکثر اوقات مدت تک اُس اوسط درجہ کي محنت بعضي زمينوں پر نهيں هوتي جو ويسي هي اور زمينوں

پر کي جاتي هی اور جب که ایسي زمین پر زیادہ محنت کي جاوے تو اسبات کي بخوبي توقع هوسکتي هے که جسقدر کاشتکاري کي اوسط محنت بارآور هوتي هی اُسیقدر یهه محنت بهي جو اس زمین پر کي گئي بارآور بلکه اُس سے زیادہ بارآور هوگي اس قسم کے فائدے گیلي زمینوں کي رطوبت جذب کرنے اور احاطه بندي کے جاري کرنے سے حاصل هوئے مگر بڑے منافعوں کي امید پر زمین کی هرج مرج کي طرفسے لوگ ایسے اندھے هو جاتے هیں که اس قسم کے کام ایسے وقتوں میں اُٹھاتے هیں که ابھي وقت اُنکا نهیں هوا اور اکثر اوقات اُس وقت تک اُن کاموںکو ملتوي نهیں رکھتے که اُن کے اختیار کرنے سے پہلے کچھ مصالحوں کي مانگ هووے جس سے اُن کاموں کے کرنے کا اچھا موقع هاتهه آوے اور جو کام ملکیت کے هرجوں کے باعث سے ملتوي رهے وہ کام اکثر زیادہ بارآور هوتے چنانچه ایک عام آدمي کے احاطه میں هل کے نیچے اکثر اوقات ایسي زمین آجاتي هے که پهلے بارآور نهونا اُسکا کچهه کم زرخیز هونے کے سبب سے نتھا اور اسي قسم کے اثار اکثر ایسي جائدادوں میں ظاهر هوتے هیں که وہ جائدادیں بعد اُس زمانه کے بے قید هو جاتي هیں جس زمانه میں ایک عرصه تک حق کاشتکاري کي یهه صورت رهي هو که کاشتکار اپنے پٹوں کي میعاد یا اُسکے دوبارہ حاصل کرنے پر بهروسا نرکهه سکا هو غرض که ایسی صورتوں میں تهوڑي سي محنت زیادہ کرنے پر بهت سي پیداوار کي توقع هوسکتي هی *

لیکن عام قاعدہ کا نهایت بڑا اختلاف جب واقع هوتا هی که ازدیاد محنت کے ساتهه ازدیاد فن کا بهي مخلوط هووے چنانچه عمدہ آلات اور فصلوں کی اچهے دور اور محنت کي زیادہ تقسیم غرض که فن کاشتکاري کي ترقیان عموماً کاشتکاري کي محنت کي ترقي کے ساتهه ساتهه اُسوقت هوتي هیں که ترقي محنت کے ساتهه ترقي سرمایه اور ترقي آبادي بهي هوجاوے اور زمین کے ضعف و ناتواني پر فن کشتکاري کي ترقیاں همیشه غالب آتي هیں یعني جو کمي که ضعف و قوت کے باعث سے پیداوار میں آتي هی اُسکو پورا کرتي هیں بلکه زیادہ بارآور کردیتي هیں *

گذري هوئي صدي میں گریٹ برٹن کي کل پیداوار سالانه دوچند سے بهت زیادہ هو گئي مگر یهه بات غالب نهیں که سالانه محنت کي تعداد

بھي دوچند ہوگي جو اُسپر صرف کي گئي تھي اور يہہ نہيں سمجھا جاتا کہ اُس زمانہ ميں گريٹ برٹن کي آبادي دو چند سے زيادہ ہوگئي اور مقدم ترقي آبادي کي جو اب تک ہوئي ہی وہ صرف اُن ضلعوں ميں ہوئي ہی جنميں بڑے بڑے کارخانے ہيں مگر وہ گذشتہ صدي باوجود اپني بد اقباليوں کے انگريزوں کي تاريخ کا کمال اقبالمند زمانہ ہی اِسليئے کہ اسي زمانہ ميں لاکھوں ايکڑ زمين کے گھيرے کيئے جو پہلے وقتوں ميں ناکارہ پڑے تھے اور جسقدر فن کشتکاري کہ وہ انگريزوں کو آج آتا ہی اُسي زمانہ ميں مرتب ہوا اور اُسي زمانہ کي بدولت وہ تمام نہريں اور سڑکيں ہوئيں جنکے ذريعہ سے آفات اتفاقيہ روکي تھامي جاتي ہيں اور تمام سلطنت ميں زمين کي حيثيت کے موافق محنت ہوسکتي ہی اور يہہ بات ممکن ہی اگرچہ غالب نہيں کہ صدي آيندہ ميں انگريزوں کي ترقي اسيقدر زيادہ ہوگي اگرچہ وہ ترقي غير معين ہی مگر غير محدود نہيں اور يہہ بات ممکن نہيں کہ کسي ضلع کي پيداوار اسطرح ہميشہ بڑھتي رہے جيسيکہ علم حساب ميں عدد عمل ضرب سے بڑہ جاتے ہيں اگرچہ اُسپر غايت سے غايت محنت کيجاوے *

برخلاف اُسکے اگر کارخانہ کے مزدورں ميں جسقدر زيادتي کيجاوے تو اُسکي مناسبت سے ہي قوت پيداوار کي زيادتي نہيں ہوتي بلکہ اُسکي مناسبت سے بہت زيادہ بڑہ جاتي ہی مثلاً اگر تين لاکھہ خاندان گريٹ برٹن ميں چوبيس کرور پونڈ روئي کے کپڑے طيار کرنے اور ايدھر اودھر ليجانے ميں اب مصروف ہيں تو يہہ بات ثابت ہی کہ چھہ لاکھہ خاندان اڑتاليس کرور پونڈ روئي کے کپڑے بلاشبہہ طيار کرسکينگے اور ايدھر اودھر ليجا سکينگے بلکہ يقين واثق ہی کہ وہ لوگ اس سے زيادہ بھي کرسکينگے يعني بہتر کرور پونڈ روئي کا کپڑا طيار کرکے ايدھر اودھر ليجا سکينگے اور جس ہرج کے لحاظ سے ہم يہہ پيش گوئي کرسکتے ہيں کہ وہ ہرج انگريزوں کے کارخانوں کي ترقيات آيندہ کا مانع و مزاحم ہووے وہ صرف يہہ ہی کہ لوازمات اور خوراک وغيرہ کے حاصل کرنے ميں غير ملکوں سے روز بروز مشکل بڑھتي جاتي ہے اور اگر کچي پيداوار يعني کچے مصالحے چيزيں طيار کرنے کي بڑي قوت کے ساتھہ قدم بقدم چل سکيں تو دولت و آبادي کي ترقيوں کي کوئي حد باقي نرہے *

تقسیم دولت کا بیان

واضح ہو کہ منجملہ تین بڑے رکنوں علم انتظام کے ماہیت دولت اور تحصیل دولت اور تقسیم دولت میں سے پہلي دو قسموں کا بیان ہوچکا اور اب قسم ثالث یعني تقسیم دولت کا بیان کیا جانا هی یعني بیان اُن قاعدوں کا کیا جاتا هی جنکي رو سے کل پیداوار اخیر خرچ کرنیوالوں میں تقسیم هوتي هی انسان کے جن گروهوں سے علم انتظام مدن تعلق رکھتا هی اُن میں تقسیم مذکورہ بالا خصوصاً مبادلہ کے ذریعہ سے هوتي هی هاں انسانوں کا ایسا گروہ خیال کرسکتے هیں کہ اُنمیں دولت کي تقسیم مبادلہ بدون ممکن هو مگر ایسا گروہ تحقیقات علمیہ کا محتاج اور مستحق نہیں علم انتظام انسانوں کي اُس حالت ترقي یافتہ سے تعلق رکھتا هی جسکو انسانوں کي قدرتي حالت کہہ سکتے هیں اسلیئے کہ اُنکو اُس حالت کي طرف قوانین قدرت سے ترغیب هوتي هی اور هر شخص اُس حالت میں جو کچھہ چیزیں خرچ کرتا هی یعني استعمال میں لاتا هی اُنمیں اکثر بلکہ کل کے حاصل هونیکا بھروسہ اپنے همجنسوں پر رکھتا هی اپني حاجتوں کو بالکل ایسے مبادلوں کے ذریعہ سے پورا کرتا هی جن سے اپنے همجنسوں کي حاجتوں کو بھي رفع کرتا هی *

واضح هو کہ تحصیل و مبادلہ کے الفاظ کو هم معمولي رواج کے نسبت نہایت وسیع معنوں میں اِستعمال کرتے هیں چنانچہ اِس امر کا ذکر اوپر آچکا کہ مفہوم تحصیل میں هم زیادہ‌تر تصرف یعنے قبضہ کرنے کو سمجھتے هیں اور مبادلہ میں محصول سرکار کو داخل کرتے هیں اسلیئے کہ هماري راے میں جو کچھہ منتظمان سلطنت پاتے هیں وہ اُنکو اسبات کے عوض میں دیا جاتا هے کہ وہ لوگ یہہ خدمتگذاري کرتے هیں کہ لوگوں کو اپنے ملک والوں اور بیگانہ ملک والوں کے مکر و فریب اور غضب و تعدي سے تھوڑا بہت بحسب اپنے مقدور کے بچاتے هیں هاں یہہ ضرور هی کہ اس قسم کے مبادلہ کا کام خاص خاص اصلوں پر مبني هوتا هي چنانچہ جس سلطنت میں خود جمہور یا اُنکے مختار حکومت نہیں کرتے تو وهاں حکام اپني مقدار یافتني کو آپ مقرر کرتے هیں اور جہانتک کہ اپني عام

رعایا سے بزور و تعدي لے سکیں وهاں تک تشخیص اُس مقدار کي کرتے هیں اور جن ملکوں میں که جمهور آپ یا اُنکے مختار حکم واني کرتے هیں تو کوئي رهنیوالا خراج عام سے بقدر اپنے حصه کے پاک صاف نهیں رہ سکتا گو کوئي شخص حفظ عام کے فائدہ اُتهانے سے اِنکار کرے اور باوصف اُسکے که یهه معامله یعني اداے خراج سرکاري کا اکثر ناخوشي اور بے اِنصافي سے واقع هوتا هی مگر پهر بهي ایک قسم کا مبادله هی اور بهرحال یهه مبادله نهایت مفید هی اِسلیئے که بري سے بري سلطنت میں بهي رعایا کو کمال ارزاني اور نهایت تکمیل کے ساتهه بمقابله اُس حالت کے حراست نصیب هوتي هی جسمیں هر شخص کو اپني اپني ذاتي کوششوں سے بلا اعانت و امداد دوسرے کے حفظ و حراست کي صورت پیدا کرني پڑے *

جن قاعدوں کي رو سے مبادلوں کا اِنتظام هوتا هی اُنکي دو بڑي بڑي قسمیں هو سکتي هیں چنانچه ایک قسم میں وہ قاعدے داخل هیں جو عموماً جمیع مبادلات سے متعلق هیں اور دوسري قسم میں وہ اصول داخل هیں جو خاص خاص مبادلوں سے تعلق رکهتي هیں اور اُن مبادلوں میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے مالک اُن وسیلوں کي پیداوار کو آپس میں خاص خاص طوروں پر ادلا بدلي کرتے هیں *

پهلي قسم میں اُن عام قاعدوں کا بیان هوگا جنکي رو سے مبادلے هوتے هیں اور دوسري قسم میں اِس امر کا مذکور هوگا که قواعد مذکورہ کي بدولت تمام اِنسانوں کے مختلف گروہ کس کس مناسبت سے فائدہ اُتهاتے هیں یعنے پهلي قسم میں اشیاء مبادله سے بحث کیجاویگي اور دوسرے قسم میں مبادله کرنیوالوں کا مذکور هوگا *

جن متفرقه مسئلوں سے که علم اِنتظام مرکب هی اُنکے باهم دیگر تعلق رکهنے سے مصنفوں کو یهه بڑي دقت پیش آتي هی که جب تک کئي اور مسائل کا حواله ندیا جاوے تب تک توضیح ایک مسئله کي بهي بخوبي نهیں هوسکتي اور یهه امر تقسیم دولت سے زیادہ خصوصیت رکهتا هی چنانچه بدون اِسکے که مبادله کے عام قواعد کا حواله ندیا جاوے توضیح اِس امر کي ممکن نهیں که اِنسانوں کے مختلف گروہ اشیاء پیداوار سے کس کس مناسبت سے پانیکے مستحق هیں اور علی هذالقیاس بدون اِسبات کے که همیشه مبادله کرنیوالوں کا حواله ندیا

جاوے یہہ بات منظور نہیں کہ مبادلہ کے عام قاعدوں سے بحث ہو سکے چنانچہ یہہ بات تسلیم کرکے کہ کوئي ترتیب اعتراض سے خالي نہیں تقسیم دولت کے بیان کا یہہ طریقہ نہایت کم قابل اعتراض سمجھتے ھیں کہ آغاز بحث میں عام ترتیب اُن شخصوں کي کیجاوے جنکے درمیان میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے حاصلات کي تقسیم عمل میں آتي ھی اور بعد اُسکے مبادلہ کے عام قاعدوں کا بیان کیا جاوے اور انجام کار اُن حالتوں کا بیان ھووے جنکے ذریعہ سے تنقیح اِس امر کي واضح ھوتي ھی کہ اِنسانوں کے مختلف گروہ تقسیم عام میں کس کس مناسبت سے شریک ھوتے ھیں *

بیان اِسبات کا کہ تمام اِنسان تین گروھوں میں منقسم ھیں یعنے محنتي اور سرمایہ والي اور قدرتي ذریعوں کے مالک

علمائے علم اِنتظام کے بیان کي بموجب محنت اور سرمایہ اور زمین تین وسیلے تحصیل کے ھیں اور اسیطرح پیدا کرنیوالوں کے بھي تین گروہ ھیں یعنے محنتي اور سرمایہ والے اور زمیندار اور کل پیداوار تین حصوں یعني اُجرت اور منافع اور زر لگان پر منقسم ھوتي ھی اور منجملہ اُنکي اُجرت محنتي کے حصہ کا نام ھی اور منافع سرمایہ والے کے حصہ کو کہتے ھیں اور زر لگان زمیندار کے حصہ کا نام ھی *

واضح ھو کہ جن اصلوں پر ترتیب مذکورہ بالا مبني ھی وہ جملہ حالات کي نظر سے پسند کے قابل ھیں مگر جن لفظوں میں ترتیب مذکور کا عموماً بیان ھوا کرتا ھی تبدیل اُنکي بمجبوري کرني پڑي چنانچہ چند اصطلاحیں جدید زیادہ کي گئیں اور بعض بعض لفظوں کي مراد و مقصود کي وسعت میں کمي بیشي کي گئي *

بنظر اِسبات کے کہ ترتیب مذکورہ بالا کا بطرز معقول انکشاف ھوجاوے بارہ لفظ اصطلاحي الگ الگ قائم ھونے ضروري ھوئي اِسلیئے کہ منجملہ مرقومۃ الصدر گروھوں کے ھر گروہ کے لیئے یہہ امر مناسب ھی کہ ایک ایک لفظ اُن وسیلوں کے واسطے مقرر کیا جاوے جو عمل میں آتے ھیں اور

ایک ایک اُن لوگوں کے گروہ کے واسطے چاهیئے جو اُن وسیلوں کو عمل میں لاتے هیں اور ایک ایک لفظ ایسا معین کیا جاوے کہ عمل میں لانا اُن وسیلوں کا اُس سے ظاهر هووے اور ایک ایک لفظ اُس حصہ پیداوار کے لیئے چاهیئے جو عمل میں لانیوالیکو ملتا هی مگر هر گروہ کي کیفیت، کے علیحدہ بیانسے معلوم هوگا کہ منجملہ ان مطلوبہ اصطلاحوں کے اُنکے نصف سے زیادہ استعمال میں نهیں هیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو گروہ اولی یعني محنتیوں سے متعلق هیں

جاننا چاهیئے کہ پهلے گروہ کے واسطے یهہ لفظ استعمال میں هیں یعني محنت کرنا اور محنتي اور اجرت یهہ بات یاد رهے کہ منجملہ ان لفظوں کے کوئي لفظ ایسا نهیں کہ اُس سے تحصیل کے ذریعے سمجهے جاویں چنانچہ محنت اور محنت کرنے سے صرف فعل ظاهر هوتا هی اور محنتي وہ شخص هی جو محنت مزدوري کرتا هی اور اجرت اُس محنت کا نتیجہ هی مگر یهہ پوچها جاتا هی کہ وہ کیا شی هی جسکے ذریعہ سے محنتي محنت کرتا هی جواب اُسکا یهہ هی وہ شی اُس محنتی کے قواے نفساني یا جسماني هیں واضح هو کہ اس اصطلاح کے زیادہ هونے سے پهلے گروہ کي اصطلاحیں پوري هوجاتي هیں یعني محنت کرنا تحصیل کي غرض سے قواے جسماني یا نفساني کو عمل میں لانا هی اور جو شخص ایسا کام کرتا هی اُسکو محنتي اور محنت کرنیوالا کہتے هیں اور جو کچهہ اُس محنت کي عوض میں اُس شخص کو ملتا هي اُسکو اجرت بولتے هیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو دوسرے گروہ یعني سرمایۂ والوں سے متعلق هیں

اس گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والا اور منافع استعمال میں هیں اور ان اصطلاحوں سے وسیلہ اور وہ شخص جو اُس وسیلہ سے کام لیتا هی اور اُس کا معاوضہ ظاهر هوتا هی مگر کوئي لفظ اُس فعل یا عمل کے واسطے موضوع نهیں جسکا بدلا منافع هے اور وہ منافع کے ساتهہ ایسي نسبت رکهتا هے جیسے

کہ محنت اجرت کے ساتھہ رکھتي هي هم اس عمل کو اجتناب کے نام سے نامي کرچکے اور اس لفظ کے زيادہ هونے سے دوسرے گروہ کي اصطلاحيں پوري هو جاتي هيں اور واضح هو کہ سرمايہ دولت کا ايک ايسا جز هي کہ وہ آدمي کي اُس سعي و محنت سے پيدا هوتا هي جو دولت کي تحصيل و تنسيم ميں کي جاتي هي اور اصطلاح اجتناب سے يہہ غرض هي کہ سرمايہ کے غير بارآور استعمالوں سے پرهيز کيا جاوے اور اسي اجتناب سے اُس شخص کا فعل بهي مراد هي جو اپني محنت کو حاصلات بالفعل پر صرف کرنے کي جگہہ تحصيل آيندہ پر خرچ کرتا هے اور جو آدمي کہ اسطرح پر عمل کرتا هے وہ سرمايہ والا کہلاتا هے اور اُس کے اس عمل کے عوض کو منافع کہتے هيں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو تيسرے گروہ يعني قدرتي ذريعوں کے مالکوں سے متعلق هيں

معمولي اصطلاحوں کا نقص اس تيسرے گروہ کے بيان ميں بخوبي واضح هوتا هے جاننا چاهيئے کہ اجرت اور منافع کے حصول کا باعث آدمي هوتا هے چنانچہ جب وہ راحت کو چهوڑتا هے تو اجرت اُسکو حاصل هوتي هے اور جب وہ بالفعل کے حظوظ نفساني کي روک تهام کرتا هي تو منافع اُسکو ملتا هي مگر هر ايک ملک ميں بهت سي پيداواريں ايسي بهي هوتي هيں کہ وہ بلامشقت هاتهہ آتي هيں اور جو لوگ ايسي پيداوار کو پاتے هيں نہ محنت کرتے هيں اور نہ اجتناب کرتے هيں بلکہ صرف وہ اوروں کي پيشکشوں کے قبول کرنے کے واسطے هاتهہ اپنا پهيلاتے هيں *

اجتناب اور محنت کي انسانوں کو مشق رهنے کے واسطے موجود هونا قدرتي قوتوں کا ضروري هے جنميں انساني قوتوں کو داخل نہ سمجهنا چاهيئے منجملہ اُن قدرتي قوتوں کے بعض بعض قوتيں کثرت سے موجود هونے اور اُن کے برتنے کے طريقوں کے مشهور هونے کے سبب سے خاص تصرف کے قابل نهيں اگرچہ وہ بجاے خود مفيد و سود مند هيں مگر اس باعث سے کہ وہ سب کو کمال آساني سے هاتهہ آجاتي هيں انکي کچهہ قيمت نهيں هوتي اور جو پيداوار کہ قدرتي قوتوں کے ذريعہ سے حاصل هوسکتي هي جهانتک

اُسمیں اجتناب و محنت کا دخل هوتا هی وهانتک اُس پیداوار کي قیمت هوتي هی نظر بریں پیداوار مذکور اُس قیمت سے فروخت هوتي هی جو اجرت اور منافع کي تعداد سے زیادہ نہیں بلکہ برابر هوتي هی اور اگر جاري رهنا اُس پیداوار کا منظور هوتا هی تو اُسیقدر قیمت ملتي رهني چاهیئے چنانچہ انگلستان اور ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑي پیدا هونے کے لیئے قدرتي قوتوں کے موجود رهنے کي ضرورت برابر هے مگر فرق اتنا هے کہ ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑي کي مقدار حصول بیحد هی چنانچہ ایک ایرکینیڈا کے رهنے والے کے چھوںپڑے میں اُس لکڑي کي قیمت جو اُس چھونپڑے میں لگي هوئي هی ان قدرتي ذریعوں کے سبب سے جنسے وہ پیدا هوتي هی نہیں لگائي جاتي کیونکہ چیڑ کا درخت جب تک جنگل میں کھڑا رهتا هی اُسکي کوئي قیمت نہیں هوتي بلکہ خریدار اُس لکڑي کا صرف اُس اجتناب و محنت کي وہ قیمت دیتا هے جو لکڑي کے کاتنے بنانے میں ضروري هوتے هیں *

مگر کسی مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي مدد سے کسي پیداوار کا بہ نسبت اُس حالت کے زیادہ قیمتي هوجانا ممکن هی جس حالت میں وہ بلا اعانت قدرتي ذریعہ کے صرف اجتناب اور محنت کے سبب سے قیمتي هوتي اور وہ پیداوار مذکورہ ایسي قیمت پر فروخت هوتي هے جو منافع اور اجرت کي تعداد سے کسیقدر زیادہ هوتي هے اور اُس قیمت میں سے منافع اور اجرت کو محنتي اور سرمایہ والا لیتا هی باقي جو کچھہ بچتا هی وہ اُس قدرتي ذریعہ کے مالک کا حق هوتا هی اور مالک کو وصول هونے کا یہہ باعث نہیں کہ اُسنے محنت کي یا اجتناب کو عمل میں لایا بلکہ یہہ باعث هی کہ اُس شے کے برتے جانے میں وہ مالک مزاحم نہوا جسکا وہ مزاحم هوسکتا تھا یعني اُسنے مملوکہ قدرتي ذریعہ کے استعمال کي اجازت دي *

اگر انگریزي بلوط کے درخت کي قیمت میں سے پودہ لگانے والے کي اجرت اور اُن لوگوں کے اجتناب کا منافع جنھوں نے سو برس تک اُس پیڑ کو پالا منہا کیا جاوے تو باوجود اِسکے بھي کسي نہ کسي قدر حق استعمال زمین کا جسپر درخت نے پرورش پائي دیا جاتا هی اور یہہ حق انسان کي کارکردگي کا نہیں بلکہ قدرتي ذریعہ کي قیمت هی *

منجملہ قدرتي ذريعوں کے زمين اپنے درياؤں اور بندروں اور کھانوں سميت ايک بڑا ذريعہ ھی اور جن شاذ و نادر حالتوں ميں کار آمدني زمين کي مقدار غير محدود ھوتي ھے وہ ايسي حالتيں ھوتي ھيں جيسے کہ پہلے پہل بودباش آدمي کي کسي ملک نو آباد ميں ھوتي ھی تو ھرفرد بشر کو زمين ھاتھہ آجاتي ھی اور اس باعث سے کہ اُس زمين کے استعمال کے عوض ميں کسي کو کچھہ دينا نہيں پڑتا کل پيداوار کا مالک صرف کاشتکار ھوتا ھی اور تنسيم اُسکي منافع اور اُجرت کے نام سے سرمايہ والوں اور محنت کرنيوالوں ميں ھو جاتي ھی جنکے اجتناب و محنت کا نتيجہ ھوتي ھی *

مگر تمام پرانے ملکوں بلکہ آباديوں ميں بھي اُنکے بسنے پر تھوڑا عرصہ گذرنے ميں بعض بعض ايسي ايسي زمينيں پائي جاتي ھيں کہ اُنسے خواہ قسم زمين يا اُسکے موقع کي عمدگي سے ايسا محاصل حاصل ھوتا ھی جو سرمايہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے زايد ھوتا ھی اور ايسي زمينوں کو اگر زميندار آپ کاشت کرے تو اُسکو مزدوروں کي مزدوري اور اپني سرمايہ کے منافع کے وضع کرنے کے بعد کچھہ بچت ھووے اور اگر آپ کاشت نکرے اور کسي اور سرمايہ والي کو لگنہ پر دے تو بھي وہ بچت اُسکو مليگي اور زمين مذکور کا کاشتکار ايسي صورت ميں اپنا منافع اور محنتي اپني اجرت اسطرح پاوينگے کہ گويا اُس زمين ميں سرمايہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے کچھہ زيادہ نہوا کيونکہ جو کچھہ فاضل رھا وہ زميندار کا حق ھی اور اس صورت ميں کل پيداوار کے بجاے دو حصوں کے تين حصے ھوجاتے ھيں يعني زرلگان اور منافع اور اجرت اور اگر زميندار ھي اپنا سرمايہ لگاوے يعني اُس زمين کو آپ بووے تو اُن حصونميں سے دو حصے يعني لگان اور منافع پاتا ھی اور اگر غير شخص کے سرمايہ سے کاشت ھونے ديتا ھی تو وہ صرف لگان پاتا ھی مگر يہہ بات ضرور ھی کہ زمين کا مالک زرلگان پاتا ھی خواہ وہ منافع سميت پاوے خواہ بلا منافع پاوے اور جب کہ تمام ملک ميں خاص خاص ملکيتيں قايم ھوجاتے ھيں تو گو يہہ امر صحيح ھی کہ پيداوار ميں سے تھوڑي سي پيداوار کچھہ زيادہ سرمايہ لگانے کے باعث سے بدون ادا کرنے زيادہ زرلگان کے حاصل ھوتي ھی اور اسي سبب سے اُس پيداوار کو لاخراجي

کہتے هیں مگر باوجود اسکے یہہ بات بهي ایسي واضح هی کہ کوئي بیگھہ بسوہ جو زیر کاشت هوتا هی زرلگان سے خالي نهیں هوتا اور یہہ زرلگان قسم زمین اور حالت اور موقع کے بموجب کم و بیش هوتا هے مگر مقدار اراضي کي محدودیت اور قوت پیداوار کي موجودگي کے باعث سے زرلگان کا هونا ضروري و لابدي هی *

اگرچہ یہہ بات ظاهر هی کہ اراضي بڑا قدرتي ذریعہ هی مگر صرف یهي قدرتي ذریعہ قابل قبضہ کے نهیں بلکہ علاوہ اُسکے اور بهي قدرتي ذریعے موجود هیں چنانچہ قدرتي افعال کے علم هي سے اُس علم کے حاصل کرنیوالیکو جب تک کہ عمل اُس علم کا مخفي رهتا هی یا قانوں کے ذریعہ سے محدود و محصور رکھاجاتا هے ایسا محاصل ملتا هی جیسے کہ زمین کا لگان هوتا هی ایک گنوار نائي کو یہہ ترکیب سوجهي تهي کہ وہ بیلنوں کي کل کے ذریعہ سے روئي کا سوت کاتتا تها چنانچہ تهوڑے دنوں کے بعد اُسکو بدولت اُس ترکیب کے اسقدر دولت هاتهہ آئي کہ بڑے بڑے دولتمندونکو بهي نصیب نهوئي تهي اور اُس دولت سے زیادہ ڈاکٹر جنر صاحب کو دولت هاتهہ آجاني ممکن تهي اگر وہ صاحب اسباتکو قبول کرتے کہ وہ اُس § علم ایجاد کردہ اپنے کو اورونکے هاتهوں سے الگ تهلگ رکهہ کر صرف اپنے قبض و تصرف میں رکهتے جسن سے لوگوں کو بڑا فائدہ پهونچا *

جب کسي شے مفید کا موجد اُس کو خود عمل میں لاتا هی تو وہ شخص اُس مالک کي مانند هوتا هے جو اپني زمین پر خود کاشت کرتا هے اور اُس شے کي پیداوار سے بعد اداے اوسط اجرت محنت اور اوسط منافع سرمایہ صرف شدہ کے تهوڑا بہت محاصل باقي رهتا هے اور یہہ سرمایہ اور محنت کا ثمرہ نهیں هوتا بلکہ اُس ایجاد کا ثمرہ هوتا هی جو انسان کي پیدا کي هوئي نهیں هی بلکہ وہ قدرتي پیدایش هی اگر وہ شخص آپ اُس شے نو ایجاد کو عمل میں نہ لاوے بلکہ دوسرے شخص کو اختیار اُسکے برتنے کا دے تو اُس شخص موجد کو وہ فاضل روپیہ ایسے حاصل هوتا هی جیسے کہ مالک اراضي کو زر لگان اُسکا ملتا هی یهانتک

§ اس علم سے مراد ٹیکا لگانے کي ترکیب هی جو چیچک کا علاج هی اس ترکیب کو ڈاکٹر جنر صاحب نے سنہ ۱۷۹۸ ع میں ایجاد کیا تها *

که بلاد انگلستان میں اُس روپئے کو بھي زر لگان اکثر کہتے هیں چنانچه جب کسي نئي ترکیب نکالنے والیکو اُس ترکیب کي‡ سند سرکار دولت مدار پادشاہ سے عنایت هوتي هی تو جو روپیه اُس استاد سند یافته کو کسي کارخانه دار سے بمراد استعمال اُس ترکیب کے ملتا هی اُسکو بھي انگلستان کے تجار اپني اصطلاح میں زرلگان کہتے هیں اور علیٰ هذالقیاس تمام خاص خوبیاں جو کسي حالت اور توسل سے تعلق رکھتي هیں اور سارے عجیب عجیب اوصاف جسماني اور نفساني قدرتي ذریعوں میں شمار کرنے چاهیئیں اور جو کچھه که بعد اداے اوسط اجرت اور منافع کے ان خوبیون سے حاصل هوتا هے اُسکي تحصیل میں کچھه اور خرچ نہیں هوتا زمیندار اور اُن خوبیون کے مالک میں صرف اتنا فرق هے که مالک مذکور اُن خوبیوں کو اور لوگوں کو استعمال کے واسطے بطور ٹھیکه نہیں دے سکتا هے بلکه یا آپ عمل میں لاویگا یا معطل رهنے دیگا اور اسي لیئے کام ناکام اپنے سرمایه اور محنت کو اُن پر صرف کرتا رهیگا اور علاوہ زرلگان کے اجرت اور منافع بھي حاصل کریگا اور جب که اسصورت میں تقسیم مذکورہ بالا قایم رکھي جاوے یعني پیداوار میں لگان اور منافع اور اجرت تین قسمیں قایم کي جاویں تو یہه ترتیب اچھي معلوم هوتي هی اور اگر خاص خاص تردد اور تکلیفوں کا معاوضه اجرت اور منافع یعني محنت کا عوض اجرت اور اجتناب کا بدلا منافع تصور کیا جاوے تو یہه صاف ظاهر هی که لگان کي اصطلاح میں وہ جز پیداوار کا داخل هونا چاهیئے جو بلا تردد حاصل هوتا هے یعني وہ سب اسمیں شامل هی جو سرمایه و محنت کے معاوضه سے زیادہ قدرت یا خوش نصیبي کي بدولت هاتھه آوے اور حاصل هونے والیکو کچھه کوشش نکرني پڑے *

جسقدر وسعت که مراتب مذکورہ میں لگان کے معنوں کو دي گئي اگرچه وہ کسي اعتراض کي مورد نہیں هوسکتي مگر زمین اور زمیندار کے معنونمیں وہ وسعت دیني نہایت دشوار هی اسلیئے که ان لفظوں کے معنوں میں کسي قسم کي گنجایش نہیں اُنکے معنے کمال وضاحت سے

---

‡ کسي موجد کو جو سند ملتي هی وہ اس مضمون کي هوتي هي که اسقدر مدت تک بدون اجازت اس شخص کے کوئي اُسکي ایجاد کي هوئي ترکیب کا استعمال نکرے . یہه حکم بموجب ایکٹ ۲۰ سنه ۱۸۴۷ع اور ایکٹ ۱۵ سنه ۱۸۵۹ع کے هندوستان میں بھي جاري هی

معین اور محدود هیں پس اُنکو ایک ایسي انوکهي اصطلاح تهرانا که زمین کے مفهوم میں تمام قدرتي ذریعے جو خاص خاص ملک هونیکے قابل هوں اور زمیندار کے معنوں میں وہ هر شخص جو اُن ذریعوں کا مالک هو داخل کیا جاوے محض بیجا هی اور اسي وجهه سے یهه ضرورت پیش آئي که بجاے الفاظ مذکورہ کے قدرتي ذریعے اور قدرتي ذریعوں کے مالک کي اصطلاحیں قرار دي جاویں پس تیسرے گروہ میں ایک اصطلاح تحصیل کے ذریعوں کے واسطے اور ایک اصطلاح اُن ذریعوں کے مالک کے واسطے اور ایک اُس حصه پیداوار کے لیئے جو وہ مالک پاتا هی قایم هو جاوینگے جیسیکه پہلے گروہ میں قواے جسماني اور نفساني اور محنتي اور اُجرت کي اصطلاحیں مقرر کي گئیں اور دوسرے گروہ میں سرمایه اور سرمایه والے اور منافع کي اصطلاحیں هیں مگر اب بهي احتیاج ایک اصطلاح کي باقي رهي جو اصطلاح محنت اور اصطلاح اجتناب کے مقابله میں واقع هووے یعني جس لفظ سے که وہ عمل سمجها جاوے جسکے ذریعه سے قدرتي ذریعوں کا مالک لگان حاصل کرتا هی اور کوئي تکلیف اور خرچ اُسمیں اُتهانا نهیں پڑتا اور وہ عمل صرف اتنا هی که وہ شخص اپنے مملوکه ذریعه کو بیکار و معطل رهنے ندے اسلیئے یهه بات ضرور نهیں که اُس عمل کے لیئے کوئي خاص نام مقرر کیا جاوے جب کوئي شخص اپنے قبض و تصرف میں کوئي ملکیت رکهتا هی تو یهه فرض کیا جاتا هی که وہ شخص اُس ملکیت کو بیکار نهیں چهوڑتا بلکه وہ اُسکو خود استعمال کرتا هی یا کسي کرایهدار کو دیتا هی اور یهه معمول و مروج هی که لگان کا پانا لفظ مالکیت سے مفهوم هوتا هی اور جب که لفظ قبضه کے معنے قدرتي ذریعوں کے مالک کي نسبت اسطرح استعمال کیئے جاویں که اُس سے اُس ذریعه کے فائدہ کا وصول هونا یعنے زر لگان کا حاصل هونا سمجها جاوے تو کچهه قباحت لازم نهیں آتي هاں اکثر اوقات ایسا هوتا هی که آدمي کي استعداد ذاتي کاهلي کے باعث سے محض بیکار پڑي رهتي هی لیکن ایسي صورت میں علم اِنتظام مدن کي رو سے وہ اِستعداد اُسکے قبضه سے خارج سمجهني چاهیئے اور حقیقت بهي یهي هی که جب لیاقت کا اِستعمال نه کیا جاوے تو وہ لیاقت مفید نهیں هوتي *

اگرچه کل پیداوار کي تقسیم تین حصوں پر منحصر هوتي هی یعني

ایک وہ حصہ جسکو سرمایہ والا لیتا ہی اور دوسرا وہ جسکو محنتي پاتا ہی اور تیسرا وہ جسکو مالک اُن قدرتي ذریعوں کا وصول کرتا ہی جو پیداوار کے پیدا کرنے میں شریک" ہوتے ہیں مگر یہہ إتفاق بہت کم ہوتا ہی کہ کسي ایک کام یا شی کي پیداوار کي تقسیم اقسام مذکورہ پر حقیقت میں واقع ہووے قاعدہ مذکورہ کے قریب قریب اُن صورتوں میں تقسیم ہوتي ہی کہ مختلف گروہوں کے پیدا کرنے والے باہم شریک و سہیم ہو جاتے ہیں اور اُسپر اتفاق کرتے ہیں کہ مشترک کوششوں کي پیداوار فروخت ہوکر زر ثمن اُسکا باہم تقسیم ہوگا اور یہہ نوع شراکت اکثر اوقات ارباب محنت اور مالکان سرمایہ میں جب واقع ہوتي ہی کہ کام کي درستي محنت کرنیوالوں کے جان لڑانے پر محصور ہوتي ہی اور سرمایہ والے اُن لوگوں کے کار و بار کي نگراني نہیں کر سکتے اور یہہ حال مچھلي کے اُس شکار کا ہی جو مقام † گرینلینڈ میں واقع ہوتا ہی چنانچہ اُس شکار میں محنت کرنے والوں کو وہ اُجرت بہت کم ملتي ہی جو پہلے سے مشخص ہو جاتي ہی بلکہ جب دریا کا سفر پورا ہوتا ہی تو ویل وغیرہ مچھلیوں کي چربي فروخت ہوکر زر ثمن اُسکا جہازي لوگوں اور مالکوں میں تقسیم ہو جاتا ہی اور یہي کام اُن لوگوں میں ہوتا ہی جو دشمنوں کے جہازوں کو اپنے ذاتي خرچ سے جہاز بناکر اپنے گورنمنٹ کي استعانت کے واسطے لوٹتے ہیں اور باقي اور دریائي کاموں میں جو فائدہ کے واسطے کیئے جاتے ہیں ایساهي ہوتا ہی اور وہ طریقہ بھي اِسي طریقہ کے لگ بھگ ہی جسمیں اراضیات کو بٹائي پر دیا جاتا ہی اور بلاد یورپ میں وہ دستور مروج ہی اور یہہ امر ممکن ہی کہ اِنسانوں کے بعض بعض گروہوں میں یہہ دستور ہمیشہ" جاري رہے اور حقیقت اُسکي یہہ ہی کہ زمیندار کاشتکار کو زمین اور سرمایہ دیتا ہے اور آدھي پیداوار اُس سے بانٹ لیتا ہے اور نصف باقي کاشتکار کي محنت اُسکے مزدوروں کي مزدوري میں محسوب ہوتي ہے مگر یہہ ایسي مستثني باتیں ہیں جو خاص خاص ضرورتوں کي وجہہ سے کرني پڑتي ہیں یا ناکامل تربیت یافتہ انسانوں کے افلاس و جہالت کے باعث سے ہوتي ہیں اور معمول اور مروج یہہ ہے کہ ایک شخص کي نسبت یہہ تصور کیا جاتا ہی کہ وہ

† یہہ ایک ملک امریکہ کے شمال میں واقع ہی اور ویل مچھلي اُسکے قریب ملتي ہی

کل پیداوار کے پانے کا مستحق هی اور باقي لوگونکو اُنکي محنت مزدوریکا مول دیتا هی اور جو کوئي کل پیداوار کا مستحق هی وهي سرمایہ والا هی اور جسقدر روپیہ اجرت اور لگان کي وجہہ سے دیتا هی وہ محنتیوں کي خدمتوں اور قدرتي ذریعہ کے استعمال کا مول هوتا هی *

اکثر اوقات ایسا واقع هوتا هی کہ جب پہلے پہل قدرتي ذریعہ بڑهتا جاتا هی اور مزدوروں سے کام لیا جاتا هے تو شروع کام سے تکمیل پیداوار تک بهت عرصہ گذر جاتا هے چنانچہ انگلستان میں ایسا اتفاق بهت کم هوتا هے کہ بونے کے بعد ایک برس گذرنے پر کهیتي نکتے اور مویشي کي طیاري کو اس سے زیادہ دن لگتے هیں اور گهوڑے کے طیار هونے پر اُس سے بهي زیادہ عرصہ گذر جاتا هی اور درختوں کے بونے سے لکڑي کے قابل فروخت هونے تک ساٹهہ ستر برس کا عرصہ گذر جاتا هی پس یہہ امر ظاهر هی کہ زمیندار اور محنتي زرمعاوضہ کا انتظار اتني مدت نهیں کرسکتا اور حقیقت یہہ هی کہ ایسا انتظار بعید ایک امر اجتنابي هی یعني زمین اور محنت اسواسطے صرف میں آئی کہ بعد ایک مدت کے فائدہ هاتهہ آئے غرض کہ جو سرمایہ والا هوتا هی وہ زمین و محنت کے خرچ ادا کرتا هی اور اُسکو عوض مناسب یعني منافع حاصل هوتا هے اور وہ سرمایہ والا زمیندار اور محنتي اور اکثر کسي پہلے سرمایہ والے کي امداد و اعانتونکا مول پیشگي ادا کرتا هی یعني زمین و سرمایہ کا کرایہ ایک کو اور طاقت جسماني اور نفساني کا کرایہ دوسرے کو دیتا هی اور کل پیداوار کے پانیکا مستحق هوتا هی بلحاظ اُس نسبت کے جو پیداوار کي مقدار زر پیشگي کي مقدار سے رکهتي هی اور نیز اُس مدت کے لحاظ سے جسکے واسطے زر پیشگي دیا جاتا هی سرمایہ والوں کے کام کي درستي هوتي هی اسلیئے کہ اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے کم هوتي هے تو سرمایہ والا نقصان اوٹهاتا هے اور اگر دونوں برابر هوویں تو بهي اُسکو نقصان پهونچتا هے اسلیئے کہ اُسکو اجتناب کا فائدہ نہ پهونچا یعني اُسکو سرمایہ پر سود نملا اور اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے اتني زیادہ نهیں هوتي کہ حسب دستور معمولي نرخ منافع کے اُس مدت کي بابت هوني چاهیئے جسمیں وہ زرپیشگي لگا رها تو بهي سرمایہ والے کو ضرر پهونچتا هی غرض کہ ان سب صورتوں میں پیداوار اُس قیمت سے فروخت هوتي هے

جو سرمایہ والے کے حق میں لاگت سے کم ہوتي ہی پس سرمایہ کا لگانا ایک امر موہوم کي توقع پر ہوتا ہی یعني حقیقت میں وہ ایک بارآور قوت کي معین مقدار کا خریدنا ہوتا ہی جس سے معاوضہ کا حاصل ہونا ممکن بھي ہی اور غیر ممکن بھي ہی *

پس یہہ عام کلام علم انتظام مدن والونکا کہ زمیندار اور سرمایہ والا اور محنتي لوگ پیداوار کے باہم تقسیم کرنے والے ہوتے ہیں قابل سماعت نہیں اس لیئے کہ اکثر صورتوں میں پہلے پہل تمام پیداوار سرمایہ والے کي ہوتي ھے اور وہ اُسکو پہلے لگان اور اجرت ادا کرکے اور پھر اجتناب اختیار کرکے یا کسي دوسرے سرمایہ والے کے اجتناب کي قیمت ادا کرکے خریدتا ھے اور جبکہ پیداوار کو سرمایہ والا پاتا ہی تو کچھہ جزو اُسکا اپنے صرف میں لاتا ہی اور باقي بیچ ڈالتا ہی یہانتک کہ اگر وہ چاھے تو کل زر قیمت پیداوار کو اپنے عیش و نشاط کے سامانوں کي خرید میں صرف کرے مگر وہ شخص اُس قیمت کا کوئي جزو زمین و محنت کے کرایہ میں بایں نظر صرف نکرے کہ اُسکي اعانت سے پیداواري کا کام باقي چلتا رہی یا پھر شروع کرے تو وہ سرمایہ والا نرہیگا اور ایسا اتفاق اکثر ہوتا ہی کہ جب تک وہ شخص اُسیقدر زمین اور محنت کے کرایہ پر لینے میں جسقدر کہ اُسنے پہلے لي تھی کافي سرمایہ نہ لگاوے تو پورا منصب اُسکا سرمایہ والوں کے طریقوں پر قایم نہیں رھتا اور اگر وہ چاھی کہ دنیا میں بڑا آدمي کہلائے تو اُسکو عموماً یہہ مناسب ہی کہ بارآور قوت کي خریداري میں جسقدر وہ روپیہ صرف کرتا ہی اُسکو ایک ھي مقدار پر قایم نرکھے بلکہ اُسکو بڑھاتا جاوے جیسے کہ ایک آدمي نے ایک برس کے واسطے دس ہزار روپیہ کے کرایہ پر ایک زمین اجارہ لي اور محنت کرنے والوں کو اجرت کي بابت بیس ہزار روپیہ دیئے اور اور سرمایہ والونسے کشاورزي کے اسباب خرید نے میں دس ہزار روپئے صرف کیئے اور آخیر سال پر کل پیداوار کو چوالیس ہزار روپئے کو فروخت کیا تو اُسکو اختیار حاصل ھے کہ کل روپئے کو اپنے عیش و نشاط میں صرف کرے یا صرف چار ہزار روپیونکو عیش و نشاط میں خرچ کرے اور باقي روپیونکو زمین کے کرایہ اور محنت کرنیوالوں کي اجرت اور اسباب زراعت کي خرید میں خرچ کرے یا صرف دوہزار روپئے اپنے عیش و عشرت میں صرف کرے اور چالیس ہزار روپیوں کي جگہہ

بیالیس هزار روپیه زمین کے کرایه اور زیادہ محنتیوں کي اجرت اور زیادہ
اسباب زراعت کي خرید میں لگاوے اور اس طرح سے سرمایه و منافع
کي بیشي حاصل کرے غرض که جس طور سے چاهی وہ اُس چوالیس
هزار روپیه کو خرچ کرے مگر اُسکو یهه امر ضروري هی که مالکان اراضي
جنمیں تمام قدرتي ذریعوں کے مالک شامل سمجھے جاتے هیں اور
محنت کرنیوالوں اور سرمایه والوں کو وہ روپیه دیوے *

اصطلاحات مذکورہ بالا پر یهه اعتراض کیا گیا که وہ اصطلاحیں ناکامل
هیں اسلیئے که لگان اور منافع اور اجرت سے وہ جزو پیداوار سالانه کے
مفهوم هوتے هیں جنکو پیدا کرنے والے اپنے حظ نفساني کے سامانوں
میں صرف کرتے هیں اور وہ ایک قوم کي امدني هوتي هی اور علاوہ اسکے
پیداوار مذکورہ کا ایک بڑا جز سرمایه کے طور پر نه امدني کے طور پر ایسا
چاهیئے که اُسکے استعمال سے یهه غرض نهو که زمینداروں اور محنتیوں اور
سرمایه والوں کي حاجتیں پوري هوویں اور عیش و عشرت کے سازوسامان
مهیا کیئے جاویں بلکه صرف اتني غرض هووے که پیداوار کے وسیله قایم
رهیں چنانچه منجمله کل آمدني اُس سرمایه والے کے جسکي امدني
چوالیس هزار روپیه فرض کیئے گئے یهه متصور هوسکتا هی که دوهزار روپیه
کا غله قایم کرکے زمین میں بیج ڈالا جاوے اور دوهزار روپیوں کو مویشیوں
کي خوراک میں خرچ کیا جاوے تو یهه اعتراض وارد هوسکتا هی که
بیج اور خوراک اُنکے لگان اور منافع اور اجرت میں شامل نهیں *

جواب اس اعتراض کا یهه هی که مویشیوں کی خوراک اور بیج
اجتناب اور اراضي اور محنت کا نتیجه هی اور اسي نظر سے جب بیج
اور مویشیوں کي خوراک پیدا هوئی تو لگان یا اجرت یا منافع میں گنی
گئی اور اس بات سے که اُنکو حظوظ بالفعل میں خرچ نهیں کیا گیا
پیداوار آیندہ میں صرف هوئے اُنکي خاصیت نهیں بدلتي جب بیج اور
خوراک پیدا هوئے تو وہ امدني میں شامل تھی اور اُنکا سرمایه هوجانا
ایک ایسي بات هی که وہ بعد کو واقع هوئي کوئي شخص اس کلام پر
اعتراض نهیں کرسکتا که فلاں محنتي نے اپني اجرت سے کوئي جزو بچاکر
اپنے باغ کے سامان کي درستي میں صرف کیا اگر لفظ آمدني سے صرف
یهه سمجھا جاوے که مقدار آمدني کي صرف اُسیقدر هوتي هی جو رفع

حاجات اور خرید سامان حظوظ نفسانی میں صرف ہوا کرتی ہی تو یہہ عام کلام کہ وہ آدمی اپنی آمدنی سے کم خرچ کرتا ہی غلط ہوجاتا ہی *

شاید امر مرقومہ بالا سرمایہ کے حال قدیم کی چھان بین سے واضح ہوگا پہلے زمانہ میں پیداوار کے وسیلہ ایک محنت اور باقی وہ بارآور ذریعے تھے جو خود قدرت سے مہیا ہوتے ہیں اور زمین کے پہلے رہنے والوں کو صرف لگان اور اجرت حاصل ہوتی تھی مگر بعد اُسکے جب وحشی آدمیوں نے جانوروں کو قید کرکے اس غرض سے پالا کہ اُنسے اور جانور پیدا ہوویں اور تھوڑے تھوڑے دانے غلہ کے بیج کی نظر سے رکھہ چھوڑے تو اُنھوں نے سرمایہ کی بنیاد ڈالی اور جانوروں اور اُس بیج سے جو پیداوار ہوئی اُسمیں کچھہ لگان اور کچھہ اجرت اور کچھہ سرمایہ شامل تھی اگرچہ انھوں نے اُس تمام پیداوار کو حظوظ بالفعل میں صرف نہیں کیا تب بھی اُس پیداوار کی وہی حالت رہی *

ہاں یہہ بات تسلیم کرنی چاہیئے کہ منجملہ پیداوار سالانہ کے جو جزو جاندار اور غیر جاندار سرمایہ کے قایم رکھنے میں صرف ہوتا ہی اور اُس جزو کو لگان یا اجرت یا منافع کے نام سے پکارنا معمول اور رواج کے خلاف ہی اور حقیقت میں کوئی خاص نام بھی اُسکا نہیں ہی مگر ہمکو یہہ نہایت عمدہ ترتیب معلوم ہوتی ہی کہ اُس جزو کے استعمال آیندہ سے قطع نظر کرکے اُس کو اُسکے مالک کے لحاظ سے لگان یا محنتانہ یا منافع میں تصور کریں *

مبادلہ کا بیان

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا میں عام ترتیب اُن شخصوں کی مذکور ہو چکی جنمیں وسایل تحصیل کے مختلف نتیجوں کی تقسیم ہوتی ہی اور اب ذکر اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکی رو سے یہہ انتظام ظہور میں اتا ہی کہ مبادلہ میں ایک پیداوار کی کس مقدار کے بدلہ میں دوسری پیداوار کی کتنی مقدار حاصل ہوتی ہے اس معاملہ کا اُس موقع پر کچھہ کچھہ لحاظ کیا گیا جہاں مالیت کی بحث ہمنے کی ہی مگر اس لیئے کہ جب تک الفاظ تحصیل اور اجرت اور منافع اور

لگان کي توضیح اچھي طرح نہوئي تھي تو مسائل مفصلہ ذیل کے علاوہ کوئي تحریر اُسوقت نہوسکي *

پہلے یہہ کہ وھي چیزیں مبادلہ کے قابل ھیں جو انتقال کي صلاحیت رکھتي ھیں اور مقدار حصول اُن کي محدود ھی اور راحتوں کے پونچانے اور تکلیفوں کے روکنے کي قابلیت یا واسطہ یا بلا واسطہ رکھتي ھیں اور اس قابلیت کو افادہ کہتے ھیں دوسرے یہہ کہ اُن دو چیزوں کي باھمي قیمتیں جنسے یہہ غرض ھوتي ھی کہ منجملہ اُن کے ایک چیز کي کسقدر مقدار کا مبادلہ دوسري چیز کي کسقدر مقدار سے ھوسکتا ھی اُن دو قسم کے سببوں پر منحصر ھیں ایک وہ جنکے ذریعہ سے ایک چیز کا افادہ اور مقدار حصول کي محدودیت ظھور میں آتي ھی اور دوسرے وہ جنکے وسیلہ سے دوسري چیز کا افادہ اور مقدار حصول کي محدودیت قایم ھوتي ھی چنانچہ جن سببوں سے کسي جنس یاخدمت کي مقدار حصول کي محدودیت اور افادہ ظھور میں آتا ھی اُنکا نام ھمنے اُس جنس یا خدمت کي مالیت کے اسباب اصلي رکھا ھی اور اسي نام سے پکارے جاتے ھیں اور جن سببوں سے اُن جنسوں یا خدمتوں کي مقدار حصول کي محدودیت اور افادہ ظاھر ھوتا ھی جنسے جنس یا خدمت مذکورہ بالا کا مبادلہ ھوسکتا ھی اُنکا نام ھمنے اُس جنس یا خدمت کي مالیت کے اسباب خارجي رکھا ھی تیسرے یہہ کہ مالیت قائم ھونے کے واسطے مقدار حصول کي محدودیت جسکو عام محاورہ میں قلت اضافي ھیں اگرچہ بالکل کافي وافي نہیں ھوتي مگر تقرر مالیت کے لیئے ایک جزو اعظم سمجھي جاتي ھی اور اُسیپر افادہ کا جسکو مانگ بھي کھسکتے ھیں حصر ھوتا ھی جب کہ مالیت کي بحث ھوئي تھي تو مقدار حصول کے ذریعوں کا مذکور نہیں ھوا تھا مگر اب یہہ بیان کرکے کہ اجتناب اور محنت اور قدرتي ذریعے تین وسیلہ پیداوار کے ھیں توضیح اسباب کي کیجاتي ھی کہ کس کس مانع سے پیداوار کي مقدار حصول محدود ھوتي ھی اور کس کس طریق سے تاثیر اُن موانع کي اشیاء مبادلہ کي باھمي مالیتوں پر ھوتي ھی *

قیمت کا بیان

واضح ہو کہ اگلي بحث میں لفظ عام مالیت کي جگہہ لفظ قیمت کا عموماً اِستعمال کیا جاویگا جس سے مالیت کے معني روپیہ کي صورت میں سمجھے جاوینگے *

واضح ہو کہ کسي شی کي مالیت عامہ جس سے وہ مقدار اور سب اشیاء کي مراد ھوتي ھی جو شی مذکور کي ایک مقدار مفروض کے معاوضہ میں حاصل ھوسکتي ھی دریافت نہیں ھو سکتي مگر خاص مالیت اُس شی کي دوسري شی کي صورت میں مبادلہ کے ذریعہ سے تحقیق ھو سکتي ھی اور ھر مبادلہ کرنیوالے کو یہہ خواھش رھتي ھی کہ تھوڑا دیوے اور بہت سا لیوے تو حتی الامکان اُسکو کمال صحت سے یہہ تحقیق کرني پڑتي ھی کہ تمام اشیاء مبادلہ کي مالیت کے کون کون سے اصلي سبب ھیں مگر یہہ کام بڑا دشوار ھی چنانچہ ایسے مبادلہ کا رواج گھٹانے کے واسطے جس میں ھر شی کے اصلي سبب تحقیق کرنے پڑیں بڑي بڑي تدبیریں عمل میں آئیں نہایت عمدہ تدبیر یہہ ھاتھہ آئي کہ اب ایک مبادلہ یا چند مبادلوں کا ایک متوسط اندازہ اُسي قسم کے آیندہ مبادلوں کے واسطے نمونہ قرار پاتا ھی اور اُسي تدبیر کے پھیلانے سے ھر قسم کے مبادلوں کے واسطے وھي نمونہ قائم ھو سکتا ھی چنانچہ اگر تجربہ کي رو سے یہہ امر دریافت ھو کہ جب مختلف دو چیزوں کي مفروض مقداریں تیسري چیز کي مقدار مفروض سے مبادلہ ھوتي ھیں تو اُن دو چیزوں کي مالیت کي مناسبت حاصل ھو جاتي ھی یعنے اُنکي مالیت کي مقدار تیسري شی کے حساب کرنے سے دریافت ھوجاتي ھی یہاں تک کہ اگر ایک چیز بلکہ ایک نوع کي کئي چیزیں جنمیں ھر چیز ایکسي صفتیں رکھتي ھو منتخب کي جاویں جنکے ذریعہ سے ھر طرح کا مبادلہ عمل میں آوے تو یہہ امر صاف ظاھر ھی کہ انتخاب مذکور سے بہت سے فائدے متصور ھیں چنانچہ ایک فائدہ یہہ ھی کہ سب لوگ اصلي سببوں کو جنکے ذریعہ سے شی منتخب مالیت والي ھوتي ھی کمال تحقیق و تصحیح سے دریافت کرسکتے ھیں اور مبادلہ کي دقت و دشواري آدھي رھجاتي ھی اور دوسرا فائدہ یہہ ھی کہ اگر دو چیزون میں مبادلہ کرنا منظور ھو تو تیسري چیز کي ایک مقدار مفروضہ

کے عوض میں اُن دونوں چیزوں کي وہ مقدار جسکا مبادلہ جسطرح معمول و مروج ہو دریافت ہوسکتي ہے اور دونوں چیزوں کي مالیت کي مناسبت معلوم ہوجاتي ہی اور جو چیز کہ مبادلہ کے واسطے عام وسیلہ تہرائي گئي خواہ وہ نمک ہو جیسے کہ ابیسنیا میں مروج ہے یا وہ کوڑي ہو جیسے کہ ملک گني کے کناروں پر جو افریقہ کي جانب غرب میں واقع ہی معمول ہے یا قیمتي دہاتیں جیسے کہ یورپ کے ملکوں میں رایج ہی وہي چیز زر یا روپیہ پیسہ کہلاتي ہی اور جبکہ اُس شے کا عمل درآمد قایم ہو جاتا ہے تو روپیہ کي صورت کي مالیت ہي یعني قیمت ایسي مالیت ہوتي ہے جس سے سب واقف ہوتے ہیں اور اسلیئے کہ سونا چاندي جنکو تمام شایستہ قومیں روپیہ کی صورت میں استعمال کرتي ہیں نہایت کمیاب اور پایدار ہیں اُنکے اصلي اسباب کي جہت سے اُنکي مالیت میں تبدیل نہیں ہوتي نظر بوجوہ مرقومہ بالا یہہ بہتر سمجھا جاتا ہے کہ اگلي بحث میں مالیت عامہ کے بجاے قیمت کا استعمال کیا جاوے اور روپیہ کي مالیت جہانتک اصلي سببوں پر منحصور ہی غیر مبدل تصور کي جاوے *

اس امر کي توضیح سے پہلے کہ جن سببوں سے مقدار حصول محدود ہوتي ہے اُنکي تاثیر قیمت پر کیا ہوتي ہے یہہ بات مناسب منصور ہوئي کہ تحریر اس مسئلہ کي جو صاف بدیہي ہی اور اُسکو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے قرین صواب اور عین مصلحت ہی یعني جہاں کہیں صرف ایسے قدرتي ذریعے جنکي مقدار حصول اس باعث سے محدود نہیں ہوتي کہ وہ ہر شخص کے ہاتہہ آجاتے ہیں برتے جاتے ہیں تو اُس جگہہ ضرور ہے کہ پیداوار کا افادہ یعنے پیداوار کي وہ قوت جسکے ذریعہ سے بواسطہ یا بلاواسطہ راحتوں کا ایصال اور تکلیفوں کا انسداد ظہور میں آتا ہي اُس تکلیف اور خرچ کے موافق ہو جس سے وہ پیداوار ایسي حالت میں حاصل ہوئي ہو کہ پیدا کرنے والے نے اپني کوششوں کا استعمال بیجا نکیا ہو اسلیئے کہ کوئي آدمي ایک شی کے پیدا کرنے میں ایک معین محنت و اجتناب دیدہ و دانستہ صرف نکریگا جب کہ وہ شخص اُسیقدر محنت و اجتناب کے ذریعہ سے دوسري شی پیدا کرکے زیادہ آرام و راحت حاصل کرسکتا ہوگا *

اب ہم اُن سببوں کي طرف متوجہہ ہوتے ہیں جنسے مقدار حصول

محدود هوتي هى واضح هو كه بعض بعض جنسيں ايسے ذريعوں كا ثمرة هوتي هيں جو بالفعل موجود نهيں اور بعضي ايسے ذريعوں كے نتيجے هيں جنكي تاثير ايک غير محقق عرصه دراز كے بعد هوتي هى ايسي جنسوں كي مقدار حصول نهيں بڑھ سكتي اور نه اُسكے بڑھنے كي توقع هوسكتي هى وه چيزيں جو قديم زمانه كي هوويں اور اگلے لوگوں كي يادگار باقي رهي هوويں وه پهلي قسم ميں شامل هيں اور نهايت كم ياب قدرتي يا مصنوعي تمام چيزيں جيسے كه بڑا هيرا يا كوئي عمده تصوير يا لاثاني مورت دوسري قسم ميں داخل هيں اور ايسي چيزوں كي قيمت كسي قاعده كي روسے قرار نهيں پاسكتي بلكه لوگوں كے شوق و دولت پر منحصر هوتي هى اور حقيقت يهه كه ايسي چيزوں كي قيمت صرف وهمي هوتي هى اسليئے كه جيسے لوگوں كے وهم و خيال هوتے هيں وه مول اُنپر منحصور هوتا هى چنانچه كئي برس گذرے كه بک كاک سيبو بيس هزار روپيه كو فروخت هوا اور دو برس بعد سات هزار روپيه كو فروخت هوا اور يهه امر ممكن هى كه پچاس برس كے بعد وهي آتهه آنه كو بكے اور نويں صدي ميں اگلے زمانوں كي يادگار چيزيں ايسي گراں قيمت تهيں كه مول اُنكا معين نهوسكتا تها اور اب وهي اپني بيكاري كے باعث سے كسي مول كے قابل نرهيں مقصود يهه هى كه بحث آينده ميں اشياء مرقومه بالا سے كچهه بحث نهوگي بلكه لحاظ اُن چيزوں كا كيا جاويگا جنكا حصول ازدياد كے قابل يا كسي قاعده مقررہ كے مطابق هو يا اسقدر قاعده سے مناسبت ركهے جو حساب ميں آسكتا هو *

جو جنسيں محنت و اجتناب اور قدرت كي ايسي مدد سے پيدا هوتي هيں جو هر فردبشر كو نصيب هوسكتي هى اُنكي مقدار حصول كا مانع اجتناب اور محنت كرنے والونكا نهونا هى كيونكه اُنكے پيدا هونے ميں اجتناب و محنت ضروري هيں يعني اُن جنسوں كي مقدار حصول اُس لاگت كے سبب سے محدود هوتي هى جو اُنكے پيدا كرنے ميں لگتي هے *

استحصال كي لاگت يعني كسي چيز كے پيدا كرنے كي لاگت كا بيان

وہ لوگ جو آج كل كے علماے انتظام مدن كي تصنيفات سے واقفيت

رکھتے ھیں وہ استحصال کي لاگت کي اصطلاح سے خوب واقف ھونگے اگرچہ یہہ اصطلاح علم انتظام مدن کي اور اصطلاحوں کي مانند عموماً مستعمل ھی مگر تعریف اُسکي کبھي صحت سے نہیں ھوئي اور یہہ بات غیر ممکن معلوم ھوتي ھی کہ تعریف اُسکي بدون امداد اصطلاح اجتناب یا ایسي ھي کسي دوسري اصطلاح کے ھوسکتی *

رکارڈو صاحب جنھوں نے استحصال کي لاگت کي اصطلاح کو سب سے پہلے استعمال کیا مراد اُسکي یوں بیان کرتے ھیں کہ وہ محنت کي وہ مقدار ھی جو کسي جنس کے پیدا کرنے میں صرف کي گئي اور معلوم ھوتا ھے کہ مل صاحب بھي اپني کتاب کے تیسرے باب کي دوسري فصل میں استحصال کي لاگت سے یہي محنت مراد رکھتے ھیں اور مالتھس صاحب تعریف اُسکي اسطرح کرتے ھیں کہ سابق اور حال کی محنت کي وہ مقدار جسکي ضرورت استحصال نے واسطے ھوتي ھی اور جس مدت تک وہ محنت صرف کیجاوے اُس مدت کي بابت اُس محنت کي اجرت کے فیصدی پر معمولي منافع استحصال کي لاگت ھیں *

رکارڈو صاحب اپني کتاب مطبوعہ بارثالث کے چھالیسویں صفحہ میں یہہ بات تسلیم کرتے ھیں کہ منافع بھي استحصال کي لاگت کا جزو ھی اور مل صاحب اپنے لفظوں کو اتني وسعت دیکر جسکي مناسبت پر ھمکو اتفاق نہیں منافع کو بھي مفہوم محنت میں داخل کرتے ھیں اور اسیلیئے ظاھر ھوتا ھی کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب استحصال کي لاگت کي تعریف میں متفق ھیں اور اُنکي اور مالتھس صاحب کي تعریف میں صرف اتنا فرق ھی کہ مالتھس صاحب کے نزدیک وہ محنت مقصود نہیں جو صرف ھوچکي بلکہ وہ محنت مراد ھی جسکا استعمال استحصال کے قایم رکھنے کے لیئے ضروري و لابدي ھی اور اسمیں کچھہ شک نہیں کہ اسمقدمہ میں مالتھس صاحب کا قول اسلیئے درست ھے کہ کسي جنس مفروض کے استحصال یعنے پیدا کرنے پر جو خرچ اور تکلیفیں اوٹھائي گئیں کوئي تاثیر اُنکي جنس مذکور کي مالیت میں نہیں ھوتي اس لیئے کہ خریدار اُن تکلیفوں اور اخراجات پر نظر رکھتا ھے جو مبادلہ کے وقت اُس جنس کے پیدا کرنے کے واسطے ضروري ھوتي ھیں چنانچہ اگر ایک جوڑے جراب کے استحصال کي لاگت اتفاقاً نصف

رهجاوے یا تیور ہی هوجاوے تو اُس سے یہه نتیجه حاصل هوگا که تمام موجود جرابوں کی مالیت میں باوجود اسبات کے که جو محنت اُنپر صرف هوچکی اور تبدیل اُسکی ممکن نہیں کمی بیشی آجاویگی اور جب که رکاردو صاحب اور مل صاحب یہه بات لکھتے هیں که جس جنس میں محنت لگ چکتی هے تو تاثیر اُس محنت کی جنس مذکور کی مالیت پر هوتی هی تو اُنکی غرض یہه سمجھی جاتی هی که استحصال کے حالات مبدل نہیں هوتے *

کرنل تارنز صاحب نے استحصال کی لاگت کے معنی یہه بیان کیئے هیں که وہ وہ سرمایه هی جو استحصال میں صرف هوتا هی غرض که وہ صاحب منافع کو استحصال کی لاگت کا جزو نہیں تہراتے اور اُنکی رایوں سے اس مضمون کی نہایت وضاحت هوتی هی اسلیئے همکو اُنکا خلاصه لکھنا ضرور هوا*

چنانچه وہ فرماتے هیں که جو مصنف بازار کی قیمت اور اصلی قیمت کو برابر تہراتے هیں وہ لوگ معمولی منافع کو اصلی قیمت یعنی استحصال کی لاگت میں داخل کرتے هیں مگر یہه ترتیب غلط هی حکیمانه نہیں کیونکه ذخیروں کے منافع استحصال کی لاگت کے جزو نہیں هوتے بلکه وہ ایک نئی چیز هے جو اُس لاگت کے سبب سے پیدا هوتی هے مثلا ایک کاشتکار اپنی اراضی کے بونے میں ‡ سو کوارٹر غله صرف کرتا هے اور بعوض اُسکے ایک سو بیس کوارٹر غله پیدا کرتا هی اس صورت میں بیس کوارٹر غله جو لاگت سے زیادہ پیدا هوا اُس کاشتکار کا منافع گنا جاتا هی مگر اس مقدار زاید یعنی منافع کو استحصال کی لاگت کا جزو قرار دینا محض بیجا هی اس لیئے که استحصال کی لاگت سوکوارٹر تھی اور اُسکے معاوضه میں بیس کوارٹر فاضل هاتھه آیا اور اب اگر یہه ممکن نہیں که بعد منہائی مقدار خرچ کے جو فاضل بچتا هی وہ بھی ایک جزء اُس خرچ کا قرار دیا جاوے اور ایکسو بیس کوارٹر برابر سوکوارٹر کے هوں تو یہه بھی ممکن نہیں که بازاری قیمت اصلی قیمت کی برابر هووے اگر فرض کیا جاوے که تیس روپیه فی کوارٹر کی شرح سے غله فروخت هوتا هے تو مثال مذکورہ بالا میں اُس کاشتکار کی پیداوار کی وہ اصلی قیمت یا

‡ ایک کوارٹر برابر چھه من سولهه سیر کے هوتا هی فی سیر اسی روپیه بھر

سو کوارٹر غله جو استحصال میں صرف هوا تین هزار روپئے هونگے اور وہ ایکسو بیس کوارٹر غله کے جو خرچ مذکور کے معاوضہ میں حاصل هوئی مول اُنکا تین هزار چهه سو روپئے هونگے غرضکه جسقدر بازاري قیمت اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت پر زیادہ هی وهي منافع هی پس یهه بات قرار دیني که استحصال کي لاگت میں منافع شامل هی گویا یهه کهنا هی که سو کوارٹر غله یا تین هزار روپئے جو کاشت میں صرف هوئے اُن ایکسو بیس کوارٹر یا تین هزار چهه سو روپئے کي برابر هیں جو اُس زراعت سے پیدا هوئے *

کارخانه داري اور کاشتکاري کي محنتوں میں ذخیروں کا منافع اُنکے استحصال کي لاگت سے علیحدہ شی هی چنانچه کارخانهوالا ایک مقدار مصالح اور آلات تجارت اور مزدوروں کي خوراک کي خرچ کرتا هی اور اُسکے معاوضہ میں ایک مقدار طیار مال کي پاتا هی اور یهه امر ضروري هے که آلات و مصالح اور خوراک مذکورہ کے خرچ کي نسبت جنکی پیشگي لگانے سے وہ مال حاصل هوا مول اُس مال کا زیادہ هو ورنه کارخانه دار کو اِجراے کام کي رغبت باقي نرهیگي یہاں تک که اگر مقدار حاصل مقدار خرچ شدہ سے زیادہ نهوگي تو کارخانه داري یکقلم موقوف هو جاویگي غرض که مصالح و آلات اور خوراک خرچ شدہ کي مالیت سے جسقدر مال طیار شدہ کي مالیت زائد هوتي هی وهي مقدار زائد کارخانه والے کا منافع هوتا هی اور یهه بات نهیں کهه سکتے که کارخانه دار کے ذخیرہ کا منافع اِستحصال کي لاگت میں داخل هی اِسلیئے که اگر ایسا کها جاوے تو یهه لغو بات سچي هوئي جاتي هی که جو کچهه خرچ سے بچتا هی وہ بهي خرج کا جزء هوتا هی چنانچه اگر فرض کیا جاوے که آلات اور خوراک و مصالح میں تین هزار روپئے کا خرچ پڑا اور مال طیار شدہ تین هزار چهه سو روپئے کي مالیت کا هی تو فرق ان دو نون رقموں کا وہ روپئے کي مقدار هی جو مالک کو بطور منافع هاتهه آیا خلاصه یهه که بدون اس لغو بات کے تسلیم کرنے کے که تین هزار روپیه تین هزارچهه سو روپیه کي برابر هیں یهه بات درست نهیں هوسکتي که سالانه منافع استحصال کے لاگت کي مقدار میں داخل هوتا هی *

ذخیرہ کا منافع بجاے اُسکے که وہ استحصال کے لاگت کا جزء ٹهہرے

ایک ایسي مقدار فاضل هی که بعد وضع کل خرچ کے بچتا هی اور کاشتکار اور کارخانہ‌دار اپني منافعوں کو اجراے کام میں صرف نهیں کرتے بلکه اُس منافع کو پیدا کرتے هیں اور جو کچهه وه پیشگي لگاتے هیں منافع کوئي جزء اُسکا نهیں هوتا بلکه جو محاصل که اُس سے حاصل هوتا هی منافع جزء اُسکا هوتا هی اور منافع اجراے کام میں صرف اِسلیئے نهیں کیا جاتا که اختتام کام تک وه خود موجود نهیں هوتا پس استحصال کي لاگت یعني پیشگي سرمایه منها هوکر جو کچهه فاضل رهتا هے وهی زر منافع گنا جاتا هی اور لاگت سے علیحده ایک نئي چیز هوتا هی نظر بوجوه مذکوره بالا یهه توقع پڑتي هی که تحریر مرقوم‌الصدر اِسبات کے اثبات کے لیئے کافي وافي هوگي که علماء اِنتظام جنکا یهه مقوله هی که مال و متاع کا منافع استحصال کي لاگت میں شامل هوتا هی اور اصلي قیمت اور بازاري قیمت دونوں برابر هوتي هیں صاف غلطي کرتے هیں اِسلیئے که بازاري قیمت وه کهلاتي هی جو بازار میں مبادله کے ذریعه سے کوئي شی حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اصلي قیمت وه هی جو قدرت کے بڑے ذخیره میں سے کوئي چیز حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اُس میں سرمایه کي وه متعدد چیزیں شامل هیں جو کسی شی کے پیدا کرنیکے واسطے صرف کي جاویں اور یهه امر ممکن نهیں که اس اصلي قیمت میں وه زر فاضل داخل هووے جسکو منافع کهتے هیں اور وجود اُسکا استحصال کے مدارج کے ساتهه هوتا جاتا هے *

کرنل ٹارنز صاحب کي رائیں وهاں تک واجبي هیں جهانتک وه اُن باتوں سے تعلق رکهتي هیں جن کي وه چهان بین کرتے هیں اِسلیئے که نفع ایک وسیله نهیں بلکه وه ایک نتیجه هی که بدون اُسکي امید کے استحصال کا کام جاري نهیں ره سکتا کیونکه بجز اس امید کے کوئي کارخانه‌دار یا کاشتکار اپنے سرمایه کے غیر بارآور خرچ کرنے سے اجتناب نهیں کرسکتا اور اسیطرح اگر کهانیکي چیزیں بهي ضروري اور مزه‌دار نهوتیں تو کوئي شخص اُنکو حاصل نکرتا فصل پیدا کرنے کي لاگت کا کوئي جز منافع اس سے زیاده نهیں هو سکتا جیسا که غذا پیدا کرنے کي لاگت کا جزییت بهرنا هی یا پوشاک پیدا کرنے کي لاگت کا جز سردي سے محفوظ رهنا هی *

مالتهس صاحب سے بسبب نهونے اصطلاح اجتناب یا کسي اور ایسي

هي اصطلاح کی تقریر درست اور صحیح نہیں ہوسکي معلوم ہوتا ہی کہ اُن صاحب کے دل میں یہہ بات ہوگي کہ محنت کے علاوہ کچھہ اور بھي استحصال کے واسطے ضروري ہی چنانچہ اُنہوں نے خیال کیا ہوگا کہ اکیلي محنت سے ایک کفدست میدان قیمتي لکڑي کا جنگل نہیں ہوسکتا یعني جو آدمي کہ درخت لگاتا ہی اگرچہ وہ پودونکے لگانے اور حفاظت کرنے میں محنت صرف کرتا ہی مگر علاوہ اُسکے حاصلات بعید کي توقع پر تکلیف و تردد بھي سہتا ہی اور بعد اُسکے جو وارث اُسکے ہوتے ہیں وہ لوگ اُن چھوتے درختوں کو فروخت ہونے کے قابل ہونے تک پہونچنے دیتے ہیں چنانچہ وہ بھي اپنے فائدہ چھوڑ چھاڑکر اپنے وارثوں کے واسطے چھوڑ جاتے ہیں پس معلوم ہوتا ہی کہ مالتھس صاحب نے یہہ امر سمجھا کہ لکڑي کے استحصال کي لاگت میں یہہ تمام جانکاہیاں بھي داخل ہیں اور جب اُنکے اظہار و تعبیر کے واسطے کوئي لفظ نہ پایا تو اُنکے لیئے وہ نام مقرر کیا جو اُنکے نتیجے کا نام ہی یعني لفظ منافع کا قرار دیا اور جب کہ اُنہوں نے لفظ منافع کو استحصال کي لاگت کا ایک جز قرار دیا تو معلوم ہوتا ہی کہ لفظ منافع سے منافع کے معني مقصود نتھے بلکہ مراد اُنکي وہ کام کاج تھے جنکے معاوضہ میں منافع ملتا ہی اور اسیطرح کي غلطي وہ لوگ بھي کرتے ہیں جو اجرت کو استحصال کي لاگت کا جز قرار دیتے ہیں اور حال یہہ ہی کہ مراد اُنکي اجرت نہیں بلکہ خود محنت مراد ہی جسکے معاوضہ میں اجرت ہاتھہ آتي ہی *

باقي کرنل‌ٹارنز صاحب کي غلطي کا یہہ منشا ہی کہ اُنہوں نے ایک امر لازمي کو ترک کیا اسلیئے کہ اگرچہ اُنہوں نے منافع کو استحصال کي لاگت کا جز قرار ندیا مگر بجاے اُسکے لفظ اجتناب یا کوئي اور لفظ اُسکے مثل استعمال نکیا اور باوصف اسکے کہ وہ صاحب یہہ تسلیم کرتے ہیں کہ جہاں کہیں مساوي مقدار کے سرمائے برتے جاتے ہیں تو وہاں اگر ایک پیداوار دوسري پیداوار سے زیادہ جلد بازار میں پہونچے تو اُن پیداواروں کي مالیت میں کمي بیشي کا فرق ہو جاتا ہی مگر وہ اُس اصل کو بیان نہیں کرتے جسپر وہ فرق و تفاوت منحصر ہے اور وہ اصل یہہ ہے کہ اگرچہ کمي بیشي کي صورتوں میں محنت برابر ہوتي ہی مگر ایک صورت میں اجتناب تھوڑا عمل میں آتا ہی اور دوسري صورت میں بہت سا برتا جاتا ہی *

استحصال کي لاگت کي تعريف

واضح ہو کہ استحصال کي لاگت سے وہ مقدار محنت و اجتناب کا مجموعہ مراد ہی جسکي ضرورت استحصال کے واسطے ہوتي ہی اور يہہ استحصال کي لاگت جسکي تعريف اِس مقام پر قلمبند ہوئي دو قسموں پر منقسم ہی ايک وہ لاگت جو پيدا کرنے والے يا بيچنے والے کي طرف سے لگتي ہی اور دوسرے وہ کہ خرچ کرنيوالے يا خريدار کي جانب سے لگتي ہی پہلي قسم ميں اجتناب اور محنت ہی جسکو ايسا شخص جو کسي قسم کا مال يا کسيطرح کي خدمت فروخت کرتا ہی اِس غرض سے گوارا کرتا ہی کہ اِستحصال کو جاري رکھے اور دوسري قسم ميں وہ اجتناب و محنت ہي جسکو ايسے لوگ جو کسي مال يا خدمت کو مول ليتي ہيں اُٹھاتے ہيں اگر وہ سب يا اُن ميں سے بعضے بجاے خريدنے کے خود پيدا کرتے پہلي قسم کي لاگت نہايت تھوڑي قيمت کي اور دوسري قسم کي لاگت نہايت بڑي قيمت کي دليل ہوتي ہي کوئي شخص اُس چيز کا پيدا کرنا فروخت کي غرض سے جاري نرکھيگا جسکي قيمت لاگت سے کم مليگي اور برخلاف اُسکے خريدار لوگ اُس چيز کو خريد نکرينگے جسکو تھوڑے خرچ کرنے پر سب کے سب آپ يا اُنميں سے بعضے سب کے ليئے پيدا کر سکتے ہوں اُن جنسوں کي بلکہ اُنکے اُن جزوں اور وصفوں کي ماليت کي نسبت جنکے استحصال پر سب لوگ ہمت کر سکتے ہيں اور اُنکو مساوي فائدہ کے ساتھہ پيدا کر سکتے ہيں پيدا کرنيوالے اور خرچ کرنيوالے کي لاگت برابر ہوتي ہی اِسليئے اُن کي قيمت محنت و اجتناب کا وہ مجموعہ ہی جو اُنکی استحصال کے ليئے ضروري ہی اگر اُنکي قيمت گھٹ جاتي ہی تو اُجرت يا منافع اُن لوگوں کا جو اُنکے پيدا کرنے ميں مصروف ہوتے ہيں اُس محنت و اجتنات کے زر اوسط معاوضہ سے گھٹ جاتا ہی جسکا اِستعمال اِجراے اِستحصال کے واسطے ضروري و لابدي ہی اور اسي ليئے انجام کار ايسا ہوتا ہی کہ اُن جنسوں کا استحصال اُسوقت تک يک لخت موقوف ہو جاتا ہے يا گھٹ جاتا ہے کہ مقدار حصول کے کم ہونے سے اُنکي ماليت پھر ترقي پکڑتي ہے اگر استحصال کے لاگت سے قيمت اُنکي زيادہ ہوجاتي ہے تو پيدا کرنيوالے اپنے محنتوں اور تکليفوں کے اوسط معاوضہ سے زيادہ معاوضہ پيدا کرتے ہيں اس خبر کے پھيلتے ہي اُس کام کرنيکي طرف

جسمیں بڑے فائدہ کا احتمال غالب ہوتا هی سرمایہ و محنت کي مار مار هوتي هی یہانتک کہ جو لوگ پہلے خریداري کرتے تھے وہ پیدا کرنیوالے هو جاتے هیں اور جب تک کہ زیادتي مقدار حصول سے استحصال کي لاگت قیمت کے مساوي نہیں هوجاتي تب تک وہ جوش خروش کم نہیں هوتا *

کئي برس گذرے کہ لندن والونکا یہہ حال هوا کہ نیوریور کمپنی کے ذریعہ سے پاني اُنکو هاتھہ اتا تھا اور مقدار اُس پاني کي جسکو وہ لوگ پهونچاتے تھے اتني تھي کہ مکانوں کے بڑھنے کے ساتھہ اُسکي قیمت بھي بڑھي اور انجام کار وہ قیمت استحصال کي لاگت سے اتني بڑہ گئي کہ پاني کے بعض خرچ کرنیوالوں کو پاني کے پیدا کرنے والے هو جانے کي ترغیب هوئي چنانچہ نئے نئے اور گروہ اب رساني کے واسطے قایم هوئے اور جوں جوں پاني کي مقدار حصول زیادہ هوتي گئي اُسیقدر قیمت بھي گھٹتي گئي یہانتک کہ نیوریور کمپني کے حصوں کي مالیت پہلے کي نسبت قریب ایک چھارم کے رهگئي یعني ایک لاکھہ پچاس هزار روپئے سے گھٹتے گھٹتے چالیس هزار روپئے تک باقي رهگئے اور یقین یہہ هی کہ اگر لندن کي ترقي ایسي هي هوتي رهیگي تو ایسے ایسے معاملے مکرر وقوع میں آوینگے اور پاني کا مول بڑھتا جاویگا اور اُسکي لاگت سے قیمت زیادہ هو جاویگي پھر نئے نئے گروہ پیدا هونگے اور جو دقت آج کل لوگوں کو پیش آتي هی اگر کوئی امر اُس سے زیادہ پاني کي مقدار حصول میں پیش نهوگا تو پاني کي قیمت پھر پھراکر پهلي حالت پر آجاویگي *

اگرچہ هر قسم کے کام اختیار کرنے کي آزادي هر ایک کو حاصل هونے میں استحصال کي لاگت سے قیمت قایم هوتي هی مگر بعض اوقات ایسا هوتا هی کہ استحصال کي لاگت کے اثر میں بهت سا خلل پڑتا هی اور جب کہ یہہ امر تصور کیا جاتا هی کہ کوئي مخل سبب موجود نرهے اور سرمایہ و محنت ایک کام سے دوسرے کام میں بلا ضرر و نقصان یکبارگي منتقل هوسکیں اور هر پیدا کرنے والے کو هر طرح کے استحصال کے منافعونکا بخوبي علم هووے تو انهیں صورتوں میں استحصال کي لاگت کا اثر پورا هوسکتا هی مگر یہہ امر واضح هی کہ یہہ سارے تصور اسلیئے راست نہیں آتے کہ جو سرمایہ استحصال کے واسطے ضروري هی اُسکا بڑا حصہ یہہ

چیزیں ہیں یعني مکان اور کلیں اور اور آلات جو بڑي محنتوں اور وقتوں کے نتیجے ہوتے ہیں اور علاوہ خاص کاموں کے دوسرے کاموں میں کم برتے جاتے ہیں اور اس سے بھي بڑا رکن سرمایه کا علم اور لیاقت ظاھري اور باطني ہوتي ہی اور یہه تمام اوصاف صرف اُنھیں کاموں میں مستعمل ہوتے ہیں جنکے واسطے وہ اصل میں حاصل کیئے جاتے ہیں اور علاوہ اُسکے کسي معین کام کا فائدہ بالکل اُس عقل و ہوشیاري پر منحصر ہے جسکي امداد و اعانت سے وہ کام جاري رہتا ہی کیونکه ایسے سرمایه والے بہت تھوڑے ہونگے جو اپنے منافع کا اندازہ سواے چند سال کے اوسط منافع کے نکال سکیں اور ایسے لوگ اس سے بھي کمتر ہونگے جو اپنے پاس پڑوس والوں کے منافع کا تخمینه کرسکیں نظر بریں جن سببوں کے ذریعه سے کارخانے پہلے قایم ہوتے ہیں اُنکے گذر جانے کے بعد بھي وہ جاري رہ سکتے ہیں مگر اور کارخانوں کي نسبت جوں جوں اُنکا بیفائدہ ہونا واضح ہوتا جاتا ہی وہ کارخانے بتدریج نیست و نابود ہو جاتے ہیں محنت اور سرمایه جو اُن کارخانوں میں لگا ہوتا ہی وہ ایسا ضایع جاتا ہے که کوئي عوض اُسکا حاصل نہیں ہوسکتا اسي وجہہ سے جن کارخانوں میں سرمایه اور محنت کي گنجایش فائدہ سے ہوسکتي ہی اُن میں سرمایه اور محنت خاطر خواہ اُنکے نہیں پہونچتي اور اس عرصه میں ایک کارخانه کي پیداوار استحصال کي لاگت کي نسبت تھوڑے مولوں اور دوسرے کارخانه کي پیداوار مہنگے مولوں بکتي ہی غرضکه یہه بات واضح رہے که علم انتظام کا علاقه خاص خاص صورتوں سے نہیں بلکه عام سے ہی اور جبکه یہه بیان کیا جاتا ہی که استحصال کي لاگت ایسي صورتوں میں قیمت قایم کرنے کا باعث ہوتي ہی که سب کو کسي کارخانه کے کرنے میں ایک سا اختیار حاصل ہو تو یہه مقصود اُس سے ہوتا ہی که استحصال کي لاگت کے ساتھه قیمت مستقل نہیں لگي رہتي بلکه وہ ایک مرکز ہی که اُسکي طرف قیمتوں کا جھکاؤ لگاؤ ہمیشه رہتا ہی *

مراتب مذکورہ بالا میں یہه بیان ہوچکا که ہرکام میں سب کو ایکسا اختیار حاصل ہونے کي صورتوں میں یعني جبکه سب لوگ برابر فائدوں کے ساتھه پیدا کرنے والے ہوسکتے ہیں تو پیدا کرنے والے یعني بیچنے والے اور خرچ کرنیوالے یعني خریدنے والے کے استحصال کي لاگت مساوي المقدار

هوتي هى اور جو جنس استحصال میں پیدا هوتي هى فروخت اُسکي استحصال کي لاگت پر هوتي هى يعني اُس قيمت پر هوتي هى جو مقدار محنت اور اجتناب کے مجموعہ کے مساوي هوتي هى اور بحسب رواج عام کے وہ قيمت اُس سرمايہ اور اجرت کے برابر هوتي هے جسکا ادا هونا اس غرض سے ضرور هوتا هى کہ پيدا کرنے والا اپنے کاربار کو جاري رکھے تھوڑے دنوں سے يہہ راے عام هى کہ هرکام میں سب کو ايک سا اختيار حاصل هونے کي صورتوں میں بہت سي جنسيں پيدا هوتي هيں چنانچہ رکارڈو صاحب نے اپني کتاب موسومہ اصول علم دولت و محصول کے تيسرے صفحہ میں لکھا هى کہ جن اسبابوں کي خواهش لوگوں کو رهتي هى منجملہ اُنکے اکثر محنت سے پيدا هوتے هيں اور اگر اُنکے پيدا کرنے میں محنت اچھي طرحسے کي جاوے تو وہ اسباب اتنے زيادہ پيدا هوتے هيں کہ بيحد و حساب هو جاتے هيں اور جب کبھي ذکر اُن اسبابوں کا اور اُن کي قيمت کے مبادلہ اور اُن قاعدوں کا جنکي روسے اُنکي باهمي قيمت قايم هوتي هى کيا جاتا هى تو وہ اسباب مراد هوتے هيں جنکي مقدار انسانوں کي محنت سے بڑہ سکتي هى اور اُنکے استحصال میں سب کو ايک سا اختيار حاصل هوتا هى انتهى *

اب يہہ بات ظاهر هى کہ جس استحصال میں کسي خاص مملوکہ قدرتي ذريعہ کي شرکت نهيں رهتي وهي استحصال ايسا هى جو هر کام میں سب کو ايک سا اختيار حاصل هونے کي حالت میں هوتا هى اور ايسي جنسيں بہت تھوڑي هيں جنکي استحصال کے کسي درجہ میں زمين و موقع يا جسماني اور نفساني بڑي بڑي لياقتوں کي خوبيوں يا اُن ترکيبوں سے جو بہت لوگوں پر مخفي هيں يا جنکي تقليد ازروے قانون ممنوع هى امداد و اعانت نهيں پهونچتي اور جب اُمداد ان ذريعوں کي حاصل هوتي هى جنکا نام همنے قدرتي ذريعے رکھا هى تو بمقابلہ اُس نتيجہ کے جو بدون امداد مذکورہ صرف اجتناب و محنت سے هاتھہ آتا هى نهايت عمدہ نتيجہ حاصل هوتا هى اور وہ جنس جو اسطرح پيدا هوتي هے وہ انحصار تجارت کا مفهوم هوتي هى اور وہ شخص جسکا کوئي قدرتي ذريعہ مملوک هوتا هى وہ محاصر تجارت کہلاتا هى *

انحصار تجارت کا بیان

واضح هو که انحصار تجارت کي چار قسمیں هیں *

پہلي قسم

یہه وه قسم هےکه محاصر کو پیدا کرنیکا کل اختیار تو حاصل نهیں مگر پیدا کرنے کے چند ایسے خاص طریقوں پر اختیار اُسکو حاصل هوتا هی جنسے وه اپني مقدار پیداوار کو ایسي آساني سے بڑها سکتا هی که اُس میں کمي نهیں هوتي بلکه روز روز ترقي هوسکتي هے جو جنس که حالات مذکوره میں پیدا هوتي هے مالیت اُسکي انحصار تجارت کي اور جنسوں کي نسبت بیچنے والے کے استحصال کي لاگت سے زیاده تر قریب هوتي هی اور ظاهر هی که جنس مذکور الصدر کي قیمت پیدا کرنے والے کے خرچ و تکلیف کي قیمت سے کبهي همیشه کے لیئے کم نهیں هوسکتي اور خرچ کرنے والوں کے ایسے خرچ و تکلیف کي قیمت سے زیاده نهیں هوسکتي که وه آپ یا اُنکي طرف سے تهوڑے لوگ پیدا کرنے والے هوجاویں تو اُنکو اُتهاني پڑے چنانچه آرک رائیت صاحب کا یارن کپڑا اُس مساوي صفت کے یارن کپڑه سے زیاده قیمت پر فروخت نهیں هوسکتا تها جو بلااعانت سندي کل کے طیار هوتاتها اورجو اجتناب و محنت که ارک رائیت صاحب یارن کپڑه میں لگاتے تهے وه اُس لاگت سے کم قیمت پر بهي فروخت نهیں کرتے تهي پہلي قیمت خرچ کرنے والے کے استحصال کي لاگت تهي اور دوسري قیمت پیدا کرنیوالے کے استحصال کي لاگت تهي اور اِن دونوں قیمتوں میں بڑا فرق تها چنانچه ارک رائیت صاحب کي لاگت اُس لاگت کا پانچواں حصه بهي نه تهي جو اُنکي خریداروں کو پڑتي تهے *

ارک رائیت صاحب کي ایجاد کي هوئي کلوں سے بڑي مقدار کپڑه کي طیار هوسکتي تهي مگر بڑي عمده صفت کا کپڑه طیار نهیں هوتا تها جو لطف و لطافت آدمیوں کي اُنگلیوں سے حاصل هوسکتي هی وه بیلنوں کي کسي ترتیب سے هاتهه نهیں آتي چنانچه جو ململ کے تهان

ھندوستاني ‡ لوگ اپني محنت سے کلوں کے بدون طیار کرتے ھیں وہ تھان انگلستان کے بڑے بڑے کارخانوں کي پیداواروں سے زیادہ باریک اور پائیدار ھوتي ھیں غرضکہ آرک رائیٹ صاحب جو قیمت حاصل کرسکتے تھے وہ اَور پیدا کرنے والے آلات کي ھمسري سے محدود تھي اگرچہ یہہ اور آلات زیادہ خرچ کے طلبگار تھے مگر اُنسے کار براري مساوي درجہ کي ھوتي تھي اور ارک رائیٹ صاحب جو قیمت لیتے تھے وہ زیادہ تر محدود اِس وجہہ سے تھي کہ صاحب ممدوح اپنے فائدہ کیطرف بھي نظر رکھتے تھے اُنھوں نے ایسي کل ایجاد کي تھي کہ تاب‌وتواں اُسکي بجاے تنزل کي روز بروز ترقي کرتي تھي کل کا کارخانہ اسلیئے بنایا کہ سو یا ھزار پونڈ روئي کا سوت ایک سال میں طیار ھووے ایک فعل عبث ھی اسلیئے کہ جو خرچ ایک ھزار پونڈ کے سوت بنانے میں پڑتا ھی اُس سے کچھہ تھوڑا زیادہ دس ھزار پونڈ کے بنانے میں لگتا ھی اور جو خرچ کہ دس ھزار پونڈ کے بنانے میں پڑتا ھے اُسکے دوگنے سے کچھہ کم چالیس ھزار پونڈ کي طیاري میں لگتا ھی غرض جسقدر مقدار کچي مصالحہ کي طیاري کے واسطے زیادہ ھو اسیقدر استحصال کي لاگت کم ھوجاتي ھی چنانچہ دس ھزار پونڈ یارن اگر ایک لاکھہ کو بکتا اور ارک رائیٹ صاحب کو پچاس ھزار روپیئے کا نفع ھوتا تو اُسیطرح لاکھہ پونڈ یارن کے بکنے پر پانچ لاکھہ روپیئے کا فائدہ ھوسکتا اور دس لاکھہ پونڈ کے بکنے پر پچاس لاکھہ روپیئے کا فائدہ متصور ھوتا مگر ظاھر ھی کہ ایسا واقع ھونا اسلیئے ممکن نہیں کہ جب محدودیت مقدار حصول پر مالیت منحصر ھی تو وہ صاحب زیادہ مقدار مال کي بغیر اسمات کے فرخت نہین کرسکتے کہ قیمت میں تخفیف کرکے خریداروں کے دلمیں غبطہ پیدا کریں اور اگر تخفیف قیمت نکرتے تو بدون اِسکے کہ بہت سا مال اُنکا باقي رہ جاتا فروخت اُسکي نکرسکتے پس فروخت ھونے مال کي دوام ترقي کے واسطے ارک رائیٹ صاحب کا صرف یہہ طریق تھا کہ ھمیشہ قیمت کي اسقدر تخفیف ھوتي رھنے پر راضي رھتے تھے کہ اُسکے ذریعہ سے تعداد اُن لوگوں کي ھمیشہ بڑھتي رھي جو خرید پر آمادہ اور خریداري کے قابل ھوویں

‡ جیسیکہ ھندوستان میں ڈھاکہ کي ململ طیار ھوتي ھی اُس خوبي کي ململ کلوں سے طیار نہیں ھوسکتي *

اور جیسا کہ ہمیشہ دستور ہی فائدہ اُن صاحب کا خریداروں کے فائدوں سے اتفاق رکھتا تھا اور اسی وجہہ سے وہ صاحب ایسی قیمت کو قبول کرتے تھے کہ اُنکے استحصال کی لاگت سے تو بہت زیادہ ہوتی تھی مگر خریداروں کے استحصال کی لاگت سے زیادہ کم ہوتی تھی غرضکہ ارک رائبٹ صاحب کی انحصار تجارت نہایت محدود تھی یعنے اُنکی معاوضہ لینی کی ایک حد معین تھی اور فائدہ اُنکا یہہ تقاضا کرتا تھا کہ اُس حد تک بھی نوبت نہ پہونچے *

دوسری قسم

واضح ہو کہ یہہ قسم انحصار تجارت کی قسم مذکورہ بالا کی نقیض ہی وجود اُسکا اُس حالت میں پایا جاتا ہی کہ پیدا کرنیوالیکے خوف و رجا سے قیمت رک نہیں سکتی اور اَور پیدا کرنیوالوں کے یکساں اختیار حاصل ہونے کا ڈر نہیں رہتا اور مقدار حصول کی زیادتی نہیں ہوسکتی بعض انگور والوں کو یہہ انحصار تجارت حاصل ہوتا ہی چنانچہ کانستینشیا شراب کی خوش مزگی کئی بیگہہ زمین کے اثر سے حاصل ہی یہانتک کہ اگر اُس زمین سے بہت سی شراب لینی کی نظر سے زیادہ انگور لگائے جاویں تو وہ بات پھیکی پڑ جاوے اور جب کہ کانستینشیا کھیت کے مالک کے سوا کوئی شخص اُس شراب کا پیداکرنے والا نہیں ہوسکتا تو خریدار خرچ کرنےوالے کی لاگت استحصال کی جہت سے شراب مذکور کی قیمت میں کمی نہیں آسکتی بلکہ اگر وہ مالک چاہے کہ اُس شراب کے خرچ مین زیادتی ہو تو اُس سے تخفیف قیمت نہیں ہوتی اِسلیئے کہ یہہ پیداوار زیادہ ہونے کے قابل نہیں اور اسی نظر سے اُسکا خرچ بھی زیادہ نہین ہو سکتا اور لاگت استحصال سے قیمت بھی کم نہیں ہوسکتی بلکہ لاگت سے بیحد زیادہ ہوسکتی ہے اور حد اُسکی صرف خرچ کرنیوالوں کی رغبت اور قابل خریداری ہونے سے معین و قائم ہو سکتی ہی اور اگر دولتمند لوگوں میں رواج اور وضعداری کی وجہہ سے شراب مذکور کی کمال خواهش پائی جاوے تو اُسکے ایک پیپہ کی قیمت دو لاکھہ روپئے ہو سکتے ہیں جسکی لاگت استحصال صرف دو سو روپیہ ہونگے *

تیسري قسم

یہہ تیسري قسم انحصار تجارت کي زیادہ مروج اور دو قسموں مذکورہ بالا کے بین بین هی یعني قسم دویم کي طرح سخت اور قسم اول کي مثل نرم نہیں اور یہہ قسم ثالث اُن حالات پر مشتمل هی که محاصر تجارت کل پیداوار پیدا کرنیوالا هي نہیں هوتا بلکه زیادہ محنت اور اجتناب کے اِستعمال سے اپني پیداوار کو بهي بیحد بڑها سکتا هی تمثیل اُسکي کتابوں کي تجارت هی چنانچہ جب کسي کتاب کي حفاظت بذریعہ حق مصنفي هوتي هی تو کوئي شخص اُسکے حق کے مالک کے علاوہ نسخے اُس کتاب کي چهاپ نہیں سکتا اور وہ مالک زیادہ محنت و اجتناب کے ذریعہ سے کتاب مذکور کے نسخے بیحد بڑها سکتا هی اور ایسي صورت میں خریدار کي طرف سے کوئي لاگت استحصال قائم نہیں هو سکتي اِسلیئے که وہ اُسکو چهپوا نہیں سکتا اور جسقدر اُسکي قیمت کے محدود کرنے سے خریدار کو تعلق هوتا هی وہ صرف یہہ هي که اُسکي رغبت اور مقدور سے قیمت قائم هوتي هی اور بخوبي محدود هونا قیمت کا چهپوانے والے کے فائدہ سے علاقہ رکهتا هی جیسا که کارخانوں کي اور مصنوعي چیزوں کا عموماً حال هوتا هی اسیطرح سے جسقدر کتابوں کے چهپنے کي تعداد زیادہ هوتي هی اُسیقدر چهپوائي کے خرچ میں تخفیف هوتي هی چهپوانے والے کا فائدہ اِسبات میں منحصر هی که اِستحصال کي لاگت سے جسمیں پیداوار کے زیادہ هونے سے کمي هوتي جاتي هی کچهہ تهوڑي قیمت زائد مقرر کر کے کتاب کے زیادہ بکنے کي فکر کرے چنانچہ شاید کتاب † ویورلي کي سو نسخے بحساب في نسخہ دس اشرفي کے بکے هوں مگر اسمیں کچهہ شک و شبہہ نہیں که دس هزار نسخے جو بحساب في نسخہ ڈیرہ اشرفي کے فروخت هوئے تو بہت زیادہ منافع حاصل هوا *

چوتهي قسم

یہہ آخر قسم انحصار تجارت کي اُس صورت میں پائي جاتي هی

† یہہ ایک قصہ کي کتاب مشہور هی

که جب اِستحصال کے لیئے ایسے قدرتي ذریعوں کي مدد ضرور هوتي هی جو تعداد میں محدود اور قوت پیداوار میں مختلف هوں اور جسقدر که محنت و اجتناب میں ترقي کیجاتي هی به نسبت اُس ترقي کے قدرتي ذریعوں کي امداد و اعانت کم هوتي هی اُن هي صورتوں میں اُس خام پیداوار کا بہت سا حصه پیدا هوتا هی جو هر ملک والوں کي خوراک معمولي هوتي هی جیسیکه ایرلنڈ میں آلو اور اِنگلستان میں میں گیہوں اور هندستان ‡ میں چاول هیں *

اور حقیقت میں یهه چوتهي قسم انحصار تجارت کي زمین کي انحصار تجارت هی اور جب که ایسے جنسیں بہت کم هیں که اُنکے مقدار حصول کي محدودیت اُس اراضي کي مقدار محدوده کے باعث سے نہیں هوتي جو اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں کسي ترکیب کے واسطے ضروري اور کار آمد هیں تو اِسلیئے جب تک وه عام قاعدے دریافت نه کیئے جاویں جنکي رو سے امداد اراضي کي مالیت قرار پاتي هے تب تک اصول مالیت میں بیشک غلطیاں هونگي نظر برین قواعد مذکوره کي تفصیل تهوڑي بہت مناسب متصور هوئي *

زمین واضح هو که هر وسیع ضلع کي زمین مختلف درجوں کي زرخیزي اور موقع کي خوبي رکهتي هی اور هر درجه کي زمینوں سے ایسے علیحده علیحده قسم کے قدرتي ذریعے قایم هوتے هیں جنسے مختلف مقدار کي امدادیں کاشتکار کو پہونچتي هیں جبکه هم دریافت کرچکے هیں که هر خطه زمین سے گو وه کیسي هي زر خیز هو کاشتکاري کے فن یکساں اور مستقل رهنے کي حالت میں اُس محنت و اجتناب کا عوض جو اسکي کاشت پر زیاده کیا جاوے همیشه کم حاصل هوتا هی تو یهه کہه سکتے هیں که هر خطه زمین میں مختلف قوتوں کے متعدد قدرتي ذریعے شامل هیں اور مختلف قسموں کے قدرتي ذریعوں کا برتاؤ اُنکے اثروں کي مناسبت سے ایک دوسرے کے بعد هوتا هی چنانچه جب تک بہتر درجه کي قسم کے ذریعے دستیاب هو سکتے هیں تو کم درجه کي قسم

‡ اِسمقام پر هندوستان سے بنگاله مراد هی اگرچه هندوستان میں اکثر جگهه چاول پیدا هوتے هیں مگر بنگاله مین بہت کثرت سے پیدا هوتے هیں اور وهاں کے لوگوں کي خوراک اکثر چاول هی

کے ذریعوں کي طرف میلان نہیں ہوتا اور جب تک کہ ہر قسم کے ذریعے ملک خاص نہیں ہوجاتي تب تک مقدار حصول اُنکي غیر محدود سمجھني چاہیئے اِسلیئے کہ وہ سبکے ہاتھہ آسکتے ہیں باقي تنقیح اس امر کي کہ سب سے بدتر کونسا قدرتي ذریعہ اِستعمال کے لائق ہی یعني کس حد تک ناقص زمینیں بوئي جا سکتي ہیں یا کہانتک اجتناب و محنت زائد کا اِستعمال عمدہ زمین کي کاشتکاري میں غیر مناسب عوض کے ساتھہ ہو سکتا ہی لوگوں کي دولت و حاجت سے ہمیشہ متعلق ہی یعني تنقیح اس امر سے ہوگي کہ کس مقدار تک کھیتي کي پیداوار کي خرید کي طاقت و رغبت لوگوں میں پائي جاتي ہی اور جب کہ نہایت زرخیز اور عمدہ اراضي کے صرف ایک خطہ کي خفیف زراعت سے حاجتیں پوري ہو سکتي ہیں تو وہ زمین مالیت کا کوئي مستقل ذریعہ نہیں ہو سکتي اگرچہ وہ اراضي نہایت سیر حاصل ہو یہانتک کہ محنت و اجتناب کي نسبت اُس سے بھي زیادہ بارآور ہو جیسیکہ وہ آیندہ اس سبب سے ہوسکے کہ اُسکي خوب کاشت کیجاوے اِسلیئے کہ صورت مذکورہ میں وہ زمین ایسا قدرتي ذریعہ ہی کہ سب کو ہاتھہ آسکتا ہی اور اُسکي پیداوار کا مبادلہ زیادہ پیدا ہونے پر بھي صرف اُس محنت و اجتناب کي مالیت کي عوض پر ہوگا جو اُس پر خرچ ہوئي غرض کہ حالت مرقومہ بالا میں پیدا کرنے والے اور خرچ کرنے والے دونوں کے استحصال کي لاگت کي مساوي‌المقدار ہوتي ہی چنانچہ یہي حال اُن بعض اضلاع زرخیز اور کم آباد کا ہی جو خط استوا کے قریب کے گرم ملکون میں واقع ہیں جیسے کہ ملک میکسیکیو کے اضلاع تائیراکالینٹ کے بڑے حصہ کے رہنیوالی اُس زرخیز جنگل سے جسپر وہ پھیلے ہوئے ہیں اپني مرضي کے موافق تھوڑي تھوڑي زمین اپنے اپنے قبض و تصرف میں لاتے ہیں اور اُن چھوٹے ٹکروں سے رہنے سہنے اور کھانے پہنے کا ساز سامان مہیا کرتے ہیں سنا ہی کہ اُن ضلعوں میں ایک ہفتہ کي محنت سے ایک برس کا کھانا پینا طیار ہو جاتا ہی مگر جب تک وہاں کي زمینوں کي امداد و اعانت غیر محدود رہیگي تب تک اُس قوت پیداوار کي کثرت کے باعث سے گو کیسي ہي ترقي اُس قوت میں کیجاوے امداد مذکورہ کي مالیت قرار نہیں پا سکتي *

مگر زمین لوگوں کي حالت کي ترقي شروع هوتي هی محدود هو جاتي هے اور اِسبات کے اسباب و نتایج ایک نوآباد بستي کي مثال سے واضح هو جاوینگے *

جب کسي ملک کے رهنیوالے ملک اپنا چھوڑ چھاڑ کر ویران ملک میں جاتے هیں تو پهلا کام اُنکا یهه هونا هی که ایک مقام اپني دارالحکومت کے واسطے مقرر کرتے هیں تاکه وهاں اُنکے اِنتظام حکومت اور بیروني تجارت اور قانون اور اُن کارخانوں کي جگهه جهاں محنت کرنے والوں کے اجتماع کي ضرورت هوتي هی قائم و دایم رهیں اور فرض کیا که اُن لوگوں کي تعداد اسقدر هے که موقع کي خوبي سے اُنکو یهه بات حاصل هے که هر کاشتکار جسقدر زر خیز زمیں بونا چاهے اُسیقدر زمین بستي سے اتنے فاصله پر اپنے قبضه میں لاوے که اُسکو کهیت کے آنے جانے میں نهایت تهوڑا خرچ پڑے اور جو پیداوار اس حالت مبں هوگي تو مول اُسکا پیدا کرنے والے کے استحصال کي لاگت کي برابر هوگا اِسلیئے که هر خرچ کرنیوالا بهي جب جي چاهے اُنهیں فائدوں کے ساتهه پیدا کرنیوالا هو سکتا هے جو پهلے پیدا کرنیوالوں کو هوتے هیں اور اس وجهه سے خرچ کرنے والا پیدا کرنے والے کي محنت و اجتناب کا ایسا عوض دینے پر راضي نهوگا جو اُسکي اُسیقدر محنت و اجتناب کے عوض سے زیاده هو یهه بستي تعداد اور دولت میں جلد جلد ترقي پکڑیگي اور اس ترقي کے ساتهه زراعت کي پیداوار کے خریدنے کي خواهش اور مقدور بهي بڑهیگا اور اگر خام پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي نهو تو لاگت استحصال سے ضرور قیمت زیاده هو جاویگي مگر جب که شهر سے ایک فاصله مقرره کے اندر نهایت زر خیز زمینیں قبضه میں آ چکیں تو پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي صرف تین طریقوں پر هو سکتي هی پهلا طریق یهه که شهر سے زیاده فاصله کي زرخیز زمینیں بوئي جاویں دوسرا طریق یهه که بستي کے پاس پڑوس کي ناقص زمین پر زراعت کیجاوے تیسرا طریق یهه که جو زمینیں بالفعل قبضه میں آچکیں اُنپر اجتناب و محنت کا اِستعمال زیاده عمل میں آوے غرضکه منجمله اُن طریقوں کے کوئي طریقه عمل میں آوے اور غالب یهه هی که تینوں طریقوں پر عمل کیا جاوے گا تو یهه نتیجه حاصل هوگا که زیاده پیداوار زیاده خرچ سے حاصل هوگي یعني پهلے طریقه میں بار برداري کا

خرچ بڑھیگا اور یہہ امر ظاہر ھی کہ ناقص زمین کي کاشت کرنے یا عمدہ زمین کی ترقي دینے میں اجتناب و محنت کي مناسبت سے معاوضہ کم ہوگا *

پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي ہوتے ھي فوراً قیمت میں کمي آویگي مگر وہ قیمت اُس مناسبت سے کم نہوگي جس نسبت سے پہلے بڑھي تھي اور یہہ زیادہ مقدار حصول سبکو یکساں اختیار حاصل ہونے کي صورت میں ہوتي ھی اسلیئے کہ ہر خرچ کرنے والے کو یہہ اختیار حاصل ھی کہ دور کي زمین یا ناقص زمین کو اپنے قبضہ میں لاکر خود کاشت اُسکي کرے اور اس اختیار حاصل ہونے کي وجہہ سے پیداوار مذکور پیدا کرنے والی کی استحصال کي لاگت پر فروخت ہوتي ھی مگر ایک ھي قسم کي جنسیں ایک ھي بازار میں کئي کئي بھاؤ سے نہیں بک سکتیں اسلیئے کہ جو شخص ایک من گیہوں مول لیتا ھی تو وہ تحقیق اس امر کي نہیں کرتا کہ وہ گیہوں بازار سے ایک کوس کي مسافت یا دس کوس کے فاصلہ پر پیدا ہوا تھا اور اسي وجہہ سے بازار کی آس پاس والي زرخیز زمینوں کي پیداوار بھي اُسي قیمت سے بکتي ھی جس قیمت سے دور کي یا ناقص زمین کي پیداوار بکتي ھی *

اور جب کہ وہ مول اُس پیداوار کے استحصال کي لاگت کے مساوي ہوتا ھی جسکی پیدا کرنے میں نہایت خرچ پڑا تھا تو اُس پیداوار کے استحصال کي لاگت سے جو نہایت تہوڑے خرچ سے پیدا ہوئي وہ مول زیادہ ہوتا ھی اور اچھي زر خیز زمین کا مالک اُس قیمت سے تھوڑي کم نہ لیگا اسلیئے کہ کسي کل وغیرہ کی سند یافتہ موجد کي طرح مالک مذکور اپني پیداوار کي مقدار بڑھا نہیں سکتا اور مساوي فائدہ کے ساتھہ ھمیشہ پیدا بھي نہیں کرسکتا باقي خریدار بھي کم قیمت دینیکا اختیار اسلیئے نہیں رکھتا کہ وہ بغیر گوارا کرنے اُن نقصانوں کے جنسے استحصال کي لاگت اور قیمت رایج الوقت برابر ہوجاوے پیدا کرنے والا نہیں بن سکتا *

جوں جوں ترقیاں اُس نو آباد بستي کو نصیب ہوتي جاتي ہیں اور بدولت اُنکے وہ لوگ ایک خاص قوم ہوجاتي ہیں اور وہانکي سلطنت مضبوطي پکڑتي ھی مذکورہ بالا ترکیبوں کا ادل بدل ہوتا رہتا ھی یعنے رہنے والوں کي ترقي دولت و تعداد کے ساتھہ پیداوار خام کي قیمت بھي

بڑھتي جاتي هی اور قیمت کے بڑھنے سے پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي هوتي رهتي هی جو پہلے کي نسبت زیادہ خرچ سے پیدا هوتي هی اور مقدار حصول کے زیادہ هونے سے قیمت میں کمي آجاتي هی مگر وہ قیمت اتني کم نہیں هوتي کہ اپني پہلي حد پر پہونچ جاے اسلیئے کہ منجملہ اُس کل پیداوار کے جو بازار میں آتي هی ایک جزء پر استحصال کی لاگت بہت زیادہ لگتي هے *

مراتب مذکورہ بالا میں جس اثر کا حال بیان کیا گیا وہ سب جگہہ برابر هوگا خواہ وہ بڑا ملک هو یا کوئي جزیرہ هو یا کوئي ضلع ایسا هو کہ وهاں هر قسم کي زمین زر خیز موجود هو یا زرخیزي میں برابر هو چنانچہ امریکہ والے انگریزوں نے اپني حاجات روز افزوں کو اسطرح پورا کیا کہ اپنے ملک کے ایک بیحد وسیع مغربي ضلع میں پهیلتے چلے گئے اور باستثنائے اُن زمینوں کے جو اُنکي بستیوں کے پاس پروس واقع تهیں کسي ناقص زمین کو اپنے قبض و تصرف میں نہ لائے اور نہ زیادہ کوشش و تردد سے چین و تردد کیا چنانچہ ایلینوئیس میں ایک میل مربع کي کاشت میں اتني محنت نہیں لگتي جو جزیرہ مالٹا میں ایک ایکڑ پر صرف هوتي هی مگر جس غرض سے مالٹا کے رهنے والے پہاڑوں پر مٹي پات کر باغ باغچہ بناتے هیں اُسي غرض سے امریکہ کے باشندے دریاے مسوري کے پاس جنگلوں کو صاف کرکے قابل آبادي کرتے هیں *

انسانوں کي ترقي کا حال جو اوپر بیاں هوچکا اُس سے یہہ خیال هوسکتا هی کہ همارے وهم و خیال میں ترقي تعداد باشندوں سے پیداوار خام کي دستیابي میں بهي دشواري زیادہ هوتي جاتي هی اور حقیقت یہہ هی کہ درصورت نہونے اُسکے علاجوں کے یهي حال هوتا هی مگر یہہ علاج ایسے قوي هیں کہ اگر قانوں اُنکي مزاحمت نکرے تو بہت سي صورتوں میں اُس دشواریکي زیادتیوں کا مقابلہ کرسکتے هیں جنکي بحث درپیش هی ایک نو آباد بستي میں وہ علاج صرف ایک مدت تک غالب رهتے هیں اور اُس مدت کي میعاد غیربارآور زر خیز زمین کي مقدار پر جو بستي کے قرب وجوار میں هوتي هی کسیقدر منحصر هی چنانچہ جب کہ مقبوضہ زمین کي مقدار بڑهتي جاتي هی اور خرچ کرنیوالوں کو خرچ اُن چیزوں کا زیادہ ناگوار هوتا جاتا هی جو کهانے پینے سے علاقہ رکهتي هیں

تو اُنکو اشیاء مذکورہ کے حاصل کرنے کي کوشش اور پیروي هوتي هی جیسا کہ اُس نو آباد بستي کے رهنیوالے جو دارالحکومت هو جاتي هی تهوڑے تهوڑے اطراف و جوانب کو نکلتے جاتے هیں یہاں تک کہ تمام ضلعوں میں زراعت بقدر اوسط پهیل جاتي هی علاوہ اُسکے جب هر ملک کے بسنے والوں کي تعداد اور دولت میں ترقي هوتي هی توفن زراعت میں بهي ترقي هوتي هی اور آمد رفت کي سبیل بهي ترقي پکڑتي هی چنانچہ استعمال آلات اور تقسیم محنت اور علم طبیعات سے کاشتکاروں کو بڑي مدد پہونچتي هی اگرچہ اُس درجہ کي سحر کار قوت بخشنیوالي مدد نہیں پہونچتي جیسے تمام کلوں کے کاریگروں کو پہونچتي هے اور آمدورفت کي سبیل کي ترقي اور بهي بڑہ کر هوتي هی جو مقدار محنت کي کسي زمین پر بیس برس تک صرف کي جاوے تو آج کل بلاد انگلستان میں اُس مقدار محنت سے اِتني پیداوار هوتي هی کہ پیداوار ایام فتح † اِنگلستان سے غالباً چوگني پچگني زیادہ سمجهي جاتي هی مگر اب جتني محنت سے پچاس کوس پر پیداوار کو لیجاتے هیں وہ مقدار محنت ایام فتح مذکورہ کي محنت باربرداري سے ننانوہ درجہ کم هوگئي چنانچہ اگلے زمانہ کے انگریزوں کے لادو گهوڑوں اور بري راهوں کي جگہہ جنمیں وہ بڑے دقتیں اُٹهاتے تهے گاڑیاں اور پکي سڑکیں اور نہریں کستیوں کے آنے جانے کي ندیاں اور ریل گاڑي قایم هونا ایسي ترقیاں هیں کہ اُنکي مانند کاشتکاري کے آلات اور جانوروں کی طیاري اور فصلوں کي دور میں نہیں هوئیں پہلے زمانہ میں یہہ حال تها کہ اگر کوئي پہاڑ یا دلدل کہیں حائل هوتي تهي تو اُسکے ایک جانب کے غلہ کي قیمت دوسري طرف کي قیمت سے دوگني هو جاتي تهي اور لنڈن کے لوگ اضلاع ملحقہ کي پیداوار کے اِتنے محتاج تهے کہ جب مفصلات کي سڑکیں طیار هوئیں تو اضلاع ملحقہ کے زمینداروں نے یہہ درخواست گذراني کہ سڑکیں طیار نہونے پاویں اِسلیئے کہ سڑکوں کي طیاري سے اُنکے اُن حقوق میں خلل آتا تها جو لنڈن کي رسد رساني میں بطور انحصار تجارت کے حاصل تهے مگر وہ درخواست اِسلیئے منظور نہوئي کہ اور زمینداروں کا نقصان هوتا تها *

---

† یہہ وہ فتح هی جو سنہ ۱۰۶۵ع میں ولیم ڈیوک سردار نارمنڈے نے هارنڈ پادشاہ اِنگلستان پر پائي تهي

مگر جب کسي ملک میں رهنیوالوں کي تعداد و دولت بڑهتي هے تو روز افزون زیادہ هونے والي لاگت کے نقصان کا علاج جو پیداوار خام کے زیادہ پیدا کرنے میں لگتي هے وہ آمدني هوتي هی جو بیگانہ ملکوں سے آتي هی *

یہہ بات اوپر بیان کي گئي کہ جب کارخانوں میں زیادہ محنت صرف کرنے سے زیادہ پیداوار پیدا هوتي هی تو مقدار اُسکي محنت کے مقابلہ میں بہت زیادہ هوتي هی یعني اگر میعاد معین میں ایک هزار آدمي دس هزار پونڈ روئي سے کپڑہ طیار کر سکتے هوں تو اُسي مدت میں دو هزار آدمي بیس هزار پونڈ روئي سے زیادہ کا کپڑہ بنا سکتے هیں اور دوچند مقدار مذکور سے بہت زیادہ مال چار هزار آدمي بناسکینگے غرضکہ جب کسي قوم کي تعداد و دولت زیادہ هو جاتي هی تو اُس قوم کي عاقبت اندیشي یہہ تقاضا کرتي هے کہ کاشتکاري کي جگہہ جسمیں روز روز نقصان عاید هوتے هیں صناعي کي طرف جو همیشہ ترقي پاتي هے زیادہ میلان کریں اور جوں جوں اُنکي محنت سے کار براري هوتي جاویگي اُسیقدر وہ لوگ اِس قابل هوتے جاوینگے کہ اپنے اِجتناب و محنت کي پیداواروں کے ذریعہ سے کم ترقي یافتہ قوموں کي پیداواروں کو بمقدار زائد خرید کریں چنانچہ جو مال ایک انگریز اپني محنت سے میعاد معینہ میں روئي سے پیدا کریگا تو اُس مال کے معاوضہ میں پانچ یا شاید دس هندوستانیوں کي محنت سے جو روئي پیدا هوئي هو خرید هوسکیگي یا تین یا شاید پانچ لتهوانیا یا پولنڈ والوں کے پیدا کیئے هوئے گیہون حاصل هو سکینگے *

هاں یہہ بات یاد رکهني چاهیئے کہ جب کوئي قوم اپني صنعتوں کو ترقي دیتي هی تو اُسکے واسطے یہہ امر لابدي هی کہ پیداوار خام کي آمدني بیگانہ ملکوں سے بڑهاوے اور یہہ امر هم دریافت کرچکے کہ جس محنت زاید کے ذریعہ سے پیداوار زاید پیدا کرني ضرور هوتي هی اُسکے سبب سے قوم کي ترقي میں گونہ توقف هوتا هی اور یہہ توقف ضرور ظهور میں آتا هی یہاں تک کہ اگر تهوڑے دنوں تک یهي حال جاري رهے تو اِس مانع ترقي سے صنعتوں کي ترقي میں صرف توقف نهیں هوتا بلکہ رفتہ رفتہ انسداد اُنکا هو جاتا هی مگر مانع مذکور سے چنداں خوف اُن

دنوں میں نہیں ہوتا کہ جنکو مفید کاموں کي غرض سے حساب میں لانا معمولي ہوتا هی اِسلیئے کہ پہلے تو فائدہ مند تجارت کے ذوق شوق سے جو لوگ اپني پیداوار اپنے ملک سے دوسرے ملک میں بھیجتے هیں وہ زراعت، کے فن میں ترقي کرتے هیں اور آنے جانے کے طریقوں میں بھي ترقي هوتي هی اور یہہ سارے اسباب ایسے هیں کہ اُنکے هونے سے هر قوم کے لوگ اپنے شروع ترقي میں اس قابل هو جاتے هیں کہ ایک عرضہ دراز تک زیادہ پیداوار خام کي مقدار معمولي محنت یا اُس سے کم محنت کے ساتھہ پیدا کرکے بازار میں لاسکتے هیں اور دوسرے یہہ کہ اگر فرض بھي کیا جاوے کہ غلہ فروش ایسي لاگت سے غلہ بہم پہونچاتے هیں جو معمول سے زیادہ هوتي هی تو اُس سے لازم نہیں آتا کہ پیشہ‌ورقوم کا بھي اُسي مناسبت سے خرچ زاید پڑے اِسلیئے کہ جو دشواري پیداوار خام کے پیدا کرنے میں پیدا کرنے والوں کو پیش آتي هی وہ فریق ثاني کو صناعي کي چیزوں کے طیار کرنے میں آساني هونے کے سبب سے کچھہ نقصان نہیں دیتي چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ ایک لاکھہ گز ململ کا مبادلہ جسکو بارہ انگریزوں نے طیار کیا نو سو ساتھہ من گیہوں سے جسکو چھتیس پولنڈ والوں نے پیدا کیا هوسکے اور آبادي کي تعداد میں ایک ثلث زاید هونے سے نوسو ساتھہ من کي جگہہ بارہ سو اسي من کي امدني ضروري چاهیئے اور اس بارہ سو اسي من کو حساب سابق کي روسے اڑتالیس پولنڈ والے پیدا نہیں کرسکتی بلکہ ساتھہ آدمي پیدا کرسکتے هیں تو اس حساب کي روسے کہ انگریزوں کي لیاقت صناعي بھي آدمیون کي تعداد کے ساتھہ بڑھتي جاوے اتھارہ انگریز اس قابل هونگے کہ کم سے کم دولاکھہ گز ململ طیار کرینگے نہ یہہ کہ پہلے حساب کي روسے ڈیڑ لاکھہ گز طیار کریں غرضکہ ان حالات میں پہلے کي نسبت فائدہ سے مبادلہ هوگا یعنے پہلے کي نسبت مقدار محنت کي کمي سے انگلستان والے غلہ بہت سا اور پولنڈ والے بہت سي ململ خریدینگے *

لحاظ اسباتکا ضرور چاهیئے کہ امر مذکورہ بالا قیمت پیداوار خام کي کمي بیشي سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اُس دشواري کي کمي بیشي سے علاقہ رکھتا هی جو پیداوار خام کي دستیابي میں پیش آتي هی اور قیمت اور دشواري آپسمیں لازم و ملزوم نہیں اسلیئے کہ دشواریکا حصر اُن

سببوں پر هی جنکي تاثیر پیداوار خام کي عام مالیت میں هوتي هی اور قیمت کا حصر اُن سببوں پر هی جنکي تاثیر روپیه کي عام مالیت میں پائي جاتي هی ایک هي جگهه ایک وقت میں جنسوں کي قیمتیں اُنکي حاصل کرنے کي دشواري کے برابر هوتي هیں چنانچه جو دشواري بیس روپئه والي چیز کي دستیابي میں اوتهاني پڑتي هی اُس سے آدهي دشواري دس روپئے والي چیز کے هاتهه آنے میں پیش آتي هی مگر شرط اُسکي یهه هي که وقت اور مکان بهي ایک هي هوں چهه من سوله سیر غله کا مول بالفعل انگلستان میں پچیس روپئے هیں اور آتهویں هنري بادشاه کے عهد میں اتنے غله کي قیمت دس روپیه تخمیناً تهي غالب یهه هی که اُن دنوں زمانه حال کي نسبت چهه من سولهه سیر غله کي دستیابي دشوار تهي اور ضرور حال ایسا هي تها که پہلے زمانه میں دس روپیه کا هاتهه آنا اس زمانه میں پچیس روپیوں کے هاتهه آنے سے زیاده دشوار تها اور اسیطرح یهه بهي ظاهر هی که آج انگلستان میں چهه من ۱۶ سیر غله پانچ چهٹانک چاندي کو اور ملک پولنڈ میں تین چهٹانک چاندي کو فروخت هوتا هی لیکن اگر اِنگلستان میں پانچ چهٹانک چاندي کا هاتهه آنا پولنڈ میں تین چهٹانک کے بهم پهونچنے سے سهل هی تو پولنڈ کي نسبت انگلستان میں چهه من ۱۶ سیر غله کا حاصل هونا نهایت آسان هی از روے تجربه ظاهر هوا که دولت اور آبادي میں همیشه ساتهه ساتهه ترقي هوتي هی مگر یکسان نهیں هوتي اور دولت کي ترقي باشندوں کي تعداد سے عموماً زیاده هوتي هی اور زیاده هونے والي آبادي کے سرمایه اور محنت زاید کا میلان کارخانوں کي جانب هوتا هے جنمیں هرطرح کي پیداوار زاید کمال آساني سے هاتهه آتي هی اور جیسیکه اُنکي محنت زیاده بارآور هو جاتي هی اُسیطرح اُنکي معین مقدار محنت کي پیداوار کي قیمت بازار عام میں زیاده هوتي جاتي هی یعني اُن لوگوں کو اپنے پیداوار کے بدلے زیاد سونا چاندي حاصل هوتے هیں یا یهه کها جائے که زیاده قیمت حاصل هوتي هی پس اگرچه اُنکو اپنے ملک یا بیگانه ملک کي ایک معین مقدار پیداوار خام کے لیئے زیاده قیمت دیني پڑے مگر اُس سے یهه لازم نهیں آتا که اُس مقدار مفروض کے حاصل هونے میں دشواري زیاده هوگئي هی بلکه یهه امر ممکن هے که اُس دشواري میں

آ گئي هو اور جس قوم کا يهه حال هوتا هی اُسکي مثال وه آدمي هی جسکي امدني ترقي قيمت غله کے ساتهه ترقي پاتي جاتي هی اگر غله کي قيمت کي زيادتي سے شخص مذکور کي آمدني زايد هوتي جاوے تو هر سال اُسکو ايک مقدار معين غله کي خريدنے ميں زياده آساني هوگي اگرچه مختلف زياده قيمتيں اُسکو ديني پڑينگي *

قيمت پر استحصال کي لاگت کي تاثير کا بيان

يهه بيان هو چکا که استحصال کي پانچ صورتيں هيں *

پہلے يهه که جب انحصار تجارت نهو يعني سب لوگ باختيار مساوي پيدا کرنے کے قابل هوتے هيں *

دوسرے يهه که جب محاصر تجارت کو پيدا کرنيکا کل اختيار حاصل نهيں هوتا بلکه پيدا کرنيکے چند طريقوں پر اختيار اسکو حاصل هوتا هی اور اُن طريقوں کو فائده مساوي يا زايد سے بيحد و غايت برتاؤ ميں رکهتا هی *

تيسرے وه صورت که محاصر تجارت کل پيدا کرنيوالا هوتا هی اور پيداوار کو بڑها نهيں سکتا *

چوتهے وه صورت که محاصر تجارت هي پيدا کرنيوالا هوتا هی اور اپني پيداوار کو فائده مساوي يا زايد کے ساتهه بيحد و غايت بڑها سکتا هی *

پانچويں وه صورت که محاصر تجارت هي صرف پيدا کرنيوالا نهو مگر اُسکو چند خاص اسانياں حاصل هوتي هيں اور جسقدر وه اپني مقدار پيداوار کو بڑهاتا جاتا هی وه اسانياں جاتي رهتي هيں *

جو جنسيں پہلي صورت ميں داخل هيں قيمت اُنکي ايسے قاعدوں کي تابع معلوم هوتي هی جنکي تحقيق کمال صحت سے هو سکتي هی چنانچه جس جنس پر صرف محنت خرچ هوئي تو قيمت اُسکي اُس محنت کي اُجرت کي برابر هوتي هی اور جس جنس ميں محنت کي امداد اجتناب کے ذريعه سے هوتي هی يعني جهاں استعمال محنت اور فروخت پيداوار کے درميان ميں ايک عرصه گذر جاتا هی تو قيمت اُس جنس کي اُس محنت کي اُجرت اور اُس معاوضه کے برابر هوتي هی جو محنتي کو اس وجهه سے ملنا چاهيئے که اُسنے اپنے اُجرت لينے ميں

توقف کیا یا اُس سرمایہ والے کو ملنا چاهیئے جسنے اُس محنتي کي اُجرت پیشگي ادا کر دي هو *

ایسي جنسیں بہت تھوڑي هوتي هیں جنکي کل قیمت محنت کي اُجرت یا اجتناب کا معاوضہ یا اُن دونوں عملوں کا عوض هووے *

چنانچہ محض اجتناب سے کچھہ پیدا نہیں هو سکتا بلکہ ضرور هی کہ محنت یا قدرتي ذریعہ سے کوئي چیز بہم پہونچي جس پر اجتناب کیا جاوے هاں یہہ امر ممکن هی کہ کسي قدرتي ذریعہ سے جو هر شخص کو دستیاب هو سکتا هو ایسي شی حاصل هو سکے کہ پہلے پہل اُسکي کچھہ قیمت نہو مگر وہ شی صرف رکھے جانے سے قیمتي هو سکے لیکن مثال اس قسم کي کوئي خیال میں نہیں آتي اگر ایسي شی کا وجود هو سکے تو کچھہ تھوڑا سا تردد اُسکے رکھنے کے واسطے ضروري هی *

صرف محنت سے بہت تھوڑي چیزیں پیدا هو سکتي هیں اور مثال اُنکي یہہ هی کہ ضلع دیوان شائر کے کنارہ پر ایک نباتي شی پیدا هوتي هی اور انگریزي زبانمیں اُسکو لیور کہتے هیں اور وہ شی کھانے میں آتي هی اور سمندر کے آس پاس کي چھوٹي پہاڑیوں پر جہاں جوار بھاٹا آتا جاتا رهتا هی اور وہ کسیکي ملکیت خاص نہیں هوتیں وہ شی آپ سے آپ اُگتي هی اور کثرت کے سبب سے مقدار حصول اُسکي غیر محدود هوتي هی اور اُسکے جمع کرنے میں کسي اوزار کي ضرورت نہیں هوتي اور اسلیئے کہ بہت دیر تک رکھے جانے سے خراب هو جاتي هی اُسکے جمع هونے اور دھلنی کے بعد ترت پھرت فروخت اُسکي عمل میں آتي هی اور نظر بوجوہ مذکورہ بالا مول اُسکي مقدار مفروض کا اُن لوگوں کي اُجرت هوتي هی جو اُسکو سمیٹ سمات اور دھودھوا کر بازار میں لاتے هیں *

وہ جنسیں جو بشمول محنت اور اجتناب کے ایسے قدرتي ذریعوں کي استعانت سے پیدا هوتي هیں جو عموماً هاتھہ لگتے هیں اُنسے تو کچھہ زیادہ هیں جو صرف محنت یا صرف اجتناب سے قیمتي هوں مگر اکثر کے مقابلہ میں بہت تھوڑي هیں لیکن ایسي جنسیں فروخت کے قابل کم هاتھہ آوینگي جنمیں صریح یا غیر صریح سیکڑوں بلکہ اکثر صورتوں میں هزاروں ایسے جدے جدے پیدا کرنیوالوں کي شرکت نہو جنمیں سے هر ایک کو کسي نہ کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ سے مدد نملي هو *

ایسي چیزیں سواے † گھڑیکے بہت تھوڑي ھیں جنکي قیمت بالتخصیص اُجرت اور منافع سے مرکب ھو مگر جب تمام حال اُسوقت سے لیکر جب سے دھات کھان سے نکلتي ھی اُسوقت تک جب وہ دھات گھڑي کي صورت میں خریدار کے پاس جاتي ھی دریافت کیئے جاویں تو ھمکو یہہ دریافت کرنے سے حیرت ھوتي ھی کہ ھر درجہ میں اِس دھات پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور لگان کا ادا ھونا مستقل نشاني کسي ایسے ذریعہ کي مدد کي ھی جو عموماً ھاتھہ نہیں آتا چنانچہ جو دھات گھڑي میں موجود ھیں اُنکو کھانوں سے نکالنے کے حق پر لگان ادا ھوا بعد اُسکے اُن زمینونکا لگان ادا کیا گیا جن سے اُن جہازوں کے ساز و سامان اکٹھے کیئے گئے جنکے ذریعہ سے وہ فلزات انگلستان کے بندرگاہ میں آئے اور اُس گھاٹ کا لگان الگ دیا گیا جہاں وہ دھاتیں جہاز سے اُتاري گئیں بعد اُسکے اُن دکانونکا کرایہ دیا جہاں وہ بکنے کي نظر سے رکھي گئیں بعد اُسکے اُس زمین کا لگان ادا کیا جہاں گھڑي ساز کا کارخانہ واقع ھی اور گھڑیونکا خردہ فروش اُس زمین کا لگان دیتا ھی جہاں دوکان اُسکي ھوتي ھی علاوہ اُسکے کھانونکے کھودنیوالے اور جہازوں کے بنانے والے اور معمار اور گھڑي ساز ایسے آلات اور سامانوں کو عمل میں لاتے ھیں کہ وہ اُسیطور حاصل ھوتے ھیں جسطور سے گھڑي کے سامان ھاتھہ آئے تھے اور اُن چیزوں کے واسطے بطور مذکورہ بالا ھر درجہ پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور جو روپیہ کہ لگان کي جدي جدي صورتوں میں دیا گیا وہ گھڑي کي مالیت کا ایک جزو خفیف ھے یہانتک کہ اگر ھم اُن تمام صورتوں کو شمار کرنا چاھیں تو ایسي ایسي باریک شاخیں نکلیں کہ حساب اُنکا ممکن نہیں اور اُن صورتوں کے علاوہ جو کچھہ روپیہ گھڑي کي قیمت میں باقي رھتا ھی وہ کاریگروں کي اجرت اور اُن سرمایہ والوں کے منافع پر مشتمل ھی جنھوں نے محنت کرنے والوں کو پیشگي اجرت دي اور ان اجرتوں اور منافعوں کا شروع سے حساب کرنا ایسا ھي بیفائدہ ھے جیسا کہ لگان کے ادا ھونے کا حال دریافت کرنا عبث ھی غرضکہ جب کسي مصنوعي جنس کي مالیت کا تخمینہ کیا جاتا ھی تو ھم اُس قیمت سے آگے نہیں بڑھتے جو کاریگر اپنے آلات اور مصالح کے واسطے ادا کرتا

---

† کنارڈ صاحب اور فلورس اسٹراڈا صاحب اور مکلک صاحب نے گھڑي کو ایسي مثال میں پیش کیا ھی جسکي قیمت صرف محنت سے ھوتي ھی

هے جس میں تمام لگان اور نفعے اور اجرتیں پہلے کي شامل هوتي هیں *
اب هم اُن سببوں کو دریافت کرتے هیں جنسے اُن مصالحوں کي مالیت کاریگر کے پاس آجانے کے بعد بڑہ جاتي هی فرض کیا جاوے کہ گہڑي ساز کا مصالح پانچ هزار روپیہ کا هی اور کارخانہ کے واسطے زمین اُسنے پانچہزار روپیہ کو خریدي اور مکانوں کي تعمیر میں نو هزار روپئے صرف کیئے اور ایک هزار روپیہ کے آلات خریدے اور آلات و مکانات کي شکست و ریخت کي مرمت میں هزار روپیہ سالانہ خرچ پڑے اور دس کاریگر ایسے نوکر رکھے کہ هر شخص کي اوسط تنخواہ سالانہ هزار روپئے هوئے اور شروع کام سے گہڑیوں کے بکنے تک ایک برس کا عرصہ گذرا اور یہہ بھي فرض کیا جاوے کہ وہ دس کاریگر پانچ هزار روپیہ کے مصالح سے ایک برس روز میں پانسو گہڑیاں بناسکتے هیں اور اُس گہڑي ساز کارخانہ دار کو دس روپیہ فیصدي سالانہ منافع پڑتا هے تو اس منافع کے حصول کے واسطے یہہ امر ضرور هی کہ وہ گہڑیاں سترہ هزار پانسو پچاس روپیہ کو فروخت هوویں چنانچہ حساب اُسکا مندرجہ ذیل هی

مالیت مصالح	پانچہزار روپیہ
اجرت سالانہ کاریگروں کي	دس هزار روپیہ
خرچ مرمت سالانہ	ایکہزار روپیہ
	میزان
	سولہ هزار
اِن رقموں اور قیمت مکانات اور زمین اور آلات پر منافع بابت چھہ مہینے کے بحساب فیصدي دس روپیہ سالانہ	ایکہزار پانسو پچاس روپیہ
	میزان کل
	سترہ هزار پانسو پچاس

مراتب مذکورہ بالاسے واضح هے کہ اگرچہ یہہ امر فرض کیا گیا کہ شروع کام سے گہڑیوں کے بکنے تک ایک سال کا عرصہ گذرے گا مگر خیال ایسا کیا جاتا هے کہ گہڑي کے استحصال کي لاگت چھہ مہینے کے واسطے پیشگي لگائي گئي اسلیئے کہ منجملہ زر پیشگي کے کچھہ روپیہ' چھہ مہینے کے واسطے اور کچھہ روپیہ چھہ مہینے سے کم کے واسطے ضرور لگایا هوگا اسلیئے کہ یہہ امر فرض کیا جاوے کہ کاریگر برس دن تک گہڑي کے کام میں مشغول

رہا اور روز روز اجرت پائي تو يہہ لازم آتا ھی کہ اُسنے گہڑي کے بکنے سے بوس روز پيشتر پہلے دن کي اجرت پائي اور اخير دن کي مزدوري بکنے کے دن حاصل کي نظر بريں فروخت سے پہلے پيشگي لگانے کل روپيہ کي اوسط ميعاد چہہ مہينے ہوتے ھيں اسليئے کہ حساب اوسط کي رو سے جسقدر روپيہ تہوڑے دنوں کي بابت لگايا گيا اُسيقدر زيادہ دنونکي بابت بھي لگايا گيا *

يہہ بات بھي ظاھر ھوگي کہ ھمنے فرض کيا ھی کہ مصالحوں اور مرمتوں اور اجرتوں کي تمام ماليت وصول ھوئي اور ماليت زمين اور مکانات و آلات کي بابت صرف منافع حاصل ھوا اسليئے کہ مصالح وغيرہ پر سرمايہ والے کا روپيہ سال بسال خرچ ھوتا ھی مگر مکانات و آلات وغيرہ آيندہ تحصيل ميں کام آنے کے واسطے باقي رھتے ھيں اور اُن ميں جو نقصان آتا ھی اُسکے ليئے ايک ھزار روپئے سالانہ مرمت کے محسوب ھوگئے باقي زمين ضايع ھونے کے قابل نہيں *

مگر ابتک تمام لاگت استحصال کي حساب ميں نہيں آئي چنانچہ پہلے کچہہ اجرت خود کارخانہ دار گہڑي سازکي محنت کے ليئے لگاني چاھيئے جو وہ اپنے کام کي سربراھي ميں کرتا ھے اور دوسرے کچہہ منافع اُسکي تعليم کي بابت قرار پانا چاھيئے اور جبکہ اُسکے علم و عادات جو اُسکے باطني سرمايہ ھيں اور بعد اُسکے باقي نرھينگے تو يہہ امر ضروري ھی کہ اُن صفتوں کي ماليت کے وصول ھوجانے کے واسطے کچہہ منافع متوسط شرح سے زيادہ قرار ديا جاوے *

مثلاً اگر يہہ قرار ديا جاوے کہ اُسکي تعليم ميں دس ھزار روپيہ خرچ پڑے اور يہہ روپيہ بذريعہ اوسط منافع پندرہ روپيہ فيصدي سالانہ کے حساب سے وصول ھوسکتا ھی اور اُسکي اجرت کا اوسط تين سو روپيہ سالانہ ھی تو گہڑيوں کي قيمت مذکورہ پر ان حسابوں کي بابت اٹھارہ سو روپيئے او زيادہ کرنے چاھيئيں اور علاوہ اُسکے يہہ اٹھارہ سو روپيہ چہہ مہينے کے واسطے پيشگي لگانے پر نوے روپيہ منافع کے اور بڑھانے سے گہڑيوں کي قيمت اُنيس ھزار چار سو چاليس روپيہ ھوتے ھيں *

واضح ھو کہ اب جو رقم اس ميں بڑھاني باقي رھي وہ محصول کا خرچ ھی يعني وہ اجرت اور منافع جو ايسے لوگوں کو ديا جاتا ھی جو

گھڑی کے سامانوں کی حفظ و حراست کے واسطے مقرر ہیں تاکہ اُنکو اپنے ملک اور بیگانہ ملک کی جبر و تعدی اور مکر و فریب کا صدمہ نہ پہونچے *

غرض کہ گھڑی ساز نے جو قیمت آلات و مصالح اور مکانات کی بابت ادا کی منجملہ اُسکے بڑا جزو وہ محصول ہے جو ان چیزوں پر پہلے سے پہلے لگ چکا تھا مگر جو محصول بالفعل تجویز طلب ہے وہ وہ ہے جو گھڑی ساز کو اُس سال میں ادا کرنا ضروری ہے جسمیں گھڑیوں کا طیار ہونا فرض کیا گیا *

محصول کا خرچ اس قابل نہیں کہ تخمینہ اُسکا کیا جاوے چنانچہ کچھہ باعث تو یہہ ہے کہ انتظام حکومت کا خرچ ایک طرح پر نہیں رہتا اور کچھہ سبب یہہ ہی کہ کوئی قاعدہ کلیہ ایسا نہیں کہ اُسکی روسے محصول کا پرتہ دینےوالوں میں ٹھیک ٹھاک ہوسکے انگلستان میں اُن لوگوں سے عموماً محصول لیا جاتا ہی جو خاص خاص جنسوں کو صرف میں لاتے ہیں یا پیدا کرتے ہیں مثلاً گاڑی رکھنے یا کھڑکی لگانے اور بتیوں اور شیشہ کے کارخانہ کرنے پر انگلستان میں محصول لگتا ہی فرض کیا جاوے کہ جو دوکان اور آلات گھڑی ساز اپنے صرف میں رکھتا ہی اُنکی بابت پانسو تینتیس روپیئے آٹھہ آنہ محصول سالانہ کے حساب سے اُسکو دینی پڑتی ہیں اور اس روپئے کے پیشگی لگنے پر نصف سال کا منافع چھبیس روپئے آٹھہ آنہ اگر حساب میں شمار کیئے جاویں تاکہ دونو رقموں کا مجموعہ پانسو ساٹھہ روپئے ہووہں اور یہہ روپئے بشمول اونیس ہزار چار سو چالیس روپئے کے ہوکر بیس ہزار روپئے ہوویں تو کل یہہ روپیہ پانسو گھڑیوں کی طیاری کا ہوگا اور فی گھڑی چالیس روپیہ کا پرتہ پڑیگا *

مثال مرقومہ بالا میں رقوم متفرقہ بے سوچے سمجھے قایم کی گئیں لیکن حساب مذکور کا تفصیل وار قایم ہونا آغاز سے انجام تک اسلیئے مناسب سمجھا گیا کہ ایک مثال ان حسابوں کی ظاہر ہوجاوے جنکی روسے ہرکارخانہ دار کو اپنے کام کے نفع اور ضرر کا اندازہ قایم کرنا آسان ہووے اور نیز اس وجھہ سے کہ کن کن صورتوں میں محنت و اجتناب اور قدرتی ذریعے یعنی لگان اور منافع اجرت استحصال کی ترکیبوں میں ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں *

پس جب کہ ہم کسي قسم کي جنسوں کي نسبت یہہ بیان کرتے هیں کہ وہ سب کو یکسان اختیار حاصل هونے کي حالت میں پیدا هوئیں یا یوں کہیں کہ وہ بلا اعانت کسي اور مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے محنت اور اجتناب کا نتیجہ هیں اور اُنکي قیمت اجرت اور منافع کے مجموعہ کي برابر هی جو اُن جنسون کے استحصال میں صرف هونا چاهیئے تو هماري غرض یہہ نہیں هوتي کہ ایسي جنسیں حقیقت میں موجود هیں بلکہ یہہ مطلب هوتا هی کہ بر تقدیر وجود ایسي جنسوں کی قیمت اُنکي قاعدہ مذکورہ بالا کے مطابق قرار پاویگي اور جب کہ کسي جنس کا استحصال محنت یا اجتناب یا دونوں کي وجہہ سے هوتا هی تو اُسکو یہہ سمجھنا چاهیئے کہ سب کو یکسان اختیار حاصل هونے کي صورتمیں پیدا هوئي اور مول اُسکا اجرت یا منافع یا دونو کي برابر هوگا جو محنت یا اجتناب یا دونو کا معاوضہ هیں *

انحصار تجارت کي تاثیر قیمت پر

جو جنسیں کہ استحصال کي دوسري اور تیسري اور چوتھي صورتوں میں داخل هیں اُنکي قیمت کا انتظام عام قاعدوں کے ذریعہ سے بہت کم هوتا هی دوسري صورت کي جنسوں کي قیمت استحصال کي لاگت سے ایسي حالت میں زیادہ نہیں هوسکتي کہ انحصار تجارت کے ذریعہ سے اعانت نہ پہونچي مگر محاصر تجارت کے استحصال کي لاگت کے قریب قریب وہ قیمت پہونچنا چاهتي هی اور تیسري اور چوتھي صورتوں کي جنسوں کي قیمت کے لیئے کوئي ضروري حد معین نہیں مگر تیسري صورت میں کي جنس کي نسبت جسمیں قدرتي ذریعہ کي وجہہ سے مقدار پیداوار سخت محدود هوتي هی چوتھي صورت میں کے جنس کي قیمت جسمیں محاصر تجارت اپني پیداوار کو زیادہ بڑھا سکتا هی استحصال کي لاگت کے قریب قریب اکثر پہونچ جاتي هے *

لگان جو جنسین پانچویں صورت میں شامل هیں اور وہ سب کو غیر مساوي اختیار حاصل هونے کي حالت میں یا یہہ کہو کہ ایک خاص قسم کي انحصار تجارت میں پیدا هوتي هیں اور جنکو سارے لوگ پیدا کرسکتے هیں لیکن اُنکي پیداوار زائد کي مقدار کي مناسبت

سے خرچ زیادہ ہوتا هی اُن جنسوں کي قیمت همیشه یهه چاهتي هی که اُس جزو پیداوار کے استحصال کي لاگت کي برابر هوجاوے جس جزء کے استحصال میں باقي حصوں کے استحصال سے نہایت خرچ پڑتا هی مثلاً شهر لندن کي سالانه رسد رساني میں پندرہ لاکهه کوارٹر گیهوں کي ضرورت پڑتي هی اور منجمله اسقدار کے پچاس هزار کوارٹر پچیس روپیه في کوارٹر کے حساب سے بڑي زراعت کے ذریعه یا فاصله بعید کي آمد کے وسیله سے هاتهه آسکتے هیں اور جبکه لندن والوں کي دولت اور حاجات ایسي هیں که اُنکي بدولت وہ پندرہ لاکهه کوارٹر غله کي خریداري کرسکتے هیں اور اگر غله کي امد و کاشت کا خرچ مبدل نہو تو یهه بات ظاهر هی که وہ کل غله بشرطیکه یکساں و برابر هووے پچیس روپیه في کوارٹر کے حساب سے فروخت هوگا اور اگر اس سے کم قیمت کو فروخت هو تو پچاس هزار کوارٹر مذکورہ بالا کا پیدا هونا یکقلم موقوف هوجاویگا اور نتیجه اُسکا یهه هوگا که قلت آمد کے باعث سے قیمت بڑہ جاویگي اور واضح هو که منجمله پندرہ لاکهه کوارٹر مذکورہ بالا کے ممکن هی که پچاس هزار کوارٹر نہایت زرخیز اراضي کي خفیف زراعت سے بخرچ پانچ روپیه في کوارٹر کے پیدا هوسکیں اور ایک لاکهه کوارٹر دس روپیه في کوارٹر اور دولاکهه کوارٹر ساڑے بارہ روپیه اور دولاکهه کوارٹر پندرہ روپیه کے خرچ سے حاصل هوویں اور پچاس هزار کوارٹر پچیس روپیه في کوارٹر کے حساب سے هوں باقي کل غله کے استحصال کي لاگت پچیس روپیه في کوارٹر سے کم مقدار پر پڑے مگر کل غله یعني پندرہ لاکهه کوارٹر پچیس روپیه في کوارٹر کي شرح سے فروخت هوگا باقي یهه فرق جو قیمت اور استحصال کي لاگت میں واقع هی وهی لگان کہلاتا هی اور لگان وہ منافع هی که ایسے قدرتي ذریعه کے اِستعمال سے حاصل هوتا هی جسپر سب لوگوں کا اختیار نہیں هوتا اور اِسي وجهه سے جو شخص اُس قدرتي ذریعه کا مالک هوتا هی جسکے ذریعه سے لگان ملتي هی وهي لگان لیتا هی *

مگر منجمله کل مقدار غله مذکورہ بالا کے جس جزو کے پیدا کرنے میں بهت سا خرچ پڑا وہ بدون اداے زر لگان کے پیدا هوا اگر غله کے پیدا هونے اور اُسکو معین کهیت سے بازار تک لانے کا خرچ اس حساب سے هووے که هزار روپئے سو کوارٹر کي بابت اور هزار روپئے نوہ کوارٹر کي

بابت اور هزار روپیہ اسي كوارٹر كي بابت اور هزار روپیہ ستر كوارٹر كي بابت اور هزار روپیہ ساٹهہ كوارٹر كي بابت اور هزار روپیہ پچاس كوارٹر كي بابت اور هزار روپیہ چالیس كوارٹر كي بابت اور هزار روپیہ تینتیس اور ایک تہائي كوارٹر كي بابت خرچ هو اور تیس روپیہ في كوارٹر كي شرح سے بازار كا بهاؤ هووے تو یہہ صاف ظاهر هی كہ زمیندار كا لگان حسب حساب مندرجہ ذیل هوگا

اول هزار روپیہ پر	دس هزار روپیہ
هزار روپیہ ثاني پر	ایکهزار سات سو روپیہ
تیسرے هزار پر	ایکهزار چار سو روپیہ
چوتهے هزار پر	ایک هزار سو روپیہ
پانچویں هزار پر	آٹهہ سو روپیہ
چهٹے هزار پر	پانسو روپیہ
ساتویں هزار پر	دو سو روپیہ

غرض كہ كل پیداوار پر سات هزار سات سو روپیہ زر لگان كے هوئے *

یہہ بات واضح هی كہ كاشتكار آخر پیداوار یعني تینتیس اور ایک تہائي كوارٹر كي لگان ادا نہیں كرسكتا اسلیئے كہ وہ هزار روپیہ جنكے معاوضہ میں مقدار مذكور فروخت هوئي لاگت استحصال میں صرف هو جاتے هیں اور یہہ مقدار اخیر جب تک پیدا هوتي رهیگي خریداروں كو حوایج دولت كے باعث سے ایسي مقدار غلہ كي خرید كي خواهش اور قابلیت باقي رهیگي جسكا حاصل هونا بدون پیدا هو نہایت لاگت والے جزو اخیر كے ممكن و متصور نہیں یہانتک كہ اگر لوگو كي دولت و حاجت ترقي كرتي رهے تو یہہ بهي ضرور هوسكتا هی كہ زیاد مقدار حصول غلہ كي اور بهي زیادہ لاگت سے هووے مثلاً صرف بیس كوار غلہ هزار روپیہ كے صرف سے پیدا كیا جاوے مگر یہہ بهي ظاهر هی جب مقدار حصول ایسي هوگي تو في كوارٹر پچاس روپیہ كي شرح قیمت بهي هوگي اس لیئے كہ یہہ ایسي كم سے كم قیمت هے جس سے آ حصہ كي لاگت حاصل هوسكتي هی اور ظن غالب هی كہ حصول پیدا آخر سے پہلے پچاس روپیہ في كوارٹر سے زیادہ قیمت بڑہ جاویگي اسلیٔ كہ یہہ بات ضرور هی كہ جب خریدارون كي حاجت اور دولت سے پیدا

كي زيادہ مانگ هو تو اُس وقت سے اُس وقت تک كه مقدار حصول
ميں پيداوار اخير كي وجهه سے بڑهوتري هووے ايک عرصہ درميان ميں
گذريگا اور اخير پيداوار زايد کے حصول سے جسقدر قيمت قايم هوگي اُس
قدر سے زيادہ قيمت كا جاري رهنا بيچ کے دنوں ميں ضروري هى اور آخر
پيداوار زايد کے بازار ميں آنے سے قيمت ميں اتني تخفيف هوگي كه
پچاس روپيه في كوارٹر قايم هو جاوينگے كيونكه اسي لاگت کے حساب سے
وہ اخير پيداوار پيدا هوگي مگر جب تک خريداروں كي حاجت اور
دولت يا كاشتكاري کے خرچ اور غله کے لانے ميں تخفيف نهوگي تب تک
اُس قيمت ميں كمي نهيں آسكتي *

يهه مسئله استدر روشن هى كه بيان اُسكا تكلف سے هونا ضروري نهيں
مگر وہ نهايت زمانه حال كي تحقيقتوں ميں سے هى چنانچه بهت لوگ
انگلستان کے بهي ابتک اُسكو تسليم نهيں كرتے اور باهر کے لوگ اُسكو
سمجهتے بهي نهيں اگر كسي مصنف سے يهه توقع كيجاوے كه وہ اُس سے
بخوبي واقفيت ركهتا هو تو اُسكے قابل صرف سى صاحب معلوم هوتے
هيں جو منجمله علماء انتظام مدن کے تمام يورپ ميں معزز و ممتاز اور
ركارڈو صاحب كي كتاب کے شارح تهے جو كتاب ركارڈو صاحب نے اصول
دولت و محصول کے مقدمه ميں تصنيف كي اور فرانسيسي زبان ميں
اُس كا ترجمه هوا سى صاحب نے اُسكي شرح لكهي اور وہ هر جگهه ركارڈو
صاحب كي دليلوں کے مقابله ميں يهه حقيقت پيش كركے كه تمام
اراضيات مزروعه سے لگان حاصل هوتا هى يهه كهتے هيں كه اس حقيقت
كو اسباب سے كچهه علاقه نهيں هى كه اكثر غله بلا لگان بهي پيدا هوتا هے
ركارڈو صاحب اپني كتاب ميں اس حقيقت كا ابطال كرتے هيں سى صاحب
بحسب دستور اپنے اعتراض كو جماتے هيں اور وہ مقام وہ هى جهاں
ركارڈو صاحب اپني كتاب کے چوبيسويں باب ميں آدم اسمتهه صاحب
كي راے پر جو لگان کے مقدمه ميں اُنهوں نے لگائي مباحثه كرتے هيں
چنانچه وہ عبارت نقل كيجاتي هى *

آدم اسمتهه صاحب نے يهه بات اختيار كي تهي كه پيداوار اراضي كا
كوئي جزو ايسا هوتا هے كه اُسكي مانگ هميشه ايسي رهتي هے كه جو خرچ
اُسکے قابل فروخت كرنے اور بازار ميں لانے پر پڑتا هى مول اُسكا خرچ

مذکور سے زیادہ حاصل هوتا هی اور وہ کھانیکي چیزوں کو ایساهي جزو پیداوار اراضي سمجھتے تھے *

چنانچہ وہ لکھتے هیں کہ هر زمین سے پیداوار خورش کي مقدار اُس مقدار کي نسبت زیادہ پیدا هوتي هی جو اُسکے پیدا کرنے اور بازار میں لانے کي محنت کے عوض کے لیئے ایسي کافي هوتي هی کہ محنت اُس سے قایم رهی اور جس سرمایہ سے کہ اُس محنت کي اجرت ادا کیجاتي هی اُسکا منافع وصول هونے کے لیئے وہ مقدار مذکورہ کافي سے زیادہ هوتي هی اور اسي لیئے زمیندار کے لگان کے واسطے کچھہ نکچھہ فاضل بچتا هی *

مگر آدم اسمتھہ صاحب اپني اس راے کي تائید میں بجز اسبات کے کچھہ نہیں کہتے کہ ناروے اور اسکات لینڈ کے اُجڑے جنگلونمیں جہاں ناقص زمینیں هوتي هیں کسي قسم کي پیداوار مویشي کي چرائي کے واسطےهوتي هی اور بدولت اُسکے دودہ اور مویشیوں کي تعداد میں اتني کثرت آجاتي هی کہ اُس سے چرواهے کي محنت کي اُجرت اور مالک کا منافع مجرا هو کر زمیندار کو لگان بهي حاصل هو جاتا هے مگر اُنکي اِسبات میں همکو شک اِسلیئے هے کہ کیساهي ملک هو خواہ عمدہ سے عمدہ هو یا برے سے برا هو مگر اُسمیں کوئي نہ کوئي زمین ایسي هوتي هے کہ پیداوار اُس سے صرف اسقدر حاصل هو سکتي هے کہ جو سرمایہ اُسپر لگے وہ اوراُسکا معمولي منافع اُس سے حاصل هو زیادہ کچھہ نملے چنانچہ یهي حال امریکا کا سب پر روشن هی مگر باوجود اُسکے کوئي شخص یہہ نہیں کہتا هی کہ امریکا اور یورپ کے قواعد لگان میں تفاوت هی لیکن اگر یہہ بات درست هو کہ اِنگلستان والوں نے باب زراعت میں یہانتک ترقي بهم پهونچائي کہ آج ایسي کوئي زمین وهاں نہیں کہ اُس سے لگان حاصل نهوتا هو تو البتہ یہہ بهي راست هی کہ پہلے ایسي زمینیں بهي تهیں جنسے لگان حاصل نهوتا تها مگر ایسي زمینوں کا هونا نهونا امر متنازع فیہ میں کچھہ بڑي منزلت نہیں رکھتا کیونکہ اگر گریٹ برٹن میں ایسي زمین پر جس سے صرف سرمایہ اور معمولي منافع کي بازیافت هو سکتي هی پراني هو یا نئي هو سرمایہ کا اِستعمال هوتا هی تو هماري مراد حاصل هی اگر کوئي ٹهیکہدار زمین کا ٹهیکہ سات یا چودہ برس کي میعاد پر

لیوے تو یہہ امر ممکن ھی کہ وہ شخص اُس اراضي پر لاکھہ روپیہ کا سرمایہ یہہ جانکر تجویز کرے کہ پیداوار خام اور غلہ کي قیمت کے ذریعہ سے سرمایہ اپنا وصول کرسکونگا اور لگان بھي ادا کردونگا اور معمولي منافع بھي حاصل کرلونگا مگر وہ شخص ایک لاکھہ دس ھزار روپیہ اُس زمین پر اُسوقت تک نہ لگائے گا جب تک کہ وہ یہہ دریافت نکرلیگا کہ دس ھزار روپیہ کے لگانے سے اسقدر پیداوار ھو سکتي ھی یا نہیں کہ اُسکے پیدا ھونے سے سرمایہ کا معمولي منافع حاصل ھو سکے غرضکہ وہ شخص اپنے اِس منصوبہ میں کہ یہہ رقم زاید سرمایہ کي لگاؤں یا نہ لگاؤں صرف یہہ سوچیگا کہ پیداوار خام کي قیمت اسقدر کافي ھوگي یا نہیں کہ اُس سے اُسکا سرمایہ منافع سمیت مل سکے اِسلیئے کہ یہہ حال اُسکو معلوم ھی کہ لگان زاید دینا نہ پڑیگا اور انتضاے میعاد پر بھي لگان اُسکا زیادہ نہوگا اِسلیئے کہ اگر زمیندار اُس دس ھزار روپیہ مذکورہ کي وجہہ سے لگان طلب کریگا تو یہہ ٹھیکہدار اُس روپیہ کو نہ لگاویگا کیونکہ اُس روپیہ کے لگانے سے اُسیقدر معمولي نفع اُسکو ھاتھہ آیا جو کسي دوسرے کام میں لگانے سے حاصل ھوتا † *

تحریر مذکورہ بالا کي نسبت سے صاحب یہہ بات لکھتے ھیں کہ آدم اسمتھہ صاحب اِس بات کو نہیں مانتے وہ کہتے ھیں کہ ملک اِسکاٹلینڈ میں بڑي سے بڑي زمین کا لگان اُسکے مالک کو ملتا ھی مگر اس کلام پر سے صاحب کو ھم رکارڈو صاحب کي طرف سے یہہ جواب دیتے ھیں کہ رکارڈو صاحب اسي امر کو لکھتے ھیں کہ وہ کچھہ ضروري نہیں اِسلیئے کہ جس زمین کا لگان دس اشرفیاں في ایکڑ دیا جاتا ھی تو ایک جزء اُسکي پیداوار کا ایسا بھي ھوتا ھی کہ اُسکے پیدا کرنے کے حق کي بابت لگان نہیں ادا کیا جاتا *

مگر یہہ بات تسلیم کرني چاھیئے کہ لگان کے باب میں مسئلۂ مذکورہ بالا اکثر اوقات ایسي صورت سے بیان کیا گیا کہ اُسکے سننے سے ایسے ویسے

---

† رکارڈو صاحب کي اس تقریر سے معلوم ھوتا ھی کہ دس ھزار روپیہ زیادہ لگانے سے جو ٹھیکہدار زیادہ پیداوار بلا لگان حاصل کرسکتا ھی گویا وہ ایسي زمین پر حاصل ھوئي جسپر کچھہ لگان نہیں ھی غرضکہ اُنھوں نے اپني خیال میں اُس کلیہ کو توڑ دیا کہ کوئي اراضي مزروعہ ایسے نہیں ھوتے جسپر لگان نھو حالانکہ یہہ تمام مثال سے صاحب کے اُس قول کي تائید کرتي ھی کہ غلہ بلا لگان پیدا ھوتا ھی

آدمیوں کي توجہہ کي انتشار کا احتمال اور کج فہموں کي حرف گیري اور آمادگي کا کمان قوي ہوتا ھے رکارڈو صاحب نے ایجاد اس مسئلہ کي نہیں کي مگر عمدہ طور سے توضیح اُسکي کي اور باقتضاء اُن عیب و ھنر کے جو رکارڈو صاحب میں موجود ھیں اُنکي عبارتوں میں بہت جگہہ غلطیاں واقع ہوئیں وہ صاحب علم منطق سے اتنے ماھر نتھے کہ مضمونوں کو ٹھیک ٹھاک کرتے یا قدر اُنکي سمجھتے اور تحریر میں اسقدر تیز فہمي کو دخل دیا کہ کم فہیم اور فہیم دیکھنیوالوں کي معمولي فہمید کے واسطے گنجایش باقي نہیں چھوڑي اور اسقدر راست پسندي اور سادگي اُنمیں تھي کہ وہ یہہ نہ سوچے کہ ھماري تحریروں سے دیدہ و دانستہ خلاف مراد سمجھینگے غرضکہ بوجوہ مذکورہ بالا اُنھوں نے ایسي غلطي کي کہ منجملہ اُن بڑے لوگوں کے جو علم و فضل کے بڑے پایہ پر پہونچے یہي مصنف بڑا غلط لکھنیوالا تھا اور باب لگان میں ایسي بري عبارت لکھي کہ اور جگہہ اُس سے ایسي خطا نہیں ہوئي *

رکارڈو صاحب نے یہہ دیکھا کہ جب لوگوں کو پیداور خام کي خریداري کي خواھش و طاقت زیادہ ھوتي ھی اور پیداوار زاید کا پیدا ھونا بدون ازدیاد خرچ کے ممکن نہیں تو زرلگان زیادہ ھوجاتا ھی اور زراعت کو وسعت ہوتي ھی چنانچہ اُنکے ذھن میں لگان کي زیادتي اور زراعت، کي وسعت نے ایک اتصال قرار پایا اور اُنھوں نے اُن دونو تصوروں کو بہت جگہہ ایسا ظاھر کیا کہ گویا اُنمیں سبب و مسبب کي نسبت قایم ھی یعني وسعت زراعت ازدیاد لگان کا سبب ھی حال آنکہ یہہ امر ظاھر ھی کہ وسعت کي بدولت ازدیاد لگان کے واسطے ایک مانع پیدا ھوتا ھے رکارڈو صاحب کي یہہ غلطي اتني روشن ھے کہ کوئي کتاب کا دیکھنے والا جو فکر و غور اعتدال کے درجہہ کا رکھتا ھو ایسا ھو کہ اُس غلطي کو نسمجھے *

رکارڈو صاحب نے اکثر مقام سے اُن لفظوں کو کہ ایسي زمین کا پیدا شدہ غلہ جسپر لگان نہو اور ایسا پیدا شدہ غلہ جسکا لگان نہ ادا کیا جاوے ایک ھي مراد میں استعمال کیا اور جب کہ اُنکے مخالفوں نے یہہ کلام اُنسے کیا کہ پراني سلطنتوں میں کل اراضي کا لگان دیا جاتا ھی تو اُنھوں نے کبھي اِس کلام کي صحت سے انکار کیا حال آنکہ

اُنکو وہ اپنا مسئلہ ثابت کرنا چاھیئے تھا جو اُنھوں نے انتخاب مندرجہ بالا میں کہا یعني یہہ کہ ھماري بات دونوں حالتوں پر صادق رھتي ھی خواہ اُسکو کسي ایسے ھي چھوٹے ضلع سے منسوب کریں جہاں تمام اراضیات پر بہت لگان لگتا ھی خواہ کسي ملک نو آباد سے نسبت دیں جہاں باستثناء لگان استحصال کي لاگت ھوتي ھو اور آزادي عام ھو *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے رکارڈو صاحب نے یہہ بھي اکثر لکھا ھی کہ لگان کا حصول اُس امر پر موقوف ھی کہ مختلف درجوں کي اراضیات بوئي جاویں یا ایک ھي سي زمین پر زیادہ سرمایہ لگایا جاوے اور اُس سرمایہ زاید کا بھي معاوضہ مناسبت سے کم حاصل ھوسکے مگر خلاف اُسکے یہہ ظاھر ھی کہ اگر کوئي ملک ایسا تصور کیا جاوے کہ وھاں آدمي بہت اور دولت زیادہ ھو اور اسکي زمینیں یکساں بہت سي زرخیز ھوویں اور اُس سے ایک معین سرمایہ کے خرچ کے معاوضہ میں بہت سي پیداوار حاصل ھوسکتي ھی اور اگر سرمایہ کم خرچ ھو تو اُس سے کچھہ معاوضہ حاصل نہو یا بہت زیادہ خرچ سے بہت زیادہ معاوضہ حاصل ھو تو اُس ملک سے بخوبي لگان حاصل ھوسکتا ھی اگرچہ ھر بیگھہ زمین اور ھر حصہ سرمایہ سے بمقدار مساوي پیداوار پیدا ھوتي ھے *

بیان اُس مسئلہ کے نتیجوں کا کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي ھی تو وھاں محنت کا اثر زیادہ ھوتا ھی اور خلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت ھوتي ھی تو وھاں اُسکا اثر اُسکي مناسبت سے کم ھوتا ھے

واضح ھو کہ اب اس مسئلہ کے چند مشہور نتیجوں کا بیان کیا جاویگا کہ کارخانوں میں محنت زاید کا بہت زیادہ اثر ھوتا ھي اور فن زراعت میں زیادہ محنت کي مناسبت سے ترقي نہیں ھوتي اور اس وجہہ سے کارخانوں کي پیداوار مصنوعي کي مقدار زاید بحسب لحاظ اُسکے خرچ مناسب کے تخفیف سے حاصل ھوتي ھی اور زراعت کي پیداوار کي ھر مقدار زاید مناسبت سے زیادہ لاگت لگنے پر ھاتھہ آتي ھی *

پہلا نتیجہ

پیداوار مصنوعي اور پیداوار خام کي زیادہ مانگ کے مختلف اثر

جب کہ لوگوں کي تعداد میں ترقي هوتي جاتي هی تو اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت اُس پیداوار خام کي مالیت سے متعلق هوتي هی جس سے وہ طیار هوتي هی بڑھنے پر مائل هوتي هی اور اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت میں اُن شخصوں کي محنت اور اجتناب کے معاوضہ کو زیادہ دخل هوتا هی جو اُسکو بناتے هیں کہٹنے پر راغب هوتي هی یہہ امر واضح هی کہ جو جنسیں موتي جھوتي صنعت سے متعلق هیں وہ پہلے قاعدہ کي تابع هیں اور جو عمدہ صنعت سے تعلق رکھتي هیں وہ دوسرے قاعدے کي تابع هیں چنانچہ پہلي جنسوں کي مثال روتي اور دوسري جنسوں کي تمثیل فیتہ هے اور بالفعل انکلستان میں ایک پنسیري نان پاؤ کي اوسط قیمت دس آنہ هیں جسمیں گیهوں کي قیمت چھہ آنہ آتھہ پائي قرار دے سکتے هیں اور باقي میں پیسنی والے اور نان بائي اور خوردہ فروش کے منافع اور محنتانہ کي گنجایش هوتي هے اب اگر ایسي افتاد پڑے کہ اُس ملک کي پیداوار سے روتي کا مطالبہ دوگنا هو جاوے تو یہہ بات ظاهر هی کہ مقدار محنت کي صرف دوني کرنے سے گیهوں کي مقدار حصول دوني نهوگي مگر یہہ بیان هونا غیر ممکن هی کہ افتاد مذکورہ کے پڑنے سے جو دقت کہ پیداوار کي مقدار حصول میں پیش آویگي اُسکے باعث سے گیهوونکي قیمت کسقدر زیادہ هو جاویگي لیکن فرض کیا جاوے کہ گیهوونکي قیمت دو چند هوجاویگي تو ایک پنسیري نان پاؤ میں جسقدر گیهوں صرف هونگے اُنکي قیمت چھہ آنہ آتھہ پائي کي جگھہ تیرہ آنہ چار پائي هونگے مگر ساتھہ اسکے وہ محنت بهي بهت موثر هوگي جو روتي کے لگانے اور بیچنے میں صرف هوتي هي میدہ کے پیسنے والے اور نان‌بائي عمدہ عمدہ قسم کے آلات اِستعمال میں لاوینگے اور محنت کي زیادہ تقسیم کرینگے اور خوردہ فروش بهي کچھہ تھوڑا سا خرچ بڑھا کر اپنے سودے کو دوگنا کریگا غرضکہ

جہاں تک روٹي کي طياري اور خوردہ فروشي قيمت سے تعلق رکھتي هے وهاں تک روٹي کي قيمت ميں بقدر ايک چہارم کے تخفيف هوگي يعني جہاں اِس کام ميں تين آنہ چار پائي خرچ هوتے تھے وهاں اڑهائي آنہ کا خرچ پڑيگا اور روٹيوں کي مقدار حصول کي زيادتي کا نتيجہ يہہ هوگا کہ ايک پنسيري نان پاؤ کي قيمت دس آنہ کي جگہہ پندرہ آنہ دس پائي هونگے *

اب ديکھنا چاهيئے کہ فيتہ کے اِستعمال کے زيادہ رواج کا کيا نتيجہ حاصل هوتا هی واضح هو کہ آج کل جو فيتہ اور روئي کي قيمت هے اُسکے حسابوں ايک پونڈ روئي سے جو مقام يورپول ميں ايک روپيہ کو بکتي هی فيتہ کا ايک تھان ايک هزار پچاس روپيہ کي قيمت کا طيار هوسکتا هی اگر فرض کيا جاوے کہ فيتہ کا خرچ درچند هووے اور مول اُس روئي کا جو اُس کے بنانے کے لايق هووے اُسکي زيادہ مقدار کے حاصل کرنے کي دقت پڑنيکے سبب سے دوروپيہ پونڈ هوجاوے تو باوجود اسباب کے کہ خرچ طياري فيتہ کا بدستور سابق فرض کيا جاوے مول اُس کا ايکهزار پچاسويں حصہ کي قدر بڑهيگا يعني ايک هزار اکياون روپيہ هوجاويگا مگر جب فيتہ کے استعمال کے شوق کا ولولہ هوگا تو ساتھہ اُسکے بنانے کي ترکيبوں ميں بھي بلا شبہہ ترقي هوگي يہانتک کہ اگر اُس ترقي کے سبب سے کل خرچ ميں ايک ربع کي تخفيف اندازہ کي جاوے تو شايد يہہ تخمينہ بھي کم قرار پاوے پس اس تخمينہ کے قرار پانے سے پيداوار مزيد کا يہہ نتيجہ هوگا کہ فيتہ کا مول ايک هزار پچاس روپيہ کي جگہہ سات سو اٹھاسي روپيہ آٹھہ آنہ هونگے غرضکہ جن صورتوں ميں روٹي کي قيمت دوچند کے قريب قريب هوگي اُنهيں صورتوں ميں فيتہ کي قيمت ميں ايک چہارم کي تخفيف هوگي *

دوسرا نتيجہ

محصول کے مختلف اثر پيداوار مصنوعي اور پيداوار خام کي قيمتوں پر

واضح هو کہ مسئلہ مرقومہ بالا کا يہہ دوسرا نتيجہ هی کہ پيداوار خام ارو پيداوار مصنوعي دونو پر محصول لگنے سے دو اثر مختلف

پیدا ہوتے ہیں یعنی مصنوعی جنسوں کی قیمت محصول لگنے سے انجام کو زاید ہوجاتی ہی اور وہ زیادتی قیمت کی مقدار محصول سے زیادہ ہوتی ہی مگر یہہ لازم نہیں کہ کھیتی کی پیداوار کی قیمت جب تک کہ اُس سے کوئی چیز طیار نکی گئی ہو محصول کے لگنے سے آخر کو زیادہ ہوجاوے بلکہ اگر کبھی زیادہ بھی ہوتی ہے تو وہ مقدار زاید محصول کی مقدار سے کم ہوتی ہی *

محصول کا اثر پیداوار مصنوعی پر

توضیح اِسکی آسانی سے ہوسکتی ہی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ جب سے گھڑیوں کی تجارت شروع ہوئی تو اُسکی قیمت پر فی صدی پچیس روپیہ محصول لگتا ہی کوئی وجہہ خیال میں نہیں آتی کہ حالات موجودہ میں خود گھڑی ساز کا منافع یا اُسکے کاریگروں کی اجرت اُن لوگوں کے اوسط منافع اور اجرت سے زیادہ ہی جو اُسیطرح کے کام میں لگے لپٹے رہتے ہیں نظر بریں یہہ صاف ظاہر ہی کہ اگر محصول ہمیشہ سے لگتا رہا ہی تو گھڑی کی قیمت اُسکی اصلی قیمت سے بقدر ایک چہارم حصہ کے ہمیشہ زیادہ رہی ہی ورنہ گھڑی سازی کے پیشہ کو کوئی محنتی یا کوئی سرمایہ والا اختیار نکرتا اور یہہ بھی واضح ہے کہ قیمت کی اس زیادتی سے گھڑی کے بکنے میں ہمیشہ کمی یا توقف ہوتا رہا ہوگا اور اسی وجہہ سے گھڑی کے استعمال میں کمی ضرور آئی ہوگی لیکن اگر گھڑیاں کم طیار کیجاتیں تو کمی تعداد کی مناسبت سے استعمال کی لاگت بہت زیادہ لگتی اور قیمت اصلی سے قیمت بھی زیادہ ہوجاتی اور اس زیادتی کا باعث پہلے تو محصول کی مقدار اور دوسرے وہ خرچ زاید ہوتا جو کمی تعداد کی طیاری کے باعث سے لگتا ہے اور یہہ بھی روشن ہے کہ درصورت موقوفی محصول کے گھڑی کی قیمت میں تخفیف واقع ہوتی پہلی وجہہ یہہ کہ محصول موقوف ہو جاتا اور دوسری وجہہ یہہ کہ اُسکے موقوف ہونے سے ترقی پیداوار کے سبب سے بنانے کی ترکیبوں میں ترقی ہوتی اور یہہ بھی واضح ہے کہ اگر محصول اب پہلے پہل مقرر کیا جاوے تو گھڑی کی قیمت زیادہ ہو جاوے گی اور اُس زیادتی میں پہلے تو محصول کی مقدار قایم ہوگی اور دوسرے اُس خرچ

زاید کي مقدار قایم کي جاويگي جو گھڑیونکي کم مقدار کي بیع اور طیاري میں عاید هوگي ورنہ جو اوسط منافع باقي تجارتوں میں حاصل هوگا وہ گھڑي کي تجارت میں باقي نرهیگا اور یہہ بهي روشن هی کہ گھڑي کے برتاؤ میں جیسي جیسي تخفیف هوتي جاويگي اُسیطرح مول بهي اُسکا بڑھتا جاویگا چنانچہ اگر في سال دس گھڑیاں طیار هوویں تو في گھڑي پانچہزار روپیہ قیمت هوگي اور اگر ایکهي طیار هو تو مول اُسکا اُن دس گھڑیوں کے مول سے شاید کچھہ کم هوگا هاں یہہ بات راست هے کہ یہہ تمام اثر بمجرد تقرر یا موقوفي محصول کے ظہور میں نہیں آوینگے اسلیئے کہ دونوں صورتوں میں ایک ایسا زمانہ گذریگا کہ اُس زمانہ میں اس باعث سے کہ گھڑي کي تجارت میں جو سرمایہ لگا هوا هے وہ ایک هي ڈھنگ پر قایم رهیگا گھڑي کي مقدار حصول میں کمي بیشي نهوگي اور اس وجهہ سے قیمت پر بهي کوئي اثر ظاهر نهوگا اس عرصہ میں منافع اور اجرت اُن لوگوں کي جو گھڑي بنانے میں مصروف رهتے هیں خلاف معمولي رواج کے بہت کم یا بہت زیادہ هوگي اور درجہ معمولي پر جب پهونچیگي کہ درصورت موقوفي محصول کے بہت سے لوگ گھڑي سازي سیکهہ ساکهہ کر آمادہ هونگے یا درصورت تقرر محصول کے اُن شخصونکي تعداد میں کافي کمي هوگي جو پیشہ مذکورہ کي تعلیم پاچکے جس سے گھڑیوں کي مقدار حصول مانگ کے مناسب ایسي قیمت پر هو جاوے کہ سرمایہ والوں کا منافع اور محنتیوں کي اجرت جو اُنکي طیاري اور فروخت میں مصروف هوں بحساب اوسط ملنے لگی *

محصول کا اثر کهیتي کي پیداوار پر

اگر کهیتي کي پیداوار پر محصول مقرر هووے تو جس طریقے یعني کمي استحصال سے پیداوار مصنوعي پر اُسکا دباؤ هوتا هی اُس طور سے کهیتي کي پیداوار پر کوئي دباؤ نہیں پڑتا *

یہہ فرض کرو کہ استعمال سرمایہ کے لیئے جو جو طریقے مختلف مقرر هیں اُنکے بموجب تقسیم اُسکي مناسب طور سے هووے اور جب کہ کوئي خاص سبب مخل نهو تو فن کاشتکاري میں بهي جو سب پیشوں میں سے نہایت پسندیدہ پیشہ هی بہ نسبت اور پیشوں کے سرمایہ

کے اوسط حصہ سے تھوڑا نہیں لگا رہتا نظر بریں عموماً یہہ بات تسلیم کیجاوے کہ جب تک اراضي کي پیداوار سے کاشت کا خرچ وصول ہوتا رہي اور اُس سے زیادہ وصول نہو تب تک سرمایہ کا استعمال اراضي میں ہوتا ھی یا یوں کہو کہ زمین کا قابض جب تک کاشت کیئے جاتا ھی کہ پیداوار زاید جو آخر کي محنت کرنیوالوں کي مصروفیت سے حاصل ہوتي ھی اسقدر کافي ہووے کہ اُسکي قیمت رائج الوقت سے محنت کرنیوالوں کي اجرت اور مالک کےپیشگي اجرت دینے کي بابت منافع وصول ہووے غرض کہ محصول کے مقرر ہونے پر پیداوار قابض مذکور کي قیمت بقدر تعداد محصول کے زیادہ ہوگي یا وہ شخص اُس جزو پیداوار کا پیدا کرنا چھوڑیگا جسکي استحصال میں بہت سا خرچ ہوتا تھا *

فرض کیا جاوے کہ ایک ٹھیکہ دار کے قبضہ میں قابل زراعت اراضي کے چھہ سو ایکڑ موجود ھیں اور اُس زمیں میں زرخیزي کے جدے جدے درجہ پائے جاتے ھیں چنانچہ منجملہ اُنکے سو ایکڑوں میں دس آدمیوں کي سعي و محنت سے في ایکڑ چھہ کوارٹر گیہوں اور دوسرے سو ایکڑوں میں اُسیقدر آدمیوں کي محنت سے في ایکڑ پانچ کوارٹر اور تیسرے سو ایکڑوں میں في ایکڑ چار کوارٹر اور چوتھے سو ایکڑوں میں سے في ایکڑ تین کوارٹر اور پانچویں سو ایکڑوں سے في ایکڑ دو کوارٹر اور چھٹے سو ایکڑون سے جو بہت سے ناقص و ناکارہ ھیں في ایکڑ ایک کوارٹر پیدا ہوتي ھیں اور سالانہ اجرت دس مزدوروں کي بحساب في کس چار سو روپیہ کے چار ہزار روپئے ہوتے ھیں اور پیداوار کے بکنے سے ایک برس پہلے وہ ٹھیکہ دار اُنکو پیشگي دیتا ھی اور علی ھذالقیاس ایسے پیشوں میں منافع کي شرح اوسط دس روپیہ فیصدي سالانہ ہوتي ہے اگر ان سب صورتوں میں گیہوں بائیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوویں تو جہانتک في نفر بیس کوارٹر پیدا ہوتا ہووے وہانتک ٹھیکہ دار کو محنتي لگانیکي گنجایش ہوگي اس لیئے کہ بیس کوارٹر گیہوں کي قیمت چارسو چالیس روپیہ ہونگے منجملہ اُسکے چارسو روپیہ مزدوري اور چالیس منافع کے برآمد ہوسکتے ھیں چنانچہ پہلي چاروں عمدہ قسموں میں جنمیں چالیس آدمیوں کا مصروف ہونا فرض کیا گیا ہر شخص اُنمیں سے بیس کوارٹر غلہ سے زیادہ پیدا کرسکتا ھي اور

پانچویں قسم میں جسمیں دس مزدوروں سے کام لیا گیا هر مزدور بیس کوارٹر غلہ پیدا کریگا یعني کل دس آدمي دو سو کوارٹر چار هزار چارسو روپیہ کے پیدا کرینگے اور چھٹي اخیر قسم کي پیداوار سے جسمیں ایک آدمي صرف دس کوارٹر غلہ پیدا کریگا گیہوں کے بونے جوتنے کا خرچ بھي ادا نهوگا اب اگر پیداوار خام پر سات روپئے پانچ آنہ چارپائي في کوارٹر محصول مقرر کیا جاوے اور قیمت میں کچھہ بیشي نہ آوے تو یہہ بات واضح هی کہ وہ ٹھیکہ دار اُس قسم کي اراضي سے کمتر درجہ کي زمین پر کاشت نکریگا جس سے دس مزدوروں کي محنت کي بدولت تین سو کوارٹر غلہ پیدا هوسکتا هی اور مول اُس غلہ کا بائیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے چھہ هزار چھہ سو روپئے هونگے جسمیں سے دوهزار دوسو روپیہ محصول میں جاوینگے اور چارهزار چارسو روپئے اجرت اور منافع میں محسوب هونگے لیکن اس قسم کي زمین کي کاشت وہ ضرور کریگا اور اس سے عمدہ قسم کي کاشت میں بھي زیادہ محنت جبتک صرف کریگا کہ هر ایک زیادہ کیئي هوئے مزدور کي محنت سے بیس کوارٹر پیدا هوتے هیں اور جب کہ محصول اسقدر زیادہ هووے کہ زراعت کا باب مسدود هوجاوے تو ٹھیکہ دار اپنے مزدوروں کو اُٹھاویگا اور عمدہ سے عمدہ زمینوں کو اُفتادہ چھوڑیگا مگر ایسا محصول واقع نہیں هوتا اور یہہ محصول نہیں بلکہ ایک طرح کي سزا هے هم اِسبات سے انکار نہیں کرتے کہ اختیار اُس عمل کا جو ٹھیکہ‌دار کي نسبت فرض کیا گیا اُسکو ضرر پہونچاویگا اور نہ هم اُسکا انکار کرتے هیں کہ ٹھیکہ‌دار غلہ کي قیمت مقدار محصول کے مساوي زیادہ کرنیکو ترجیح دیگا جسکے ذریعہ سے اپنے سرمایہ کے اِستعمال کو جوں کے توں قایم رکھہ سکے مگر اِسبات کو هم نہیں مانتے کہ واجبي محصول کے مقرر هونے سے جب قیمت میں بیشي نہ آوے تو وہ شخص اپنے کاروبار کو یکقلم چھوڑ بیٹھے گا نظر بریں کتاب کے دیکھنیوالے غور کریں کہ زراعت اور صنعت کے حالات میں کسقدر تخالف هی اسلیئے کہ اگر تھوڑا سا تھوڑا محصول مقرر کیا جاوے تو کارخانہ‌دار کو قیمت کے زیادہ هونے پر کام کاج اپنا چھوڑنا پڑیگا خلاصہ یہہ کہ جو بهبودي کي صورت کاشتکاروں کے لیئے هوتي هی وہ اهل صنعت کے واسطے بڑي قباحت هو جاتي هی یعني زراعت کي صورت میں سرمایہ میں تخفیف هوکر جس

قدر باقي رهتا هي پيداوار اُس سے زيادہ هوتي هي اور صنعت كي حالتميں سرمايه كے بقيه سے پيداوار كم هوتي هي *

مگر لوگ ايسا خيال كرتے هيں كه كهيتي كے پيداوار كي قيمت ميں كل مقدار محصول تك بيشي هوتي هي پس وہ كل محصول خرچ كرنے والے كے ذمه عايد هوتا هي اور ركاردو صاحب اور مل صاحب كي بهي يهي راے هي اور اسي وجهه سے قول اُنكا يهه هي كه يهه وہ محصول هي جو انگلستان ميں اراضي اور محنت كي پيداوار پر پادري لوگ امور دين كے واسطے ليتے هيں محصول دهك كے باعث سے خام پيداوار كي قيمت ميں بقدر ماليت محصول مذكور كے بيشي هوتي هي اور اس بيشي كا اثر اُن تمام لوگوں پر پهونچتا هي جو پيداوار خام كو خرچ كرتے هيں مگر هماري راے يهه هي كه خام پيداوار پر محصول لگنے سے في الفور قيمت بڑه جاتي هي مگر يهه بڑهوتري محصول كي برابر نهيں هوتي هاں محصول كا اخير نتيجه يهه هي كه پيداوار خام كے خرچ اور استحصال ميں كمي آ جاتي هي مگر اُسكي قيمت پر اثر نهيں هوتا *

پهلي بات كے اثبات كے ليئے صرف اسقدر ثابت كرنا چاهيئے كه قيمت كي بيشي هو جانے سے جس شي كي نسبت يهه تسليم كر چكے كه محصول كے مجرد تقرر سے ظهور ميں آتي هي جنس محصولي كے خرچ ميں كمي آ جاتي هي اور اسي وجهه سے اُس جنس كے استحصال ميں بهي تخفيف پيدا هوتي هي اور يهه ابهي بخوبي ثابت هو چكا كه جب استحصال ميں كمي آ جاتي هي تو جو پيداوار اُسكے بعد پيدا هوتي هے اُسكي استحصال كي لاگت ميں بهي تخفيف هوجاتي هي اور كهيتي كي پيداوار كي قيمت اُس جزء پيداوار كے استحصال كي لاگت پر محصور هي جو بڑے خرچ كے ذريعه سے يعني مساوي همسري كي حالت ميں پيدا هوتا هي اور ايسي صورت ميں هم جس نتيجه پر اعتراض كر رهے هيں كه مقدار محصول تك قيمت بڑه جاتي هي اُسكے ثابت هونے كے واسطے يهه ضرور هي كه قيمت كے بڑهنے سے غله كے خرچ ميں كمي نهو اور يهه بات اُن انگلستان والونكي نسبت صحيح هي جنكي اوقات گذاري اُن مددوں كے بدولت هوتي هي جو مفلسوں كي پرورش كے ليئے ضلع به ضلع اكٹهي هوتي هيں اور جهاں

کہیں وہ مدد روٹي کي قیمت کے لحاظ سے ہوتي ہی تو وہاں اُنکے خرید کے ذریعہ یعنے مقدار خرچ قیمت سے تعلق نہیں رکھتے یعني نہ قیمت کے گھٹنے سے بڑھتي ہی اور نہ قیمت کے بڑھنے سے کھٹتي ہی اور یہي امر اُن دولتمند شخصوں اور نیز اُنکے متعلقوں کي نسبت جو معزز و ممتاز تو ہیں لیکن خلقت کا بہت تھوڑا سا حصہ ہیں راست آتا ہی جنکا صرف روٹي کا خرچ اَور اخراجات کے نسبت بہت کم ہوتا ہی مگر عوام اِنکلستانیوں کي نسبت ہرگز صحیح نہیں اور اُن عوام لوگوں میں وہ محنتي جو امداد مذکورہ بالا سے اعانت نہیں پاتے اور بہت کثرت سے ہیں جنمیں تمام چھوٹے دوکاندار اور کاشتکار بھي داخل ہیں یہہ لوگ اکثر قیمت پر نظر کر کے گیہوں خریدا کرتے ہیں یعنے جب ارزاني ہوتي ہی تو اکثر گلگلے اور سموسے غرض کہ جو مزے کے کھانے ہوتے ہیں خوب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں اور بعد اُسکے وہي لوگ اُن چیزوں کو تھوڑي گراني پر چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ اگر تھوڑے دنوں گراني قایم رہے تو گیہوں کي روٹي چھوڑ کر چھوٹے موٹے اناج کي روٹي کھانے لگتے ہیں چنانچہ شمالي طرف کے لوگ جئي کے آٹے پر اور جنوبي طرف کے باشندے صرف آلوؤں پر گذارا کرتے ہیں اسبات پر مفصل گفتگو کرنے کي چنداں ضرورت نہیں صرف یہہ اصل عام اِستعمال کے لیئے قایم ہو سکتي ہی کہ جب کوئي مانع موجود نہیں ہوتا تو قیمت کے بڑھنے سے جنس کے خریدنے کي خواہش اور لوگوں کا مقدور کم ہوجاتا ہی *

اب ہم اپني اسباتکو ثابت کرتے ہیں کہ پیداوار خام پر محصول لگنے کا آخر نتیجہ یہہ حاصل ہوتا ہی کہ پیداوار کي قیمت نہیں بڑھتي بلکہ پیداوار کي مقدار کم ہو جاتي ہی اور ہر شخص اسبات کو تسلیم کریگا کہ کسي ملک میں پیداوار خام کي قیمت ملک کي مستقل وسعت یا زرخیزي پر منحصور نہیں بلکہ در صورت یکساں رہنے اَور تمام حالات کے اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي اُس ملک کے رہنے والوں کي دولت اور تعداد سے جو مناسبت رکھتي ہی اُسي مناسبت پر قیمت کي کمي بیشي منحصر ہی چنانچہ ایک بنجر زمین والے ضلع میں جہاں باشندے بہت تھوڑے ہوویں قیمت ایسي ہي کم ہوگي جیسیکہ ملک زرخیز میں جہاں باشندوں کي کثرت ہووے بہت سي ہوگي مثلاً

اِسکاٹلینڈ کي ترائي کي زرخیز اراضیات میں قیمت زیادہ هی اور پولنڈ کي ریتلي زمینوں میں بہت کم هی اور یہہ تسلیم کرنیکے قابل هی کہ تمام اَور حالات کے بدستور رهنے کي صورت میں ملک کي آبادي اُس کي زرخیزي اور وسعت کے مناسبت سے هوتي هی تو اب زمینونکي کاشت پر محصول دهک یا کسي دوسرے محصول کا آخر اثر ٹهیک ایسا هوتا هے کہ گویا اُن محصولوں کے ایک مدت دراز تک جاري رهنے کے باعث سے محصول نهونے کے زمانہ کي نسبت اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي اور اُسکے باشندوں کي تعداد اور دولت میں زیادہ کمي آگئي *

محصول دهک

جو وسعت و-زرخیزي آج انکلستان میں موجود هی اگر وہ اس سے زیادہ تر وسیع اور زرخیز همیشہ سے هوتا تو کوئي شخص ایسا تصور نکرتا کہ غلہ کي قیمت رواج حال کي نسبت کم هوتي بلکہ اُس حالت میں حال کي نسبت غلہ زیادہ هوتا اور اس غلہ کے کهانے والے بهي بہت سے لوگ هوتے اور یہہ زیادتي مستقل هوتي عارضي نهوتي اور ایسا هي دیوانشائیر یا لنکن شائیر کے ضلع موجود نهوتي تو انکلستان کي پیداوار اراضي اور باشندوں کي تعداد میں مستقل کمي هوتي مگر جبکہ ایک دوسرے کي بهي مناسبت رهتي جیسکہ اب هی تو غلہ کي قیمت اُس وقت اب کي قیمت سے زیادہ نهوتي غرض کہ اسي طور پر اگر محصول دهک انکلستان میں ظهور نہ پکڑتا تو غلہ زیادہ هوتا اور لوگونکي تعداد اور دولت بهي زیادہ هوتي اور اور تمام حالات بدستور رهتے هاں یہہ بات درست هے کہ اگر اس وقت انکلستان میں ایک نیا ضلع مانند دیوانشائیر یا لنکن‌شائیر کے زیادہ ایسا قایم هو جاوے کہ زمین اُسکي زراعت میں في الفور اُسکے تو في الحال یہہ ثمرہ هاتهہ آویگا کہ پیداوار کے حصول میں ترقي هوگي اور قیمت کو تنزل هوگا مگر باوجود اُسکے یہہ بات بهي درست هے کہ اگر ضلع جدید کے زیادہ هونے پر انکلستانیوں کے رواج اور اصول اور رسم اور عادت میں کسي طرح کا تبدل تغیر واقع نهو تو کهانے پینے کي چیزوں کي زیادتي کے سبب سے باشندوں کي تعداد میں رفتہ رفتہ بیشي هوکر وہ

ارزاني يكقلم فنا هو جاويگي اور آخركار ايسے هوجاوينگے جيسے كه وه اب ديكھے جاتے هيں مگر فرق اسقدر هوگا كه باشندوں كي تعداد ميں ترقي هوجاويگي اور ايسي هي اگر قضاكار محصولات دهك كي صورت پلٹ جاوے اور زراعت كا كام اُن محصولوں كي خرابي سے پاک صاف هو جاوے تو اُسي طرح كے نتيجے حاصل هونگے گويا انكلستان كي اراضي كي زرخيزي يا وسعت ميں ناگاه بيشي واقع هوئي اور اگر لوگوں كي عادت و قواعد ميں كچھه تبديل واقع نهو تو باشندون كي تعداد ميں بيشي هوكر پيداوار اراضي كي قيمت پهر اُسي درجه كو پهونچيگي جيسيكه اب هى *

غالب هى كه بلاد انگلستان ميں محصولات دهك كي موقوفي كا آخر نتيجه يهه نهوگا كه خام پيداوار كي قيمت ميں كمي واقع هووے بلكه يهه هوگا كه قيمت اُسكي زياده هوجاويگي اسلئيے كه باشندوں كے زياده هونے سے تمام زمينوں كي كاشت هونے لگے گي اور جسقدر لوگوں كي تعداد ميں ترقي هوگي اُسيقدر اراضي كي پيداوار بهي زياده هوگي تو غالباً لوگوں كي دولت بهي بڑهيگي اور جب كه ايک ملک كي زمين كي بارآوري اُس كي آبادي كي مناسبت سے بتائي جاوے يعني جب كه مقدار پيداوار خام اور تعداد باشندگان دريافت هوجاوے تو جسقدر كم زمين سے وه مقدار پيداوار پيدا هوسكے اُسيقدر اولى اور انسب هى اسلئيے كه زراعت ميں خواه صنعت ميں استحصال كي لاگت كے بڑے اجزا امدورفت كى وه اخراجات اور تمام تردد اور نقصان اوقات هيں جو سفر ميں هوتے هيں اور تعداد اُن خرچوں كي ملک كي اُس وسعت پر محصور و موقوف هى جهان پيداوار كي مقدار معين پيدا هوتي هى جسقدر كه انگلستان والوں كي محنت كار براري كرتے جاوے گي ويسي هي دنيا كى بازار عام ميں اُنكي محنت كي ماليت بڑهتي جاويگي اور نتيجه اُسكا يهه هوگا كه تمام اشياء كي قيمتوں ميں ترقي هوگي اور ساتهه اُسكے پيداوار اراضي كي قيمت بهي بڑهيگي مگر يهه سارے بيان همارى تقرير ميں داخل نهيں اور همكو يقين واثق هى كه محصولات دهك كا آخر نتيجه يهه هى كه پيداوار خام كي قيمت ميں تخفيف لازم آتي هى مگر جو كچهه همكو ثابت كرنا تها وه يهه بات هى كه ان محصولوں سے پيداوار مذكور كي قيمت زياده نهيں هوتي *

واضح هو که مراتب مذکورہ بالا سے بڑے بڑے کار آمدني نتیجے نکلتے هیں چنانچه اگر کسي ملک میں مصنوعي جنسوں کے استحصال پر محصول مقرر کیا جاوے اور وہ جنسیں اُس ملک میں جس آساني سے پیدا هوسکتے هیں اُسي آساني سے اُسکے قریب قریب بیگانه ملکوں میں بهي طیار هوتي هوں تو نهایت ضرور هی که اُس بیگانه ملکوں کي اُس جنس کي آمدني پر اُسي قدر محصول بلکه کچهه زیادہ مقرر کیا جاوے جو اپنے ملک میں مقرر کیا گیا اسلئیے که جو محصول اپنے ملک کي جنس پر مقرر کیا گیا اُس سے استحصال کي لاگت میں اول بقدر محصول زیادتي هوگي اور دوسرے اُس تهوڑي مقدار کے پیدا کرنے کے زیادہ خرچ سے جسکي مانگ قیمت کی زیادہ هوجانے کے بعد باقي رهتي هی استحصال کي لاگت زیادہ هوجاویگي اب اگر بیگانه ملک کي آمدني پر محصول مقرر نکیا جاوے تو اُسي ملک میں استحصال کي لاگت میں اس سبب سے تخفیف هوگي که بهت سي مقدار مطلوبه کے پیدا کرنے میں اُسکي مناسبت سے اُس ملک والون کا خرچ کم هوگا اپنے ملک کي اُن جنسوں کے پیدا هونے میں اور اُنکے محصول میں صرف تخفیف هي نهیں هوگي بلکه دونو موقوف هوجاوینگے اور اصل نتیجه یهه هوگا که بیٹهے بٹهاے مفت کی قباحت پیدا هوگي مگر جب که اپنے ملک میں پیداوار اراضي پر محصول مقرر هوتا هی اور بیگانه ملک سے اُسي قسم کي پیداوار هاتهه آسکتي هی مگر بیگانه ملک کي آمدني پر بمقابله محصول اپنے ملک کے کوئي محصول مقرر نهیں تو صرف یهه نتیجه هوتا هی که اپنے ملک کي پیداوار کے جسقدر جزو پر نهایت زیادہ خرچ پڑتا هی اُسي قدر کي پیداوار موقوف هوجاتي هی یعني کهیتي کے سرمایه کا وہ حصه جو نهایت کم بار اور هوتا هی علیحدہ کرلیا جاتا هی یا وہ صرف هوجاتا هی اور پهر دوبارہ قایم نهیں هوتا اور جو کمي که اس عمل سے ظهور میں آتي هی اُسکو بیگانه ملک کي آمدني سے پورا کیا جاتا هی مگر زیادہ مانگ کے باعث سے غیر ملک کي لاگت استحصال میں تخفیف هونے کي بجاے جیسیکه مصنوعي جنسوں کي حالت میں تخفیف هوتي هی اُسي طرح لاگت استحصال زیادہ هوگي جیسے که مانگ کي کمي کے سبب سے اپنے ملک کي لاگت استحصال بجائے

زیادہ ہونے کے کم ہوجاتي ہی اور جبتک کہ لوگوں کي حالت اُس تبدیل کے موافق نہیں ہوتي اور قیمت پھر اپني حالت اصلي پر عود نہیں کرآتي کھیتي کي پیداوار پر قیمت زیادہ ہوتي رہتي ہی مثلاً بلاد انگلستان میں جو بھاري محصول آج کل شیشہ آلات کے بنانے پر لگتا ہی اُسکے مقابلہ میں اگر ملک غیر کے شیشہ آلات کي آمدني پر محصول مقرر نکیا جاتا تو انگلستان کے لوگ آخر کار شیشہ آلات بنانے چھوڑ دیتے یا اگر انگلستان میں بعض بعض شیشہ آلات کے کارخانے محصول سے بري ہوتے اور بعض بعض پر محصول رہتا تو محصولي کارخانے تباہ ہوجاتے مگر کاشت اُن زمینوں کي جنکے محصولات دھک انگلستان میں ادا کیئے جاتے ہیں اُن زمینوں کي خرص پر جن پر وہ محصول نہیں لگتے یا اسکاٹ لنڈ کے بلا محصولي مویشي اور غلہ یا ارلینڈ کے بلا محصولي پیداوار کي امدني کے سبب سے چھوڑي نہیں جاتي غرض کہ جو اراضیات انگلستان میں محصولات دھک کے تابع ہیں پیداوار اُنسے حاصل ہوئی جاتي ہی اور زرلگان بھي اُن سے حاصل ہوتا ہی اگرچہ محصول کي گران باري سے پیداوار میں کمي ہوتي ہی اور اُس سے زیادہ لگان میں کمي آجاتي ہے *

پہلے اس سے کہ محصولات دھک کي بحث ختم کیجاوے یہہ امر مناسب متصور ہوا کہ ایک اور غلطي جو اُن محصولونکي بابت پائي جاتي ہی واضح کیجاوے یعني عوام کو یہہ بات دلنشین ہی کہ محصولات دھک لگان کي نسبت تعداد میں زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتے ہیں مگر ہماري راے میں اُسکے برعکس ہوتا ہے *

واضح ہو کہ محصولات دھک کے واسطے جو حصہ پیداوار میں مخصوص ہی وہ معین ہی اور جو حصہ کہ لگان میں جاتا ہی وہ معین نہیں چنانچہ پیداوار کے دسویں حصہ سے محصول دھک کا کبھي زیادہ نہیں ہوتا حال آنکہ لگان کے واسطے یہہ بات ضرور نہیں کہ وہ پیداوار کا دسواں حصہ ہووے یا بیسواں حصہ ہووے بلکہ یہاں تک ممکن ہی کہ چوتھائي یا تہائي یا آدھا یا آدھے سے زیادہ بھي ہووے حاصل یہہ کہ جہاں لگان کا حصول ممکن نہیں ہوتا وہاں محصول دھک حاصل ہو سکتا ہی مگر جب کسي اراضي سے لگان اور محصول دھک دونوں

حاصل ہو سکتے ہیں تو اُن دونوں کے بڑھنے کی قوت میں کچھہ مشابہت نہیں ہوسکتی چنانچہ یہہ بات بیشی لگان کی تمثیل ذیل سے واضح ہوگی *

فرض کیا جاتا ہی کہ ایک ملک دس ضلعوں پر منقسم ہی اور یہہ دسوں ضلع نمبر ایک سے نمبر دس تک نامزد کیئے جاتے ہیں اور یہہ سب ضلع باہم مساوی المقدار ہیں مگر اُن ضلعونکی یہہ کیفیت ہے کہ ایک سے دوسرا ضلع درجہ بدرجہ زر خیزی میں کم ہی چنانچہ ضلع نمبر ایک میں ایک مقدار خرچ مفروض کے ذریعہ سے دوسو کوارٹر غلہ پیدا ہوتا ہے اور اُسی خرچ مفروض سے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں درجہ بدرجہ دس دس کوارٹر کے حساب سے غلہ کم پیدا ہوسکتا ہی یہاں تک کہ ضلع نمبر دس میں صرف سو کوارٹر ہو سکتے ہیں اب سمجھنا چاہیئے کہ ضلع نمبر ایک سے صرف کاشت کا خرچ اور بیس کوارٹر محصول دھک کے حاصل ہوتے ہیں اور کچھہ لگان حاصل نہیں ہوتا اور جبکہ غلہ کا مول استقدر زیادہ ہو جاوے کہ نمبر دو کی کاشت ہو سکے تو نمبر ایک اور دو سے محصول دھک کے واسطے اُنتالیس کوارٹر اور نمبر ایک سے لگان کے لیئے دس کوارٹر حاصل ہونگے اور جب نمبر تین زراعت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین کے محصول دھک میں ستاون کوارٹر اور نمبر ایک اور دو کی لگان کے لیئے تیس کوارٹر دیئے جاوینگے اور جب نمبر چار کاشت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار کے محصول دھک میں چوہتر کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین کے لگان کے لیئے ساتھہ کوارٹر ادا کیئے جاوینگے اور جب نمبر پانچ کاشت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار اور پانچ پر محصول دھک کے واسطے نوے کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین اور چار پر لگان کے لیئے سو کوارٹر دینے پڑینگے اب محصول دھک سے لگان زیادہ ہوا اور اُسکی آیندہ زیادتی حیرت انگیز ہوگی چنانچہ جب نمبر چھہ بونے جوتنے کے قابل ہوگا تو محصول دھک ایکسو پانچ کوارٹر اور لگان ڈیڑہ سو کوارٹر ہوگا اور جب نمبر سات کی زراعت کی نوبت پہونچے گی تو محصول دھک ایک سو اُنیس کوارٹر اور لگان دوسو دس کوارٹر ہوگا اور جب نمبر آٹھہ کاشت کے قابل ہوگا تو ایکسو بتیس کوارٹر دھک اور دو سو اسی کوارٹر

لگان ہوگا اور جب نمبر نو کاشت کے قابل ہوگا تو محصول دھک ایکسو چوالیس کوارٹر اور لگان تین سو ساتھہ کوارٹر لگے گا اور جب نمبر دس کاشت کیا جاویگا تو محصول دھک ایکسو پچپن کوارٹر اور لگان چار سو پچاس کوارٹر ہوگا اور اگر بجاے ایسي نئي زمینوں کي زراعت فرض کرنے کے جنکي زرخیزي درجہ بدرجہ کم هووے یہہ تصور کیا جاوے کہ ایک هي زمین میں زیادہ سرمایہ لگایا جاوے جسکي پیداوار درجہ بدرجہ سرمایہ زاید کي مناسبت سے گھتتي جاوے تو یهي نتیجہ ظاهر ہوگا هاں یہہ هماري غرض نہیں هی کہ جو کچھہ همنے فرض کیا هی ویساهي حقیقت میں هوتا هے بلکہ غرض یہہ هے کہ هماري غرض کي هوئي باتوں سے وہ طریقہ ظاهر هوتا هی جسپر واقعات وقوع میں آتے هیں اور حالات مرقومہ بالا سے یہہ امر واضح هوتا هی کہ درصورت نہونے موانع کے بیشي لگان اور بیشي محصول میں کیا مناسبت قایم رهتي هی مگر یہہ بات یاد رکھني چاهیئے کہ علاوہ اُس حالت کے کہ تمام اضلاع مذکورہ جو ایک دوسرے کے بعد بوئی جانی فرض کیئے مساوي المقدار هوویں اور سرمایہ مساوي المقدار هر مرتبہ استعمال میں آوے اور کسي حال میں قرینہ کے ساتھہ درجہ بدرجہ واقعات مذکورہ ظهور میں نہ آوینگے چنانچہ اگر منجملہ اور ضلعوں کے کسي ضلع سے ضلع نمبر دس کا دس حصہ بڑا هووے اور اُس میں دس گنا سرمایہ صرف هووے تو تمام پیداوار قابل محصول میں اس ضلع کے ذریعہ سے بجاے سوکوارٹر کے ایکہزار کوارٹر زیادہ هوگي اور محصول دهک ایک سو چوالیس کوارٹر کے بجاے دو سو چوالیس کوارٹر هو جاویگا اور زرلگان تین سو ساتھہ کوارٹر سے چار سو پچاس کوارٹر هونگے نظربریں ایسي صورت میں محصول دهک زرلگان سے زیادہ بڑھیگا یہہ بهي خیال رکھنا چاهیئے کہ محصول دهک اور زرلگان میں ایک هي وقت میں بیشي نہیں هوتي اسلیئے کہ جب اراضي پیداوار زاید پیدا کرنے کے لیئے کاشت کي جاتي هی اُس سے پہلے هي غایت درجہ کا لگان قایم هوجاتا هی اور اُس وقت میں مانگ کي گرم بازاري هوتي هی اور پیداوار مزید سے اثر مخالف مانگ پر نہیں پهونچتا مگر بعد پیدا هونے پیداوار زاید کے محصول دهک کي مقدار زیادہ هو جاتي هی اور اسي وجهہ سے یہہ دستور هی کہ جب لگان میں

چندے تخفیف آجاتي هی تو محصول دهک میں زیادتي هوتي هی
اور شاید یهي وجهہ منجملہ اُن وجوہ کے هی کہ عوام‌الناس کي راے میں
لگان کے زیادہ هونے کي میلان کي نسبت محصول دهک کا میلان زیادہ هونے
پر بیش از بیش هی اور علاوہ اسکے یہہ وجہہ بهي عوام کو منقوش خاطر
هی کہ سیکڑوں برس سے بلاد انگلستان میں اراضي کي تقسیم در تقسیم
هوتي آئي هی اور برخلاف اسکے محصول دهک میں باستثناء اُسکے تهوڑے
جزو کے جو پادریوں کے سوا اور لوگونکا مملوک اور مقبوض هے تقسیم
واقع نهیں هوئي چنانچہ ایک معین وقف کا قابض و متصرف اُسیقدر
اراضي سے محصولات دهک آج کل حاصل کرتا هی جس سے تین سو
برس پہلے اُسکا مورث حاصل کرتا تها لیکن تین سو برس پہلے وهي زمین
ایک یا دو شخصوں کے قبض و تصرف میں هوگي اور اب وہ زمین دس
یا بیس شخصوں میں منقسم هوگئي پس یہہ امر ممکن هی کہ صرف
ایک زمیندار کي اوسط آمدني کي نسبت جسقدر آمدني اُس وقف کے
قابض قدیم کي تهي قابض حال کي آمدني اُس سے زیادہ هی مگر اس
علاقہ کے زمینداروں کي آمدني کے مجموعہ کے مقابلہ میں قابض حال کي
آمدني بهت کم هی خلاصہ کلام یہہ کہ یہہ بات بطور یک عام مسئلہ کے
هی اور همکو اُسکي صحت میں کچهہ شک و شبهہ نهیں کہ جس ملک
میں ترقي روز افزوں هوتي هی اُس میں مقدار محصول دهک کي اُس
زمین کے ترقي پانے والے لگان کي نسبت جس سے وہ محصول حاصل
هوتا هی کم ترقي کریگي *

بوجوہ مذکورہ بالا یہہ امر واضح هی کہ نو آباد یا کم آباد ملکوں میں
جهاں اراضي کي کثرت اور کهیتي کے سرمایہ کي قلت کے باعث سے زرلگان
قریب العدم هوتا هی تمام اراضیات سے بجز محصول دهک کے کوئي
ذریعہ ایسا نهیں جس سے پادریوں کي پرورش هوسکے چنانچہ یهي باعث
تها کہ جب بني اسرائیل نئي نئي بستیوں میں بسے تو وہ محصول اُنکے
لیئے تجویز هوا اور اسي وجهہ سے ڈینش اور سیکسن دونوں قوموں نے جو
انگریزوں کے مورث اعلی هیں وهي محصول اختیار کیئے تهے اور ملک کینیڈا
واقع امریکہ میں جهاں عیسائي لوگ نئے جاکر بسے اخراجات دین کے
واسطے جو زمینیں وقف کي گئیں اُنسے مطلب حاصل نهوا هماري راے

میں محصول دھک کا مقرر ہونا مناسب وقت تھا اگرچہ وہ تدبیر مملکت کے خلاف ہوتا جو زمینیں کہ وقف کے ارادے سے دی گئیں وہ اُن زمینوں کے درمیان میں جنپر خوب تردد ہوتا ہی خراب و افتادہ پڑی ہیں اور اُنکے باعث سے آبادی کی ترقی مرقوف رہی اور لوگوں کے آنے جانے میں ہرج واقع ہوئی اور پاس پڑوس کے لوگوں کی دولت و سامان میں نقصان آیا ہاں یہہ امر ممکن ہی کہ پانسو برس بعد اُن زمینوں سے بہت سا ذخیرہ حاصل ہو *

لگان اور منافع اور اجرت کی مقداروں میں کیا مناسبت ہی

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا میں اُن بڑے تین گروہوں کا بیان ہو چکا جن میں پیداوار کی تقسیم ہوتی ہی اور وہ عام قاعدے بھی مذکور ہو چکے جنکی رو سے اقسام پیداوار کی مالیت مقرر ہوتی ہی اب بیان اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکی رو سے یہہ بات قایم ہوتی ہی کہ زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتی لوگ اپنا اپنا حصہ کس کس مناسبت سے تقسیم عام میں حاصل کرتے ہیں یعنی لگان اور منافع اور اُجرت کی مقداریں باہم کیا مناسبت رکھتی ہیں *

اِصطلاحات

واضح ہو کہ ہمنے اُن مقررہ اصطلاحوں کی پیروی کی جنکی رو سے زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتی لوگوں کی قسموں پر تمام اِنسانوں کی تقسیم اور لگان اور اُجرت اور منافع کی صنفوں پر کل زر محاصل کی تفریق ہوتی ہی اور لگان کی ہم یہہ تعریف کر چکے ہیں کہ وہ زر محاصل ہی جو قدرت یا اِتفاق کے ذریعہ سے خود بخود حاصل ہوتا ہی اور اُجرت کی یہہ تعریف ہی کہ وہ محنت کی جزا ہی اور منافع اجتناب کا ثمرہ ہی واضح ہو کہ بادیالنظر میں یہہ تقسیمیں متباین معلوم ہوتی ہیں مگر جب غور سے نظر کیجاتی ہی تو وہ تقسیمیں اِتنی باہم مختلط ہیں کہ ہزار مشکل سے ایسی ترتیب اُنکی کر سکتی ہیں کہ

بعض حالتوں میں بے ربط اور اکثر وقتوں میں بے اصل نہو مگر یاد رکھنا چاھیئے کہ ترتیب کا معاملہ واقعات کي نسبت زبان کے ساتھہ زیادہ علاقہ رکھتا ھی چنانچہ صحیح اور با ربط اصطلاحیں مقرر کرنے سے اگر ھم حافظہ کے امداد و اعانت کر سکیں تو ھمارا مطلب پورا پورا حاصل ھوجاویگا *

ھم اُس مضمون پر دوبارہ توجہہ کرکے جسپر پہلے اِشارہ کر چکے ھیں گفتگو شروع کرتے ھیں یعني اکثر اوقات انفصال اس امر کا دشوار معلوم ھوتا ھی کہ فلاں آمدني کو لگان کہنا چاھیئے یا نہیں چنانچہ جب کسي کاشتکار ھوشیار کو ایک معین میعاد کے لیئے زمین تھیکہ پردیجائے تو ایسا اِتفاق اکثر ھوتا ھی کہ اُس کاشتکار کے باعث سے زمین مذکور کو درستي اور ترقّي نصیب ھو جاتي ھی اور اسي وجہہ سے بعد انقضاے میعاد تھیکہ کے پہلے زمانہ کي نسبت زمیندار کو لگان زیادہ حاصل ھو سکتا ھی مثلاً جس دلدل کي زمین سے ایک روپیہ في ایکر سالانہ حاصل ھوتا تھا بعد اُسکے جب حال اُسکا بدلا گیا یعني زراعت کے قابل یا چرائي کے لائق ھوئي یہاں تک کہ في ایکر بیس روپیہ سالانہ کي لیاقت حاصل ھوگئي تو اس محاصل زاید کو لگان کہنا چاھیئے یا منافع واضح ھو کہ یہہ بیشي محاصل کي زر خیزي زاید کے سبب سے جو اراضي کو بالاستقلال عارض ھوئي ظہور میں آئي اور زمیندار اس بیشي کو بغیر سہني کسي تکلیف کے حاصل کریگا غرضکہ اس بیشي محاصل اور لگان سابق کي صورت میں کچھہ تمیز نہیں ھو سکتي اور برخلاف اُسکے بیشي مذکور کاشتکار کے اجتناب کے سبب سے وقوع میں آئي اِسلیئے کہ اُسنے غرض بعید یعني ترقي اراضي کے واسطے وہ محنت لگائي جسکو سامان عیش و نشاط حال کے مہیا کرنے میں صرف کر سکتا تھا چنانچہ اگر خود زمیندار اُس زمین کو اپني کاشت میں لاتا اور اُسکي درستي اور ترقي مستقل کے لیئے وہ محنت صرف کرتا تو اُس ترقي سے جو محاصل زاید حاصل ھوتا وہ صریح منافع کہلاتا نظر بریں کمال اقتضائے مصلحت یہہ معلوم ھوتا ھی کہ جب کاشتکار کے ترقّي دینے سے محاصل زاید پیدا ھوتا ھی تو وہ بھي نفع کے نام سے پکارا جاوے اسلیئے کہ حقیقت میں ایسي ترقي کے سامان اُسي طور پر سرمایہ کے نام سے نامزد ھوتے ھیں جیسیکہ جہاز اور کپڑے کے کارخانہ سرمایہ میں داخل ھیں مگر یہہ

سوال هو سکتا هی کہ ترقي کا سامان کس شخص کا سرمایہ هی جواب اُسکا یہہ هی کہ وہ سامان پٹہ داري کے زمانہ میں کاشتکار کا سرمایہ تھا اور بعد انقضاے میعاد پٹہ کے زمیندار کا سرمایہ هوگیا اِسلیئے کہ ترقي مذکورہ کے سامانوں کو زمیندار نے اُس وسیلہ سے خرید کیا کہ اُس نے پٹہ داري کے دنوں میں لگان کے زیادہ نکرنے کا عہد کیا تھا *

هاں یہہ استفسار اب هم سے هوسکتا هی کہ هر ضلع میں جہاں زراعت بخوبي هوتي هی جس جس ترقیکے ذریعہ سے اراضي کي مالیت کو ترقي نصیب هوئي کیا اُن سامانوں کا نام سرمایہ هونا چاهیئے اور نام اُن سامانوں کا همیشہ کے لیئے یهي چلا جاوے ضلع لنکن‌شائر میں زمینداري کے جس علاقہ کي زمینوں کو رومیوں نے سمندر سے نکالکر ٹھیک ٹھاک کیا اُس علاقہ کے مالک کو جو کاشتکار محاصل دیتے هیں کیا اُس محاصل کو لگان کہنے کے بجاے اُس سرمایہ کا منافع کہنا نچاهیئے جو اراضي مذکورہ کي بر آمد پر پندرہ‌سو برس گذرے خرچ هوا تھا جواب اس سوال کا یہہ هے کہ لگان اور منافع کا فرق و تفاوت تمام مفید کاموں کي غرض سے اُسوقت زایل هوجاتا هے کہ وہ سرمایہ جسکي بدولت محاصل حاصل هوتا هی ایسے شخص کي ملکیت میں هبہ یا وراثت کے ذریعہ سے آوے جسکے اجتناب اور سعي و کوشش سے وہ سرمایہ حاصل نہواهو چنانچہ جہاز بنانیکے کارخانہ یا مال اوتارنیکي جگہہ یا گہاٹ سے یا نہر سے جو محاصل حاصل هوتا هی وہ انکے بنانے والے کي نسبت منافع گنا جاتا هی اس لیئے کہ جو اجتناب اُسنے سرمایہ کے برتنے میں استحصال کي مراد سے اختیار کیا اور عیش و عشرت کے سامانوں میں اُسکو صرف نکیا تو وہ محاصل عوض اُس اجتناب کا هی مگر اُس شخص کے وارث کي نسبت وہ محاصل سب صورتوں سے لگان اسلیئے هوجاتا هی کہ وہ اُسکو خوبي قسمت سے بلا تردد هاتھہ آیا هاں یہہ کہا جاسکتا هی کہ وارث کے واسطے بھي وہ محاصل اُسکے اجتناب کا بدلا هی اس لیئے کہ اُسنے جہاز بنانیکے کارخانہ وغیرہ کو بیع نہیں کیا اور اُسکي قیمت کو عیش و نشاط کے سامانوں میں نبرتا مگر یہہ بات هر قسم کي ملکیت قابل انتقال سے منسوب هوسکتي هی اسلیئے کہ هر قسم کي حثیت فروخت هوسکتي هے اورمول اُسکا صرف کیا جاسکتا هی غرض کہ جو بنیادِ ترتیب کي آخر

میں قرار دیگئی اگر وہ قایم رھی تو جسکو تمام علماے انتظام مدن نے لگان قرار دیا اُسکو منافع بھي کھنا چاھیئے *

علاوہ امر مذکورہ بالا کے یہہ امر بھي واضح ھو کہ ایسے کام بہت کم ھیں جنمیں جسماني یا نفساني بڑي بڑي قوتیں لگانے سے بہت سا معاوضہ حاصل نہوتا ھو اور استعداد سے ھرکام بطور معقول اور کمال آساني سے ھوسکتا ھی نظر بریں اکثر ایسا پایا جاتا ھی کہ جس جنس کو کوئي اول درجہ کا کاریگر طیار کرتا ھے یا جس خدمت کو وہ ادا کرتا ھی مول اُسکا اوسط درجہ کي قیمت سے زیادہ ھوتا ھی مگر اُسمیں اوسط درجہ کي محنت سے محنت کم لگتي ھی مثلاً جیسے کہ سروالٹرواسکاٹ صاحب ایک مہینہ کے عرصہ میں تین گھنٹہ في یوم کي محنت سے ایک پوري کتاب تصنیف کرسکتے تھے اور اُس کتاب کے لکھنے سے پانچھزار یا دس ھزار روپئے حاصل کرسکتے تھے باقي اور کوئي مصنف اُسیطور پر محنت کرنے سے تین مہینے میں ایک جلد کتاب کمال دقت و دشواري سے تصنیف کریگا اور ھزار دشواري سے پانسو روپئے مول اس کتاب کا ھوگا *

بہت سا معاوضہ جو ایسي محنت کرنیوالے کو حاصل ھوتاھے جسنے بڑي استعدادوں کي امداد واعانت سے کام انجام کیا اُسکو لگان کہا چاھیئے یا اجرت واضح ھو کہ معاوضہ مذکورہ قوت خداداد سے حاصل ھوتا ھے اسلیئے وہ لگان معلوم ھوتا ھی مگر جوکہ شرط اُس کے حصول کي محنت بھي ھی اس لیئے وہ اجرت معلوم ھوتا ھی غرض کہ یکساں محنت سے لگان بھي کہہ سکتے ھیں جو محنتي حاصل کرتا ھی اور اجرت بھي کہہ سکتے ھیں جو مالک قدرتي ذریعہ کا پاتا ھی مگر جو کہ اُس معاوضہ میں سے بعد مجرا ھونے اوسط اجرت کے کچھہ باقي بچتا ھی تو وہ فاضل قدرت کي بخشش ھی اس لیئے اسکو لگان کے نام سے پکارنا نہایت مناسب سمجھا اسي وجہہ سے ھم اتفاقي منافع کو بھي صحیح طور سے لگان کہہ سکتے ھیں یعني وہ فاضل منافع جو سرمایہ کے استعمال سے بعد مجرا دینے تمام اخراجات اور ترددات کے سرمایہ والے کو حاصل ھوتا ھی چنانچہ اسیطرح منافع شروع جنگ ناگھاني سے اُن لوگوں کو ناگاہ حاصل ھوجاتا ھی جنکے پاس لڑائي کے سامان آمادہ رھتے ھیں یا جب کوئي شخص

شاهي خاندان کا انتقال کرے تو وہ منافع اُن لوگوں کے هاتهہ آتاهی جنکے پاس کالے کپڑے طیار رهتے هیں اگر کوئي کهان کهودنے والا اینگلسي جزیرہ کا تانبی کي کهان میں چاندي کي کهان پالیوے تو اُسکے ذریعہ سے جو محاصل زاید اُسکو هاتهہ آوے وہ بهي منافع اتفاقي میں داخل هی اگرچه یهہ ضرور هی کہ اس چاندي کا حصول بهي اجتناب اور محنت کے ذریعہ سے هوگا مگر اُس اجتناب اور محنت کا بدلا مساوي‌المقدار وہ تانبا هوتا اور جو چاندي سے زیادہ قیمت ملیگي وہ قدرت کي بخشش کهلاویگي اور اسي وجہہ سے وہ محاصل لگان سمجها جاویگا *

اُجرت اور منافع میں زیادہ فرق قایم کرنا مراتب مذکورہ بالا سے بہت دشوار هی اِسلیئے کہ ایسي حالتیں بہت کم هیں کہ اُنمیں سرمایہ کو خرچ سے محفوظ رکهیں اور بلا اهتمام یا تبدیل کے سرمایہ کي مالیت ترقي پاوے اور احتمال هی کہ اُنهي حالتوں کے مثال میں شراب اور لکڑے داخل هیں مگر شراب کے حوض اور لکڑي کے جنگل کي خبرگیري میں اگر یکقلم غفلت برتي جاوے تو اُنمیں بهي خرابي آجاتي هی غرض کہ معمولي قاعدہ یهہ تهرا کہ سرمایہ وہ وسیلہ هی کہ اگر اُس سے نفع حاصل کرنا منظور هووے تو اِستعمال اُسکا ضروري و لابدي هوتا هی اور جو شخص اِستعمال کا اهتمام کرتا هی تو اُسکو یهہ بات لازم هی کہ محنت کرے اور مشقت اُٹهاوے یعني کسیقدر یهہ بات اُسکو لازم هی کہ اپني سستي کو رفع کرے اور شوق کے کاموں کو چهوڑے اور طرح طرح کي تکلیفیں رهنے سهنے کي اور موسم کي اور اُن شخصوں کے فراق کي اُٹهاوے جنکے ساتهہ اُسکا میل جول ضروري هووے اور اکثر اوقات ایسي باتوں کو بهي قبول کرے جو اُسکے منصب و مرتبہ کے شایان نهیں اور جس حالتمیں استعمال مادي سرمایہ کے لیئے محنت کي ضرورت پڑتي هی تو یهہ سمجها جاتا هی کہ اِستعمال سرمایہ غیر مادي کے واسطے بهي محنت ضروري هوتي هی جسمیں خصوصاً علم اور اچهي عادات اور حسن اعمال اور فهم و فراست اور نیکنامي داخل هیں اور یهہ ایسا سرمایہ هی کہ مادي سرمایہ کي نسبت اُسکے حفظ و تحصیل میں بڑا خرچ پڑتا هی اور اُسکا محاصل بهي زیادہ ملتا هی لیکن جو کہ اُس کا انتقال واقع نهیں هوسکتا یعني ایک آدمي کي لیاقت دوسرے آدمي کو نهیں ملتي اِسلیئے جب

تک اُسکا قابض خود محنت مشقت نہیں کرتا تب تک اُس سے کچھہ حاصل نہیں هوتا *

پس اب محنت مذکورہ کے معاوضہ کو اُجرت کہنا چاهیئے یا منافع اُسکے خاص اُس جزء کو اُجرت پکارنا چاهیئے جو غیر سرمایہ‌دار محنتي کي مقدار محنت اور تکلیف کا کافي معاوضہ هوتا هی اور جبکہ سرمایہ والے کي بڑي قدرتي استعدادوں یا اتفاقات مفیدہ کے باعث اوسط معاوضہ سے زاید حاصل هووے تو وہ فاضل منافع حسب امور مذکورہ بالا لگان کہلاتا هی لیکن جس محاصل کي بابت گفتگو در پیش هی وہ وہ هی جو سرمایہ کے اِستعمال سے بعد مجرا دینے سرمایہ کے معمولي سود کے جو سرمایہ والوں کے اجتناب کا معاوضہ هوتا هی اور بعد وضع اُس معمولي اُجرت کے جو اُسکي محنت کا معاوضہ هوتا هی اور نیز بعد منہائي غیر معمولي فائدہ کے جو اِتفاق سے حاصل هوتا هی هاتھہ آتا هی *

واضح هو کہ یہہ مقدمہ مذکورہ چند مثالوں سے واضح هوگا چنانچہ کمال کوشش سے چند مثالیں ایسي پائي گئیں جن میں سرمایہ والے کي محنت کا معاوضہ اُسکي اور آمدنیوں میں مخلوط نہیں هوتا بلکہ ایک رقم علحدہ قایم رهتي هی جیسے هنڈوي کي دوکان چنانچہ اِس پیشہ والے کا یہہ کام هےکہ هنڈي کي متي پوري هونے سے پہلے وہ شخص اُسکا روپیہ ادا کرتا هی اور منجملہ اُس روپیہ کے کچھہ سود بٹے کے نام سے بشرح مقررہ في صدي سالانہ کے هنڈي کي بابت کاٹ لیتا هی اور امن کے دنوں میں جب روپیہ کا بازار اعتدال پر هوتا هی تو شرح بٹے کي في صدي چار روپیہ سالانہ سے تین روپئے تک بدلتي رهتي هی اور کبھي اڑهائي روپیہ تک بھي گھٹ جاتي هی باديالنظر میں ایسے پیشہ کا وجود ایک اچنبی کي بات اِسلیئے معلوم هوتي هی کہ جو کہوں اور محنت زاید کا معاوضہ تو در کنار رها جو روپیہ اُسمیں برتا جاتا هی اُس سے اِتنا بھي منافع حاصل نہیں هوتا جتنا کہ سرکار میں جمع کرنے سے حاصل هوسکتا هی اور حقیقت یہہ هی کہ وہ پیشہ ایساهي هی کہ اگر روپیہ اپنا اُسمیں لگانا پڑے تو کوئي شخص اُسکو قبول نکریگا *

جس بڑے شہر میں تجارت جاري رهتي هی تو وهاں کے سوداگروں کے پاس تھوڑي تھوڑي مدت کے واسطے بہت بہت سا روپیہ موجود رهتا

هی چنانچه اِنگلستان میں کوئي علاقه بیع یا رهن هوتا هی جب تک اهل قانون کي معرفت تکمیل اُس معامله کي نهیں هوتي تب تک رهن و قیمت کا روپیه مهاجن کي کوٹهي میں جمع رهتا هی اور وه روپیه کسي معامله دیرپا مین لگایا نهیں جاتا هاں اِتنا هوتا هی که ایک ایک دن کي میعاد اور ایک ایک هفته کي میعاد پر قرض دیا جا سکتا هی اور حقیقت یهه هی که اس روپئے کے بیکار پڑے رهنے سے نهایت قلیل سود پر قرض دینا بغایت عمده بات هی حاصل یهه که هنڈوي والے کا یهه کام هوتا هی که اُس روپیه کو هفته هفته کي میعاد بلکه کبهي کبهي روز روز کي میعاد پر سود معین کي شرح سے قرض لیتا هے اور اُسي روپیه کو ایک ایک یا دو دو یا تین تین مهینے کي میعاد پر بشرح سود زاید قرض دیتا هی مثلاً دو روپیه فیصدي کے سود سے روپیه لیا اور تین روپیه کي شرح سے قرض دیا *

یهه امر ظاهر هے که اس اوکهے کام میں بهت سي معلومات اور نهایت هوشیاري چاهیئے چنانچه صراف مذکور کو یهه لازم هے که اکثر بڑے سوداگرونکے حالات سے واقفیت رکهے تاکه اُن لوگوں کے هنڈي پرچه کي سکار و لکهت کي قدر و منزلت سے آگاه رهے اور دوام تحقیق و تفتیش سے معلومات اپني تازه رکهے اور رموز اور اشارات سے نتیجے نکالے اور کام انجام دینے کے واسطے اتني هوشیاري درکار هے که روپیه کي آمدني ایسے ایسے وقتوں پر هوتي چاهیئے که دوسروں کا روپیه عین اقرار پر ادا کرے یهه معلومات اور وه فهم و فراست اور خوش معاملگي جس سے وه اُن معلومات کو کام میں لاتا هی اُسکا غیر مادي یاذاتي سرمایه گني جاتي هیں مگر باوجود اِسکے مادي سرمایه کا بهي اُسکے پاس موجود هونا ضروري هے اور موجود هونے سے یهه غرض نهیں که وه روپیه اُس پیشه میں لگاوے اِسلیئے که کوئي شخص ایسے کام میں روپیه اپنا نهیں لگاتا بلکه اس واسطے چاهیئے که لوگوں میں اعتبار اُسکا قایم رهی اور جو سود وه صراف دیتا هی وه اتنا تهوڑا هوتا هے که اُسکي داد ستد کرنے میں کچهه بهي جوکهوں هووے تو کوئي شخص اُسکو روپیه قرض ندیگا نظربریں صراف مذکور کے واسطے یهه وثیقه نهایت عمده هے که اُسکي یهه شهرت قایم رهے که وه بڑا سرمایه والا هے تاکه جب کبهي اُسکي معمولي آمدني میں کوئي خلل ناگهاني پڑے تو اپنے سرمایه سے لوگونکا قرضه ادا کرے اور اُسکو یهه امر ضرور چاهیئے

کہ وہ اپنے سرمایہ کو ضایع نکرے بلکہ اُس سے بطریق باراور کام لے اور حاصل منافع سالانہ کو اپنے خرچ مین لاوے علاوہ اسکے جو ساکہہ اُسکي اس سرمایہ سے هوتي هی وہ علحدہ فائدہ هی *

فرض کیا جاوے کہ ایک هنڈي والے کا سرمایہ دس لاکہہ روپئے هیں جو اُسنے بحساب في صدي چار روپیہ سود پر قرض دے رکھے هیں اور اُس کو اس قدر کافي علم اور غایت هوشیاري اور کمال نیک نامي کار و بار اور دولت مندي کے مقدمہ میں حاصل هی کہ ایک سال میں مقدار اوسط کے حساب سے چالیس لاکہہ روپیہ في صدي دو روپیہ سود پر لے سکتا هی اور اُس روپیہ کو تین روپیہ في صدي کے حساب سے قرض دے سکتا هی اور جب کہ اُسکو اس کام میں چالیس هزار روپیہ سالانہ حاصل هوگا تو یہہ روپہ اجرت هی یا منافع هی *

علیٰ هذالقیاس انگلستان میں جس سرمایہ کے استعمال سے سرمایہ والے کو دس روپیہ في صدي حاصل هوسکتے هیں تو ایسا اتفاق اکثر هوتا هے کہ وہ شخص اُس سرمایہ کو جزیرہ جمئیکا یا کلکتہ میں کسي کام میں لگاتاهی اور پندرہ بیس روپیہ في صدي حاصل کرتا هے اگر سرمایہ والا اپنے پانچ لاکہہ روپیہ لیکر جزیرہ جمئیکا میں جاوے اور وهاں کي آب وهوا اور غیر شخصوں کي صحبت گوارا کرے اور اُسکو یہہ معاوضہ ملے کہ اُسکي آمدني پچاس هزار روپیہ سالانہ سے زاید هوکر پچہتر هزار روپیہ کو پهونچے تو یہہ پچیس هزار روپیہ زاید اُسکي اجرت هیں یا منافع هیں *

هاں اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ منجملہ ان پچیس هزار روپیہ زاید کے جس جزو کے ذریعہ سے کسي بے سرمایہ والے کي اُسي قسم کي خدمت خریدي جاوے تو اُسکو اجرت تصور کرنا چاهیئے مگر اس خدمت کي غایت سے غایت اجرت پانچ هزار روپیہ في سال هوسکتے هیں باقي بیس هزار روپیہ کو هم صحیح طور سے اجرت کہہ سکتے هیں جسکو پانچ لاکہہ روپیہ کا قابض پاسکتا هی اور منافع بهي قرار دے سکتے هیں جسکو وہ شخص پاسکتا هی جو جزیرہ جمئیکا میں محنت کرنے پر راضي هی *

آدم اسمتہہ صاحب کي راے میں وہ روپیہ منافع میں داخل هے چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ شاید یہہ خیال هوتا هی کہ سرمایوں کا منافع ایک قسم

خاص کي محنت یعني اهتمام کے محنت کي اجرت کا نام هی مگر حقیقت یهہ هی کہ منافع ایک شے مستقل هی جسکا انتظام اصول جداگانہ کے ذریعہ سے هوتا هی اور اهتمام کي قیمت کي مقدار یا سختي یا هوشیاري کے ساتهہ منافع کو کچهہ علاقہ نهیں چنانچہ مستعمل سرمایہ کي مالیت پر منافہ کا حصر هوتا هی یعني منافع کي کمي بیشي بقدر کمي بیشي سرمایہ کی هوتي هی اگر دو کارخانہ داروں کي نسبت یهہ فرض کیا جاوے کہ منجملہ اُنکے ایک آدمي دس هزار روپئے کا سرمایہ اور دوسرا تهتر هزار روپئے کا سرمایہ ایک ایسي جگهہ استعمال کرتا هی کہ وهاں فیصدي دس روپئے کے حساب سے کارخانوں کے سرمایہ کا معمولي منافع پڑتا هی تو پهلے شخص کو هزار روپیہ سالانہ اور دوسرے شخص کو سات هزار تین سو روپیہ سالانہ منافع کي امید هوگي مگر اُن دو نوں شخصوں کے اهتمام کي محنت قریب قریب بلکہ ایکسان هوگي اور بهت سے بڑے بڑے کارخانوں میں ایسي قسموں کي محنتیں کسي بڑے متصدي کے سپرد رهتي هیں اور جو اجرت اُس متصدي کي هوتي هی وهي محنت اهتمام اور سربراهي کي واجبي قیمت سمجهي جاتي هی اگرچہ تنقیح اس اجرت کي صرف متصدي کي محنت و هوشیاري کے لحاظ سے نهیں بلکہ اُسکے اعتبار اور دیانت کے لحاظ سے بهي هوتي هی مگر کبهي وہ اجرت اُس سرمایہ سے کوئي معین نسبت نهیں رکهتي جسکا وہ اهتمام کرتا هے اگرچہ سرمایہ والا تمام محنت سے پاک صاف هوجاتا هی پهر بهي یهہ امید اُسکو هوتي هی کہ منافع اُسکا مقدار سرمایہ سے ایک حساب معین کے ساتهہ مناسبت رکهے انتهی *

واضح هو کہ همنے بڑے تامل کے بعد ترتیب مذکورہ بالا کو قرین مصلحت سمجهہ کر قرار دیا یعني صرف محنت کے معاوضہ کو اجرت کهنا چاهیئے اور جو مشقتیں کہ محنت سے تعلق رکهتي هیں وہ مفهوم محنت میں داخل هیں مگر وہ محاصل زاید جو محنتي اپنے سرمایہ کے استعمال سے پاتا هی اجرت سے خارج هی اور وجوہ اس ترتیب کي آدم اسمتهہ صاحب نے انتخاب مذکورہ بالا میں کمال لیاقت سے تحریر فرمائي هیں *

اب ذکر اُس تمثیل کا پهر کیا جاتا هی جس میں یهہ فرض کیا گیا کہ سرمایہ والا پانچ لاکهہ روپئے لیکر جزیرہ جمئیکا میں گیا تو وهاں اُسکو

پچیس ہزار روپئے سالانہ کے حساب سے محاصل زاید حاصل ہوا یعني یہہ امر ظاہر ہی کہ اگر کوئي دوسرا سرمایہ والا دس لاکھہ روپئے لیجاوے تو در صورت قیام جمیع حالات مذکورہ کے پچاس ہزار روپئے زاید اُسکو ہاتھہ اوینگے اور اس حصول کے واسطے یہہ امر ضروري نہیں کہ دوسرے شخص کو پہلے شخص کي نسبت زیادہ محنت پڑیگي بلکہ حقیقت میں کم محنت ہوگي اور یہہ انتظام بہتر معلوم ہوتا ہی کہ محض محنت کے معاوضہ کا نام اجرت اور محض اجتناب کے معاوضہ کا نام سود رکھا جاوے اور مجموعہ اجرت اور سود کے واسطے جو اجتناب و محنت کا معاوضہ ہوتا ہی منافع نام قرار دیا جاوے اور ترتیب مذکور سے یہہ لازم آتا ہی کہ سرمایہ والے دو قسموں پر منقسم کیئے جاویں ایک وہ لوگ جو بیکار بیتھے رہتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو کام کاج میں پھنسے رہتے ہیں چنانچہ پہلے لوگوں کو سود اور دوسرے لوگوں کو منافع ملتا ہی *

مگر معمولي اصطلاحوں اور ترتیب مقررہ کے ترک کرنے سے جو دقتیں پیش آتي ہیں وہ ایسي بڑي ہوتي ہیں کہ گرچہ تمام امور زیادہ تر صحیح ہو جاویں مگر اُس تصحیح سے اُن دقتوں کا کافي عوض نہیں ہوتا نظر بریں ہم اُس تمام محاصل کو مفہوم منافع میں داخل کرتے ہین جو سرمایہ کے استعمال سے بعد مجرا دینے اُن اتفاقي فائدوں کے جو لگان کے نام سے نامي ہوئے اور وضع کرنے اُس کافي روپئے کے جو سرمایہ والے کو بشرط محنت اجرت کے طریقہ سے ہاتھہ لگتا ہی حاصل ہوتا ہی مگر ایک باب میں آدم اسمتھہ صاحب سے مخالفت کرني پڑتي ہی اسلیئے کہ اگرچہ آدم اسمتھہ صاحب یہہ کہتے ہیں کہ کسي ملک کے رہنے والے جو مفید علم و لیاقت رکھتے ہیں وہ تمام اوصاف اُنکے اُس ملک کي دولت میں داخل ہیں اور وہ اوصاف اُن وصفوں کے موصوفوں میں بطور قائم سرمایہ کے ہوتے ہیں مگر جو محاصل اُس سرمایہ سے حاصل ہوتا ہی آدم اسمتھہ صاحب اُسکو عموماً اُجرت کہتے ہیں چنانچہ پہلي کتاب کے دسویں باب میں وہ لکھتے ہیں کہ سرمایہ کے مختلف استعمالوں سے جن معمولي شرحوں سے منافع حاصل ہوتی ہیں وہ مختلف محنتوں کي اُجرتوں کي شرحوں کي

به نسبت زیاده قریب قریب هوتي هیں چنانچه جو فرق و تفاوت عام مزدور اور وکیل یا نامي طبیب کي اُجرتوں میں پایا جاتا هی وه دو مختلف تجارتوں کے معمولي منافع کے فرق و تفاوت کي نسبت بهت زیاده هی انتهیٰ *

هماري اصطلاح اور صاحب ممدوح کي اصطلاح میں بشرطیکه حاصل سرمایه اُنکي اصطلاح میں منافع کهلاوے منجمله اُس کمائي کے جسکو قانوني یا طبیب لوگ کماتے هیں نهایت جزء قلیل اُجرت کے نام سے نامزد هو سکتا هی اِسلیئے که منجمله اُنکے جو پیشه والا چالیس هزار روپئے سالانه کے حاصل کرنیکے واسطے کوئي محنت کرتا هی تو اُس محنت کي اُجرت چار سو روپئے في سال کافي هو سکتي اور منجمله اُنتالیس هزار چهه سو روپئے باقي کے تیس هزار روپئے جو بڑي عمده لیاقت یا خوش قسمتي کا نتیجه هی بنام لگان قرار پاسکتے هیں اور باقي اُس شخص کے سرمایه کا نفع هی اور اس سرمایه میں وه علم و عادات اور حسن اعمال اور فهم و فراست شامل هیں جو اُسکو پهلے بهت سے خرچ و محنت کے ذریعه سے حاصل هوئي تهیں اور نیز وه توسل اور نیکنامي اُسمیں داخل هی جسکو اُسنے شروع کار میں حصول اُجرت قلیل کي حالت میں حاصل کیا تها *

راے مذکوره بالا کے مطابق یهه بات لازم آتي هی که جب لوگوں کي حالت میں ترقي هوگي تو وه محاصل جو منافع هوتا هی اجرت سے بهت زیاده هوتا جاویگا اس لیئے که بلاشبهه جوں جوں شایستگي اور تربیت کو ترقي هوگي هر شخص ایسي تعلیم پاویگا که اُس سے اُسکي قوت کاسبه ترقي پاتي جاویگي چنانچه جسقدر کام صرف کوشش جسماني سے کیئے جاتے هیں اُنمیں سے اکثر جانوروں اور کلوں سے هوسکتے هیں اور جس کام میں قواے نفساني کي ضرورت هوتي هی وه کام حسب ترقي قواے مذکوره کے جو صغر سني میں زیاده معقول طور سے هوگي نهایت عمده هوا کریگا گاه گاه اسبات کي شکایت سني جاتي هی که شهر لندن اور اُسکے قرب و جوار میں ایرلینڈ کے نا تربیت یافته لوگوں نے انگریزوں سے چهوتے چهوتے کام چهین لیئے هیں مگر شکایت مذکوره کے سنے سے همکو اسلیئے خوشي حاصل هوتي هی که یهه امر اُس سے ظاهر

هوتا هی که انگریزوں کو ایسي پوري تعلیم ملتي هی که وہ عمدہ کاموں کے لایق هوتے هیں اگر انگریز بهي ایرلینڈ والوں کي طرح جاهل رهتے تو جو انگریز آج کل دستکاري کے ذریعه سے بیس روپئے في هفته کماتا هی وہ پتهر توڑتا اور متي ڈهوتا اور في یوم ایک روپیه پاتا اور في الحال انگریزوں کي شایستگي اور تربیت اُورونکي نسبت نهایت عمدہ معلوم هوتي هی مگر جهانتک شایستگي اور تربیت اساني سے خیال میں آسکتي هی یا جهاں تک امید اُسکي معقول طور سے هوسکتي هی وهاں تک نهیں پهونچي مگر انگریزوں کے حسن اخلاق اور فهم و فراست کا سرمایه مادي سرمایه سے صرف علو مرتبه میں بهت زاید نهیں بلکه بار آوري میں بهي بهت زاید هی چنانچه تعداد اُن لوگوں کي جو صرف اُجرت پاتے هیں کل باشندوں کي چوتهائي بهي نهیں اور اُن تهوڑے لوگوں کي اجرتوں کي بهي بهت سي مقدار اس سبب سے ملتي هی که اشخاص تعلیم یافته کي لیاقت کے سرمایه سے امداد اور هدایت اُنکو پهونچتي هے اور باوجودیکه لفظ لگان کے معني نهایت وسیع قرار دیئے گئے تسپر بهي لگان کے پانے والے چوتهائي سے بهي بهت تهوڑے هیں اور مقدار لگان کا حصر اُجرت کي مانند اُس علم پر خاص هوتا هی جسکے ذریعه سے قدرت کي بخششوں کا اهتمام اور اِستعمال کیا جاتا هی خلاصه یهه هی که انگریزوں کے کل محاصل کا بڑا حصه منافع هی اور منجمله اس منافع کے مادي سرمایه کا سود ایک تهائي بهي نهیں هوتا اور باقي سب سرمایه ذاتي یعني تعلیم کا نتیجه هوتا هی *

کسي ملک کي دولت آب و هوا اور زمین پر منحصر نهیں اِسلیئے که یهه تمام اسباب عارضي هیں اور نه تحصیل کے مادي سرمایوں کے اجتماع پر موقوف هی بلکه اسي مادي سرمایه یعني تعلیم کي مقدار وسعت پر موقوف هی چنانچه ایرلینڈ کي آب و هوا اور زمین اور موقع کو اِنگلستان کي آب و هوا اور زمین اور موقع سے بهتر بتاتے هیں اور في الحقیقت ایرلینڈ کي آب و هوا وغیرہ اِنگلستان کي آب و هوا وغیرہ سے گهتکر نهیں هی ایرلینڈ میں بسبب کمي مادي سرمایه کے لوگ افلاس کا هونا قایم کرتے هیں لیکن اگر اُسمیں بجاے وهاں کے باشندوں کے اِنگلستان کے شمالي حصه کے ستر هزار باشندوں کو بسایا جاوے تو وہ بهت جلد اُس مادي

سرمایہ کو بہم پہنچا سکتے ہیں اور اگر اِنگلستان کے اُس حصہ میں جو
دریاے ترنت کے شمال میں واقع ہی ایرلینڈ کے مغربي باشندوں کے دس لاکھ
خاندان آباد کردیئے جاویں تو لینکہ شائر اور یارک شائر بہت تھوڑے عرصہ
میں † کانات کي مانند ہو جاویں ایرلینڈ والوں کے مادي سرمایہ کے نہونے
سے مفلس ہونے کي اصلي وجہہ یہہ ہی کہ وہ لوگ علم و دانش اور
حسن عادات کے سرمایہ کے محتاج ہیں یعني اُنکو حسن عادات اور علم
و دانش کي تربیت نہیں ہوئي جب تک کہ آیرلینڈ والے نا تربیت یافتہ
رہیں اور اُنکي جہالت اور ظلم و تعدي سے لوگوں کے جان و مال کي
حفاظت نہوسکے اور سرمایہ جمع اور مروج نہو تب تک وہ قانوني
تدبیریں جو اِن خرابیوں کے علاج کے واسطے کیجاتي ہیں بالکل بے اثر
نہونگي مگر بیشک کوئي مستقل نتیجہ بھي نہوگا بلکہ ممکن یہہ ہی کہ
وہ اور زیادہ باعث خرابیوں کي ہوں علم کو لوگ ایک قوت کہتے ہیں اور
حقیقت میں وہ ایک بڑي دولت ہی چنانچہ ایشیاے کوچک اور شام
اور مصر اور شمالي حصہ افریقہ میں پہلے نہایت کثرت سے دولت تھي
اور اب وہ نہایت مفلس ہیں اِسکا باعث یہي ہی کہ وہ ملک اب ایسے
لوگوں کے ہاتھہ میں آگئے ہیں جو دولت کے غیر مادي ذریعے یعني علم
و دانش جنسے مادي ذریعے یعني مال و دولت کو قایم و محفوظ کرسکیں
کافي وافي نہیں رکھتے اسي باب میں آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں
کچھہ معلوم ہی کہ یورپ نے امریکہ کے نو آباد بستیوں کي جاہ و حشمت
پیدا کرنے میں کسطرح مدد کي ہی اُسنے صرف ایکھي طریقہ سے بہت
سي استعانت کي ہی یعني تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے ان لوگوں کو بڑي
جاہ و حشمت حاصل کرنے اور ایسي بڑي سلطنت کي بنیاد ڈالنے کے
قابل کر دیا اب سواے اُسکے دنیا کا کوئي حصہ ایسا نہیں ہی جسکي
تدبیر مملکت سے ایسے لوگ آراستہ ہوسکیں یا کبھي ہوئے ہوں وہ تمام
نو آباد بستیاں یورپ کي اِسبات کي مرھوں منت ہیں کہ اُنکے اولوالعزم
اور مستعد بانیوں نے یورپ سے تعلیم و تربیت اور عالي حوصلگي حاصل

---

† کانات ایرلینڈ کا ایک مغربي ضلع ہی جو اس زمانہ میں بھي نہایت
ناتربیت یافتہ اور محتاج ہی

کي تھي اور اس احسان سے اُن میں کي بڑي بڑي آباد بستیاں بھي خالي نہیں *

بیان اُن سببوں کا جن پر لگان کي کمي بیشي موقوف ھی

ھم پہلے بیان کرچکے کہ لگان وہ محاصل ھی جو قدرت کے ذریعہ سے یا کسي امر اتفاقي کے وسیلہ سے خود بخود حاصل ھوتا ھی یا وہ قیمت ھی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي امداد و اعانت کے معاوضہ میں ادا کي جاتي ھی اور علاوہ اُسکے یوں بھي معني اُسکے بیان ھوسکتے ھیں کہ وہ وہ پیداوار زاید ھی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے استعمال سے حاصل ھووے یا وہ تعداد ھی جس سے کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي پیداوار کي قیمت پیداوار کي لاگت سے زیادہ ھوجاتي ھی *

اراضیات کي لگان کي ترقي اور خاصیت کي تشریح و توضیح کا یہہ دستور ھی کہ ایسي اراضیات مختلف‌القوی فرض کیجاویں کہ وہ رفتہ رفتہ کاشت میں آویں چنانچہ بعوض ایک ھي معین محنت اور سرمایہ کے پہلے نمبر کي زمین سے سو کوارٹر اور نمبر دو سے نوے کوارٹر اور تین سے اسي کوارٹر اور نمبر چار سے ستر اور نمبر پانچ سے ساٹھہ کوارٹر اور علی‌ھذالقیاس پیداوار ھووے پس جب تک کہ نہایت زرخیز زمینوں کا کوئي حصہ مقبوض نہیں ھوتا تو صرف نمبر اول کي زمیں بوئي جاتي ھی اور کوئي شخص اسکا لگان نہیں دیتا اور دوسرے نمبر کي کاشت کي ضرورت سے پہلے نمبر ایک کا مقبوض ھونا ضروري ھی جسکے ذریعہ سے بہ نسبت اُس مقدار پیداوار کے جو بدون اُسکي کاشت کے حاصل ھو زیادہ پیداوار ھوتي ھی اسلیئے اُسکا مالک یعني زمیندار اُس مدد کا معاوضہ جو دس کوارٹر ھیں یعني ایکسو نوے کوارٹر کا تفاوت ھے حاصل کرتا ھی اور اگر وہ زمیندار آپ کاشتکار ھوتا تو اُسکو وہ آپ ھي پیدا کرلیتا والا اُس پیداوار معاوضہ کو جسکو لگان کہتے ھیں اُس شخص سے حاصل کرتا ھی جو حسب اجازت اُس کے کاشت اُسکي کرتا ھی اور نمبر سویم کي کاشت کي ضرورت سے نمبر ایک کا لگان دس کوارٹر سے بیس کوارٹر ھو جانا

چاهیئے اور نمبر دویم کي زمین جو لگان نہیں دیتے تھے اب دس کوارٹر لگان کا اُس سے حاصل ہونا ضروري ھی اور علی‌ھذالقیاس جب تک یہہ نوبت پہونچي کہ محنت و سرمایہ صرف شدہ سے صرف اتنا معاوضہ حاصل ہووے کہ وہ محنتي کي اوقات گذاري اور سرمایہ والے کے اوسط منافع کے لیئے کافي وافي ہووے ایسا ھي ہوتا رهیگا اور یہہ وہ غایت ھی کہ وهاں تک کاشت کو قصداً پہونچایا جا سکتا ھی اور اُس سے آگے کاشت ممکن نہیں *

اس لیئے یہہ بات ظاہر ھی کہ لگان کي تعداد اِن دو سببوں پر موقوف ھی اول اُس قدرتي ذریعہ کي مستقل بارآوري پر جس سے لگان حاصل ہوتا ھی دوسرے ذریعہ مذکورہ کي اضافي بارآوري یعني اُس مقدار کي نسبت پر جسکي بدولت اُسکي بارآوري اُن ذریعوں کي بارآوري سے زاید ہو جو عموماً هاتهہ آسکتے ہیں اگر قدرتي ذریعوں کي مقدار حصول غیر محدود یا امداد اُنکي مسدود ہو جاوے تو ہر صورت میں لگان باقي نرهیگا لگان قدرتي ذریعوں کي امداد کي مالیت هوتي ھی اور مثل اور چیزوں کي حصر اُنکي مالیت کا کچهہ تو اُنکے افادہ پر اور کچهہ اُنکي مقدار حصول کي محدودیت پر موقوف ھی اور منجملہ اُن سببوں کے صرف ایک سبب کے لحاظ سے بہت سي غلطیاں واقع ہوئي ہیں *

فراسیسي علماے انتظام نے یہہ سمجھا کہ پیداوار اُن اراضیات زرخیز کي جو منجملہ قدرتي ذریعوں کے ایک بڑا ذریعہ ھے ایسي قیمت پر بکتي ھی جو اُسکے خرچ کاشت سے زیادہ ہوتي ھی اور اسي زیادتي کو مخرج دولت تصور کیا اور باقي سب جنسوں کو صرف ایساهي سمجھا کہ وہ اُن محنتوں کے ثمرے ہیں جو اُنکے حاصل کرنے میں صرف ہوتي ہیں اور اسی لیئے اُنکو یقین ہوا کہ لوگ اُس لگان کي تعداد و مناسبت سے دولتمند ہوتے ہیں جو اُس قوم کي زمینوں کے مالکوں کو وصول ہوتا ھے اور نتیجہ یہہ نکالا کہ پیداوار دولتمندي کا اُسیقدر ذریعہ ھی جسقدر کہ وہ لگان کے پیدا کرنے میں ممدو معاون ھی *

اگر اُن کو یہہ بات دریافت هوتي کہ دولت کا رکن افراط پیداوار ھے اور لگانوں کي زیادتي اور پیداوار کي افراط و کثرت میں تخالف ھے یا یہہ بات اُنکو یاد آتي کہ اُنکي راے کے موافق ایسے لوگ جو فن زراعت

کے ماہر اور نہایت جفاکش ہوں اور بہت وسیع اور زرخیز خطہ میں آباد ہونے کے سبب سے لگان کے نام سے بھی اشنا نہوں باوجود بہت سی امدني اور پیداوار کے محتاج تہریں گی تو اُس مسئلہ کو ہرگز قایم نکرتے *

انتخاب مفصلہ ذیل میں رکارڈو صاحب ایسي غلطي میں پڑے کہ وہ اس غلطي کے محض مخالف ہی چنانچہ وہ لکہتے ہیں کہ جسقدر اُن فائدوں کي بحث اپنے کانوں پڑتي ہی جو اور تمام بارآور ذریعوں کي نسبت زیادہ تر زمین سے حاصل ہوتي ہیں یعنے اُس سے وہ زیادہ مقدار پیداوار کي ملتي ہی جسکو لگان کہتے ہیں اور کسي شے کا ذکر اسقدر اپنے سنے میں نہیں آیامگر جب زمین افراط سے اور کمال زرخیز اور بار آور ہوتي ہی تو اُس سے لگان حاصل نہین ہوتا اور جب کہ اُسکي قوتیں زایل ہوجاتي ہیں اور بہت سي محنت سے پیداوار کم پیدا ہوتي ہی تو اُسیوقت سے اصل پیداوار اراضیات زیادہ زرخیز کے ایک حصہ کو بطور لگان الگ کیا جاتا ہی اور یہہ امر عجیب ہی کہ زمین کے اُس وصف کو جو اُن قدرتي ذریعوں کی مقابلہ میں جنکي بدولت کارخانے چلتے ہیں ایک نقصان متصور ہوسکتا ہی زمین کي سبقت کا باعث سمجھتے ہیں اگر ہوا اور پاني اور بہاپ کي لچک اور خصوص ہوا کا دباؤ باوصاف کثیرہ موصوف ہوتے اور ہر وصف افراط متوسط پر ہوتا اور وہ سب وصف قبض و تصرف میں ہوتے اور اُن وصفوں سے سلسلہ وار کام لیا جاتا تو زمین کي مانند اُنسے بھي لگان وصول ہوتا اور جسقدر کہ بڑے بڑے وصف استعمال کیئے جاتے اُسیقدر مول اُن جنسوں کا جنکے بنانے میں وہ وصف استعمال میں آتے اسلیئے زیادہ ہوجاتا کہ جسقدر محنت ہوتي اُسقدر پیداوار نہوتي غرض کہ آدمي نہایت عرق ریزي سے زیادہ کام کرتا اور قدرت کم کام دیتي تو زمین اپني کم باراوري سے عزیز نہوتے *

پس وہ پیداوار زاید جو زمین سے بصورت لگان حاصل ہوتي ہی اگر فائدہ سمجھي جاوے تو یہہ امر خواہش کے قابل ہی کہ جو کلیں ہرسال میں نئي طیار کیجاویں وہ پراني کلوں کي نسبت کم مفید ہوں جس سے اُنکے بنائے ہوئے اسبابوں کي مالیت بلکہ تمام کلوں کے طیار کیئے

هوئے اسبابوں کي ماليت بلاشبهه زيادہ هوجاويگي اور جن لوگوں کے پاس اچھي بارآور کليں هونگي اُنکو لگان وصول هوگا حاصل يهه که قدرتي محنت کي قيمت بايں وجهه ادا نکي جاوے گي که وہ بهت سا کام ديتي هی بلکه اسوجهه سے ادا کيجاوے گي که بهت تهوڑا کام اُس سے برامد هوتاهے اور جسقدر که قدرت اپني عنايتوں ميں تنگي برتيگي اُسيقدر اپنے کام کي قيمت بڑهاويگي اور جهاں کهيں وہ بهت فياضي کرتي هی وهاں وہ اپني استعانت مفت کرتي هی انتهیٰ *

معلوم هوتا هی که رکارڈو صاحب يهه بات بهول گئے که جس صفت کے سبب سے زمين لگان پيدا کرنيکے قابل هوتي هی يعني وہ قوت ذاتي که جسقدر لوگ اُسکي کاشت کے واسطے ضروري چاهيئيں اُن سے زيادہ لوگوں کي معيشت پيدا کرے ايک ايسا فائدہ هی که بدون اُسکے لگان متصور نهيں هوسکتا جسقدر کسي معين ضلع کي آبادي ميں ترقي هوتي جاتي هی اُسيقدر اُس ضلع کي اراضي کي پيداوار زايد جو اُسکے بونے والوں کے انجام معيشت کے بعد باقي رهتي هی هميشه روز افزوں ترقي کي جانب مايل هوتي هی اور وجهه اُسکي يهه هی که فن کاشتکاري اور سرمايه کي ترقي سے زمين کي زرخيزي بڑهتي جاتي هے يا يهه وجهه هے که کاشتکاري کي تعداد کي نسبت پيداوار کے کم هونے سے غريب لوگ اُس قليل پيداوار سے راضي هوجاتے هيں يا دونوں وجهوں کا مجموعه امر مذکورہ بالا کا باعث هی منجمله اُن دو سببوں لگان کے ايک سبب بهلائي هی اور دوسرا سبب برائي هی چنانچه يهه بهلائي کي بات هی که تمام انگلستان ميں ايسے دس لاکهه ايکڑ موجود هيں که اوسط محنت کے ذريعه سے چاليس بشل اناج کے في ايکڑ پيدا هوسکتے هيں اور يهه برائي کي بات هے که اُس ملک ميں ايسے دس لاکهه ايکڑوں سے کوئي ايکڑ زيادہ نهيں اور ايسي هي يهه بات که جو کچهه ايک کاشتکار اپني محنت سے پيدا کرتا هی اوسط مقدار اُسکي اُس قدر سے بهت زيادہ هو که ايک کسان کے کنبه کے واسطے ضروري هو بهلائي گني جاتي هی اور يهه امر که تمام زرخيز زمينوں کي وسعت اور سرمايوں کي تعداد آبادي کے حسابوں ايسي کافي وافي نهيں که جو کچهه وہ کسان اپني محنت سے کماتا هی اپنے فائدے اور اپنے خويش و اقارب کے فائدوں ميں بواسطه يا بلاواسطه خرچ کرسکے برائي

سمجھي جاتي هے لگان پيدا کرنے کے واسطے بھلائي اور برائي دونوں کاهونا ضروري و لابدي هی چنانچه بھلائي کے باعث سے لگان طلب کيا جاتا هی اور برائي کے سبب سے کاشتکار اُسکو ادا کرتا هی *

معلوم هوتا هی که رکارڈو صاحب نے اپنے التفات کو برائي کي جانب متوجه کيا مگر برائي کے نه بڑھنے بلکه اُسکے کم هو جانے پر بھي لگان بڑه سکتا هی جيسے که اگر کوئي مالک جائداد اپني خواهش کے موافق پيداوار کو تگنا کرسکے جس سے اُسکے لگان کو پهلے کي نسبت بهت سا بڑھائے تو کيا لگان کي ترقي کا باعث امداد قدرت کي قلت هوگي بلکه يهه بات کهي جاوے گي که باعث اُسکا به نسبت اُسکے باقي ملک کي اراضي کی کم بارآور هی اور يهه بات تسليم کے قابل هی که اگر هم تمام ملک کي زمينوں کي بارآور قوتوں کو دفعتاً تگنا کرسکيں اور ابادي کي صورت وهي باقي رهی تو لگان بهت کم هو جاويگا اور اُن تھوڑے لوگوں کے سوا جنکي اوقات لگان سے بسر هوتي هی باقي سب لوگ ترقي پاوينگے هاں اگر هماري آبادي بھي تگني هو جاوے تو لگان بهت بڑه جاويگا اور زميندارون کي حالت درست هو جاويگي اور کوئي گروه خراب نهوگا بلکه حقيقت ميں اور گروهوں کي حالت بھي ترقي پاويگي اسليئے که کثرت آبادي سے محنت کي تقسيم زياده هوگي اور ملکوں کا آنا جانا آسان هو جاويگا اور ان دونوں بانوں کے باعث سے کارخانوں کي چيزيں ارزاں هو جاويں گي اور ترقي پاويں گي اور اگر آبادي تگنے هونے کي جگهه دوگني هو جاوے تو ملک کي حالت اور بھي عمده هو جاويگي اگرچه لگان کي ترقي اُس قدر نهوگي جو آبادي کے تگنے هو جانے پر هوتي مگر پھر بھي بهت هوگي علاوه اُسکے کچي پيداوار اور کارخانوں کي چيزيں پهلے زمانه کي نسبت کمال افراط سے هونگي واضح هو که جو کچهه بيان کيا گيا وهي ايک سو تيس برس گذشته ميں بلاد انگلستان ميں واقع هوا چنانچه اٹھارويں صدي کے آغاز سے انگلستان کي آبادي دوچند کے قريب قريب اور زمين کي پيداوار سه چند بلکه چار چند هوگئي اور لگان ان دونوں چيزوں سے بھي زياده بڑھا مگر ترقي الگان کے ساتهه اُجرت کي بھي باستثناء شراب وغيره چند چيزوں کے جنپر خاص خاص محصول لگتي هيں بلحاظ تمام جنسوں کے جنکو مزدور لوگ اپنے خرچ ميں لاتے هيں ترقي هوئي چنانچه محنتي

لوگ اپنے معمولي محنت سے اب زيادہ اناج پاتے هيں اور منجملہ کارخانوں کي چيزوں کے نہايت مفيد مفيد چيزوں ميں سے پہلے کي نسبت پانچ گني زيادہ حاصل کرسکتے هيں کيا اب يہہ انصاف سے کہا جا سکتا هی کہ لگانوں کي ترقي کا يہہ سبب هوا کہ قدرت نے کام کم ديا اور امداد قدرت کي قيمت اِسليئے بڑہ گئي کہ وہ اپني عنايتوں ميں زيادہ دست کش هوئي هاں يہہ بات راست هی کہ اگر پيداوار زمين کي قيمت تگني هونے کي جگہہ سو گني هوجاتي تو لگان نہ بڑهتا اور يہہ بات بهي ايسي هي راست هی کہ اگر تگني هونيکي جگہہ وہ پيداوار اپني حالت پر قايم هوتي تو بهي لگان نہ بڑهتا حاصل يہہ کہ قدرت کي محنت کي قيمت وصول هونے کے ليئے جو شرط ضروري هی وہ بقول رکاردو صاحب کے يہہ نہيں کہ امداد اسکي تهوڑي هو بلکہ يہہ هے کہ امداد اُسکي بيحد و حساب نہو جاوے *

جو کہ آدمي کے ذريعہ سے لگان حاصل نہيں هوتا بلکہ قدرت کے ذريعہ سے هاتهہ آتا هی تو اُسکي تعداد لگان لينيوالونکي رضا و خوشي اور سعي و محنت پر منحصور نہيں زمين يا اور کسي قدرتي ذريعہ کا مالک جسکے برتنے کے واسطے لگان دينے پر لوگ راضي هوتے هيں وہ تعداد لگان کي حاصل کرتا هی جو آپس کے حرص و حسد سے اُسکے دينے پر مجبور هوتے هيں اور اِسليئے کہ لگان خالص نفع هی لگان پانے والا بڑي سے بڑي تعداد کو قبول کرتا هی جو پيش کيجاتي هی اور لگان کي تعداد نہ اُن لوگوں کي سعي و محنت پر منحصور هی جو لگان کو ادا کرتے هيں مقبوضہ قدرتي ذريعوں کي خدمات کي قيمت، وہ شخص ادا کرتا هی جو اُن خدمتوں کا اِستعمال چاهتا هی اِسليئے کہ لينے دينے والے دونوں آدمي اِسباب سے واقف هوتے هيں کہ اگر ايک آدمي ٹهيکہ پر نہ ليگا تو دوسرا آدمي لے ليگا اور اسي وجہہ سے لگان کي تعداد کسي عام قاعدہ کے تابع نہيں اور کوئي حد اُسکي مقرر نہيں چنانچہ کم سے کم اور زيادہ سے زيادہ هو سکتا هی بلکہ اُس مقدار پر منحصور هی کہ جس مقدار سے قدرت نے بعض بعض ذريعوں کو خاص خاص قوت پيداوار عنايت کي اور اُن ذريعوں کي اُس تعداد پر منحصر هی جو اُن لوگوں کي تعداد و دولت کے مقابلہ ميں هو جو اُن ذريعوں کے لگان لينے کے قابليت رکهتے

ہیں اور اُسپر راضي ہیں نیویارک کے پاس پروس کي زمين اب دس ہزار روپئے في ايکڑ بکتي ہی جو صدي گذشتہ ميں دو روپيہ دو آنہ چا پائي في ايکڑ بکتي تھي *

منافع اور اُجرتوں کي کمي و بيشي کے سببوں کا بيان

واضح ہو کہ اُجرتيں اور منافعے اکثر باتوں ميں لگان سے مختلف ہير چنانچہ وہ دونوں نہايت کم اور نہايت زيادہ ہو سکتے ہيں اور نہايت کم اِس سبب سے ہوتے ہيں کہ ہر ايک اُنميں سے ايک تردد اور جانکاہي کا نتيجہ ہوتا ہی بيان اسباب کا نہايت دشوار ہی کہ منافع کا ادنی سے ادنی درجہ کيا ہی مگر يہہ امر صاف واضح ہي کہ ہر سرمايہ والا اپنے سرمايہ کے استعمال غيربارآور اور اُسکے حظ بالفعل ميں اُٹھانے سے بچنے کے عوض ميں ايسے معاوضہ کا مستحق ہوتا ہی کہ وہ اسقدر قليل سے کچھہ زيادہ ہووے جو نہايت کم سے کم قياس ميں اسکے اور اُجرت کا ادنی سا ادنی درجہ ہميشہ کے ليئے وہ تعداد قايم ہوسکتي ہی جو محنتي لوگور کي اوقات گذاري کے قابل ضرور ہووے اور اِسليئے کہ نرخ اُجرت کا بہت کچھہ مزدوروں کي تعداد اور نرخ منافع کي تعداد سرمايہ پر منحصر ہی تو بڑي بڑي اُجرتيں اور بڑے بڑے منافع اپنے کمي کو آپ ھي پيدا کرليتے ہيں چنانچہ بڑي بڑي اُجرتيں آبادي کي ترقي سے جو کثرت مزدورور کے باعث ہوتي ہی اور بڑے بڑے منافع سرمايہ کي ترقيوں سے آپ سے آپ گھٹ جاتے ہيں اِس کتاب کے کسي اگلے حصہ ميں واضح ہوا کہ اگر تعداد اُس سرمايہ کي جو اُجرتوں کے ادا کرنے ميں صرف کيا جاتا ہی ترقي کرتي ہی اور مزدوروں کي تعداد بدستور باقي رہتي ہی تو منافع کم ہو جاتا ہی اور اگر مزدوروں کي تعداد بڑھتي ہی اور سرمايہ کي تعداد اور قيمت کي پيداواري ويسي ھي قايم رہتي ہی تو اُجرتير کم ہو جاتي ہيں اور اگر برابر کي نسبت سے دونوں بڑہ جاتي ہيں تو دونوں کم ہونے پر مائل ہوتي ہيں اِسليئے کہ وہ دونوں پہلے زمانہ کي نسبت اُن قدرتي ذريعوں کي قوت سے بڑي مناسبت رکھينگے جنکي خدمتوں کي حاجت اُنکو ضرور ہوتي ہی اگرچہ اُجرت اور منافع کے

نہایت اعلیٰ درجہ کا قایم کرنا سہل و آسان نہیں مگر باوجود اسکے یہہ بات عموماً قرار دے سکتے ہیں کہ کسی ملک میں فیصدی پچاس روپیہ سالانہ منافع بشرح اوسط بہت دنوں تک جاری نہیں رہا اور کہیں ایسی شرح سے اُجرت جاری نہیں رہی جس سے محنتی کو اسقدر روپیہ ملے کہ وہ اُسکے کنبے کی پرورش سے دہ چندہ زیادہ ہووے *

آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات قرار دی ہی کہ محنتوں اور سرمایوں کے مختلف اِستعمالوں کے نقصان و فائدے ایک ہی مقام پر یا تو بالکل مساوی ہوتی ہیں یا برابری پر ہمیشہ مائل ہوتے ہیں جیسکہ اگر کوئی پیشہ کسی مقام میں باقی پیشوں کی نسبت بحسب ظاہر زیادہ مفید یا کم مفید ہو تو جسقدر آدمی ایک پیشہ میں زیادہ ہوجاوینگے اُسیقدر دوسرا پیشہ چھوڑ بیٹھینگے اور اُس پیشہ کے فائدے جو زیادہ مفید و نافع ہی باقی پیشوں کے فائدوں کی برابر ہو جاوینگے اور یہہ بات ایسے لوگوں میں واقع ہوتی ہی جہاں کاروبار قدرتی قاعدہ پر ہوتے ہیں یعنے جہاں ایسی آزادی ہوتی ہی کہ ہر فرد بشر جو مناسب سمجھے اُس پیشہ کو اختیار کرے اور جب کبھی تبدیل اُسکی چاہے تو اُسکو بدل بھی سکے غرضکہ وہاں ہر فرد بشر کی طبیعت مفید پیشہ کی جستجو اور مضر پیشہ سے گریز پر راغب ہوتی ہی *

آدم اسمتھہ صاحبکی یہہ رائیں راست درست ہیں اور علاوہ اُنکے یہہ بات بھی واضح ہی کہ جب موانع موجود نہوں تو ہر آدمی کی یہہ خواہش طبعی کہ اپنی عقل اور جسمی قوتوں اور پوری استعدادونکے صرف کرنیکے واسطے زیادہ مفید کاروبار کا موقع حاصل کرے جس سے ایک آدمی ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانیکو امادہ ہوتا ہی اُسکو ایک گانو سے دوسرے گانو بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجاتی ہی چنانچہ مطالب تجارت کی نظر سے دنیا کے تمام اطراف ایک بہت بڑا پڑوس ہی اور جن سببوں کے ذریعہ سے لندن اور لیورپول کی تجارتوں کے منافع برابر ہو جاتے ہیں اونہیں سببوں کی بدولت لندن اور کلکتہ کی تجارتوں کے فائدے مساوی ہو جاتے ہیں مگر جب کہ ہم تفصیلوار نظر کرتے ہیں تو ہم اُن لوگوں کے اختلاف معاوضہ سے حیران ہوتے ہیں جو بحسب ظاہر برابر محنت اُٹھاتے ہیں اور سرمایہ کے خرچ بیجا سے برابر پرہیز کرتے ہیں

چنانچہ ایک جنرل کو ایک سپاھي کي آدھي مشقتوں سے بھي کم اُٹھاني پڑتي ھیں اور تنخواہ اُسکي سپاھي کي تنخواہ سے سوگني ھوتي ھی اور ایسے ھي وکیل لاکھہ ڈیڑ لاکھہ روپیہ سال کماتے ھیں اور نقل نویس ھزار محنت اور دشواري سے ھزار روپیہ سالانہ پیدا کرتے ھیں اور ھم دیکھتے ھیں کہ سرکاري خزانچي کے بلوں کا خریدنے والا یہہ حق حاصل کرنے پر بہت سا روپیہ خرچ کرتا ھی کہ سرکاري کاموں میں وہ تین روپیہ سیکڑہ سالانہ پر سرمایہ لگاوے حالانکہ اگر دوکاندار في|سیکڑہ بیس روپیہ سے کم پیدا کرے تو یہہ سمجھتا ھی کہ معقول کمائي نہیں ھوئي اور جب کہ ھم دیکھتے ھیں کہ لندن کا ساھوکار في سیکڑہ سات روپیہ پر راضي ھی تو شریک اُسکا جو کلکتہ میں لین دین کرتا ھی پندرہ روپیہ سیکڑہ چاھتا ھی *

بیان اُن صورتوں کا جنکے ذریعہ سے یہہ دریافت ھووے کہ مقام معین اور وقت معین میں اجرت اور منافع کي شرح اوسط کیا ھوتي ھے

واضح ھو کہ اختلاف مذکورہ بالا کسیقدر اصلي ھیں اور کسیقدر ظاھري ھیں اصلي اختلافوں کا باعث کسیقدر وہ اثر ھی جو تحصیل کے مختلف ذریعوں کے اپسمیں ایک کا دوسرے پر ھوتا ھی مثلاً منافع کي شرح کا اثر تعداد اجرت پر اور تعداد اجرت کي تاثیر منافع کي شرح پر اور کسیقدر سبب اُنکا اُن نقصانوں کي سختي ھی جو مزدور اور سرمایہ والے کو اجتناب و محنت کے علاوہ عارض ھوتے ھیں اور کسیقدر وہ دشواري ھی جو محنت و سرمایہ دونوں کے ایک کام سے دوسرے کام کیطرف منتقل ھونے میں پیش اتي ھی اور یہہ ایک ایسي دشواري ھی کہ وہ کچھہ قدرتي ھرج مرج اور کچھہ انسانوں کي عادات و قواعد سے پیدا ھوتي ھی اور یہہ بات یاد رھے کہ بیان ان سببوں کے اثر کا جو ایک ھي ملک میں محنت اور سرمایہ کے مختلف استعمالوں میں اجرت اور منافع کي

اوسط شرحوں پر موثر ہوتا ہی آگے آویگا اور اس بحث کے واسطے یہہ بات فرض و تسلیم کرکے کہ اجرت اور منافع کي فلاں فلاں اوسط شرح ہی اُن سببوں کي توضیح و تشریح میں کوشش کرینگے جنکے ذریعہ سے اوسط شرحیں قایم ہوتي ہیں یعني اُن حالات کا بیان کرینگے جنسے یہہ بات طے ہوتي ہی کہ وقت و مقام معین میں اجرت و منافع کي اوسط شرح کیا ہوتي ہی ہم پہلے بیان کرچکے کہ اس علم میں اصول مختلفہ کا آپس میں منحصر ہونا منجملہ مشکلات اس علم کے ایک بڑي مشکل ہی اور یہہ اصول مختلفہ کا اپسمیں منحصر ہونا اجرتوں اور منافع کے مسایل میں ایسا بڑا ہی کہ شافي بیان اُن سببوں کا جو اجرت سے علاقہ رکھتے ہیں بدون اسکے ممکن نہیں کہ جو سبب منافع سے متعلق ہیں بیان اُنکا نکیا جاوے مگر حتی الامکان ہم اُنکو مخلوط نہونے دینگے اور واضح ہو کہ اجرت کے مقدمہ سے بحث اس لیئے شروع کرتے ہیں کہ وہ مضمون بہت کچھہ علیحدہ بیان ہو سکنے کے قابل ہی *

بیان اسباب کا کہ اجرت کے ساتھہ جب الفاظ گران اور ارزاں استعمال کیئے جاتے ہیں تو اُنکے کیامعنے سمجھے جاتے ہیں

ہم بیان کرچکے کہ اجرت وہ معاوضہ ہی جو محنتي آدمي کو جسماني اور نفساني استعدادوں کے استعمال کے عوض میں حاصل ہوتا ہی معاوضہ مذکورہ کي کم و بیشي کي حیثیت سے اجرتوں کو گراں یا ارزاں کہا جاتا ہی اور تین مختلف پیمانوں سے وہ کمي و بیشي اندازہ کیجاتي ہی پس گراں اور ارزاں اجرتوں کا استعمال تین معنوں مین کیا جاتا ہے *

اول یہہ کہ اجرتوں کو گراں یا ارزاں بحسب تعداد اُس روپیئے کے کہا جاتا ہی جو مزدور ایک وقت معین مین کماتا ہے اور اس مناسبت میں لحاظ و پاس اُن جنسوں کا نہین کیا جاتا جو اُس روپیہ سے خرید کیجاتي ہیں چنانچہ جب ہم یہہ بات کہتے ہیں کہ بلاد انگلستان میں

هنري هفتم کی عہد سلطنت سے اجرت زیادہ هوگئي تو یہي مناسبت مراد هوتي هی اسلیئے که مزدور لوگ آج کل بارہ آنه سے ایک روپیه تک في یوم کماتے هیں اور اُس زمانه میں تین آنه في یوم کماتے تھے *

دوسرے یہه که اجرتوں کي گراني اور ارزاني بلحاظ اُن جنسوں کي مقدار اور قسم کے هوتي هی جو محنتي کو اجرت میں ملتی هیں اور روپیه پر وهاں نظر نہیں هوتي چنانچه جب یہه کہتی هیں که انگلستان میں هنري هفتم کی عہد سلطنت سے اجرت کم هوگئي تو یہي مناسبت غرض هوتي هی اسواسطی که جب مزدور في یوم گیہوں کے دو پک † کماتا تہا اور اب صرف ایک پک کماتا هی *

تیسرے یہه که گراني اور ارزاني اُنکي بلحاظ اُس مقدار اور حصه کے هوتي هی جو مزدور کو اُسکي محنت کي پیداوار سے حاصل هوتا هی اور اُس پیداوار کي کل تعداد پر نظر نہیں هوتي *

پہلے معنی عام پسند هیں باقي دوسرے معنی وہ هیں جسکو آدم اسمتھه صاحب نے اختیار کیا اور تیسرے معنے وہ هیں جنکو رکارڈو صاحب نے رواج دیا اور اُنکی اکثر پیروؤں نے بھي وهي رائج رکھے مگر همارے نزدیک یہه معنی نہایت برے هیں اور رکارڈو صاحب کي اُن انوکھي اصطلاحوں میں سے معلوم هوتے هیں جنکو اُنہوں نے اس علم میں رایج کیا چنانچه یہه معنے اُن حقیقتوں سے جو محنتي لوگوں کے حالات سے نہایت علاقه رکھتی هیں هماري توجہه کو روک رکھتي هیں گو هم اجرت کے مضمون هي پر بحث و تکرار کرتے هوں کیونکه اسبات کے دریافت کے لیئے که مزدور کي اجرت گراں هی یا ارزاں همکو بجاے یہه تحقیق کرنے کے که اُسکو بري اجرت ملتي هی یا اچھي یا اُسکي پرورش اچھي هوتي هی یا بري یہه دریافت کرنا پڑتا هی که جو کچھه وہ طیار کرتا هی اُسمیں سے کیا حصه اُسکو ملتا هی چار یا پانچ سال گذشته کے درمیان میں بہت سے هاتھه کے بنے والے دو هفته کي محنت سے ایک تانا طیار کرنے کي عوض میں جسکو سرمایه والے نے چار روپیه دو آنه آٹھه پائي کو فروخت

---

† ایک پک چار بشل کا هوتا هے اور بشل ایک پیمانه غله کا هے جو ۲۱۵۰٫۴۲ مکعب انچہه کا هوتا هی جس میں آٹھه گالن گیہوں کے آتے هیں اور ایک گالن برابر آٹھه پونڈ یعني چار سیر کے هوتا هی *

کیا چار روپیہ دو آنہ حاصل کیئے اور ایک کوئیلہ والا اپنے نوکروں کو بیس روپیہ فی ھفتہ دیتا ھی اور اُن لوگوں سے پچیس روپیہ ابتا ھی جو اُسکے نوکروں کی خدمتیں خرید کرتے ھیں مگر رکارڈو صاحب کے معنوں کے موافق جولاھی کی اجرت جو فی ھفتہ دو روپیہ ایک آنہ ھوتے ھیں کوئلہ والے کے نوکروں کی اجرت سے جو فی ھفتہ بیس روپیہ ھیں بہت زیادہ ھوئی اسلیئے کہ وہ جولاھا فیصدی محنت کی قیمت سے نقانوہ حصہ اور کوئلہ والے کے نوکر فیصدی کے حساب سے اسی حصہ پاتے ھیں*

اگر بالفرض اس اعتراض سے یہہ معنے پاک بھی ھوتے اور وہ بات جسپر یہہ معنی توجہہ کو متوجہہ کرتے ھیں نہایت خفیف ھونے کی جگہہ بڑے بھاری ھوتے تو بھی وہ معنی اسلیئے دشوار ھوتے کہ جو مؤلف استعمال اُنکا کرتا تو اُسکے مضموں کو مختلف اور تاریک کردیتے یہہ بات غیر ممکن ھی کہ مروج اصطلاحوں کے ھم نئے معنے قرار دینیکے بعد کبھی نہ کبھی اصلی معنوں کیطرف لغزش نکریں اور جب کہ رکارڈو صاحب یہہ فرماتے ھیں کہ باستثناء ترقی اجرت کے کوئی شی منافع میں تبدیل پیدا نہیں کرتی اور جس شی سے محنت کی اجرت کو ترقی ھوتی ھی وہ سرمایہ کے منافع کو کم کرتی ھی اور گراں اجرت اُن لوگوں کی اصلی منفعت میں سے کچھہ نہ کچھہ کم کرتی ھی جو مزدوروں کو کام پر لگاتے ھیں اور اسی سبب سے وہ اُنکے نقصان کا باعث ھوتی ھی اور جسقدر کہ محنت کی اجرت کم ھوتی جاتی ھے اُسیقدر منافعوں کو ترقی ھوتی جاتی ھی تو مراد اُن کی گراں اجرت سے بڑی تعداد نہیں بلکہ بڑی مناسبت ھی مگر جب کہ وہ اُس ترقیکابیان کرتے ھیں جو گرانی اجرت سے آبادی کو نصیب ھوتی ھی تو گراں اجرت سے مراد اُنکی بڑی تعداد ھی اور اُن کے تابعینوں اور مخالفوں نےگراں اور ارزاں کے لفظوں سے یہہ سمجھہ لیا کہ رکارڈو صاحب نے تعداد و مقدار اُس سے مراد رکھی اور مراد اُنکی مناسبت نہیں اور اُس کا یہہ نتیجہ ھوا کہ رکارڈو صاحب کی بڑی کتاب کے مشتہر ھونے سے لوگوں میں یہہ بات پھیل گئی کہ گراں اجرت اور گراں منافع وقت واحد میں مجتمع نہیں ھوسکتے چنانچہ جو ایک میں سے کم ھوجاتا ھی وہ دوسرے میں بڑہ جاتا ھی مگر یہہ واضح رھے کہ ایک اصلی مثال کے ذریعہ سے اگر اس راے کے امتحان پر کچھہ بھی کوشش کی جاوے تو اُسکی بیہودگی

واضح هوجاوے گي معمولي قياس يهه هي كه سرمايه والا اپنے مزدوروں كي اجرت بحساب اوسط ايک برس پيشگي لگاتا هي اور جس جنس كو مزدور أسكے پيدا كرتے هيں أسكے مول كا دسواں حصه وضع لگان كے بعد حاصل كرتا هي مگر هم اسطرف مائل هيں كه بلاد انگلستان ميں منافع كي اوسط شرح أس سے زيادہ اور پيشگي روپئے لگانيكا اوسط زمانه أس سے تهوڑا هي مقام مينچسٹر ميں بعد تحقيقات ايسے معاملوں كے يهه عام راے دريافت هوئي كه كارخانه والا ايک سال اپنے سرمايه كو بحساب اوسط دو دفعه پلٹتا هي اور هر دفعه ميں پانچ روپيه فيصدي كے حساب سے منافع حاصل كرتا هي اور دوكاندار ايكسال ميں اپنے سرمايه كو بحساب اوسط چار بار پلٹتا هي اور هر بار ميں ساڑے تين روپيه فيصدي منافع كماتا هي اور ان باتوں كي روسے محنتي كا حصه معمولي تخمينه كي نسبت بلاشبهه زيادہ هوگا مگر هم اس معمولي تخمينه كو صحيح سمجهتے هيں اور يهه تسليم كرتے هيں كه وضع لگان كے بعد مزدور آدمي أس جنس كي قيمت ميں سے نو دسويں حصے پاتا هي جسكو وہ اپني محنت سے پيدا كرتا هي ان صورتوں ميں اجرت كي تعداد ميں في هفتهه ايک دسويں حصه كے بڑہ جانے يعنے دس كے گيارہ هوجانے سے تمام منافع بايں شرط كه وہ سرمايه والے كے حصه ميں سے وضع كيا جاوے باالكل باقي نهيں رهيگا اور اگر پهر أجرت كے ايک پانچويں حصه كي ترقي يعني في هفتهه دس كے بارہ هوجاويں تو سرمايه والے كو اتنا نقصان پهنچيگا كه وہ أسكے پهلے منافعوں كي تعداد كي برابر هوگا اور اجرت كے ايک دسواں حصه كم هوجانے سے منافع دوگنا اور پانچواں حصه كم هوجانے سے تگنا هوجاويگا هم سب جانتے هيں كه اجرت كي تعداد ميں دسويں يا پانچويں حصه بلكه اس سے زيادہ كي تبديلياں اكثر هوتي رهتي هيں مگر باوصف اسكے كوئي شخص ايسا نهيں كه يهه بات أسنے سني هو كه منافع پر مذكورہ بالا تاثير أنكي هوئي هو *

مگر تسپر بهي سب عالموں اور عاملوں نے اس مسئله كو تسليم كيا چنانچه أس † كميٹي نے جو كاريگروں اور كلوں كي تحقيقات كے ليئے

---

† يهه انتخاب أس كميٹي كي پهلي رپورٹ كا هي جو أسنے پارليمنٹ كے اجلاس سنه ۱۸۲۴ ع ميں بهيجي *

مقرر هوئي تهي فرانسس پلیس صاحب سے یہه بات دریافت کي که ترقي اجرت کے باعث سے کیا کارخانه‌دار اپنے اسبابوں کي قیمتیں نہیں بڑھاتے صاحب ممدوح نے یہه جواب ارشاد کیا که مجکو یقین واثق ہی که علم انتظام کا کوئي مسئله اس مسئله سے زیادہ مسلم نہیں یعني جو کچهه اجرتوں میں زیادتي هوتي هی وہ منافعوں سے لیجاتي هے انتہی *

پلیس صاحب نے استعمال اس مسئله کا کیا ایسے وقت میں کیا که اُنکے مزدوروں نے عام مصیبت میں زیادہ اجرت طلب کي اور ایسا معلوم هوتا هی که کمیٹي نے بهی اس مسئله کو ایسا هي سمجها اور اس لیئے که یہه مقدمہ بڑے پایه کا هی تو هم اس کمیٹي کي دوسري رپورٹ سے جو اُسنے پارلیمنٹ کے اجلاس سنه ۱۸۲۵ ع میں بهیجي کچهه خلاصه نقل کرتے هیں بیان اُسکا یہه هے *

که جن مشهور شخصوں نے پچاس برس گذشته میں اُن اصولوں کو ایک علم بنایا جو تجارت اور محنت کے کاموں سے علاقه رکهتے هیں وہ لوگ اسبات کو واقعات و دلائل سے ثابت کرتے هیں که ارزاں اجرت کي تاثیر سے اُس جنس کي قیمت میں کمي نہیں هوتي جسپر استعمال اُس اُجرت کا هوا بلکه جہاں کہیں اُجرت ارزان هوتي هی وهاں منافعوں کا نرخ اوسط بڑہ جاتا هی رکارڈو صاحب کي مشهور کتاب کا جو اصول اِنتظام پر مشتمل هی ایک بڑا حصه اسي اصل کے شرح و بیان سے معمور هی اور مکلک صاحب اپني گواهي مفصله ذیل میں جسپر پارلیمنٹ کي خاص توجهه درکار هی توضیح اس اصل محکم کي کمال لیاقت سے کرتے هیں *

مکلک صاحب سے یہه سوال هوا (سوال) که جنسونکي قیمتوں پر اُجرتوں کي کمي بیشي کا جو اثر هوتا هے اُسپر آپ نے بهي توجهه فرمائي یا نہیں (جواب) هاں میں نے توجهه کي هی (سوال) آپ کي راے میں یہه بات درست هی که جب اجرتیں بڑہ جاتي هیں تو اُنکے موافق جنسوں کي قیمت بهي بڑہ جاتي هی (جواب) میں یہه خیال نہیں کرتا که اجرتوں کے بڑہ جانے سے جنسوں کي قیمت پر کسي طرح کا اثر هوتا هی اور بالفرض اگر هوتا بهي هی تو بہت خفیف هوتا هی (سوال) فرض کیا چاوے که ملک فرانس میں انگلستان کي نسبت اجرتیں قلیل هیں پهر

کیا آپ کي راے یہہ هی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اُجرت کے باعث سے بیگانہ ملکوں کي تجارتوں میں انگریزوں کي نسبت زیادہ فائدہ اوتھاوینگے (جواب) میري راے نهیں کہ وہ لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریزوں کي نسبت زیادہ منفعت اوتھاوینگے بلکہ میري راے یہہ هی کہ جیسے اجرت کي ارزاني سے انگلستان میں محنت کي پیداوار کي تقسیم هوگي اُسکي نسبت فرانس میں بہت مختلف هوگي چنانچہ فرانس میں محنتي لوگ محنت کي پیداوار سے کم حصہ پاوینگے اور سرمایہ لگانے والوں کو زیادہ هاتھہ آویگا (سوال) جب کہ فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدورونکو تھوڑي مزدوري پر بهم پہنچاتا هی تو کیا وہ کارخانہدار انگریزي کارخانہدار کي نسبت، تمام اسباب کو کم قیمت پر فروخت نکریگا (جواب) اسلیئے کہ اسباب تجارت کي قیمت صرف منافع اور محنت سے مرکب هوتي هی اور فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروں کو تھوڑي مزدوري پر لگاتا هی تو ارزاني اجرت کا صرف اتنا اثر هوگا کہ اُسکو بڑا فائدہ حاصل هوگا مگر یہہ امر هرگز نهوگا کہ وہ کارخانہ دار اپنے مال کو کم قیمت پر فروخت کرے ملک فرانس میں ارزاني اجرت کے باعث سے جو هر محنت کے کام میں واقع هوتي هی بڑي شرح سے منافع هاتھہ آتا هے (سوال) انگلستان اور فرانس کي اجرتوں کے مقابلہ سے آپ کیا نتیجہ نکالتے هیں (جواب) میرا نتیجہ یہہ هی کہ اگر یہہ بات درست هی کہ بلاد انگلستان میں ملک فرانس کي نسبت اجرت زیادہ هی تو تاثیر اُسکي صرف اس قدر هوگي کہ انگلستاني سرمایوں کے منافع فرانسیسي سرمایوں کے منافع سے تھوڑے هونگے مگر دونوں جگہہ کي جنسوں کي قیمتوں پر کچھہ تاثیر اُسکي نهوگي (سوال) جب کہ آپ یہہ فرماتے هیں کہ اجرت کے سبب سے جنسوں کي قیمتوں میں کمي بیشي نهیں آتي تو پھر وہ کیا چیز هی جسکے باعث سے قیمتوں میں کمي بیشي آجاتي هی (جواب) وہ شے مقدار محنت کي کمي بیشي هی جو کسي جنس کي تحصیل کے واسطے صرف کیجاتي هی (سوال) جب کہ فرض کیا جاوے کہ انگلستان سے فرانس میں کلیں بھیجي جاویں تو باوجود اِسکے بھي آپ کي یہہ راے هی کہ انگریزوں کو

وهي فائدے هاتهه آويں جو في الحال حاصل هوتے هيں (جواب) هاں وهي فائدے حاصل رهيں گي اس ليئے كه كلوں كے جانے سے انگلستان كي اجرتيں كم نهوں گي اور فرانس كي اجرتيں زيادہ نهوجاويں گي اور نظر بريں همكو وهي فائدے حاصل رهيں گے جو آج كل همكو حاصل هيں (سوال) كميٹي سے آپ بيان كريں كه كس وجهه سے آپ كي يهه رائے متقرر هوئي كه جب فرانسيسي كارخانه دار كو انگريزي كارخانه دار كي نسبت بهت منافع حاصل هوتے هيں تو فرانسيسي كارخانه دار انگريزي كارخانه دار كي نسبت مال اپنا كم قيمت پر كيوں فروخت نكريگا (جواب) وجهه اُسكي يهه هى كه اگر وہ شخص انگريزوں كي نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت كرے تو صرف اسطرح يهه بات قبول كرسكتا هى كه جس طرح اور فرانسيسي سرمايه والے اپنے سرمايوں پر فائدہ اوٹهاتے هيں وہ شخص كارخانه دار اُنكي نسبت اپنے سرمايه پر كم فائدہ لينے پر راضي هووے يهه بات سمجهه سے خارج هى كه عام فهم آدمي اس قاعدہ پر عمل كرے كه وہ اپنے بهائي بندوں كي نسبت كم نرخ پر فروخت كرے (سوال) كيا آپكے بيان سے كميٹي يهه بات سمجهے كه فرانسيسي كارخانه دار اگرچه انگريزي كارخانه دار كي نسبت اپنے مزدوروں كو آدهي اجرت ديتا هى مگر جو كه وہ اجرت فرانسيسي اور كارخانه داروں كي اجرت كي برابر هى جس سے منافع اُسكا عام فرانسيسي كارخانه داروں كے فائدوں كي برابر هے تو اُس سبب سے وہ كارخانه دار اسبات پر راضي نهوگا كه انگريزي سوداگروں سے مال اپنا ارزاں فروخت كرنے سے اپنے منافع كي شرح فرانس كے اوسط منافع كي شرح سے كم كرے (جواب) ميري غرض ٹهيك ٹهيك يهي هى اور حقيقت يهه هى كه اسميں كچهه شك شبهه نهيں اور كسي طرح كا فرق و تفاوت نهيں غرض كه فرانسيسي كارخانه دار انگريزي كارخانه دار كي نسبت اسباب اپنا جب تك سستا نه بيچے گا كه وہ باقي فرانسيسي كارخانه داروں سے كم منافع لينا قبول نكرے اور يهه بات اُن حالات سے ثابت كرسكتا هوں جو انگلستان ميں روز روز واقع هوتے هيں اسليئے كه كسي زرخيز زمين كا كوئي مالك ايسا نه پاؤگے كه وہ اپني پيداوار كو فروخت كرڈالنے كے ليئے متام مارك لين ميں اُس كو اُس نرخ رايج سے كم پر فروخت كرے جس نرخ

مروج سے تمام انگلستان میں ناکارہ سے ناکارہ زمین کا کاشتکار یا مالک فروخت کرتا هی (سوال) اگر فرانسیسي کارخانه دار اسباب اپنا کم قیمت پر فروخت کرے تو انگریزوں کي نسبت مال اُسکا کیا زیادہ فروخت نہوگا (جواب) هاں یہه امر تسلیم کیا که مال اُسکا بہت سا فروخت هووے مگر جسقدر زیادہ فروخت هوگا اُسیقدر نقصان زیادہ هوگا انتہی *

واضح هو که نقل اس عبارت کي همنے اس نظر سے نہیں کي که مکلک صاحب کي راے ظاهر هووے بلکه اس نظر سے کي هی که کمیٹي کي راے واضح هو جاوے مکلک صاحب کي مراد اصلي گراں ارزاں اُجرت سے کمي بیشي اُجرت کي نہیں بلکه مراد اُنکي اُس سے مناسبت کي کمي بیشي هی چنانچه ثبوت اس بات کا اُن کي گواهي کے ملاحظه سے واضح هوا هوگا مگر معلوم ایسا هوتا هی که کمیٹي نے یہه سمجھا که مراد اُنکي کمي بیشي اُجرت کي هی *

براڈورے صاحب نے پہلے بیان کیا که ملک فرانس میں روزمرہ کي اُجرت اُس اُجرت کے نصف کے قریب هی جو اُنگلستان میں مزدوروں کو دیجاتي هی چنانچه براڈورے صاحب سے کمیٹي نے پوچھا (سوال) که آپ نے کس وجهه سے یہه تصور کیا که ارزاني اجرت کے سبب سے فرانسیسي کارخانهداروں کو انگریزي کارخانهداروں کي نسبت بڑا فائدہ هوتا هی (جواب) میري سمجھه میں یہه بات آتي هی که جب فرانسیسي کارخانهدار کاتنے والے کو في پونڈ روئي کي کتائي پر دو آنه اور انگریزي کارخانهدار اُسکو چار آنه مزدوري دیتے هیں تو یہه امر بخوبي ظاهر هی که دو آنه في پونڈ کا فائدہ فرانسیسوں کو هوتا هی (سوال) کیا آپکي یہه مراد هی که فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریز لوگوں کي نسبت اسباب اپنا ارزان فروخت کرینگے (جواب) هاں في پونڈ دو آنه ارزاں فروخت کرسکتے هیں (سوال) کیا مراد آپکي یہه هی که اجرت کي شرح کي مناسبت سے مول اُسي شی کا جسپر وہ اجرت خرچ هوتي هی گراں یا ارزاں هوگا (جواب) هاں میں یہي سمجھتا هوں که لاگت کي مناسبت سے اُس شی کي قیمت کم و بیش هوگي چنانچه اگر لاگت زیادہ هوگي تو گراں بیچینگے اور اگر لاگت کم هوگي تو ارزاں فروخت کرینگے (سوال) جس تقریر کي رو سے آپ یہه

تصور فرماتے هیں کہ ارزاني اجرت سے اُنکو فائدہ هوگا کیا حاصل اُسکا یهي هے کہ ارزاني اجرت کے باعث سے وہ لوگ اپني جنس کو اُس حال کي نسبت ارزاں بیچینگے کہ وہ گراں اجرت دینے پر فروخت کرتے (جواب) هاں اصل یہہ هی کہ لاگت میں محنت مقدم جزو هوتا هی (سوال) کیا آپ یہہ سمجھے هیں کہ اگر زیادہ لاگت کي مناسبت پر قیمت نہبڑھے تو بیچنے والے کا نقصان هوتا هی (جواب) هاں میں یهي سمجھتا هوں (سوال) اگر قیمت زیادہ نهوگي تو کیا مالک کا منافع کم هوجاویگا (جواب) وہ ضرور کم هو جاوے گا اور کمي اُسکي مالک کو ضرور فاحش هی (سوال) † کیا فرانسیسي لوگ اُس نقصان کو جو اجرت کي تبدیلي سے هوگا اُٹھا نسکینگے (جواب) اگر نقصان اُٹھانا اُنکو منظور هوگا تو بلاشبہہ وہ نقصان اُٹھا سکینگے (سوال) کیا منافع اسقدر کم نهیں هوسکتا کہ آخرکار یک قلم معدوم هو جاوے (جواب) امکان اس امر کا کمال آساني سے تصور کرتا هوں انتهی *

بلحاظ اسي گواهي کے مکلک صاحب کا اظهار لیا تھا جسکا اغاز اسطرح پر هوا تھا (سوال) جو گواهي کہ اس کمیٹي کے روبرو دي گئي اُسکو آپ نے ملاحظہ کیا یا نهیں (جواب) هاں کچھہ تھوڑا سا اُسکو پڑھا (سوال) آپ نے وہ حصہ پڑھا جسمیں براڈورے صاحب یہہ فرماتے هیں کہ فرانسیسي کارخانہدار ارزاني اجرت کے باعث سے انگریزي کارخانہداروں

---

† یہہ سوال اوپر کے سوالوں کے سلسلہ سے علحدہ معلوم هوتا هی براڈورے صاحب کي معقول اور صاف گواهي کو اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے تو یہہ کها جا سکتا هی کہ وہ هرگز اس عام غلطي میں نهیں پڑے کہ اجرتوں کا گراں هونا ایک ملک کے حق میں نقصان کا باعث هوتا هی کیونکہ اُنهوں نے یہہ بات تسلیم کرکے اپني تقریر شروع کي کہ انگریزي کلوں اور انگریزي مهتمموں کي مدد سے فرانسیسي کاتنے والوں کي محنت ایسي هي بارآور هوسکتي هے جیسیکہ انگریزي کاتنے والوں کي اس صورت میں اگر اُنکي اجرتیں انگریزوں کي اجرتوں سے نصف رهیں تو براڈوری صاحب نے خیال کیا کہ فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار سے کم قیمت پر فروخت کریگا بلحاظ امکان اسباب کے اگرچہ غالباً اسکا هونا دشوار هی براڈوری صاحب کي راے نهایت صحیح اور درست هی لیکن سوالوں کي طرز سے معلوم هوتا هی کہ کمیٹي نے اس راے کو پسند نهیں کیا *

سے فائدہ میں زیادہ رہتے هیں (جواب) هاں مینے اُس حصہ کو پڑھا بعد اُسکے جب اُنسے یہہ سوال کیا گیا کہ جو اثر اجرت کي شرح کي کمي بیشي کا جنسوں کي قیمت پر هوتا هی اُسپر بهي آپ نے توجہہ فرمائي تو وہ جواب اُنهوں نے عنایت کیا جو اُنکي گواهي مذکورہ بالا میں مذکور هوا *

واضح هو کہ بعد اس چهان بین کے اگر کمیٹي نے مکلک صاحب کي مراد ارزاني اور گراني اجرت سے تعداد کي قلت و کثرت نسمجهے بلکہ قیمت میں زیادہ یا کم اُسکي مناسبت تصور کي تو اُنکي اور براڈورے صاحب کي گواهي میں کوئي بات نهیں کہ اُسکے ذریعہ سے مطابقت اُنکي تصور کیجاوے *

مگر اصل یہہ هی کہ یہہ تمام انتشار اسباب سے پیدا هوا کہ گراں اور ارزاں اجرت کے دو معني مراد لیئے گئے جیسے کہ اوپر مذکور هوئے اگر رکارڈو صاحب لفظ گراں اور ارزاں کو زیادہ اور کم مناسبت میں مستعمل نکرتے تو یہہ پریشاني پیدا نهوتي *

هاں یہہ دو معني گراں اور ارزاں اجرت کے یعني ایک یہہ معنے جو روپئے کي نسبت سے لیئے جاتے هیں اور دوسرے وہ جو اُس جنس کي مناسبت سے اعتبار کیئے جاتے هیں جو مزدور کو اجرت کي حیثیت سے دیجاتي هی نهایت عمدہ هیں اور اُنمیں کسیطرح کي دقت نهیں مگر شرط اُسکي یہہ هی کہ هم ایک هي وقت اور ایک هي مقام کي اجرت کي شرح پر لحاظ کریں اس لیئے کہ اس صورت میں دونوں سے ایک هي بات مراد هوتي هی چنانچہ جب مزدور ایک وقت اور ایک مقام میں بهت سي اجرت پاتا هی تو یہہ امر ضرور هی کہ وہ بهت سي جنس اُس سے حاصل کرے مگر جب مختلف مقاموں یا مختلف زمانوں کا اعتبار کریں تو گراں اور ارزاں اجرت سے مختلف مختلف معني مستفاد هوتے هیں اسلیئے کہ اُس حالت میں اُن لفظوں سے زیادہ یا کم روپیہ یا زیادہ یا کم جنس سمجهتے هیں اُن اختلافوں سے جو مختلف زمانوں میں زر اجرت کي تعداد میں واقع هوئے کوئي بات علاوہ اس بات کے معلوم نهیں هوتي کہ اُن وقتوں میں سونے چاندي کي کثرت تهي یا قلت تهي اور یہہ ایسي باتیں هیں کہ بهتسي کار آمدني نهوں هاں ایک زمانہ

میں مختلف مقاموں کے زر اجرت کي تعداد کے اختلافوں کا علم اسلیئے زیادہ مفید هوتا هی که اُن اختلافوں کي معلومیت سے مختلف ملکوں کي محنتوں کي مختلف مالیت جو دنیا کے عام بازاروں میں معمول و رائج هوتي هیں بخوبي دریافت هو جاتي هیں مگر باوجود اسکے ایسے اختلافوں کے معلوم هونے سے بهي ایسے مراتب حاصل نهیں هوتے جنکي رو سے کسي ملک کے محنتي لوگوں کي مستقل حالت دریافت هوسکے اور اُن اختلافوں سے وہ ادهوري باتیں حاصل هوتي هیں جنکے ذریعه سے دو ملکوں کے محنتي لوگوں کي حالت کا مقابله بخوبي نهیں هوسکتا جن باتوں کے ذریعه سے کسي وقت اور مقام کے محنتیوں کي حالت اصلي یا اُنکي باهم نسبت رکهنے والي حالت مختلف زمانوں یامختلف مکانوں کي تهیک تهیک دریافت کرسکتے هیں وہ باتیں صرف اُس قدر اور اُس قسم کي جنسیں هیں جو محنتیوں کو بوجهه اجرت ملتي هیں یا اُس قدر اور اُس قسم کي جنسیں جو اُس روپیه سے خرید هوسکتے هوں جو روپیه اُنکو اجرت میں ملے اور جو که تقریر آینده کا متدم مقصود محنتي کي اصلي یا اضافي حالت کا دریافت کرنا هی تو اس لیئے لفظ اجرت کے استعمال سے روپیه مراد نهوگا بلکه وہ جنسیں مراد هونگي جو محنتي کو حاصل هوتي هیں اور جسقدر که اُن جنسوں کي مقدار میں کمي یا بیشي یا اُنکي قسموں میں ترقي و تنزل هوگا اُس سے صاف اجرت کي کمي بیشي سمجهي جاویگي *

یهه بات واضح هی که محنتي کي حالت اُس روپیه پر منحصر نهیں هوتي جو اُسکو کسي وقت میں حاصل هوتا هی بلکه اُس آمدني کي اوسط تعداد پر موقوف هوتي هی جو اُسکو ایک معین عرصه میں مثل هفته یا ماہ یا سال کي هاتهه آتي هی اور جسقدر زیادہ مدت لیکر حساب کیا جاوے اُسقدر تخمینه زیادہ صحیح اور درست هوتا هی اور اُسمیں کچهه شک شبهه نهیں که به نسبت روز مرہ کي اُجرتوں کے هفتهوار اُجرتیں اور ماهواري اُجرتوں کي نسبت سالانه اُجرتیں زیادہ تر مساوي هوتي هیں اگر هم وہ تعداد معلوم کرسکیں جو کسي شخص کو پانچ یا دس یا بیس برس میں حاصل هووے تو اس امر کي نسبت که اُسکي ایک سال کي اُجرت پر التفات اپنا منحصر کریں محنتي کي

حالت بہت زیادہ صحیح معلوم کرسکینگے مگر بڑے دراز عرصوں کي اُجرتوں کے دریافت کرنے میں یہاں تک دقت پیش آتي هی که صرف ایک برس کي اُجرت کي چھان بین هو جاني نہایت غنیمت هوتي هی چنانچه ایک برس کے عرصه میں وہ اُجرتیں آجاتي هیں جو اکثر ولایتوں میں گرمي اور سردي میں مختلف هوتي هیں اور برس میں وہ زمانه بهي داخل گنا جاتا هی جسمیں بڑے پایه کي نباتي پیداواریں معتدل ملکوں میں پک جاتي هیں اور اسي سبب سے علماء اِنتظام نے برس دن کو وہ اوسط زمانه قرار دیا جسکے واسطے سرمایه پیشگي لگایا جاتا هی *

همکو یهه بات بیان کرني چاهیئے که اهل و عیال رکھنے والے محنتي کي اُجرت میں اُسکي جورو اور نابالغ بچوں کي محنتوں کو بهي هم داخل سمجھتے هیں کیونکه اگر وہ محنتیں اُسکي محنت میں داخل نکیجاویں تو مختلف ملکوں یا مختلف پیشوں کے محنتیوں کے اضافي حالات کا تخمینه ٹھیک ٹھاک نهوگا اُن کاموں میں جو سختي موسم کے سبب سے مکانوں کے اندر کیئے جاتے هیں اور اُس کل کے ذریعه سے جو قوت بهم پہنچاتي هی اور صرف کارروائي کے طریق پر چلنے میں آدمي کے اعانت کي محتاج هوتي هی ایک عورت یا نابالغ لڑکي کي محنت جوان آدمي کي محنت کي برابر هوتي هی چنانچه چوده برس کي لڑکي کپڑہ بننے کي کل کا اِنتظام اسي طرح کرسکتي هی جیسیکه باپ اُسکا کرسکتا هی مگر جس اوکھے کام میں گرمي سردي اُٹھانے یا نہایت زور کرنے کا کام پڑتا هی تو جورو لڑکیوں بلکه لڑکوں سے بهي انصرام اُسکا جب تک که وہ ایسي عمر کو پہنچیں که وہ باپ کو چھوڑ کر علاحده هوجاویں پورا نہیں هوسکتا مینچسٹر کے جولاهوں اور کاتنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں خود اُن کي کمائیوں سے زیاده یا اُنکي برابر هوتي هیں اور هالي کمیروں یا بڑهئي اور کوئیله کھودنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں اکثر خفیف هوتي هیں چنانچه جولاهے اور کاتنے والے في هفته ساڑے ساتهه روپیه اور معه اپنے جورو بچوں کے في هفته بیس روپیه کماتے هیں اور کمیرے اور بڑهئي وغیره بهي في هفته ساڑے ساتهه روپئے اور معه اپنے جورو بچوں کے کل ساڑے آٹهه یا نو روپیه کماتے هیں *

مگر باوصف اسکے یہہ بات بھي تسليم کرني چاهيئے که کاريگر اس پورے روپيه سے جو مملوک اُسکا معلوم هوتا هی پورا پورا فائده اِسليئے اُٹھا نهيں سکتا که جب گھر والے اُسکے گھر بار کا کام کاج نهيں کر سکتے تو کام نا کام اُس روپئے کا ايک حصه ايسي چيزوں کي خريد ميں صرف هوگا جو خود گھر ميں طيار هوسکتيں تهيں اگر جورو اُسکي محنت کے ليئے نه جاتي علاوه اُسکے بچوں کے حق ميں زياده برائي هوتي هی اِسليئے که چھوٹے بچے ماں کے التفات و توجهه سے محروم رهتے هيں اور نهايت تکليف پاتے هيں اور بڑے بچے قيد و محنت کی رنج و تعب سے لڑکوں کے کھيل کود سے محروم اور مذهبي اور اخلاقي اور عقلي معلموں کي کمي سے جو نهايت ضروري و لابدي هيں ناقص اور ادهوره ره جاتے هيں اور اُنهيں برائيوں کي اصلاح کے واسطے ايسے مدرسه مقرر هوئے جو † يکشنبه کے مدرسوں کے نام سے مشهور هيں اور ايسے قاعدے تجويز هوئے جنميں بچوں کي محنت کے ليئے گھنٹے ٹهرائے گئے مگر جب کبھي جورو بچوں کي محنتيں فروخت کيجاوينگي تو کسي نه کسي قدر وه برائياں موجود هوں گي اگرچه وه تمام برائياں علم اُنتظام سے علاقه نهيں رکھتيں مگر ايسي باتوں کي جانچ تول ميں جو محنتيوں کي بھلائي سے تعلق رکھتي هيں اُنسے کوتاهي کرني مناسب نهيں *

اجرت کي تعداد اور محنت کي قيمت کے فرق کا بيان

اسباب اجرت کے بيان سے پهلے وه پچھلے بات جسپر پڑهنے والوں کا التفات چاهتے هيں وه فرق و تفاوت هی جو تعداد اجرت اور محنت کي قيمت ميں پايا جاتا هی يعني وه تفاوت جو ايک معين عرصه کي

† اِنگلستان ميں محنتيوں کے بال بچوں کي تعليم کے واسطے جو اپنے ماں باپ کے ساتهه محنت کرتے هيں ايسے مدرسه مقرر هوئے هيں که اُنميں صرف اِتوار کے دن پڑهايا جاتا هی غرض اِس سے يهه هی که غريبوں کے بچے اور دنوں ميں جب کارخانه کھلے هوں مزدوري کريں اور اِتوار کے دن که سارے کارخانه بند هوتے هيں کچھه پڑهيں لکھيں

مزدوري اور اُس قيمت کے درميان ميں واقع هے جو کسي کام کي مقدار معين پوري کرنے کے ليئے ادا کيجاتي هي *

اگر صرف مرد محنتي هوتے اور هرمرد برابر محنت کرتا اور برس دن ميں هميشه يکساں محنت اُٹھاتا تو يهه دونوں باتيں يعني تعداد اجرت اور قيمت اجرت برابر هوتيں جيسے که اگر هر آدمي هر سال ميں تين سو دن اور هر روز دس گھنٹے کام کرتا تو هر آدمي کي سالانه اجرت کا تين هزاروان حصه ايک گھنٹے کي محنت کي قيمت هوتا مگر منجمله ان باتوں کے کوئي بات درست نهيں چنانچه ايک گھنٹے کي سالانه اجرت ميں جيسے که اوپر مذکور هوا اکثر جورو بچوں کي محنتوں کا ثمره بھي داخل هوتا هي اور ايسي چيزيں بهت کم هيں جو آپسميں اسقدر غير برابر هوں جسقدر که هر برس ميں کام کرنے کے دنوں کي تعداد يا دنوں ميں محنت کے گھنٹوں کي تعداد يا اُن گھنٹوں ميں محنت کي مقدار غير مطابق هوتي هي *

اُن ملکوں ميں جهاں پروٹسٹنٹ مذهب والے عيسائي بستے هيں سال ميں تعطيل کے دن جو مقرر هيں وه پچاس ساٹھه کے بيچ بيچ هيں اور اکثر کيتھلک مذهب والے عيسائيوں کے ملکوں ميں وه دن تعطيل کے سو سے زياده هوتے هيں اور سنا هي که هندوؤں ميں تعطيل آدھي سال کے قريب هوتي هي ليکن يهه تعطيل بعض بعض لوگوں کے ساتھه مخصوص هي اسليئے که ملاحوں اور سپاهيوں اور خدمتگاروں کي محنتوں کے ليئے کوئي دن تعطيل کا مقرر نهيں هوتا *

علاوه اُسکے زمين کے شمالي اور جنوبي خطوط عرض ميں گھر سے باهر محنت کرنيکے گھنٹے سورج کے قيام تک مقرر هوتے هيں اور تمام ولايتوں ميں موسم کے لحاظ پر محنت محصور هوتي هي اور جب که مزدور آدمي مکان کے اندر کام کرتا هي تو سال بھر ميں روزمره کي محنت کے گھنٹے برابر هوسکتے هيں اور بلالحاظ قدرتي سببوں کے روز کي محنت کے گھنٹے مختلف ملکوں ميں اور ايک هي ملک کے مختلف کاموں ميں مختلف هوتے هيں چنانچه روز مره محنت کے گھنٹے فرانس ميں انگلستان کي نسبت زياده اور انگلستان ميں هندوستان کي نسبت زياده هيں اور مقام مينچسٹر ميں هميشه باره گھنٹے اور برمنگھيم ميں

کل دس گھنتے کام کرتے هیں اور لندن کا دوکاندار آتھہ نو گھنتے سے زیادہ کام نہیں کرتا *

اور مختلف محنتیوں کے ایک معین عرصہ کي محنتوں میں اس سے زیادہ اختلاف پایا جاتا هی اور وہ محنتیں مقابلہ کے قابل نہیں هوتیں چنانچہ جو محنتیں کہ درزي اور کہاں کا کہود نے والا یا ایک دوکاندار اور لوهے کا ڈهالنے والا کرتا هی اُنکا کوئي عام اندازہ نہیں هوسکتا اور جو محنت کہ ایک قسم کي هوتي هی وہ مقدار اور بارآوري میں اکثر اوقات مختلف هوسکتي هی چنانچہ منجملہ اُن گواهوں کے جنکے اظہار اُس کمیتي نے قلمبند کیئے تھے جو سنہ ۱۸۲۴ ع میں پارلیمنت نے کاریگروں اور کلوں کي تحقیق کے لیئے مقرر کي تھي بہت سے ایسے انگریزي کاریگر تھے کہ اُنھوں نے ملک فرانس میں محنت کي تھي اور وہ گواہ انگریزي محنتي کے مقابلہ میں فرانسیسي محنتي کو نہایت کاهل اور ناکارہ بتاتے هیں چنانچہ منجملہ اُن گواهوں کے ایک آدم ینگ صاحب نے ملک فرانس کے شہر ایلسس میں بہت بڑے کارخانہ میں دوبرس تک کام کیا اور جب کہ کمیتي نے اُنسے پوچھا (سوال) فرانس کے کاتنے والوں کو ایسا جفاکش پایا جیسے کہ انگلستان کے کاتنے والے هیں (جواب) انگلستاني کاتنے والا فرانسیسي کاتنے والے کي نسبت دوگنا کام کرتا هی چنانچہ فرانسیسي کاتنے والے چار بجے رات سے اُتھتے هیں اور رات کو دس بجے تک کام کرتے هیں اور همارے کاتنے والے چھہ گھنتوں میں اتنا کام کرسکتے هیں کہ وہ دس گھنتوں میں اُسکو پورا کرتے هیں (سوال) تمہارے تحت میں کسي فرانسیسي نے کام کیا یا نہیں (جواب) آتھہ فراسیسوں نے في یوم † دو فرانک پر همارے تلے کام کیا (سوال) تمکو کیا یومیہ ملتا تھا (جواب) بارہ فرانک ملتے تھے (سوال) اگر فرض کیا جاوے کہ تمہارے تلے آتھہ انگریز اُون وغیرہ کے صاف کرنے والے کام کرتے تو تم کسقدر کام کرتے (جواب) ایک انگریزي آدمي کي امداد و اعانت سے میں اُسقدر کام کرتا جسقدر آتھہ فرانسیسوں کي مدد رسائي سے کرتا تھا بلکہ زیادہ کرتا اور حقیقت یہہ هی کہ جو

---

† فرانک ایک فرانسیسي سکہ چاندي کا هے جو برابر چھہ آنہ آتھہ پائي کے هوتا هی *

فرانسیسي کام کرتے هیں وہ کام نہیں کہلاتا بلکہ وہ کام کو دیکھتے هیں اور یہہ بات چاهتے هیں کہ وہ کام آپ سے پورا هوجاوے (سوال) یارن کپڑے کو فرانسیسي لوگ انگریزوں کي نسبت زیادہ لاگت سے بناتے هیں (جواب) هاں زیادہ لاگت سے طیار کرتے هیں اگرچہ مزدور اُنکو انگلستان کي نسبت تہوڑي اُجرت پر بہم پہونچتے هیں انتہی *

اِڈون روز صاحب کي مفصلہ ذیل گواهي جو سنہ ۱۸۳۳ ع میں کارخانوں کي تحقیقات پر ادا کي گئي زیادہ زمانہ حال کي گواهي هی اور گواہ کي تجربہ کاري کے باعث سے اُسکے عمدہ هونے میں کوئي شک شبہہ نہیں (سوال) جو کچھہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اُسکي روسے پوچھا جاتا هی کہ فرانس کي نسبت انگلستان میں اجرت کم هی یا زیادہ (جواب) اگر میں کسي کارخانہ کي دوکان انگلستان میں کروں تو مجکو یہہ امر دیکھنا هوگا کہ کارخانہ کے کاریگروں کو اُس کام کے لیئے جسکو وہ طیار کرتے هیں کسقدر دینا مناسب هی اور اگر وهي دوکان فرانس میں کروں تو اُسیقدر کام کي طیاري میں دوگنے آدمي رکھنے پڑینگے هاں یہہ بات صحیح هے کہ وهاں في آدمي کي اجرت کم هی مگر میں نے بچشم خود مشاهدہ کیا کہ جو ایک کام انگلستان میں طیار کیا جاتا هے اُسي کام کے واسطے ملک فرانس میں کاریگروں کے لیئے دوگني بڑي عمارت اور دوگنے منشي محاسب اور دوگنے سربراہکار اور دوگنے آلات درکار هوتے هیں اور اسي سبب سے کارخانہدار کو لازم هوتا هی کہ تمام خرچوں پر دوچند سود لگاوے اور وهاں کے کاریگر یہاں کے کاریگروں کي نسبت کام کے زور سے پریشان رهتے هیں غرض کہ مجکو بخوبي دریافت هی کہ جسقدر کام کے واسطے یہاں آدمي چاهیئیں وهاں اُسیقدر کام کے لیئے دوچند آدمي درکار هوتے هیں مگر روپئے کے حساب سے اجرتیں اُنکي کم هوتي هیں (سوال) کیا آپ اُنکي اجرتوں کو یہانکي اجرتوں سے حقیقت میں زیادہ سمجھتے هیں (جواب) هاں ایساهي سمجھتا هوں اسلیئے کہ جسقدر وہ کام کرتے هیں اُسکي مناسبت سے بڑي اجرت پاتے هیں اور اُس قدر اجرت اُسیقدر کام کي یہاں نہیں ملتي (سوال) فرانسیسي کاریگروں کو کاریگري کي حیثیت سے آپ کیا سمجھتے هیں (جواب) یہہ بات میرے تصور میں منقوش نہیں کہ وہ لوگ اپنے کام میں

ایسے مستقل هیں جیسے کہ انگریز لوگ مستقل هیں چنانچہ اکثر اوقات اُنکو ایک کام کو کرتے دیکھا اگر وہ کام پہلے وار اُنکي مرضي موافق نهو تو وہ خایف هو جاتے هیں اور کندھے هلاتے رہ جاتے هیں اور لاچار اُس کام کو چھوڑ بیتھتے هیں بخلاف انگریزي کاریگروں کے کہ وہ آزمائے چلے جاتے هیں اور جسقدر جلد کہ فرانسیسي لوگ اُس اوکھے کام سے پہلوتهي کرتے هیں اُسقدر انگریزي کاریگر کنارہکش نہیں هوتے بڑهئي کي اجرت وهاں پینتیس || سئو سے چالیس سئو تک هي اور باوصف اُسکے کام اُسکا انگریزي بڑهئي کے مقابلہ میں ناقص و ناکارہ هوتا هي اور سنگتراش کي مزدوري تین فرانک سے چار فرانک تک مقرر هي جیسے کہ انگریزي سنگتراش عمدہ عمدہ بنیادیں ڈالتے هیں وہ ایسا کام بہت کم کرتے هیں اور وقت کي یہہ صورت هي کہ دو انگریزي سنگتراش ایک وقت معین میں تین فرانسیسي سنگتراشوں سے زیادہ کام کرتے هیں (سوال) کسي ایسي محنت کا حال آپ کو دریافت هے جو انگلستان کي نسبت ملک فرانس میں کم لاگت کو هاتھہ آتي هي مگر شرط یہہ هے کہ قسم اور وصف کا بهي لحاظ رهي (جواب) مجکو کوئي محنت ایسي معلوم نہیں اور اگر هو تو شاید درزي اور موچي کي محنت هو مگر مجکو یقین اُن کا اس لیئے نہیں کہ فرانس میں انگلستان کي نسبت لباس گراں آتا هي مگر جوتیاں سستي هیں اور شاید وجهہ اُسکي یہہ هي کہ چمڑا وهاں محصولي نہیں انتہی *

بلکہ ایک هي ملک اور ایک هي قسم کے کاموں میں ایسي هي بےاعتدالیاں ظہور میں آتي هیں چنانچہ هر کوئي جانتا هي کہ محنتي جسقدر محنت کرتا هي کام بتانے والے محنتي کو اُسکي نسبت زیادہ جد و جہد کرني پڑتي هي اور آزاد محنتي محتاج مزدور سے اور محتاج مزدور قیدي سے زیادہ محنت اُتهاتا هي *

پس یہہ بات صاف واضح هي کہ اجرت کي شرح محنت کي قیمت کي نسبت یکساں هونے پر اسلیئے کم مائل هي کہ ایک تو محنت کي قیمت دوسرے خود محنت کي تعداد کي تبدیلیوں سے کمي بیشي واقع هوتي هے *

|| سئو تانبے کا فرانسیسي سکہ هے جو برابر چار پائي کے هوتا هي اور پینتیس سئو کے گیارہ آنہ آتهہ پائي هوتے هیں *

انگلستان میں محنت کي سالانہ اوسط اجرت ایرلینڈ کي اجرت سے تگني هی مگر چوں کہ ملک ایرلینڈ کا مزدور انگلستان کے مزدور کے کام کي تہائي کام کرتا هی تو دونوں ملکوں میں محنت کي قیمت قریب برابر کے هو جاتي هی اگرچہ کام بتانیوالا محنتي مزدور کے نسبت انگلستان میں بہت زیادہ کماتا هی اور اس لیئے کہ اُسکے ملازم رکھنے میں فائدہ مقصود هی تو اُسکي محنت کي قیمت گراں نہیں هوتي هاں یہہ خیال هوسکتا هی کہ محنت کي قیمت هر جگہہ اور هر وقت میں برابر هوتي هی اور بشرطیکہ کوئي مانع مزاحم نہو اور تمام آدمي اپنے اپنے فائدوں کو بخوبي سمجھیں اور اُن فائدوں کي پیروي کریں اور ایک جگہہ سے دوسري جگہہ تک اور ایک کام سے دوسرے کام میں محنت و سرمایہ کي لوت پوت کرنے میں مشکلیں پیش نہ آویں تو ایک وقت واحد میں محنت کي قیمت هر جگہہ برابر هوگي مگر ان مشکلوں کے باعث ایک هي وقت اور ایک هي مقام میں محنت کي قیمت بدل جاتي هی اور اجرت کي تعداد اور محنت کي قیمت غرضکہ دونوں میں مختلف وقتوں اور مختلف مقاموں میں انہیں سببوں کي بدولت تبدیلیاں واقع نہیں هوتیں بلکہ اور سببوں کي جہت سے بهي واقع هوتي هیں جن پر کسي جگہہ اس کتاب میں بحث کیجاویگي *

ان تبدیلیوں کا محنتي اور محنتي کے رکھنے والوں پر بہت مختلف اثر هوتا هی چنانچہ نوکر رکھنے والا محنت کي قیمت کو گھتاے رکھنا چاهتا هی مگر جبکہ محنت کي قیمت برابر رهتي هی اورایک معین لاگت سے ایک کام کي معین مقدار حاصل کرتا هی تو اُسکي حالت نہیں بدلتي مثلاً اگر کوئي کاشتکار ایک کھیت کي کمائي کھودائي ایک سو بیس روپئے سے کرا سکے تو اُسکے نزدیک اسبات میں کچھہ فرق نہوگا خواہ وہ اُس روپئے کو تین قوي مزدوروں کو حوالہ کرے یا چار معمولي مزدوروں کو دے اگرچہ تین آدمي چار آدمیوں کي نسبت زیادہ اُجرت پاوینگے مگر اُنکي نسبت سے کام بهي زیادہ کرینگے اِسلیئے اُنکي محنت ایسي ارزاں هوگي جیسیکہ چار آدمیوں کي محنت ارزاں هوتي هی اور اگر یہہ تین آدمي پینتیس روپئے في آدمي کے حساب لینا اُسوقت قبول کریں کہ وہ چار آدمي في آدمي تیس روپئے کے حساب سے مقرر هوویں تو اس صورت

میں اگرچہ تین آدمیوں کي اُجرتیں زیادہ ہونگي مگر جو کام وہ کرینگے قیمت میں سستا ہوگا *

یہہ بات درست ہی کہ جن سببوں کي بدولت اُجرت کي تعداد بڑہ جاتي ہی وہي اسباب منافعوں کو بہي ترقي دیتے ہیں چنانچہ اگر زیادہ محنت سے ایک آدمي دو آدمیوں کا کام کرے تو اُجرت کي تعداد اور منافعوں کي شرح دونوں ترقي پاوینگے مگر منافعوں کي شرح کچھہ اُجرت کي ترقي کے باعث سے ترقي نہ پکڑیگي بلکہ باعث اُسکا یہہ ہوگا کہ محنت زاید کي مقدار حصول کي قیمت کم ہو گئي یا یہہ کہیں کہ زیادتي محنت کے باعث سے وہ عرصہ کم ہو گیا جسکے واسطے اُس قیمت کا پیشگي دینا ضرور ہوتا تہا یا وہ پہلي محنت زیادہ بارآور ہو گئي جسکي مثالیں اڈون روز صاحب نے بیان فرمائیں برخلاف اُسکے مزدور آدمي اُجرت کي تعداد سے غرضمند ہوتا ہے چنانچہ جب مزدور کي مزدوري مقرر ہوتي ہی تو بلا شبہہ مقصود اُسکا یہہ ہوتا ہی کہ اُسکي محنت کي قیمت زیادہ ہووے اِسلیلے کہ اُسکے کام کي قیمت کي ترقي پر مقدار اُس محنت کي محصور ہی جو اُس سے لیجاتي ہی لیکن اگر اُسکی اُجرت کي تعداد تہوڑي ہووے تو وہ مزدور اُسکي مناسبت سے غریب محتاج ہوگا اور اگر زیادہ ہووے تو بقدر اُسکے دولتمند ہوگا گو اُسکي محنتوں کا معاوضہ کچھہ ہي ہووے پہلي صورت یعني قلت اُجرت کي تقدیر پر اُسکو فرصت ہاتھہ آویگي مگر مفلسي بہي ہوگي اور دوسري صورت میں محنت زیادہ رہیگي مگر دولت کي افراط ہوگي اور بیان مذکور سے یہہ غرض نہیں کہ آسایش کے مقدمہ میں سخت اور متواتر محنتوں کي برائیوں اور کسیقدر فرصت کے فائدوں پر نظر نکیجاوے مگر جیسیکہ اِسبات کے شروع میں بیان کر چکے کہ علم اِنتظام کو اسایش کے مقدمہ سے کچھہ علاقہ نہیں بلکہ تحصیل دولت سے سروکار ہی تو ہم طالب علم کے سمجھنے بوجھنے کے واسطے طرح طرح کے واقعہ بیان کرتے ہیں یہہ کام اپنا نہیں کہ متقننوں کي ہدایت کے واسطے قانون ایجاد کریں واضح ہو کہ اُن عام قانونوں کے بیان سے جنکي رو سے دولت کي تحصیل اور تقسیم عمل میں آئي یہہ کام اپنے ذمہ ہم نہیں لیتے کہ جن ذریعوں سے دولت بڑہ سکتي ہی اُنکي تحصیل و اِجرا کي ہدایت کریں اور لوگوں کو اُنپر آمادہ کریں یا ہم یہہ بہي کہیں

کہ لوگ اُنکو جائز سمجھیں بلکہ ہم یہہ بھي نہیں کہتے کہ دولت کوئي فائدہ
ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ دولت اور آسایش منفک نہیں ہوتي
چنانچہ جب قدرت نے اِنسان پر محنت کي ضرورت کو قائم کیا تو اس
خیال سے کہ آدمي محنت سے نہ بھاگے سستي اور بیکاري میں سراسر
تکلیفیں بھردیں اور اُس محنت کے ساتھہ اُسکے صلہ کي ترغیب کمال
مضبوطي سے قائم کي غریب اور ادھوري اُجرت پانیوالا آیرلینڈ کا محنتي
یا اُس سے بھي زیادہ غریب اور کم محنتي وحشي آدمي جسقدر کہ
سخت کام کرنیوالے انگریزي کاریگر سے آمدني میں کم ہی اُسیقدر آرام
و آسایش میں کمتر ہی انگریز کي محنت بعض وقتوں میں بہتسي
ہو سکتي ہی چنانچہ اُسکي یہہ آرزو کہ اپني حالت کو درست کروں
کبھي کبھي ایسي مشقتوں کي طرف بلا اختیار مائل کرتي ہی کہ اُس سے
بیماري پیدا ہووے اور اُجرت کي ترقي اُس بیماري کا اچھا معاوضہ نہیں
مگر عام و شایع نہونا اِسباب کا انگلستانیوں کے حال کے زمانہ زندگي کو
سابق سے اور نیز اور ملکوں کے لوگوں کے زمانہ حال کي زندگي سے مقابلہ
کرنے پر ثابت کرسکتے ہیں اور یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي ہی کہ
پچاس برسوں گذشتہ کے درمیان میں انگریزوں کي محنت میں بڑي
ترقي ہوئي اور اب وہي لوگ اِس دنیا میں نہایت کڑا کام کرنیوالے ہیں
مگر ان پچاس برسوں میں اُنکي حیات کا اوسط زمانہ ہمیشہ بڑھتا رہا
اور اب بھي بڑھوتري پر معلوم ہوتا ہی اور باوصف اسباب کے کہ اکثر پیشہ
اُنکے نہایت مضر ہیں اور دھویں اور بھاپ کے مارے اور علی الخصوص
خاک سے ہوا ایسي خراب ہو جاتي ہے کہ دھویں اور بھاپ سے بھي زیادہ
مضر پڑتي ہی في ہفتہ اُنہتر گھنٹے کام کرتے ہیں اور ایک گروہ ہونے کي
حیثیت سے اُن ہلکي محنت والے باشندوں کي نسبت جو معتدل ملکوں
میں بستے ہیں زیادہ طول حیات کا مزا اُٹھاتے ہیں *

چنانچہ رکمین صاحب نے انگلستان اور ویلز میں سالانہ موتوں
کي اوسط تعداد اُنںچاس لوگوں میں صرف ایک آدمي کي موت قرار دي
یعني اُنںچاس آدمیوں میں ایک آدمي برس دن میں مرتا ہی اور اُس
تحقیقات کي رو سے جو سنہ ۱۸۳۴ ع میں پرورش غربا کے کمشنروں
کي معرفت بلاد امریکا اور یورپ کے محنتیوں کے حال احوال کي نسبت

عمل میں آئي تھي یہہ امر دریافت ہوا کہ صرف ناروے اور باسس‌پري‌نیز ھي ایسے ملک ھیں کہ اُنمیں لوگ اتنے کم مرتے ھیں جتنے کہ انگلستان میں کم مرتے ھیں چنانچہ ناروے میں منجملہ چون آدمیوں کے اور باسس‌پري‌نیز میں منجملہ پچاس آدمیوں کے کل ایک آدمي مرتا ھی باقي تمام اُن ملکوں کے نقشے سے جنھوں نے اپنے اپنے نقشے روانہ کیئے یہہ امر واضح ہوا کہ وہ لوگ انگریزوں کي نسبت کبھي دوچند اور سوائے سے زیادہ زیادہ مرتے ھیں *

واضح ھو کہ بعد بیان اُس فرق کے جو تعداد اجرت اور محنت کي قیمت میں واقع ھی ھم تمام محنتي کنبوں کے لوگوں کو تعداد اور محنت میں برابر سمجھینگے اور جب کہ یہہ مساوات فرض کیجاریگي تو محنت کي قیمت اور اجرت کي تعداد میں کچھہ فرق باقي نرھیگا اور اگر رھیگا تو صرف اتنا رھیگا کہ محنت کي قیمت سے ھر خاص کام کا معاوضہ اور اجرت کي تعداد سے بہت سے معاوضوں کا مجموعہ جو سال کے اخیر پر اکھٹے ھو جاتے ھیں مراد ھوگا پھر صرف جواب اس سوال کا باقي رھیگا کہ وہ کیا باعث ھیں جنکے سبب سے کسي معین ملک اور کسي معین زمانہ میں اُن جنسوں کي مقدار اور وصف قرار پاتے ھیں جنکو ایک محنتي کنبہ برس دن میں حاصل کرتا ھی *

بیان اُس قریب سبب کا جسکے ذریعہ سے اجرت کي شرح قرار پاتي ھے

واضح ھو کہ شرح اجرت کے تقرر کا قریب سبب صاف یہہ معلوم ھوتا ھے کہ جن جنسوں کو ھر محنتي کنبہ برس دن میں پیدا کرتا ھے اُنکي مقداروں اور وصفوں کا انحصار اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں پر چاھیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُن کے کنبوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر ھوویں اور واضح رھی کہ محنتي کنبوں میں وہ سب لوگ داخل ھیں جو اپني معاش کے واسطے اپني ھي محنت پر بھروسہ رکھتے ھیں یا یوں بیان کریں

که اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں کا حصر اُس روپئے کي کمي و بیشي پر مناسب هی جو مزدوروں کي پرورش کیواسطے بحسب اُنکي تعداد کے مجتمع هووے *

گفتگو اُن سات رایوں پر جو اس مسئله سے مخالف هیں

واضح هو که یهه مسئله اب ایسا واضح هی که اگر علم انتظام کا کوئي نیا علم هوتا توهم اُس کو بلا بحث و تکرار کے راست درست سمجھتے مگر همکو اپني کتاب کے پڑھنے والوں کو اس سے واقف کرنا مناسب هی که یهه مسئله ایسي رایوں کے مخالف هی جنمیں سے بعضي رائیں تو اُن لوگوں کي تعداد کے سبب سے اور بعضي اُن لوگوں کي سند کے لحاظ سے جو اُن رائیوں کي حمایت کرتے هیں همارے التفات کے قابل هیں *

اول همارا مسئله اُس مسئله کے مخالف هی که ایک ملک کے محنتیوں کي تعداد کو جو مناسبت اُس ملک کے سرمایه سے هوتي هی اسپر اجرت کي شرح بالکل منحصر هوتي هی اس لفظ سرمایه کے اسقدر کثرت سے معني لیئے گئے هیں که اُس کثرت کے باعث سے اس مسئله کي اصل مراد بیان کرني مشکل هی لیکن اس اصطلاح کے کوئي معني ایسے همکو معلوم نهیں جس میں بهت سي ایسي چیزیں داخل نهوں جو محنتیوں کے استعمال میں نه آتي هوں اور اگر همارا مسئله صحیح هو تو ایسي چیزوں کي کمي یا بیشي سے اجرت کي شرح پر کوئي اثر نهیں هوسکتا چنانچه اگر کسي ملک میں تمام ملک کا تتي کا شیشه کل کے دن ضایع هوجاوے تو اُس سے صرف اُنهیں لوگوں کو نقصان هوگا جنکے پاس شیشه تها یا جو اُسکي خواهش رکھتے تھے اور مزدور اِن لوگوں میں شامل نهیں هیں اور اگر تمام ملک کے کم قیمت تماکو کا ذخیره آدها گهٹ جاوے تو فوراً اُسکا نتیجه یهه هوگا که اجرت میں کمي هوگي اور یهه کمي کچھه روپیه کے لحاظ سے نهوگي بلکه اُن جنسوں کے اعتبار سے هوگي جو محنتیوں کے خرچ میں آتي هیں هرچند که مزدور کو اجرت بدستور ملیگي مگر تماکو کم ملیگا اور اگر وه تماکو میں کمي نکرے تو اُسکو اپنے خرچ کي اور چیزوں میں پهلے کي نسبت کمي کرني پڑیگي اب اگر اس

ملک میں غیر ملک کا کوئي سوداگر ابریشم اور ریشمین کپڑے اور فیتے اور هیرے کا جهاز بهرکر لاوے تو البته سرمایه اس ملک کا بڑهیگا اور جو لوگ ان چیزوں کا استعمال کرتے هیں اُنکا حظ زیادہ هوگا مگر محنتیوں کا حظ جنکو اُن کا استعمال کرنے والا نه کهنا چاهیئے کچهه نبڑهیگا شاید بطور نتیجه یا کنایه کے کچهه بڑهجاوے یعني اگر اجرت کو ترقي هوگي تو اُسوقت اور اسطرح سے هوگي که ابریشم کا کپڑا طیار کرکے کسي اور ملک کو بهیجا جاوے اور وهاں سے محنتیوں کے خرچ کي جنسیں لائي جاویں یعني اس سے پهلے هرگز نهوگي اجرت کي یهه ترقي اُس سرمایه کي زیادتي سے کچهه نهوگي جو اُس ملک میں ریشم کي صورت میں هوئي تهي بلکه محنتیوں کے خرچ کي جنسوں میں اُس سرمایه کي صورت پلٹنے سے هوگي *

دوسرے وہ مسئله اس مسئله سے مخالف هی که اجرت کي شرح اُس مناسبت پر منحصر هی جو محنتیوں کي تعداد کو اُن لوگوں کي آمدني سے هوتي هی جنمیں سے محنتي بهي هیں همنے جو اوپر آخر مثال هیروں اور فیتوں کي دي هي اُس سے ظاهر هی که هیروں وغیرہ کي نئي آمدني سے اُن لوگوں کي آمدني بڑهجاویگي جو اُنکا استعمال کرتے هیں مگر جو که اجرت اُن چیزوں پر نهیں لگتي اسلیئے اجرت کي حالت کچهه نهیں بدلتي ایسي مثالیں البته بهت سے هیں که لوگوں کے اس قسم کے محاصل بڑهنے سے محنتیوں کي اجرت میں باوجود انکي تعداد نه بڑهنے کے کمي پڑے مثلاً فرض کیا جاوے که آیرلینڈ کي بڑي تجارت انگلستان میں غله کي هی اور هر دو سو ایکڑ زمین پر دس خاندان محنت کرنے میں مصروف رهتے هیں اور وہ نصف قطعه زمیں سے جس محنت سے اپنے خرچ کے واسطے پیداوار حاصل کرتے هیں اُسي محنت کے ساتهه نصف باقي سے لندن کي تجارت کے لیئے غله پیدا کرتے هیں اِن صورتونمیں اگرانگلستان میں بجاے غله کے مویشیوں اور گوشت کي مانگ هو جاوےتو ضرور هی که وہ ایرلینڈ والے اُن زمینوں کو قابل کاشت هونے کے بجاے چرائي کے قابل کردیں اب هر دوسو ایکڑوں کے واسطے دس خاندانوں کے بجاے دو خاندان کافي هونگے ایک تو دونو خاندانوں کے لیئے غله پیدا کریگا اور ایک مویشیوں کو چرائیگا اس سے زمینداروں اور کاشتکاروں کا محاصل

بڑہ جاویگا اب اگر وہ اپني آمدنیوں کو اپنے هي ملک کے کاموںمیں نہ لگاویں اور انگلستاني اسباب خریدیں تو ایرلینڈ کے محنتیوں کي محنت کا بہت سا حصہ بیکار رهجاوے گا اور زمین کے اُس بہت سے حصہ سے جس میں ایرلینڈ کے محنتیوں کے خرچ کي جنسیں پیدا هوتي تهیں انگلستان کے محنتیوں کي پرورش کا سامان بہم پہونچیگا اور ایرلینڈ کے محنتیوں کے خرچ کے روپیہ کا ذخیرہ باوجود ترقي پانے کاشتکاروں اور زمینداروں کے محاصل کے گهٹ جاویگا *

تیسرے وہ همارا مسئلہ اس مشهور راے کے خلاف هی کہ زمیندار اور رهن رکهنے والوں اور زرنقد جمع رکهنے والے مالداروں اور غیر بارآور خرچ کرنیوالوں کا ترک ریاست کرنا ایسے ملک کے محنتیوں کے حق میں جهاں سے خامپیداوار غیر ملکوں میں نہیں جاتي مضر هوتا هی مگر واضح هو کہ ایسي ترک ریاست سے اُس ملک کي اجرت کا گهٹ جانا ممکن هی جهانسے خامپیداوار غیر ملکوں کو جاتي هی چنانچہ اگر ایرلینڈ کا زمیندار اپني جائداد پر رهی تو اُسکو اپنے کار و بار میں ایسی آدمیوں کي خدمتوں کي ضرورت هوتي هی جو اُسي ملک کے رهنے والی هوں یعني باغبان اور قوول اور خدمتگار نوکر رکهیگا اور اگر وہ ایک مکان بناوے تو وہ وهیں کے رهنے والے معمار اور مزدور اور بڑهیوں کو کام پر لگاوے گا یہہ ممکن هے کہ وہ اپنے اثاث‌البیت میں سے کچهہ تهوڑا سا غیر ملک سے بهي منگا لیوے مگر کثرت سے اپنے هي وطن یا اُسکے پاس پڑوس سے خرید کریگا ظاهر هے کہ اُسکي زمین کا ایک حصہ یعني کچهہ لگان ان سب لوگوں کے خور و پوش اور امن و اسایش کے واسطے اور نیز اُن لوگوں کے لیئی جو یہہ سب خوراک اور پوشاک اور امن کے سامان طیار کرتے هیں خرچ هوگا اب اگر وہ زمیندار انگلستان کو چلاجاوے تو اُسکي ان سب حاجتوں کو انگریز انجام دینگے اور وہ زمین اور سرمایہ جو ایرلینڈ کے محنتیوں کي پرورش میں خرچ هوتا تها اُن مویشیوں اور غلہ کے خرید نے میں لگے کا جو انگلستان میں اُسکے محنتیوں کي پرورش کے لیئی آنا چاهیئی پس اُن تمام جنسوں کي مقدار جو ایرلینڈ کے محنتیوں کے خرچ سے مخصوص هونگي گهٹ جاوے گي اور اُن جنسوں کي مقدار جو انگلستان کے محنتیوں کے خرچ سے خصوصیت رکهتي هونگي بڑہ جاویگي جس کا یہہ

نتیجہ ہوگا کہ ایرلینڈ میں اجرت گھٹتے گی اور انگلستان میں بڑھیگی *

یہہ سب باتیں زمیندار کی کل آمدنی سے متعلق نہیں کیونکہ وہ زمیندار ایرلینڈ میں رہنے کی حالت میں غیر ملکوں کے بہت سی جنسیں مثل چاء اور شراب اور شکر اور اور ایسی چیزیں جو ایرلینڈ میں نہیں ہوتیں خرید کرتا ہوگا اور اُنکی قیمت کے عوض میں انگلستان کو غلہ اور مویشی بھیجتا ہوگا علاوہ اِسکے وہ ایرلینڈ میں ہونے کی حالت میں کچھہ حصہ اپنے لگان کا اور بھی ایسے کاموں میں خرچ کرتا ہوگا جنسے وہاں کے محنتیوں کو کچھہ فائدہ نہو مثل ہرنوں کی چراگاہوں اور چمن اور گھوڑوں اور شکاری کتوں کی پرورش میں اب اُسکے چلے جانے کے بعد اُسکی چراگاہ کی زمین پر کاشت کیجاوے گی اور اُس سے غلہ پیدا ہوگا جسمیں سے کچھہ تو محنتیوں کے خرچ میں آویگا اور کچھہ باہر بھیجا جاویگا اور جس حصہ زمین سے اُسکی سواری کے گھوڑے پرورش پاتے تھے اُس سے اُن گھوڑوں کی پرورش ہوگی جو غیر ملکونکو بھیجے جاوینگے اِن تبدیلیوں میں سے پہلی تبدیلی تو بہت بہتر ہوگی اور دوسری میں کچھہ قباحت نہوگی اور یہہ بات بھی بھولنے کے قابل نہیں کہ ایرلینڈ اور انگلستان کی آمد و شد میں سواریوں کی ارزانی کے سبب سے ایرلینڈ کے بہت سے خدمتگار وغیرہ کا اُسکے ہمراہ انگلستان میں چلا آنا ممکن ہی اس صورت میں دونوں ملکوں کی اجرت میں کچھہ فرق نہ آویگا کیونکہ ایرلینڈ میں محنتیوں کی پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ اور محنتیوں کی تعداد برابر کم ہو جاویگی اور انگلستان میں محنتیوں کی پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ اور محنتیوں کی تعداد دونوں برابر بڑہ جاوینگی *

ایرلینڈ کے زمینداروں کے ترک ریاست کے مفروضہ اثروں کو جو محنتیوں پر ہوئے اُن سب بڑی بڑی منہائیوں کے بعد جو ہمنے کیں ہم مکلک صاحب کی راے کے ساتھہ اتفاق کرکے نہایت خفیف اور بے حقیقت نہیں سمجھتے اور اس عام راے میں شریک ہونے سے باز نہیں رہ سکتے کہ ایرلینڈ کے زمینداروں کا ایرلینڈ میں واپس انا اگرچہ انگلستان کے اقبال کو جبکہ ہم اسکی تمام سلطنت کا لحاظ کریں کچھہ ضرر نہیں پہونچاویگا مگر اسمیں کچھہ شک نہیں کہ وہ ایرلینڈ کے حق میں مفید ہوگا گو اُسقدر نہو جیسا کہ مبالغہ کیا جاتا ہی *

اُس کمیٹي کے روبرو جو ایرلینڈ کي حالت پر جمع ہوئے تھے اور اُسنے اپنے چوتھي رپورٹ پارلیمنٹ کے اجلاس سنہ ۱۸۲۵ع میں گذراني مکلک صاحب کا اظہار ہوا تھا تب اُنسے کمیٹي نے یہہ سوال کیا تھا کہ ایرلینڈ سے بہت سي مویشیاں باہر بھیجے جایا کرتے ہیں اور بہت بڑا حصہ لگانکا اسي طرح ادا کیا جاتا ہی تو کیا لگان ادا کرنے کا یہہ طریق غریبوں کي بھلائي کا بہ نسبت اُسکے کم ممد و معاون نہوگا کہ وہ محنت کے کام میں بہت مصروف رہتے (جواب) زمیندار کے وطن میں چلے جانے سے جب تک لگان ادا کرنے کا طریقہ تبدیل نہو کوئي اثر نہیں ہوسکتا (سوال) ایرلینڈ کے زمیندار کے موجود نہونے کي حالت میں جو کسیقدر لگان اُس کے پاس بھیجا جاتا تھا اب اُس حصہ لگان کے ایرلینڈ میں خرچ ہونے سے کیا وہاں کے لوگوں کو فائدہ نہوگا (جواب) نہیں ہوگا میں نہیں خیال کرسکتا کہ اُس ملک کو کچھہ بھي فائدہ پہونچیگا فرض کیا جاوے کہ تم اگر ایک مالیت کو ایرلینڈ کي جنسوں کے عوض میں خرچ نکروگے تو اُسکے برعکس انگریزي جنسوں کے بدلے میں خرچ کروگے یعنے مویشیاں انگلستان کو بھیجي جاوینگي یا وہ ایرلینڈ میں ہي رہینگي اگر وہ بھیجي جاوینگي تو زمیندار اُنکا عوض مساوي انگریزي جنسوں سے حاصل کریگا اور جو نہ بھیجي جاوینگي تو وہ اُنکا عوض مساوي ایرلینڈ کي جنسوں سے پاویگا پس دونوں صورتوں میں زمیندار مویشیوں کي مالیت پر اوقات گذاري کرتا ہی خواہ وہ ایرلینڈ میں رہی خواہ انگلستان میں ایرلینڈ کے واسطے اُسقدر ہي جنسیں باقي رہینگي جسقدر کہ پہلے تھیں انتہوں *

اس تقریر کا منشاء یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمیندار ایرلینڈ میں رہنے کي حالت میں تمام مویشیوں کو جنکي وہ پرورش کرتا ہی نگل جاتا ہے کیونکہ بدوں اسبات کے یہہ خیال کرنے کي کوئي وجہہ معلوم نہیں ہوتي کہ مویشي خواہ وہیں رہیں خواہ باہر جاویں ایرلینڈ کے لوگوں کي پرورش کي جنسیں بدستور قایم رہتے ہیں *

جبکہ ایک ملک سے خام پیداواریں باہر کو نہیں جاتي ہیں تو وہاں زمینداروں وغیرہ کے ترک ریاست کے نتیجے برعکس ہوتے ہیں جن لوگوں کے محاصل ایسے ملک سے حاصل ہوتے ہیں جب تک وہ اپنے محاصل وطن میں خرچ نہ کرلیویں باہر صرف نہیں کرسکتے *

چنانچہ لیسسٹرشائر کا زمیندار جبکہ اپنی جائداد پر رہے تو وہ اپنی زمین کے کسی حصہ یا لگان کو ایسے لوگوں کی پرورش میں لگاتا ھی جو اُن جنسوں کو پیدا کرتے اور وہ خدمتیں پوری کرتے ھیں جنکا سرانجام ھونا اور خرچ ھونا اُسی جگہہ پر ضرور ھی اب اگر وہ لنڈن کو چلا جاوے تو اُسکو لنڈن والوں کی خدمتوں کی حاجت ھوگی اور زمین کی وہ پیداوار اور سرمایہ جو لیسسٹرشائر کے محنتیوں کی پرورش میں خرچ ھوتا تھا لنڈن کے محنتیوں کی پرورش میں صرف ھوگا مگر غالب یہہ ھی کہ لیسسٹرشائر کے محنتی بھی اُسکے ھمراہ چلے جاوینگے اور اِس صورت میں لیسسٹرشائر اور لنڈن کی اُجرت میں کچھہ تبدیلی نھوگی البتہ اگر وہ اُسکے ساتھہ نجاوینگے تو ایک ملک کی اُجرت میں ترقی ھوگی اور دوسرے کے اُجرت میں کمی آویگی پس جبکہ دونوں مقاموں میں ترقی و تنزل اُجرت کا تدارک بخوبی ھو جاویگا یعنے محنتیوں کی تعداد اور اُنکی پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ یکساں رھیگا تو ایکھی وقت میں اُسیقدر اُجرت اُسیقدر محنتیوں میں تقسیم ھوگی جسقدر کہ پہلے ھوتی تھی اگرچہ کل تعداد اُجرت اور کل تعداد محنتیوں میں پہلی سی مناسبت نرھیگی *

اب اگر وہ زمیندار پیرس کو چلا جاوے تو ضرور اُجرت کی نئی تقسیم ھوگی فرانس میں جو اِنگلستان کی نسبت خام پیداوار کی قیمت کم ھی اور ان دونوں ملکوں کی عادات اور زبان کا فرق مزدوروں کو نقل مکان کرنے سے مانع ھی اس سبب سے نہ محنتی اُس زمیندار کے ساتھہ جاسکتے ھیں نہ اُسکی زمینوں کی پیداوار جاسکتی ھی اِسلیئے اُسکو فرانس کے ھی محنتیوں سے کام لینا پڑیگا اور اپنی لگان کو کسی ایسی جنس سے بدلنا پڑیگا جسکی غیر ملک میں تجارت ھوسکتی ھو جسکے ذریعہ سے وہ لگان اُسکے پاس فرانس میں پہونچ سکے فرض کرو کہ وہ زمیندار اپنی لگان کو روپیہ کی صورت میں منگاوے تو بشرط اِسبات کے کہ محنتیوں کے خرچ کی جنسیں بدستور رھیں انگریزی محنتیوں کو کچھہ نقصان نھوگا اور روپیہ کے باھر جانے سے اُنکی حالت میں فرق نہ آئیگا کیونکہ روپیہ کچھہ اُنکے کھانیکے چیز نہیں ھی لیکن جب تک کہ وہ زمیندار مفت کا نقصان گوارا نکریگا اپنی لگان کو روپیہ کے صورت میں حاصل نہیں کرسکیگا کیونکہ لنڈن اور پیرس کے درمیان میں اس مبادلہ

کي شرح لنڈن کے حق میں زیادہ مفید هی بجز ایسے دو ملکوں کے جنمیں سے ایک میں کھانیں هوں اور دوسرے میں نهوں هر ایک دو ملکوں میں یهه شرح ایسي تعداد سے بهت کم تجاوز کرتي هی جو ایک ملک سے دوسرے ملک تک چاندي سونا بهیجنے کے خرچ کو کافي تهو پس اِنگلستان سے روپیه مصنوعي چیزوں کي صورت میں فرانس کو خواه ایسے مقام کو جو فرانس سے تجارت کرتا هو بهیجا جاویگا اور یهه مصنوعي چیزیں بیشک زمیندار کے لگان کے مبادله میں حاصل هونگي اور اُسکا لگان ان لوگوں کي پرورش کے کام میں آنے کے واسطے برمنگھیم اور شفیلڈ اور مینچسٹر میں سے کسي نه کسي مقام کو بهیجا جاویگا جو لوگ مصنوعي چیزیں طیار کیا کرتے هیں اور وهانسے وه چیزیں غیر ملک میں جاکر زمیندار کي کار براري کیواسطے فروخت هونگي الغرض جو اِنگلستان کا رئیس غیر ملک میں رهتا هی اُسکا محاصل اسطرح خرچ هوتا هی که گویا وه اپنے وطن میں هي رهتا هی اور بجز کپڑے اور لوهے کے برتنوں اور چهري کانٹوں کے استعمال کے اور کچهه خرچ نهیں رکهتا اور بجاے باغبان اور خدمتگار اور درزي وغیره کے نوکر رکهنے کے گویا اُسنے چهري کانٹے قینچي چاقو وغیره بنانے والوں کو نوکر رکهه لیا اِن دونوں صورتونمیں اُسکي آمدني محنتیوں کے کام میں آتي هی گو وه محنتي آپس میں مختلف هیں اور جبکه هر صورت میں محنتیون کي پرورش کے ذخیره اور اُنکي تعداد میں کچهه تبدیلي نهیں آتي تو محنت کي اُجرت میں کچهه فرق نهیں آسکتا *

مگر حقیقت میں محنتیوں کي پرورش کا ذخیره اپني مقدار میں زیادتي پکڑیگا اور اوصاف میں بهي بهتر هوجاویگا مقدار میں بڑهنے کي یهه صورت هی که جو زمین کتوں گهوڑوں اور خرگوش اور تیتروں کي پرورش کے کام میں رهتي تهي اب وه آدمیوں کي پوشاک اور خوراک پیدا کرنے کے کام میں آویگي اور بهتر اسلیئے هو جاویگا که مصنوعي چیزوں کے کثرت سے طیار هونے سے تقسیم محنت زیاده هوگي اور اچهي اچهي بهت سي کلوں کا استعمال هونے لگیگا اور اور تمام ترقیاں ظهور میں اوینگے جو مصنوعي جنسوں کے کثرت سے طیار هونے سے هوتي هیں *

هم ترک ریاست کا بڑا نتیجه صرف ایک نقصان دیکهتے هیں یعنے

انگریز رئیس غیر ملک میں رہنے سے اپنے ملک کے اکثر محصولوں سے محفوظ رهتا هی اور یهه اکثر محفوظ رهنا اسلیئے کہا کہ اگر اُسکی زمینیں جائدادیں وغیرہ اُسکے اصلی وطن میں هوتی هیں تو اُنپر کسیقدر محصول اُسکو دینا پڑتا هی اور وہ مصنوعی چیزوں کے کچھے مصالحوں پر بھی کسیقدر محصول ادا کرتا هی اگر آمدنی یا اُن جنسوں پر جو غیر ملک کو جاتی هیں محصول لگانا مصلحت سمجھا جاتا تو وہ رئیس بہ نسبت سابق کے بہت زیادہ محصول ادا کرنے پر مجبور هوتا مگر از روے اس انتظام کے جو اب اِنگلستان میں هی بہت سا حصہ محصول کا اُن پیداواروں سے لیا جاتا هی جو اُسی ملک میں خرچ هونے کے واسطے پیدا کی جاتی هیں تو وہ رئیس اِنگلستان کی گورنمنٹ کے مدد کرنے کے بجاے فرانس یا اٹلی کی گورنمنٹ کی استعانت کریگا شاید یهه نقصان اُن سب فائدوں کی برابر هی جو همنے بیان کیئے اور اُس گروہ کے لوگوں کو جو صرف مصنوعی چیزیں باهر بھیجتے هیں اُنمیں سے غیربارآور لوگوں کا غیر ملکوں میں رهنا نہ مفلس کرتا هی نہ مالدار *

همکو اپنی کتاب کے پڑھنے والوں کو اس موقع پر پھر یاد دلانا مناسب هے کہ علم انتظام مدن کی بحث میں دولتمندی یا مفلسی پر توجہہ کرنا همارا مقصود نہیں هی مگر ترک ریاست کے اخلاقی اثروں سے ایسے مصنف کو جو خلقت کی آسایش یا تکلیف کی تحقیق کرتا هو درگذر کرنی نہیں چاهیئے لیکن علم انتظام کے عالم کو اُس سے کچھہ علاقہ نہیں اور اس سے علاقہ نرکھنے سے همکو اس سبب سے کچھہ افسوس نہیں هی کہ وہ مضموں هي ایسا هی جس سے حسب دلخواہ نتیجے حاصل کرنے نہایت مشکل هیں البتہ اخلاقی بحث ایک وجہہ سے پیچیدہ نہیں هے کہ اُس میں مصنوعی چیزوں اور خام پیداوار کے غیر ملکوں میں بھیجے جانے اور زمیندار وغیرہ کے اپنے ملک میں رهنے یا باهر رهنی سے گفتگو نہیں کیجاتی اگر کہیں ازروئی اخلاق کے زمیندار کا رهنا مفید هو تو اُسکا اپنی جائداد پر رهنا هوگا کیونکہ اُس جائداد میں رهنے والی لوگوں کو اُس مقام سے جہاں وہ ترک ریاست کرکے رهوے کچھہ غرض نہیں مگر آدم اسمتھہ صاحب زمیندار کے اپنی جائداد پر رهنے کو اخلاق کی رو سے مضر سمجھتے تھے چنانچہ وہ اپنی کتاب میں لکھتے هیں کہ جس شہر

میں درباری لوگ رہتے ہیں وہاں کے چھوتي اُمت کے لوگ بد چلن اور مفلس ہوجاتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک قصبہ کے باشندے مصنوعي چیزوں کے بنانے میں بہت ترقي کرنے کے بعد اگر اُنمیں کوئي امیر کبیر آ رہے تو سست اور کاہل ہوجاتے ہیں انتہیٰ اور مکلک صاحب جنکے مشاہدہ پر نہایت صداقت اور ہوشیاري کا بھروسہ ہی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہیں کہ اِسکاتلینڈ میں بہت سي جائدادیں ایسي ہیں جنکے مالک باہر رہتے ہیں اور اُنکا نہایت عمدہ اِنتظام ہوتا ہی ہاں ترک ریاست یا ریاست کا مفید یا مضر ہونا خاص خاص شخصوں کے اخلاق و عادات پر منحصر ہی ہم یہہ یقین کرنے پر مائل ہیں کہ نہایت زیادہ دولتمند لوگوں کا رہنا اُنکے پاس پڑوس کے لوگوں کے حق میں مضر اور متوسط دولت رکھنے والوں کا رہنا اُنکے ہمسایوں کے حق میں مفید ہوتا ہی ایک بڑے عملہ کے مختلف درجوں کے لوگوں کي فضول خرچیاں اور عیاشیاں آپس کے بغض و حسد کے نہایت مفسد نمونے اور قباحتوں کے مخرج ہیں چنانچہ دیوانخانہ اور طویلہ پاس پڑوس کے شریفوں کو ضرر پہونچاتا ہی اور اُنکے چوکیدار اور خدمتگاروں کا مکان اُنسے ادنے قسم کے لوگوں کو نقصان دیتا ہی مگر ایسي متوسطہ آمدني رکھنیوالے خاندانوں کي حالت جو پانچ ہزار روپیہ سالانہ سے بیس ہزار روپیہ سالانہ تک ہو ہمارے نزدیک اخلاقي اور عقلي بھلائیاں پیدا کرنے اور اپنے ہمسایوں میں پھیلانے کے لیئے نہایت مفید ہی اس میں کچھہ شک نہیں کہ ایک شریف نیک چلن خاندان اپنے قرب‌وجوار کے لوگوں کے باہمیں تعصب دور کرنے اور جھگڑے چکانے اور کوششوں پر ترغیب دینے اور اُنکے چلن کي تہذیب کرنے سے اپنے ہمسایونکي خصلتیں درست کرنیکا ایک نہایت موثر وسیلہ ہی اِنگلستان کي یہہ کمال خوش نصیبي ہی کہ اُسکے ہر ضلع میں ایک ایساہي رئیس رہتا ہی جو اپني دولت اور تعلیم کے سبب سے اُن تمام مفید باتوں کے انجام دینے کے لائق ہی یہہ سب کام انجام دینا کچھہ مناسبت یا مصلحت سے نہیں ہی بلکہ وہ اُسیکا کام اور اُسپر فرض ہی چنانچہ اِنگلستان میں پادریوں کے کئي ہزار خاندانوں کے پھیلے ہوئے ہونے سے جسمیں ہر ایک خاندان اپنے اپنے ضلع کي تربیت اور تہذیب کا مرکز ہی ایسا بڑا فائدہ حاصل ہی کہ ہم اُسکے ایک مدت سے مروج ہونے کے

سبب سے ایسے عادي هوگئے هیں که اُسکي عظمت اور قدر بخوبي تمام معلوم نهیں هوتي *

مگر هم جانتے هیں که ترک ریاست کے اخلاقي اثروں پر بهي مبالغه کیا گیا هی جو لوگ اُن بارہ هزار خاندانوں کي شکایت کرتے هیں جنهوں نے ترک ریاست کي هی وہ یهہ بات بهول گئے که اگر اُن خاندانوں میں سے نصف بلکه چوتهائي بهي واپس آ جاویں تو وہ شهروں هي میں آکر آباد هونگے جهاں اُنکي کسي قسم کي عظمت اور شوکت کچهہ تاثیر نکریگي بلکه جاتي رهیگي پس نارتهہامنبرلینڈ یا دیوان شائر کے دهقان کو اس سے کیا غرض که اُسکا زمیندار لنڈن یا چلتنهیم یا روم میں رهی اور اگر زمیندار اپني جائدادوں پر رهیں بهي تو اُنمیں سے کتنے ایسے هونگے جو اپني جاہ و حشمت کو مفید طور سے کام میں لاوینگے اور کتنے اُنمیں سے لومڑي کا شکار یا عام شکار کهیلنے والے هونگے اور ایسے نوکر جمع رکهینگے جنکي بد چلني اُنکي نیک رویگي سے کچهہ زیادہ نهوگي پس اس خیال سے زیادہ کوئي بات بیڈهنگي اور نامعقول نهیں هی که ایسے سببوں کا نتیجه صرف بهلائي هي هووے جنسے برائي بهي اُسیطرح پیدا هوسکتي هو *

ترک ریاست کے وہ اثر جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں اور بهي زیادہ عموماً غلط سمجهے گئے هیں همکو اِسبات سے تعجب هوتا هی که ایسے صاف مسئلوں کو جنپر گفتگو هو رهي هے بعض شخصوں نے باوجود اِسبات کے که اُنکي دلایل کو لاجواب جانتے هیں خوشي سے قبول نهیں کیا اور بعضوں نے بے دیکهے بهالے ایک مهیب اور عجیب بات خیال کر کے اُنپر فکر اور غور کرنے سے هاتهہ کهینچا *

غالباً اُس غلط فهمي کي بڑي وجهہ یهہ معلوم هوتي هی که ترک ریاست کے اخلاقي اثروں کو اُسکے اُن اثروں سے مخلوط کردیا هی جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں علم اِنتظام مدن کے بهت سے مصنف اور پڑهنے والے یهہ بات یاد نهیں رکهتے که گو کیسي هي صاف دلیل اِسبات کي هو که بعض رئیسوں کي ترک ریاست سے باقي لوگوں کي خوش اخلاقي اور آسایش کم هوجاتي هی اُن تقریروں کا کوئي جواب نهیں هوسکتي جنسے صرف یهہ ثابت کرنا مقصود هوتا هی که اُس سے اُنکي دولت میں کمي نهیں آتي *

علاوہ اسکے ایک اور متقدم مخرج اس غلطي کا یہہ ھی کہ زمیندار جب اپني جائداد پر رھتا ھی تو محنتیوں کا فائدہ بہیئت مجموعي اور نقصان منتشر ھوتا ھی اور زمیندار کے باھر رھنے کي صورت میں نقصان بہیئت مجموعي اور فائدہ منتشر ھوتا ھی چنانچہ جب زمیندار ترک ریاست کرتا ھی تو ھم اُس قصبہ کے خاص خاص پیشہ وروں کي طرف انگلي اُٹھا سکتے ھیں کہ اس اور اُس کا روزگار اور بکري جاتي رھی اور اس سبب سے ھزار ھا کارخانہ داروں میں جو یہہ نوکري اور بکري پھیل جاتي ھی اُسکي کیفیت دریافت نہیں ھو سکتي اور جبکہ وہ واپس آتا ھی تو اُسکا بیس تیس ھزار روپیہ سالانہ کا ایک محدود مقام میں خرچ ھونا وھاں کے باشندوں کو دولت اور تقویت خاطر بخشتا ھی اب جو اس خرچ کي کمي برمنگھیم اور مینچستر اور لیڈز میں آویگي اُسکو ھم گو کیسا ھي کچھہ ثابت کرسکیں مگر وہ کچھہ بھي نظر نہ آویگي اُس زمیندار کے ھموطن اپنے نقصان اور نفع کا مدار اُسي خرچ پر سمجھتے ھیں اور جس جسقدر اُنکي غرضیں اُس خرچ سے علاقہ رکھتي ھیں اُسیقدر وہ اُسکا شکر و شکایت کرتے ھیں مگر بحساب اوسط چالیس کرور سے کچھہ زیادہ کا مال جو سالانہ باھر کو بھیجا جاتا ھی اُس میں بیس تیس ھزار روپیہ سالانہ کے بڑھنے گھٹنے سے کسي کارخانہ دار کو کچھہ بھي معلوم نہیں ھوتا اور اگر کسي کو معلوم بھي ھو تو وہ اُسکو کسي شخص کي پیرس یا پارک شائیر کي ریاست یا ترک ریاست پر محمول نکریگا یہانتک کہ وہ اُس شخص کے عدم وجود سے بھي واقف نہوگا پس اب اگر اُن صریح اور صاف اثروں کے مقابلہ میں ایسے نتیجے جو بڑي پختہ دلیلوں سے نکالے گئے ھوں پیش کیئے جاویں تو یہہ بات معلوم ھوني کچھہ مشکل نہیں کہ اُن میں سے پڑھی اور بے پڑھی لوگوں کي طبیعتوں پر کسکا اثر زیادہ ھوگا *

اور اکثر آدمي ترک ریاست کا مضر نہونا اس خیال سے بھي قبول نہیں کرتے کہ وہ سمجھتے ھیں کہ زمیندار کا روپیہ جو مصنوعي چیزوں کي صورت میں بھیجا جاتا ھی اُسکا کوئي عوض پھرکر نہیں آتا اُسکا جانا ایسا ھي ھی جیسے کسي غیر سلطنت کو محصول دیدیا یا اُن چیزوں کو سمندر میں غرق کردیا بیشک یہہ خیال اُنکا صحیح ھی اور

اسپر کوئي اعتراض نہیں ہوسکتا مگر یہہ بات سمجھني چاهیئے که جو کچھہ غیر بارآور خرچ هوتا هی اُسکا ضایع جانا بغیر حاصل ہونے کسي معاوضه کے اس لفظ غیر بارآور سے هي ظاهر هی ریاست یا ترک ریاست کي حالت میں جو فرق هی وہ صرف یہہ هی که زمیندار اپني جائداد پر موجود ہونے کي صورت میں اُسکو اپنے وطن میں ضایع کرتا هی اور ترک ریاست میں باهر رہ کر ضایع کرتا هے اور هر حالت میں اُن چیزوں کے پیدا کرنے والوں کي خدمتوں کو خرید کرلیتا هی جنکو وہ کچھہ اُنکے فائدہ کے واسطے خرچ نہیں کرتا بلکه اپنے حظ و لطف کے واسطی خرچ کرتا هی چنانچه وہ وطن میں رهتا هی تو کرتي پر بوش اور جوتیوں کے صاف کرنے اور میز لگانے پر نوکر رکھتا هی اور تنخواہ دیتا هی اور یہہ چیزیں ایسي هیں که گھنٹے بھر بعد پھر ویسي هي هو جاتي هیں اور جب وہ باهر رهتا هے تو وہ اسیقدر روپیه سوئیوں اور چھینٹوں کے طیار هوتے کے واسطے لگاتا هی جو باهر جاکر بدون اسبات کے که اُنکے کاریگروں کو پھر اُنسے کچھہ فائدہ حاصل هو اُسیطرح خرچ میں آجاتي هیں اور وہ چیزیں حقیقت میں اب اُس روپیه کے عوض میں فروخت هوتي هیں جو روپیه باهر کے اُن خدمتگاروں کي اجرت میں خرچ کیا جاتا هی جو اُسکي جوتیاں صاف کرتے هیں جنکو اُسکے ترک ریاست نکرنے پر اُسکے وطن کا خدمتگار صاف کرتا اور بوتلونکے کاگ نکالتے هیں الحاصل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي آمدني کسیطرح سے حاصل هو اور کسي طرح سے خرچ هو بمنزله خراج کے هوتي هی اور یہہ اُنکي خوشي پر منحصر هے که وہ اُسکو اپنے ملک میں خرچ کریں خواہ کہیں باهر خرچ کریں هم خوب جانتے هیں که یہہ امر کسي طرح ممکن نهیں که کوئي شخص ایک نان خطائي کھابھي لے اور رکھہ بھي چھوڑے یا اُس خطائي کو بیچ بھي ڈالی اور اپ بھي رهنے دے *

اُس مطلب کو بعضی تیز فہم مقرروں نے اس خیال سے غلط سمجھا که ترک ریاست کي حالت میں زمیندار کے پاس اُسکي آمدني ایسي تجارت کي صورت میں بہیجي جاتي هی جنکے معاوضی بہت دیر میں حاصل هوتے هیں اور اُس زمیندار کي آمدني کے خرچ سے اُنهیں لوگوں کو فائدہ هوتا هی جنمیں وہ زمیندار ترک ریاست کرکے جارها هی یہہ

همنی مانا که نقصان هوتا هی مگر وه نقصان اُسي زمیندار کو هوتا هی جو ترک ریاست کرتا هی چنانچه اُسکا لگان وصول هوتی هي فوراً اُن مصنوعي جنسوں کے خرید نے میں صرف هوتا هی جو اُسکے فائده کے واسطے بطریق روپیه بهیجي جاتي هیں پس وه لگان انگریزي کارخانه دار کي ایسي تجارت کي استعانت میں خرچ هوتا هے جسکے معاوضه اور گراں اجرتیں بهت جلد جلد حاصل هوتي هیں اور اگر اُس بڑے سرمایه کا بهي لحاظ کیا جاوے جو روز روز اُس تجارت میں لگتا رهتا هے تو بڑے بڑے منافع بهي وصول هوتے هیں الغرض وه زمیندار اپني آمدني کے وه تمام فائدے انگلستان کو پهونچاتا هی جو غیر بارآور خرچ کرنے والوں سے پهونچنے ممکن هیں یعني اجرتیں اور منافع انگلستان کو اُسي تهوڑے سے عرصه میں حاصل هوجاتے هیں جسمیں وه امدني اُس زمیندار کو وصول هوتي هی باقي وه نفع اور نقصان جو اُس روپیه کے پهونچني یا بعد اُسکے هوتاهی اُس سے همکو کچهه سروکار نهیں وه اُس زمیندار کي ذات سے متعلق هی چنانچه اگر وه اپني سکونت کے لیئے کوئي خراب مقام پسند کرے تو اُسکي آمدني کے دیر میں زیاده خرچ سے پهونچنے یا وهاں ناکاره جنسوں اور خدمتونکا زیاده مول ادا کرنے سے نقصان اُسکا هوگا اور اگر وه عمده مقام پسند کرے تو جلد جلد کار روایوں سے جو اُسکي آمدني پر هونگي اُسکي آمدني اُس مقدار سے زیاده هوجاني ممکن هی جتني که وطن میں تهي اور اب اُسکو وه زیاده پسندیده طریقه سے خرچ کریگا لیکن ان سب امور سے انگلستان کو کچهه غرض نهیں *

اس مطلب پر صحیح رایوں کے بهت دیر دیر میں ظاهر هونے کا آخر سبب یهه هی که بڑے دولتمند اور صاحب حشمت لوگوں کو وه رائیں ناگوار گذرتي هیں چنانچه زمینداروں اور وظیفه داروں اور مرتهنوں اور روکڑ رکهنے والوں کي خوشامد اور خوش کرنے کي اس بات کے ظاهر کرنے سے زیاده کوئي بات نهیں که تمهاري ریاست تمهارے هموطنوں کے حق میں نهایت مفید هی اور برخلاف اسکے اُنکي حقارت اور ناراضي کي اس سے بڑهکر کوئي بات نهیں که تمهارا رهنا خواه برائیٹن خواه لندن خواه پیرس میں غرض کهیں رهو برابر هی جو لوگ اس بات سے بخوبي واقف هیں که علمي امور میں بهي هماري راے میں هماري غرضوں

کو کیسا کچھہ دخل ہوتا هی اسبات سے متعجب نہونگے کہ ایسے مسئلہ سے لوگوں کو کیوں تعصب ہے جو اهل علم کو اس بات کے خیال کرنے سے باز رکھتا هی کہ وہ دولتمند لوگ اپنی ریاست کی وجہہ سے اپنے ملک کے مربی هیں *

یہہ ظاهر هی کہ همنے صرف اس ایک هي مطلب کي بحث پر بہت سا وقت کھویا مگر بغیر اسکے کوئی غلطي نہیں مٹ سکتي کہ اُسکے پھیلنے اور عام هونے کے اسباب کي چھان بین کیجاوے خصوصاً یہہ غلطیاں ایسي هیں کہ هر جلسہ میں اُنکا چرچا هی بلکہ ایسے لوگوں سے بھي هم سنتے هیں جنکي رائیں علم انتظام مدن میں اکثر معتبر هیں ایسي غلطیوں کو البتہ یہہ کہا جاسکتا هی کہ وہ کچھہ مضر نہیں مگر حقیقت میں کوئي غلطي قباحت سے خالي نہیں هوتي اور جبکہ هماري عادتوں هي میں ایسي خرابي هی کہ اُسکا تبدیل هونا حقیقت میں ضروري هی جس سے هماري توجہہ ترک ریاست کے اصلي نتیجوں سے گمراہ هی تو ایسي حالت میں اُس گمراهی کے اصلي اور قابل علاج سبب بھي نظر نہیں آسکتے *

چوتھے همارا یہہ مسئلہ کہ اجرت کي شرح محنتیوں کي پرورش کے اُس ذخیرہ کي موجودگي پر منحصر هی جو اُنکي تعداد کي مناسبت سے هو اس مسئلہ کے مطابق نہیں کہ اجرت کي شرح کلوں کے رواج پانے سے کم هوسکتے هی هم اسکو بجز دوحالتوں کے اور کسیطرح نہیں مانتے *

اُن دوحالتوں میں سے جنمیں کلوں کے رواج سے اجرت کي شرح کم هوسکتي هی اول یہہ هی کہ وہ محنت جو محنتیوں کے کار آمدني جنسوں کے پیدا کرنے میں خرچ کیجاتي کلوں کے بنانے میں صرف کي جاوے دوسرے یہہ کہ کل کے خرچ میں وہ جنسیں جو محنتیوں کے خرچ کي تھیں اس مناسبت سے آتي هیں کہ وہ اُسقدر پیدا نہیں کرتي جتني خرچ کرتي هی *

پهلي حالت کو رکاردو صاحب نے اپني کتاب کے اُس باب میں بیان کیا هی جسمیں کلوں پر گفتگو کي هی اور اُسکو اسقدر مفصل لکھا هی کہ بجاے نقل کرنے کے اسمقام پر کچھہ اصطلاحیں بدلکر هم انتخاب اسکا لکھتے هیں چنانچہ وہ فرض کرتے هیں کہ ایک سرمایہ والا محنتیوں کي

کارآمدني جنسوں کے کارخانه دار کا کام کرتا هی یا مختصر یهه کهیں که اجرتوں کے کارخانه دار کا کام کرتا هی اور سرمایه والی کي عادت هی که وه هرسال اسقدر سرمایه سے کام شروع کرتا هی جو چهبیس محنتیوں کي اجرت کے واسطے کافي هو اور اُنمیں سے بیس محنتیوں سے کل چهبیس کي اجرتیں پیدا کرواتا هی اور باقي چهه محنتیوں سے خاص اپنے استعمال کي جنسیں پیدا کرواتا هی اب وه فرض کرتے هیں که اُن محنتیوں میں سے جنسے اجرت پیدا کواتا تها دس آدمیوں سے ایک کل بنوائي جس کل کي مرمت اور چلانے میں سات محنتیوں کے لگانے سے سال بهر میں تیره آدمیوں کي اجرت پیدا هوگي اس سال کے اخر میں سرمایه والے کي حالت بدستور رهیگي اسلیئے که اُسنے دس محنتیوں سے تو حسب دستور تیره آدمیوں کي اجرت پیدا کروائي اور باقي دس سے بجاے اس اجرت کے کل بنوالي پس کل کي قیمت برابر تیره آدمیوں کي اجرت کے هی اب سرمایه والے کي حالت آینده بهي غیر متبدل رهیگي یعنے دس محنتي تو حسب معمول تیره آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور سات محنتي اُس کل کے ذریعه سے تیره آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور باقي چهه محنتي خاص سرمایه والے کے استعمال کي جنسیں پیدا کرینگے مگر همکو یهه معلوم هوچکا هی که جس برس میں کل طیار هوئي تهي چهبیس آدمیوں کي اجرت پیدا هونے کے بجاے کل تیره آدمیوں کي اجرت دس آدمیوں نے پیدا کي تهي اور دس آدمي کل بنانے میں مصروف رهے تهے اس سبب سے محنتیوں کي پرورش کے ذخیره میں کمي آئي اور اجرت کا کم هونا لازم آیا پس یهه بات یاد رکهني لازم هی که جس باعث سے اجرت میں کمي آئي وه سالانه پیداوار کي کمي تهي بیس آدمي تو چهبیس آدمیونکي اجرت پیدا کرتے تهے اور کل صرف تیره آدمیوں کي اجرت پیدا کرتي هی اسبات میں عام غلطي لوگوں کي یهه هی که اس نقصان کو کل کے اصلي سبب یعني اُسکے بنے کي لاگت میں نهیں سمجهتے بلکه اُس نقصان کا سبب کل کي قوت بارآور کو جانتے هیں مگر یهه قیاس حد سے زیاده غلط هے کیونکه کل کي قوت بارآور ایسي هی که اُسکي لاگت کي برائي کا تدارک کرسکتي هی اگر اُس کل سے بجاے تیره آدمیوں کي اجرت کے تیس آدمیوں کي اجرت پیدا هوسکتي تو

اُسکے جاري ہونے سے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ کھتنے کے بجاے زیادہ ہوتا اور اگر وہ بغیر لاگت کے میسر آتي یا سرمایہ والا اپنے سرمایہ میں سے بنانے کے بدلے اپنے منافع میں سے اُسکو بناتا یا ایک سال میں دس آدمیوں سے بنوانے کے بجاے دو برس میں في سال پانچ آدمي اُنمیں سے لگاکر بنواتا جو خاص اُسکے استعمال کي جنسیں پیدا کرتے ہیں تب بھي یہي نتیجہ ہوتا پس ہر حالت میں جسقدر زیادہ پیداوار ہوتي اُسي قدر محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بڑھجاتا اور ہماري مسئلہ کے بموجب اجرتیں بڑھجاتیں اگرچہ ہمنے اس ممکن برائي کو کلوں کے مباحثہ میں بطور ایک جز کے بیان کرنا مناسب سمجھا لیکن ہم از روے عمل کے اسکي کچھہ بھي قدر نہیں کرتے چنانچہ ہمکو کسیطرح یقین نہیں کہ تمام تاریخ میں کوئي ایک مثال بھي ایسي نکلے جس سے غیر ذي روح کلوں کے استعمال سے کچھہ بھي پیداوار کا گھٹ جانا ثابت ہو کسیقدر کلوں کي طیاري کي لاگت کے سبب سے جسکا بڑا حصہ منافعوں یا لگان میں سے لگا ہو اور کسیقدر اُس بڑي مناسبت کے سبب سے جو کلوں کي قوت بارآور کو اُسکي طیاري کي لاگت سے ہوتي ہی اُنکے استعمال سے پیداوار کو ہمیشہ ترقي ہوتي ہی چنانچہ اُون کاتنے کي کل کے رواج پانے سے پہلے اُون کا سالانہ خرچ انگلستان میں بارہ لاکھہ پونڈ کا تھا اور اب چوبیس کرور پونڈ کا خرچ ہی اور چھاپہ کي کل کے ایجاد ہونے سے پہلے ایک معین مدت میں جسقدر کتابیں طیار ہوئي ہونگي اب غالباً اُنسے کسیقدر زیادہ ایک دن میں طیار ہوتي ہیں اسلیئے رکارڈو صاحب کا یہہ مسئلہ کہ کلوں کے استعمال سے ملک کي موتي چھوتي چیزوں کي پیداوار گھٹ جاتي ہی غلط ہی اُنکي مثال مفروضہ سے جسکي حقیقت اوپر بیان کي گئي کسیطرح درست نہیں ہوتا *

دوسري حالت مذکورہ بالا جو ہمنے مستثنی کي ہی کہ کلوں میں محنتیوں کے خرچ کي جنسیں بہ نسبت پیدا ہونے کے زیادہ خرچ ہو جاتي ہیں گھوڑوں اور اور کام دینے والے مویشیوں سے متعلق ہی جنکو ہم جاندار کلیں کہہ سکتے ہیں ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک کاشتکار اپنے کھیت کیار کے کام میں بیس محنتیوں کو لگاتا ہی جو سال بھر میں اپنے اور چھہ اور محنتیوں کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے ہیں اور وہ چھہ محنتي

اُس کاشتکار کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے هیں اب اگر پانچ گھوڑے جتنا خرچ آتھہ محنتیوں کي برابر هو دس محنتیوں کي برابر جنسیں پیدا کرسکیں تو وہ کسان اُن گھوڑوں سے کام لیتا جس سے یہہ فائدہ اُسکو هوگا کہ پہلے جو چھہ محنتي اُسکے ذاتي خرچ کي جنسیں پیدا کرتے تھے وہ اب آتھہ هو جاوینگے لیکن گھوڑوں کي خوراک وضع کرنے کے بعد محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں اسقدر کمي آویگي کہ چھبیس آدمیوں کي اجرت کے بجائے اتھارہ محنتیوں کي اُجرت رہ جاویگي هم اِسبات سے اِنکار نہیں کرتے کہ ایسے حالات واقع نہوں اور اُن حالات سے برائي اور بدبختي جو هوني ممکن هی ظاهر نہو في الواقع ایرلینڈ میں ایسے هي حالات واقع هوئے اور وهي اُس ملک کي بہت سي تباهي کا باعث تھرے کسي قوم کي ترقي کے زمانوں میں سے کسي زمانہ کے قدرتي شریک یہہ حالات بهي هوتے هیں لوگوں کي آبادي کے شروع میں زمینداروں کا مرتبہ اور سلامتي اُن کے متوسلوں کي تعداد پر موقوف هوتي هی اور اُن متوسلوں کي تعداد کے بڑھانے کا طریقہ یہہ هوتا هی کہ اُس زمیندار کے باغ اور احاطہ اور مکان کے علاوہ جو اُسکے پاس پروس کي زمین هوتي هے وہ زمیندار اُسکو چھوتے چھوتے حصونمیں تقسیم کرکے ایک ایک حصہ ایک ایک کنبھہ کو دیتاهے جسپر وہ کنبھہ کاشت کرتا هے اور اسکي پیداوار اُسکي بسراوقات کے واسطے کافي هوتي هے اور ایسے کاشتکار بہت تھوڑي لگان ادا کرسکتے هیں مگر بہت سي فرصت حاصل هونے کے سبب اور اُس زمیندار کے بالکل متوسل هونے کے باعث سے امن کے دنوں میں وہ کاشتکار اُسکے هر طرح کاروبار میں رهتے اور همراہ رکاب جلو میں دوڑتے هیں اور اُس ملک کے لوگوں میں اُنکے سبب سے اُس زمیندار کي جاہ و حشمت هوتي هے اور خانہ جنگي یا صف ارائي میں اُسپر اپنے جانیں قربان کرنے کو موجود هوتے هیں چنانچہ لوکیل والے کیمرون صاحب کے ساتھہ جنکي زمینوں کا سالانہ لگان پانچھزار سے کچھہ زیادہ نہ تھا سنہ ۱۷۴۵ ع کي بغاوت میں آتھہ سو آدمي اُنکے کاشتکاروں میں سے منسلح پھرتي تھي لیکن تربیت کي ترقي کي حالت میں دولت بڑا ذریعہ شہرت اور حشمت کا تھرتي هی اسلیئے زمیندار متوسلوں کے بہم پہونچانے پر زیادہ لگان کو زیادہ ترجیح دیتي هیں اس سبب سے کاشت کا ایسا طریقہ برتنا لازم هی جس سے پیداوار هي کثرت سے حاصل نہو

بلکہ بعد منہائي اُسکے اخراجات کے جو باقي رھي وہ بہت سا ھو پس اس مطلب کے واسطے مثلا پانسو ایکڑ کا قطعہ زمین کا جس سے پچاس کنبوں کي پرورش کے لایق پیدا ھوتا تھا ایک کھیت بنالیا جاتا ھی اور اُس سے دس کنبوں اور دس گھوڑوں کي محنت سے صرف تیس کنبوں کي پرورش کے قابل پیداوار حاصل ھوتي ھے مگر جس زمانہ میں یہہ تبدیلیاں واقع ھوتي ھیں وہ زمانہ لوگوں کي خوش قسمتي سے اُنکي حالت کي بڑي ترقي کا زمانہ ھوتا ھی چنانچہ تھوڑے دن گذرنے کے بعد اس زیادتي محنت اور اُس ھنر کے باعث سے جس سے وہ محنت کي جاتي ھی بعد وضع کرنے نئے خرچوں کی پیداوار میں ترقي ھوتي ھے اب محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کو دو مختلف سببوں سے ترقي ھوتي ھی ایک اس سبب سے کہ انسانوں کي محنت حیوانوں کي مدد سے زیادہ کارگر ھوجاتي ھی دوسرے اُس نتیجہ سے جو انسانوں کے بجاے حیوانوں کے کام پر لگانے سے پیدا ھوتا ھی الغرض اس تبدیل کے نتیجے ھمیشہ مفید ھوتے ھیں مگر وہ تبدیلي بذات خود مصیبت کا باعث ھوتي ھی *

لیکن اُن دونوں مستثنے حالتوں کے سوا جنمیں سے ایک کے صرف ایسے اثر پیدا ھوتے ھیں جو تھوڑے ھي سے دنوں تک رھیں اور دوسري حالت اگرچہ ظاھرا ممکن‌الوقوع ھی مگر حقیقت میں کبھي پیش نہیں آتي بخوبي ظاھر ھی کہ کلوں کے استعمال سے اجرت کي شرح یا تو بڑھ جاتي ھی یا بدستور رھتي ھی *

چنانچہ جب کل کا استعمال ایسي جنسوں کے طیار کرنے میں کیا جاتا ھی جو بواسطہ یا بلاواسطہ محنتیوں کے خرچ کي نہیں ھوتیں تو اجرتوں کي عام شرح میں کوئي تبدیلي نہیں آتي اسوقع پر عام شرح ھم اس سبب سے کہتے ھیں کہ ایسی کل کے استعمال سے بعض خاص کاموں کي اجرتوں میں کمي بھي آجاتي ھی مگر یہہ اینسي کمي ھوتي ھی کہ اور دوسرے کاموں میں اُسي کے ساتھہ اُسیقدر زیادتي ھونے سے اُسکا تدارک ھوجاتا ھی بومنگ‌ھیم میں ھمنے کاگ نکالنے کے پیچوں کے بنانے کا ایک ایسا پیچ دیکھا جو اُنستھہ محنتیوں کا کام دیتا تھا ایک آدمي ایک حلقہ دار تار کے اُسقدر کاگ نکالنے کے پیچ اُس پیچ کے ذریعہ

سے بنا لیتا تھا جتنی کہ پہلے آلات سے اُسیقدر عرصہ میں ساٹھہ آدمی بناتے تھے کاگ نکالنے کے پیچوں کا خرچ جو محدود ہوتا ھی یعني کم ہوتا ھی تو یہہ بات ناغالب ھی کہ کاگ نکالنے کے پیچوں کي اسقدر مانگ بڑھجاوے جس سے وہ تمام آدمي جو اُنکے بنانے میں مصروف رھتے تھے استدر اُنکي قوت کے بارآور ہو جانے کے بعد بھي اُنہیں کے بنانے پر لگے رھیں اس سبب سے کاگ نکالنے کے پیچ بنانے والے تھوڑے سے محنتي بیکار ھوگئے ھونگے اور اجرت کي شرح غالباً کم ھوگئي ھوگي لیکن تمام محنتیوں کي تعداد اور اُنکي پرورش کے ذخیرہ میں جو کوئي تبدیلي نہیں آئي تو اُس کمي کا کسي اور موقع پر ترقي ھونے سے ضرور عوض ھوگیا ھوگا جسکو ھم اُسکے اس قریب سبب سے دریافت کرسکتے ھیں کہ اُن پیچوں کي قیمت میں کمي آنے کے سبب سے اُنکے خریداروں کے پاس محنت کے خریدنے کے واسطے اُس سے زیادہ جمع باقي رھي ھوگي جسقدر کہ اُس حالت میں رھتي جبکہ وہ اُن پیچوں کو پہلي قیمت سے خرید کرتے *

لیکن اگر کلوں کا استعمال کسي ایسي جنس کے پیدا کرنے میں کیا جاوے جس سے محنتیوں کي پرورش ھوتي ھو تو اجرت کي عام شرح بڑھجاویگي اور اُسمیں کمي کا نہ آنا وجوھات مذکورہ سے صاف ظاھر ھی چنانچہ اگر وہ جنس بہت کثرت سے طیار ھو اور جستدر وہ زیادہ ھو اُسیقدر اُسکي مانگ نہ بڑھي تو تھوڑیسے محنتي جو اُسکے طیار کرنے میں مصروف رھتے تھے بیکار ھو جاوینگے مگر یہہ کمي ایسي ھوگي کہ محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي نہ آنیکے سبب سے کسي اور کام میں ترقي ھونے سے پوري ھو جاویگي بلکہ اُس جنس کي مقدار کے بڑھجانے کے سبب سے جسکي پیداوار کو اب ترقي ھوئي محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ زیادہ ھو جاویگا اس لیئے بلحاظ اُس جنس کے اجرت کي عام شرح یا یوں کہیں کہ محنتیوں کي کار آمدني جنسوں کي کل مقدار کلوں کے رواج پانے سے بڑھجاویگي اور علاوہ اُس بڑھي ھوئي جنس کے باقي اور جنسوں کي نسبت اپني حالت پر رھیگي *

کاگ نکالنے کے پیچ بنانے کے پیچ کي مثال جو اُوپر دي گئي کلوں کے نتیجوں کے لیئے ایسي بري ھی کہ اُس سے زیادہ خیال میں نہیں آسکتي کیونکہ یہہ خیال کیا جاتا ھی کہ اُس جنس کا استعمال اسقدر نہیں کہ

اُسکي مانگ اس ترقي يافته قوت پيداوار کا مقابلہ کرسکے اسليئے اُسکي تمام محنتيوں کي تعداد کم ہو جاتي هی مگر حقيقت ميں ايسا بہت کم واقع ہوتا هی چنانچہ ايک جنس کے طيار ہونے کي اساني کا عام اثر يہہ ہوتا هی که اُس جنس کے خرچ کو اُسقدر سے زيادہ بڑھاوے جس ميں به نسبت سابق کے زيادہ محنتي لئے رهيں *

چنانچہ همارے کتاب کے پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا که هم کپڑے اور چھاپہ کي کلوں کے اثروں کو بيان کر چکے هيں اُميں سے هر ايک پيشه ميں اُنکي کلوں کے ايجاد ہونے سے پہلے کي نسبت غالباً دس گنے محنتي اب مصروف ہونگے پس ايسي معمولي حالتوں ميں کلوں کے فائدوں کے کھرےپن پر جزوي دقتوں کي کھيبل سے بھي کچھه بٹا نہيں لگتا *

جن لوگوں پر عام مسئلوں کے نتيجوں کا تھوڑا اثر ہوتا هی شايد اُنپر کسي خاص تجربه کي گواهي کا پورا اثر ہووے اِسليئے هم اپني تقرير کو اُن اُجرتوں کے نقشوں کے ديباچہ کے خلاصه مفصله ذيل سے تقويت دينگے جنکو کول صاحب نے اُسوقت ميں جبکه وہ کارخانوں کي تحقيقات کے کمشنر مقرر ہوئے تھے مرتب کيا تھا *

وہ خلاصه يہہ هی که جبتک کپڑہ کے طياري کو وسعت ہوتي رهيگي تب تک بالغ خواہ نا بالغ محنتيونکا يہہ خيال که بڑي بارآور کلوں کے ايجاد ہونے سے اُنکي اُجرت ميں کمي آويگي بے بنياد هی اور اُن لوگوں کا يہہ قول هی اور بارها اُنہوں نے مجھه سے کہا که به نسبت سابق کے اب همکو کم اُجرت پر زيادہ کام کرنا پڑتا هی ميڈچسٹر اور سالفورڈ کے اُس اخبار کا کوئي پرچہ جو وهاں کے کارخانه کے محنتيوں نے جاري کر رکھا هے اور بلاناغه روز چھپتا هی ميں نے ايسا نہيں ديکھا جسميں اس قسم کي باتيں نہيں چھپتيں چنانچہ ۱۱ جنوري سنه ۱۸۳۴ع کے پرچہ ميں مندرج هی که اب به نسبت سابق کے سوت کاتنے والے کو اُجرت کے دسويں حصے کي کمي کے ساتھه دوگنا کام کرنا پڑتا هی *

اور حقيقت اُسکے يہہ هی که سنه ۱۸۰۴ع ميں کاتنے والے کو يارن کپڑہ کے ليئے ايسے سوت کي کتائي پر جسکي في پونڈ دو سو اتيئيں اُسوقت کي اوسط بارآور قوت رکھنے والي کل پر طيار ہوں في پونڈ چار روپيه چار آنه ملتے تھے اُسوقت ميں جو اوسط قوت اُس کل کي تھي مجھکو معلوم نہيں

لیکن سنہ ۱۸۲۹ع میں کاتنے والے کو ایسی کل کے ذریعہ سے جسکی قوت بارآور تین سو بارہ پونڈ سوت کاتنے کی تھی اُسی قسم کا سوت کاتنے پر فی پونڈ دو روپیہ آتھہ پائی ملتا تھا اور سنہ ۱۸۳۱ع سے اب تک ایسی کل کے ذریعہ سے جسکی قوت بارآور چھہ سو اڑتالیس پونڈ سوت کاتنے کی ھی اُسی قسم کا سوت کاتنے پر فی پونڈ ایک روپیہ تین آنہ چار پائی سے لیکر ایک روپیہ پانچ آنہ آتھہ پائی تک ملتے ھیں یہہ مینچسٹر کے نرخ کا حساب ھی *

پس سنہ ۱۸۲۹ع میں جسقدر وقت میں کاتنے والا تین سو بارہ پونڈ سوت یارن کپڑہ کا کاتتا تھا اُسیقدر عرصہ میں اب چھہ سو اڑتالیس پونڈ اُسی طرح کا سوت کات لیتا ھی اور جب دو روپیہ آتھہ پائی فی پونڈ کے حساب سے اجرت ملتی تھی اور اب بحساب ایک روپیہ تین آنہ آتھہ پائی فی پونڈ کے اجرت ملتی ھی لیکن تین سو بارہ پونڈ کی اجرت دو روپیہ آتھہ پائی فی پونڈ کے حساب سے چھہ سو سینتیس روپیہ ھوتے ھیں اور چھہ سو اڑتالیس پونڈ کی اجرت ایک روپیہ تین آنہ آتھہ پائی فی پونڈ کے حساب سے سات سو تراسی روپیہ ھوتے ھیں اسلیئے اب کاتنے والے کو اُسیقدر محنت پر سنہ ۱۸۲۹ع کی نسبت ایکسو چھیالیس روپیہ زیادہ ملتے ھیں یہہ بات ھرطرح صحیح ھے کہ محنتی بہ نسبت سنہ ۱۸۲۹ع کے اب کم اجرت پر زیادہ کام کرتا ھی مگر جس حالت میں کہ ھمکو یہہ ثابت کرنا منظور ھی کہ کیا اب اُجرتیں پہلے کی نسبت کم ھیں تو اُس سے کچھہ مطلب نہیں اس بات سے اپنی غرض یہہ ھی کہ کاتنے والا جو کچھہ اب کماتا ھی وہ دس برس پہلے کی نسبت اُسی قدر محنت بلکہ اُس سے کچھہ کم اور اُس سے تھوڑے وقت میں کماتا ھی اور اُس کی کمائی کی ترقی کا باعث کلوں کی ترقیاں ھیں اور ان ترقیوں کی سبب سے محنتی کی کمائی میں اور بھی ترقی ھوگی اور بہ نسبت سابق کی اصلی شرح کے ترقی شرح سے بہت زیادہ محنتی فائدہ اُتھاوینگے مگر شرط یہہ ھی کہ روئی کے کارخانوں کی اُسیقدر ترقی میں تیس برس آیندہ کو تیس برس گذشتہ کی طرح کوئی سبب مخل نہو اور روئی کے کارخانہ کی شاخوں میں سے کسی شاخ کی کل میں ترقی ھونے سے اور شاخوں میں بھی اجرت کی شرح کی ترقی ھوگی کیونکہ محنت کی

مانگ اُس ترقّي یافتہ کل کي طرح اوروں میں بهي زیادہ هو جاويگي غرض میري يهہ هي کہ روئي کے کارخانہ میں سے کسي شاخ کي کل میں کسي طرح کي ترقي هونے کا اب تک يهہ اثر هوا هي کہ محنتي ایک خالص تعداد روپیہ کي بہ نسبت اُس حالت کے جبکہ ترقي اُس کل کي نہوتي زیادہ کماتا هي *

اجرت کي شرح پر کلوں کے اثر کي نسبت محنتیوں کي غلط فہمي اُنکے کام چهوڑ بیٹهنے اور اور دنگے فساد کا باعث اور کارخانہ داروں کي شکایت اور فریاد کرنے کا سبب هي اور مجهکو يهہ افسوس هي کہ اس سے زیادہ اُن لوگوں کے سمجهانے کا موقع هاتهہ نہ آیا *

میں محنتیوں کے اسباب پر مطمئن هو جانے کو نہایت ضروري سمجهتا هوں کہ کلوں کي ترقیاں اُس روپیہ کي تعداد بڑهاني پر مائل هیں جو معمولي گهنٹوں کي محنت پر حاصل کرتے هیں جو لوگ اس حقیقت پر تکرار کرتے هیں اُنکو يهہ تو قبول کرلینا ضرور لازم هوگا کہ مینے کاتنے والوں کي نسبت اس حقیقت کو مذکورہ بالا مثالوں سے بخوبي ثابت کردیا اور جبکہ اُنکو يهہ ماننا پڑیگا کہ کاتنے کي کلوں میں ترقي هونے سے نو عمر آدمیوں کي تازہ اور زاید محنتوں کي مانگ بڑهیگي تو يهہ بهي اُنکو تسلیم کرنا ضرور هوگا کہ اُن نوجوانوں کي محنت کي اُجرتوں میں بهي ترقي هوگي اور يهہ بهي اسيطرح اُنکو قبول کرنا پڑیگا کہ جنسوں کي طیاري کے اثروں سے جو اُنکي قیمت بازار میں کم هوگي تو اُنکا خرچ بهي زیادہ هوگا اور اُن جنسوں کے زیادہ خرچ کے باعث سے روئي کاتنے کے متعلق کاموں میں زیادہ محنتیوں کي ضرورت هوگي اس سبب سے کپڑے کے تمام کارخانہ میں پہلے کي نسبت اجرت اچهي هو جاويگي اگر ان باتوں میں سوچ فکر کرکے محنتي نئي کلوں سے مونهہ نہ پهیریں اور اس خیال باطل سے کہ کلوں کي ترقي هماري اجرتوں کے لیئے مضر هي محنت کے گهنٹوں کے کم کرانے پر سازش نکریں اور اُن لوگوں کي بات پر کان نہ دهریں جو اُنکو يهہ بهیکاتے هیں کہ آٹهہ گهنٹے محنت کرنے پر بارہ گهنٹے کي اجرت لو جیسا کہ آجکل بهیکا رکها هي تو میرا مطلب حاصل هو جاوے *

روئي کے کارخانوں میں محنت کرنے والے اکثر شریف اور هوشیار سمجھہ بوجھہ کے اچھے هیں اِسلیئے مجھکو یقین هی کہ اگر انکو یہہ بات بخوبي سمجھائي جاوے اور اُن کے دلوں پر نقش کردیجاوے کہ کلوں کي ترقي سے اُن کي محنت کي اجرت کي اصلي شرح ترقي پاتي هی اور اُس ترقي یافتہ شرح کي سبب سے بہت زیادہ آدمي کام پر لگتے هیں تو وہ ضرور بہت خوشي سے اچھي طرح جي لگا کر کام کرینگے جیسا کہ شیخ سعدي نے کہا هی مصرعہ کہ مزدور خوشدل کند کار بیش*

پانچویں ایک اور غلطي مذکورہ غلطي کے قریب قریب جو اُسي عادت سے پیدا هوتي هی جس سے وہ پہلي غلطي پیدا هوتي هی یعني اس عادت سے کہ جزوي اور خفیف باتوں پر توجہہ کیجاوے اور مستقل اور عام امور پر نظر نڈالي جاوے اور جو برائي بہیئت مجموعي معلوم هو اُسکا لحاظ کیا جاوے اور بھلائي کو جو منتشر هو ندیکھا جاوے وہ عام غلطي یہہ خیال کرنا هی کہ غیر ملکي جنسوں کے اپنے ملک میں انے دینے سے اجرت کي عام شرح گھٹ جاتي هی حقیقت میں ایک نئے بازار کا کھلنا ایک نئي کل کے رواج سے بالکل مشابہ هوتا هی اور اُسمیں اور نئي کل میں صرف اتنا فرق هوتا هی کہ اُسکے بنانے یا قایم رکھنے میں کچھہ لاگت نہیں لگتي اگر غیر ملکي جنس کو محنتي اپنے صرف میں نہیں لاتے تو اُس جنس کے آنے سے اُنکي اُجرت میں کوئي تبدیلي نہیں آتي اگر وہ اسکو خرچ کرتے هیں تو اُنکي اُجرت کي عام شرح بڑہ جاتي هی مثلاً اگر وہ † قانون جنکي رو سے راس گودھوپ کي شراب اِنگلستان میں کثرت سے آتي هی اور فرانس کي شراب نہیں آنے پاتي هے منسوخ هوجاویں تو بہت سے محنتي اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں مصروف هو جاوینگے جو فرانس کے خرچ کے قابل هونگي اور اُن جنسوں کے پیدا کرنے کي طرف بہت تھوڑے محنتي توجہہ کرینگے جو راس گودھوپ کے خرچ کے لایق هیں جسکا نتیجہ یہہ هوگا کہ ایک تجارت میں کسیقدر اُجرت کم هو جاویگي اور دوسري میں ترقي پاویگي لیکن صریح فائدہ شراب پینے والوں کو هوگا جو معمولي خرچ سے زیادہ یا بہتر شراب حاصل کرینگے اور اگر فرانس کے ریشم کا محصول معاف هو جاوے تو

† یہہ قانون منسوخ هوگئے

بہت تھوڑے محنتي بلا واسطہ ریشم پیدا کرنے میں مصروف ہونگے اور بہت سے محنتي کپڑے اور چھري قینچي وغیرہ بنانے سے جنکے بدلے ریشم حاصل ہوگا بواسطہ ریشم پیدا کرینگے پس آخرکار ریشمیں کپڑہ بننے والوں کو فائدہ ہوگا اور محنتي لوگ نہ ریشمیں کپڑا پہنتے ہیں نہ شراب پیتے ہیں اِسلیئے اُجرت کي عام شرح غیر متبدل رہیگي اور اگر وہ قانون جو غلہ اور شکر کے زیادہ فائدہ سے میسر آنیکے مانع ہیں منسوخ ہو جاویں تو محنتیوں کے پرورش کے ذخیرہ کا وہ حصہ جسمیں غلہ اور شکر شامل ہیں بڑہ جاویگا اور عام شرح اُجرت کي بلحاظ اُن دونوں جنسوں کے جو خوراک کي بہت بڑي چیزیں ہیں بہت بڑہ جاویگي *

چوتھے جس مسئلہ کي توضیح میں ہم کوشس کر رہے ہیں وہ اس عام راے کے خلاف ہی کہ زمینداروں اور سرمایہ والوں کا غیربارآور خرچ محنتیوں کے حق میں اِسلیئے مفید ہوتا ہی کہ اُس سے اُنکو روزگار میسر آتا ہی چنانچہ بیلي صاحب کہتے ہیں کہ کاشتکاري چرائي کے اوپر صرف اسي وجہہ سے کچھہ قابل ترجیح کے نہیں کہ اُس سے جو ذخیرہ حاصل ہوتا ہی وہ زندگي کے واسطے زیادہ کام آتا ہی بلکہ اُسکي یہہ وجہہ بھي ہی کہ کاشتکاري میں بہت سے زیادہ دھقان مصروف رہتے ہیں واضح ہو کہ یہہ بیلي صاحب کا قول اُس باطل عام رائے کي دوسري صورت ہی یہہ ہمنے مانا کہ زیادہ غذا کا پیدا ہونا بیشک فائدہ ہی مگر اُس میں زیادہ محنت کا درکار ہونا کیا فائدہ اگر یہہ بھي ایک فائدہ تھہرے تو زمین کي بارآوري ایک نقصان تھہریگي اگر صرف مصروفیت ہی مطلوب ہو تو ہمکو ہل اور بیلچوں سے کنارہ کرنا چاہیئے کیونکہ ایک روڈ زمین کے انگلیوں سے کھودنے میں بہ نسبت ایک ایکڑ زمین کے ہل سے کھودنے کے بہت سي مصروفیت حاصل ہوگي جو لوگ اِسبات کي پیچ کرتے ہیں کہ غیر بارآور خرچ مصروفیت بہم پہونچانے کے سبب سے بھلائي پیدا کرتا ہی یہہ بھول جاتے ہیں کہ محنتي جن چیزوں کي حاجت رکھتے ہیں وہ مصروفیت نہیں ہی بلکہ وہ خوراک پوشاک اور مکان اور ایندھن غرض کہ معاش و ارام کے تمام سامان ہیں مشقت اور محنت اور سردي گرمي سہنے کو مختصر طور سے ہم مصروفیت کہتے ہیں اس لفظ کا استعمال کبھي کبھي اُس خوراک پربھي ہوتا ہے جو محنت

مشقت کرنے سے حاصل ہوتي هی ایک محنتي جو شکایت کرتا هی که مجکو کام نہیں ملتا وہ اپنے حسب دلخواہ بلا تعرض کام کرسکتا هی اگر ایک پہاڑ کے دامن میں سے پتھر اُتھا اُتھاکر پہاڑ کي چوتي پر لیجانا چاهے لیکن جس شی کي اُسکو حاجت هی وہ اُس قسم کا کام هی جس کے ذریعه سے اجرت اور روپیه حاصل هو اور اگر بغیر کام کیئے روپیه اُسکو حاصل هو تو نہایت خوش هووے مشقت اور تهکنا سردي گرمي سہنا في نفسه برائیاں هیں ایک معین مقدار معاش و ارام کے حاصل کرنے میں جسقدر کم انکي حاجت هو یا یوں کہیں که جسقدر اساني سے معاش و ارام حاصل هوں اُسیقدر محنتیوں کي حالت بلکه سب لوگوں کي حالت تمام حالات کے یکساں رهنے میں بهتر هوگي ایک نو آباد بستي کي دولت و حشمت کا کیا باعث هوتا هی ظاهر هی که وهاں معاش کي گراني نہیں بلکه ارزاني هوتي هی اور خوراک اور مکان اور ایندهن کے حاصل کرنے میں اساني هوتي هی اب غور کرنا چاهیئے که اس اساني کي ترقي خرچ غیر بارآور سے کیونکر هوسکتي هی یعني جس ذخیرہ میں سے سب کي پرورش هوتي هی اُسکے ایک جز کے ضایع هوجانے سے کیونکر ترقي ممکن هی اگر اعلی درجه کے لوگ صدي گذشته کي رسموں کو پھر زندہ کرکے کرتیوں پر سنہري قیطون اور پیمک لگاویں تو البته اُنکو اُسکا لطف و حظ معلوم هوگا مگر کمتر درجه کے آدمیوں کو اُس سے کیا حاصل هوگا جن لوگوں کي راے پر هم گفتگو کر رهے هیں وہ یهه جواب دیتے هیں که کمتر درجه کے لوگوں کو قیطوں وغیرہ بنانے میں مصروف هونے سے فائدہ هوگا یهه سچ هی که ایک کرتي پر پچاس روپیه خرچ هونے کے بجاے پانسو پچاس روپیه خرچ هونے لگینگے لیکن آب پانسو روپیه کیا هو جاتے هیں یهه نہیں کہهسکتے که کرتي پر نلگنے سے وہ پانسو روپیه موجود نہیں رهے اگر ایک زمیندار جسکي ایک لاکهه روپیه سالانه آمدني هو وہ اپني آمدني غیر بارآور طور سے خرچ کرے تو وہ اُسکو اُن لوگوں کو دیگا جو اُسکے مکانات اور زمینوں کي ارایش کرتے هیں اور اُسکے طویله اور سواري کے زیب و زینت اور پوشاک وغیرہ کے سامان بهم پهونچاتے هیں اب هم فرض کریں که وہ زمیندار خرچ غیر بارآور سے دستکش هوکر صرف ضروریات پر اکتفا کرے اور اُن ضروریات کو بهي اپنے هي قوت بازو سے

پیدا کرے تو نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ جن لوگوں میں اُسکے دس لاکھہ روپیہ خرچ ہوتے تھے وہ گویا اپنے مصروف رکھنے والے کو ھاتھہ سے کھوبیٹھے وہ معترض اس سے آگے اور کچھہ نہیں دیکھتے لیکن دیکھنا چاھیئے کہ وہ زمیندار جسکے ھاتھہ میں ایک لاکھہ روپیہ اب بھی آویگا اُس روپیہ کو کیا کریگا کوئی یہہ خیال نکریگا کہ وہ اُس روپیہ کو صندوق میں بند کر رکھیگا یا اپنے باغ کی زمین میں دفن کر رکھیگا الغرض وہ روپیہ جسطرح سے ہو خواہ بارآور طور سے خواہ غیر بارآور طور سے خرچ ضرور ہوگا اگر وہ خود صرف کرے تو اب ہمارے فرض کرنے کے بموجب بارآور طور سے خرچ کریگا اور وہ تمام ذخیرہ جو اور لوگوں کی پرورش سے متعلق ہی ہر سال بڑھیگا اور اگر وہ خود خرچ نکرے تو وہ خسیسوں کی طرح سے کسی اور شخص کو قرض دیگا اور وہ شخص اُسکو بارآور یا غیر بارآور طور سے خرچ کریگا شاید وہ شخص اس روپیہ سے انگلستان کا سرکاری † فنڈ خرید کرے لیکن وہ روپیہ اُس فنڈ کے بیچنے والے کے ھاتھہ میں جاکر کیا ہوجاویگا شاید وہ فرانس میں اراضیات کی زمینداری خریدے مگر اُس کی قیمت فرانس کو کسطرح بھیجیگا ضرور ہی کہ وہ مصنوعی جنسوں کی صورت میں بھیجیگا جیسا کہ اُوپر معلوم ہوچکا ہی الحاصل ہر شخص اپنی آمدنی کو کسی نکسی طرح خرچ کرتا ہی اور جسقدر کہ وہ اپنی ذات پر کم خرچ کرتا ہی اُسیقدر اور لوگوں کے واسطے زیادہ رہتی ہی *

ساتویں آخر مسئلہ جو ہمارے مسئلہ کے برعکس ہی وہ رکارڈو صاحب کی مفصلہ ذیل تقریر سے واضح ہوتا ہی *

وہ فرماتے ہیں کہ جسطرح پر تمام ملک کی خالص آمدنی خرچ ہوتی ہی اُس سے محنتیوں کی کچھہ تھوڑی غرض متعلق نہیں ہوتی اگرچہ ہر حالت میں وہ اُنہیں لوگوں کے لطف و لذت کے واسطے خرچ ہوگی جو اُسکے مستحق ہیں *

اگر کوئی حال کا زمیندار یا سرمایہ والا اپنی آمدنی کو قدیم زمانہ کے تعلقہداروں کی طرح بہت سے خدمتگاروں کی پرورش میں صرف کرے تو بہ نسبت اُس صورت کے کہ وہ عمدہ پوشاک وغیرہ میں خرچ کرتا بہت سے محنتیوں کی مصروفیت کا باعث ہوگا *

---

† سرکاری فنڈ عموماً سرکاری نوٹ بولا جاتا ہی اور یہہ وہ کاغذ ہوتا ہی جو لوگ اپنا روپیہ خزانہ سرکاری میں ایک سود معین پر جمع کرکے کاغذ حاصل کرتے ہیں

دونوں حالتوں میں † خالص آمدني اور کل آمدني یکساں رهیگي لیکن خالص آمدني مختلف جنسوں کي خرید میں خرچ هوگي اگر میري آمدني ایک لاکهه روپیه کي هو تو خواه میں اُسکو عمده پوشاکوں اور خانهداري کے قیمتي اسبابوں میں صرف کروں خواه اُسیقدر اور اُسي قیمت کي خوراک اور سادي پوشاکوں میں خرچ کروں دونوں صورتوں میں محنتیوں کي بارآور محنت کو بمقدار مساوي مصروف کر سکونگا اب اگر میں پهلي قسم کي اشیاء میں روپیه خرچ کرونگا تو آینده اُنکي محنت کو مصروف نکر سکونگا اور اُن سب اشیاء کا انجام یهه هوگا که اُن عمده پوشاکوں اور قیمتي اسبابوں کا لطف اُتهالونگا اور اگر میں اپني آمدني سے غله اور سادي پوشاک خرید کرونگا اور پهر خدمتگار وغیره نوکر رکهونگا تو جسقدر آدمیوں کي محنت کے بدلے وه غله اور پوشاکیں دونگا اُسیقدر آدمي محنتیوں کي پهلي مانگ پر زیاده هونگے اور اس زیادتي کا باعث یهه هوگا که میںنے اپني آمدني کو اسطرح خرچ کرنا پسند کیا پس جو که محنتي محنت کي مانگ سے غرض رکهتي هیں اِسلیئے اُنکي دلي خواهش یهه هوتي هی که لوگ اپني آمدني اخراجات ضروري کے سوا عیاشي میں صرف نکریں تاکه جو کچهه روپیه عیاشي سے بچے وه خدمتگاروں یعنے اُن محنتیوں کو ملے *

اسیطرح سے جس ملک میں جنگ و جدال کا هنگامه برپا هوتا هی اور اُس ملک کو بهت سي فوج اور جهازوں کے بیڑے قائم رکهنے کي ضرورت هوتي هی تو وه به نسبت اُسوقت کے جبکه لڑائي ختم هو جاتي هی اور اُسکے اخراجات بند هوجاتي هیں بهت سے آدمیوں کو مصروف رکهتا هی *

چنانچه اگر لڑائي کے دنوں میں مجهه سے پانچ هزار روپیه بطور اُس محصول کے جو سپاهیوں اور ملاحوں کے خرچ میں لگتا هی طلب نکیا جاوے تو میں اپني آمدني کے اُس جزو کو میز چوکي کپڑے کتابوں وغیره اسبابوں کے خریدنے میں صرف کروں غرضکه ان دونوں صورتوں میں کسي

---

† خالص آمدني سے وه آمدني مراد هی جو کسي پیداوار کے حاصل کرنے کے سب خرچ منها کرکے اُس پیداوار میں سے باقي رهتي هی اور کل آمدني وه هوتي هی جسمیں خرچ وغیره سب شامل هوتے هیں

صورت میں وہ روپیہ صرف کیا جاوے محنتیوں کي محنت اُسکے حاصل کرنیکے لیئے بمقدار مساوي مصروف ہوگي کیونکہ سپاهیوں اور ملاحوں کي خوراک اور پوشاک پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار هوگي جسقدر کہ زیادہ عیاشي کي چیزوں کے پیدا کرنے کے لیئے درکار هوتي لڑائي میں سپاهیوں اور ملاحوں کي زیادہ مانگ هوتي هی اور جس لڑائي کے اخراجات ملکي سرمایہ سے نہیں بلکہ ملک کي آمدني سے هوتي هیں تو وہ لڑائي آبادي کي ترقي کے حق میں مفید هوتي هی *

لڑائي کے ختم هوجانے پر وہ میري آمدني کا جزء جو سپاهیوں وغیرہ کے خرچ میں لگتا تھا مجھي کو ملیگا اور میں اُسکو میز چوکي اور شراب وغیرہ عیاشي کي چیزوں میں خرچ کرونگا تو جن لوگوں کي پرورش پہلے اُس میري آمدني کے جزء سے هوتي تھي اور وہ لوگ لڑائي کے سبب سے پیدا هو گئے تھے فضول رہ جاوینگے اور باقي آبادي پر اُنکے اثر سے اور آبادي کے ساتھہ مصروفیت میں اُن لوگوں کے همسري کرنے سے اُجرت کي شرح میں کمي آویگي اور محنتیوں کي حالت خراب هو جاویگي انتهی *

واضح هو کہ رکارڈو صاحب یہہ سمجھتے هیں کہ محنتیوں کے حق میں جنسوں کے پیدا کرنے کي نسبت خدمتوں میں مصروف رهنا زیادہ مفید هی یعنے کرسیوں کے پیچھے کھڑا هونا کرسیوں کے بنانے سے اُن لوگوں کے حق میں بہت بہتر هی اور سپاهي اور ملاح هونا کاریگر هونے سے اچھا هی اب جو یہہ بات ظاهر هی کہ محنتیوں کے اِستعمال کي جنسوں کے ذخیرہ میں ایک کاریگر کے ملاح یا پیادہ خواہ سپاهي هوجانے سے ترقي نہیں هوتي تو سمجھہ لینا چاهیئے کہ رکارڈو صاحب کي یہہ راے غلط هی یا همارا مسئلہ صحیح نہیں هی *

معلوم ایسا هوتا هی کہ رکارڈو صاحب نے اپنے نتیجے اس خیال سے نکالے هیں کہ سپاهیوں اور ملاحوں کي خدمتوں کي اُجرتیں جنسوں میں ادا کیجاتي هیں اور کاریگروں کي اُجرتیں روپیہ سے دیجاتي هیں هاں یہہ بات وہ سچ کہتے هیں کہ اگر کوئي شخص جسکي آمدني ایک لاکھہ روپیہ کي هو اپني آمدني کو اپنے ذاتي اِستعمال کي چیزوں کے خریدنے میں خرچ کرے تو اُسکے پاس اُن چیزوں کے خریدنے کے بعد محنتیوں کي

آیندہ پرورش کے واسطے ذخیرہ باقی نہیں رھیگا اگر وہ ایسی جنسیں خرید کرے جنکو خدمتگاروں کی خدمتوں کے عوض میں دے سکے تو اُسکے پاس خدمتگاروں کی پرورش کا ایک نیا ذخیرہ ہو جاتا ھی اس سے رکارڈو صاحب نے یہہ خیال کیا کہ وہ زمیندار اپنی آمدنی کو اس دوسری صورت میں دو بار خرچ کرسکیگا اور اُسیقدر آدمیوں کی دوبارہ پرورش کرسکیگا جسقدر آدمیوں کی اُسنے پہلے بار کی تھی لیکن اُنکو یہہ نہ سوجھا کہ زمیندار اپنے نوکروں کے واسطے جنسیں خریدنے سے صرف وہ کام کرتا ھی جو وہ خود اپنے واسطے اُس سے بہتر کرسکتے اور اپنی آمدنی کو دو بار خرچ کرنے کے بجائے وہ اُنکی آمدنی کے خرچ کرنے کا کام اپنے ذمہ اپنا ھی اُنہوں نے یہہ نہیں جانا کہ وہ زمیندار اپنے نوکروں کی خوراک اور پوشاک خرید نے میں جو کچھہ لگاتا ھی وہ اُس روپیہ میں سے کم ہو جاتا ھی جو وہ اُن نوکروں کو دیتا اور اُس سے وہ خود اپنی خوراک اور پوشاک خرید کرتے اور اگر وہ اپنے نوکروں کی خدمتوں کے عوض میں نقد روپیہ دیتا تب بھی اُنکی پرورش اُسی خوبی کے ساتھہ ہوتی جسطرح کہ جنس خرید کر دینے کی مفروضہ حالت میں ہوتی ظاھر ھے کہ کوئی شخص اسبات پر اصرار نکریگا کہ اگر انگلستان میں ہندوستان کے طور پر نوکروں کی تنخواہ میں جنسیں ملاکرتیں تو محنت کی مانگ کم ہوجاتی یا جیسا کہ کم تربیت یافتہ ملکوں میں دستور ھی کہ محنتیوں کی اسواسطے پرورش کیجاتی ھی کہ باریک کپڑہ وغیرہ جو کچھہ درکار ہو جنکو ھم بازار سے خرید کرتے ھیں مالدار لوگ اُنسے اپنے مکان پر طیار کراویں انگلستان میں بھی رواج ہوتا تو محنت کی مانگ بڑہ جاتی اور اس سے بھی کم اسبات پر اصرار ہوسکتا ھی کہ اُن محنتیوں کو جنسیں پیدا کرنے کے بدلے ساتھہ پھرنے یا دروازہ پر پہرہ دینے کے واسطے نوکر رکہا جاتا تو اس تبدیلی سے محنتیوں کی زیادہ مانگ ہوجاتی اور ابادی کو ترقی ہوتی*

رکارڈو صاحب کی اس راے سے کہ لوگوں کی آمدنی بہ نسبت جنسیں پیدا کرنے کے خدمتیں اداکرنے کے عوض میں خرچ ہونے سے محنتیوں کو بہت فائدہ ھی ھم اسقدر نا اتفاقی کرتے ھیں کہ ھم محنتیوں کی غرض کو بالکل اُنکی راے کے مخالف سمجھتے ھیں اول تو

محنتي اپني امدني کا انتظام اپنے مالک کي نسبت بہت اچھي طرح
کرسکتا هي چنانچہ اگر ایک خدمتگار کو وہ سب روپیہ نقد مل سکے جو
اُسکا مالک اُسکي پرورش میں اُسکي خدمت کي عوض خرچ کرتا هي
تو اُس روپیہ کو اپنے هاتهہ سے خرچ کرنے میں اُسکو زیادہ لطف حاصل
هوگا گو وہ هاتهہ میں آتي هی خرچ کرڈالے دوسرے جو آمدني خدمتوں
کي عوض میں خرچ هوتي هے وہ عموماً ایسي چیزوں کے بدلے دیجاتي هے
جو موجود هوتي هی فنا هوجاتي هیں اور جو آمدني جنسوں کے خریدنے
میں خرچ هوتي اُسکے ایسے نتیجے باقي رهتے هیں کہ اُن جنسوں کا
اول خریدار اپنا کام نکال چکتا هي تو دوسروں کے کام میں آنے کے قابل
هوتي هیں چنانچہ انگلستان میں اکثر کم رتبہ لوگ ایسي پوشاکیں پهنتے
هیں جو حقیقت میں اُنسے عالي مرتبہ لوگوں کے واسطے طیار کي گئیں
تهیں غریبوں کے اچهے مکانوں میں اکثر ایسي ایسي میزیں اور
چوکیاں دیکهي جاتي هیں جو هرگز اُن لوگوں کے واسطے نہیں بنائي گئی
تهیں اگر انگلستان میں پچهلے پچاس برس میں پائیدار چیزوں کي
نسبت سواري کے جلوس کي چیزوں پر زیادہ روپیہ خرچ کیا جاتا تو
محنتیوں کي اسایش اور کام کي چیزیں جو اب میسر آتي هیں هرگز
نہ ملتیں اور تیسرے جو آمدني جنسوں پر لگائي جاتي هی اُس سے
مادي اور غیر مادي سرمایہ دونوں پیدا هوتي هیں اور جو آمدني خدمتوں
پر خرچ هوتي هی اُس سے وہ دونوں پیدا نہیں هوتے خدمتگاري کے کام
ایسي آساني سے سیکهہ لیئے جاتے هیں کہ هم خدمتگار کو هنرمند
محنتي مشکل سے کہہ سکتے هیں خدمتگار کي جمع پونجي بہت تهوڑي
هوتي هے اور اُس سے بہت فائدہ اُتهانا نہایت دشوار هوتا هی لیکن کاریگر
ایسا پیشہ سیکهتا هی جس میں هر سال اُسکے هنر کو ترقي هوتي هی اور
ایسے ایسے جوڑ بند اور § کیمیا گري کي ترکیبیں سیکهتا هی جو بیحد و
غایت ترقي پاسکتي هیں جس میں ایک هے ایجاد هونے سے اُسکا موجد
دولتمند هوسکتا هی اور تمام ضلع بلکہ تمام ملک میں دولت پهیل سکتي
هی ایک محنتي کاریگر اپني آمدني کا ایک بڑا حصہ بچاکر کسی

§ کیمیا اُس علم کو کہتے هیں جس سے خواص اور مزاج اشیاء مفردہ اور مرکبہ
کے معلوم هوتي هی اور کئي مفردوں کو ترکیب دیکر مرکب بنا سکتے هیں اور ایک
مرکب کے اجزا جدا جدا کرکے اُسکے مفردات کو معلوم کرسکتے هیں *

ایسے کام میں لگاسکتا هی جس سے بڑا فائدہ حاصل هو چنانچه وہ کاریگر اپني آمدني کي بچت سے ایک چھوٹاسا ذخیرہ اوزاروں اور مصالحوں کا خرید کرتا هی اور اُس ذخیرہ کے هر حصه کو اُس هوشیاري اور چالاکي سے جسکا چھوتی سے ذخیرہ پر استعمال هوسکتا هی بار آور کردیتا هی انگریزوں کے اب جو بڑے بڑے دولتمند اور معزز خاندان نهایت عمدہ ایجادون کے موجد هیں اُن میں بعض کے آباو اجداد عام کاریگر تھے اور انگلستان کے اندر زمانه حال میں کونسا خدمتگار عام فیض پهونچانے والا بلکه خود بهي دولتمند هوا غرض که تاریخ اور تجربه سے معلوم هوتا هے که جن ملکوں میں بهت سا روپیه خدمتوں کي خرید میں خرچ هوتا هے وہ ملک مفلس هوتے هیں اور جن ملکوں میں جنسوں کے خرید نے میں بهت سا روپیه خرچ هوتا هی وہ ملک مالدار هوتے هیں *

رکارڈو صاحب کي رائے لڑائي کے نتیجوں کي نسبت اور بهي زیادہ غلط هی اول تو اُسپر وہ سب اعتراض بهي وارد هوتے هیں جو همنے اُنکي اُس رائے پر کیئے هیں جو اُنهوں نے ادنے خدمتگاروں کے باب میں ظاهر کي هی چنانچه جسقدر آمدني سپاهیوں اور ملاحوں کي پرورش میں لگتي هے اُسیقدر آمدني سے کم سے کم اُتنے هي کاریگر اور خدمتگارونکي پرورش هوگي گو وہ آمدني غیربارآور طریقه سے خرچ کیجاوے جو حصه اُس آمدني کا کاریگروں کي پرورش میں لگا هوگا وہ نهایت مفید طور سے مستعمل رهیگا جیسا که هم اوپر ثابت کرچکے هیں سپاهیوں اور ملاحوں کي چیسا که رکارڈو صاحب کا خیال هی کچهه زیادہ مانگ نهیں هوتي بلکه بجاے ایک پهلي مانگ کے یهه دوسري مانگ قایم هو جاتي هی لیکن اُس آمدني کا بڑا حصه بارآور طور سے صرف هوسکتا اگر محنتیوں کو بجاے اسبات کے که اُن سے شهروں کي فصیلوں کے باهر کے مکانات توڑواکر ایسے مقام بنوائیں جنسے شهر کي حفاظت هو اور دریاے شور کے کنارہ کے جنگلوں کو کٹواکر جنگي جهازوں کے بیڑوں کے واسطے بندرگاہ بنوائیں اور اکثر محنتي بندرگاهوں کي مرطوب آب و هوا اور سمندر کي گرمي سردي سے مریں اور اُن محنتیوں کو جهازوں پر چڑهائیں اور فصیلوں پر قواعد کرائیں ایسے کاموں مین مصروف کیا جاتا جن کاموں سے اُنکي پرورش کے

ذخیرہ کي ہرسال ترقي ہوتي الحاصل لڑائي ہر قسم کے لوگوں کے حق مضر اور خراب ہوتي ہی مگر محنتیوں کے گروہ کے حق میں جسقدر مضر ہوتي ھے اُسقدر کسیکے لیئے نہیں ہوتي *

بیان اُن سببوں کا جنپر محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي منحصر ہوتي ھے

واضح ہو کہ اب ہم وہ بڑي غلطیاں جو ہمارے اس مسئلہ کے مخالف تھیں بیان کرچکے کہ جن جنسوں کو ہر محنتي کنبہ برس دن میں پیدا کرتا ھے اُنکي مقدار اور وصفوں کا انحصار ان جنسوں کي مقداروں اور وصفوں پر چاھیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُنکے کنبوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر ہوویں یا یوں بیان کریں کہ اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں کا حصر اُس ذخیرہ کي کمي و بیشي پر مناسب ہی جو مزدوروں کي پرورش کے واسطے بحسب اُنکي تعداد کے مجتمع ہووے *

اب یہہ سوال ہی کہ ذخیرہ مذکورہ بالا کي کمي بیشي کس بات پر موقوف ھی جواب اُسکا یہہ ہی کہ اول اُس محنت کي بارآوري پر جس سے صراحتاً یا کنایتاً وہ جنسیں پیدا ہوتي ہیں جو مزدوروں کے برتاؤ میں آتي ہیں اور دوسرے اُن جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنیوالوں کي اُس تعداد پر جو تمام محنتي کنبوں کي مناسبت سے ہووے اُس ذخیرہ کي کمي بیشي کا حصر ہی پس اگر ہم یہہ بات دریافت کرني چاھیں کہ ایسے دو محلوں کے محنتیوں کي اجرت جنمیں چوبیس چوبیس خاندان محنتیوں کے ہوں کس مناسبت سے ہی تو ہمکو انہیں دونوں باتوں کي تحقیقات ضرور ہوگي چنانچہ اگر تحقیقات سے یہہ بات دریافت ہووے کہ ایک محلہ میں اٹھارہ خاندان اور دوسرے محلہ میں کل بارہ خاندان چوبیس چوبیس خاندانوں کي پرورش کے واسطے جنسوں کے پیدا کرنے میں مشغول ہیں تو بحسب فرض اسبات کے کہ دونو محلوں کے خاندانوں کي محنت کي بارآوري برابر ھی یہہ نتیجہ

ھاتھہ آتا ھی کہ ایک محلہ کي اجرت دوسرے محلہ کي اجرت کي نسبت ایک چوتھائي زیادہ ھوگي اور اگر یہہ بات ثابت ھوجاوے کہ دوسرے محلہ کي محنت کي بارآوري پہلے محلہ کي نسبت نصف کي قدر زیادہ ھی تو یہہ سمجھنا چاھیئے کہ دونو محلوں کي مقدار اجرت برابر ھوگي *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کي بارآوري پر اثر کرتے ھیں

واضح ھو کہ پہلے پہل اُس محنت کي بارآوري پر اثر کرنے والی سببوں پر غور کیجاتي ھی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیداکرنے پر کیجاتي ھے اور یہہ بات بھي یاد رھے کہ ھم لفظ کنا یتاً کا بلحاظ اُس کل ذخیرہ کے نہیں کہتے جس سے تمام دنیا کے محنتیوں کي معیشت بہم پہنچتي ھی بلکہ اُس خاص ذخیرہ کے لحاظ سے استعمال کرتے ھیں جس سے کسي ملک خاص کے محنتیوں کي حاجت رفع ھوتي ھی کیونکہ اگر تمام دنیا ایک گروہ تصور کیا جاوے تو یہہ امر واضح ھی کہ اُس گروہ کے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ایسي جنسوں کے زیادہ پیدا ھونے سے جو اُنکے استعمال میں نہیں آتیں مثل قیطوں یا مورتوں کے نہیں بڑہ سکتا *

لیکن کسي ملک خاص کے محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کا اکثر اُس آساني پر زیادہ‌تر حصر ھوسکتا ھی اور ھی جس آساني سے وہ اُن چیزوں کو پیدا کرسکتے ھیں جوبجز مبادلہ کرنیکے ذریعہ ھونے کے اُنکے اور کسي کام کي نہیں ھوتیں مثلاً چاے اور تماکو اور شکر جو انگلستان کے محنتیوں کے خاص برتاؤ کي چیزیں ھیں خصوصاً ایسي جنسوں کے معاوضہ میں حاصل ھوتي ھیں جو انگلستان سے باھر جاتي ھیں اور انگلستانیوں کي آب و ھوا اور عادتوں کے موافق نہیں مگر جس بڑي آساني سے انگریز اُن چیزوں کو پیدا کرلیتے ھیں جو انگلستان سے باھر جاتي ھیں اُس آساني کے سبب سے انگلستان کے محنتي چاے اور شکر تماکو کو بشرطیکہ قانوني مزاحمت نہوتي اُس محنت کي نسبت جو خاص اُس ملک والوں کو جھاں چاے شکر وغیرہ پیدا ھوتي ھی پیش

آتي هی تهوڑي محنت سے حاصل کرتے اور محنتي کو اسبات سے کچهه غرض نهیں که اُسکا خوردني غله انگلستان کي زمین میں پیدا هوا یا پولینڈ میں زمانه حال کے هل کے ذریعه سے صراحتاً پیدا هوا یا کنایتاً کپڑه بنے کي کل کے ذریعه سے پیدا هوا *

غرض که یهه امر ملاحظه طلب هی که منجمله ان دونوں سببوں کے پهلا سبب یعني محنت کي بارآوري کس بات پر منحصور هے *

جواب اُسکا یهه هی که اول محنت کي بارآوري کسیقدر محنتي کے اوصاف جسماني اور نفساني اور اخلاقي یعني اُسکي محنت و مشقت اور هنر مندي اور جسم اور دماغ کي قوت پر موقوف هی اور یهه تمام اُمور ایسے سببوں پر موقوف هیں که منجمله اُنکے اکثر اسباب ابتک بخوبي سمجهے نهیں گئے اور بعض بعض ایسے پیچیده هیں که مختصر بیان اُنکا نهایت دشوار هی یا اچهي طرح سمجهه میں آنا اُنکا بدون ایسے مضمونوں کي بحث کے متصوز نهیں جو علم انتظام سے متعلق تو هیں مگر اُسکے خاص منشاء میں داخل نهیں البته محنت اور هنرمندي وغیره بهت کچهه آدمیوں کي نسل اور ملک کی آب و هوا اور علاوه اُس کے تربیت اور مذهب اور طرز گورنمنٹ پر منحصر هوتي هیں مگر هم صرف ایک سبب کو جو پیچیده نهیں هی اور باستثناے کوئیٹلٹ صاحب اور سرآئیبونائیس صاحب کے اور کسي مصنف نے بچشم غور اُسکا ملاحظه نهیں کیا بیان کرینگے واضح هو که وه سبب محنتیوں کي اوسط عمر کا زمانه هی اور یهه امر کسیقدر ایک ملک کے اوسط زمانه عمر اور کسیقدر اُس حساب پر منحصر هی جس حساب سے اُس ملک کي آبادي ترقي پاتي هی چنانچه انگلستان میں اوسط عمر کا زمانه چوالیس برس کے قریب قریب خیال کیا جاتا هی اور بهت سے ملکوں میں وه زمانه پینتیس برس تک بهي نهیں پهونچتا اور بعض بعض ملکوں میں پچیس برس تک بهي نهیں اور بعض بعض ملکون میں هر پچیسویں برس آبادي دوگني هوجاتي هے اور جس حساب سے که انگلستان میں اب آبادي بڑهتي جاتي هی اوسي حساب سے پچاس برس میں دوچند هوجاوے گي اور واضح هو که بلاد یورپ کي آبادي کا دوچند هوجانا ایکسو برس میں خیال کیا جاتا هی *

اب اگر دو ملکوں کي تعداد آبادي اور وہ حساب جس سے اُسمیں ترقي ہوتي هی معلوم ہوجاوے تو اُس ملک میں جوانوں کي زیادہ تعداد ہوگي جسمیں اوسط عمر کا زمانہ زیادہ ہوگا اور اگر عمر کي درازي معلوم ہو جاوے تو اُس ملک میں آبادي سے جوانوں کو زیادہ مناسبت ہوگي جسمیں آبادي کي ترقي آهستہ آهستہ ہوگي اور اسی سبب سے عمر کي درازي اور آبادي کا ایک ڈهنگ پر رهنا یا آهستہ آهستہ ترقي کرنا محنت کي بارآوري کے لیئے مفید هی *

دوسرے اگر محنتي کي جسماني اور نفساني اور اخلاقي صفتیں معلوم ہو جاویں تو محنت کي بارآوري کسي ملک میں کسیقدر اُن قدرتي ذریعوں پر منحصر ہوگي جن سے اُس محنت کو امداد و اعانت پہنچتي هی یعني اُس ملک کي آب و ہوا اور قسم اراضي اور موقع اور آبادي کي مناسبت سے اُسکي وسعت پر محنت کي بارآوري موقوف ہوگي *

بعضے ایسے ملک هیں کہ قدرت نے اُن میں انسان کي حیات قائم رهنے کا ذریعہ نہیں بخشا اور بعضے ایسے ملک هیں کہ اُنمیں دولت کا ذریعہ نہیں رکها چنانچہ کسیطرح کي کوشش کیجاوے مگر کوئي گروہ آدمیوں کا جزیرہ ملول یا افریقہ کے بیابان میں مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا اور جزیرہ گرینلینڈ یا نوازامنبلا میں عیش و عشرت سے بسر نہیں کرسکتا قدرت دولت کے دینے سے انکار تو کرسکتي هی مگر دولت دے نہیں سکتي چنانچہ دنیا میں جو نہایت عمدہ ضلع هیں وہ دولت کے لحاظ سے سب سے زیادہ تنگدست هیں باوجود اسبات کے کہ جاندار اور بیجان مخرج دولت کے کمال افراط سے افریقہ اور امریکہ اور ایشیا کے بڑے حصوں کے رهنیوالوں کے سامهنے جا بجا پهیلے پڑے هیں مگر وہ نفساني اور اخلاقي اوصاف سے محروم هیں جنکے ذریعہ سے دولت کي ناکامل اشیاء کي تکمیل کیجاتي هی چنانچہ جزیرہ ائیس لینڈ کے باشندے بهي جزیرہ کواگو کے باشندوں کی نسبت زیادہ دولتمند معلوم ہوتے هیں اگرچہ کسي ملک خاص کے فائدے اُس ملک کي بارآوري محنت کے لیئے کافي باعث نہیں ہوتے مگر پهر بهي بارآوري محنت پر وہ اپنا کچهہ اثر کرتي هیں اِسلیئے اُنسے غفلت نہیں چاهیئے کیونکہ اُنکے سبب سے تربیت یافتہ قوموں کي نئي بستیاں ایسي جلد دولتمند ہوگئیں کہ اُسکي کوئي نظیر هاتهہ نہیں آتي *

تیسرے یہہ کہ محنت کي بارآوري اجتناب یعني استعمال سرمایہ کي اُس مقدار پر منحصور هوتي هی جس مقدار سے کہ اجتناب اُسکے ساتهہ کیا جاتا هی *

باقي هم استعمال سرمایہ کے فائدوں کا بیان جو استعمال الات اور تقسیم محنت هیں اوپر کرچکے هیں اور اب اپني کتاب کے پڑهنے والوں کو صرف استقدر یاد دلانا ضرور هی کہ منجملہ اُن تمام ذریعوں کے جو محنت کي بارآوري کے سبب هوتے هیں سرمایہ کا استعمال نہایت موثر سبب هی اگر بالفرض آلات اور تقسیم محنت نهوتي تو انسان ایک ایسا حیوان هوتا کہ اور جنگلي حیوانوں کي نسبت بہت کم حظ اُٹهاتا بلکہ اپني پرورش بهي نکرسکتا *

چوتهے وہ آخیر سبب جو بارآوري محنت پر موثر هوتا هی گورنمنت کي مداخلت یا عدم مداخلت هی *

چنانچہ گورنمنت کا بڑا کام یہہ هی کہ ملکي اور غیر ملکي ظلم و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت کرے مگر شامت اعمال سے گورنمنٹوں نے صرف امن و امان هي کو نہیں بلکہ دولت رساني کو بهي فرض اپنا سمجها هی یعنے یهي نہیں کہ اپني رعایا کو اس قابل کریں کہ وہ امن و امان میں مال و دولت کي تحصیل کرکے اُسکا حظ اُٹهاویں بلکہ یہہ سکهانا کہ وہ کیا کیا چیزیں پیدا کریں اور کس طور پر اُنکو کام میں لاویں اور اپنے کار و بار کے اهتمام کس طور پر کیا کریں اور ان سب باتوں کي تعمیل رعایا سے جبراً کرانا بهي اپنے ذمہ فرض سمجها هی زیادہ تر بد قسمتي یہہ هی کہ گورنمنٹوں نے جسقدر جہل و حماقت سے یہہ کام فرض اپنا سمجها اُسیقدر جہل و ناداني سے اُسکے انجام دینے کا ارادہ کیا کسیقدر اُس تدبیر کے فحوائے سے جسکو تدبیر تجارت کہتے هیں اور وہ یہہ بات تعلیم کرتي هی کہ دولت سے صرف سونا اور چاندي مراد هی اور ترقي اُسکي جنسوں کے باهر جانے سے هوتي هی جنکے معاوضہ میں روپیہ باهر سے آوے اور کسیقدر اس گمراهي سے کہ جب تجارت کسي شخص یا کسي جماعت پر منحصور هو جاتي هی اور عوام لوگ اُس سے روکے جاتے هیں تو نقصان گو کیسا هي بڑا هو پراگندہ هونے سے معلوم نہیں

هوتا اور فائدہ گو کیسا هي تھوڑا سا هو مگر اکھٹا هونے سے ظاهر معلوم پڑتا هی تجارت کے مدبروں کا ایک مدت سے یہہ بڑا قاعدہ قرار پایا هی کہ بلا واسطہ تحصیل کے درپے هوں اور بواسطہ تحصیل پر التفات نکریں اور اُن فائدوں کي شرکت سے انکار کریں جو قدرت نے اور ملکوں کو عنایت کیئے هیں اور اپنے ملک کے اُن فائدوں میں جو قدرت نے بخشے هیں اور ملکوں کو شریک کریں اور اپنی رعایا کي محنت کو اُن طریقوں سے جبراً قہراً پھیرکر جنمیں اُسکو فائدے حاصل هوتے هوں اُن طریقوں میں ڈالیں جو اُسکي آب و هوا اور عادات اور اقسام زمین کے مناسب نہوں *

واضح هو کہ اسباب مذکورہ بالا کے ذریعہ سے چند روز گذرے کہ تربیت یافتہ دنیا میں امن عام کي ایک عجب صورت پیش آئي جسکے ساتھہ عام مصیبت بھي تھي یعني † لڑائي کے زمانہ میں بہت بڑا حصہ جنوبي یورپ کا ایک بہت بڑي سلطنت بن گیا اور ایک هي بادشاہ هیمبرک سے لیکر روم تک حاکم هوگیا اور وہ صدها پرمٹ کي چوکیاں اور تحصیلداریاں جو پہاڑوں اور سمندروں سے زیادہ تجارتوں کي سدراہ تھیں یکقلم برخاست کیں نیپولین تدبیر تجارت مذکورہ بالا میں نہایت مستغرق تھا اور اُسکے طریقوں سے واضح هوتا هی کہ خیالات اُسکے محض اندھا ڈھونڈي کے تعصب پر مبني تھے اور بلحاظ اُس تدبیر تجارت کے اُسکو یہہ یقین تھا کہ ازادانہ تجارت خود مختار سلطنتوں میں ایسي هوتي هی جیسے چند شخصوں میں قمار بازي هوتي هے اس وجہہ سے ضرور هے کہ ایک نہ ایک فریق نقصان اُٹھاتا هی یعني وہ فریق جسکو رفعداد حساب کے بعد باقي رقم نقد دیني پڑتي هی توٹے میں رهتا هی اور ملک فرانس اور ملک اٹلي جو جدے جدے بادشاهوں کے تحت حکومت تھي تو یہہ اُسئے یقین کیا هوگا کہ اگر ان دونوں ملکوں کے باشندوں کو آپسمیں تجارت کرنے کي اجازت دیجاویگي تو بلاشبہہ ایک نہ ایک کو نقصان هوگا مگر اُس تدبیر تجارت کے اندھے بانیوں کو یہہ جرات نہوئي کہ ایک هي سلطنت کے اضلاع متصلہ کے باشندے جو باهم تجارت کرتے هیں اُسپر بھي یہہ اعتراض کرتے چنانچہ جبکہ نیپولین نے بلجیم اور فرانس کو زیر حکومت

† اس لڑائي سے نیپولین اول شہنشاہ فرانس کي لڑائي مراد هی جسکے خلاف پر تمام یورپ نے اتفاق کیا تھا اور یہہ لڑائي سنہ ۱۸۱۲ع میں ختم هوئي تھي

کیا تو دونوں ملکوں کو بیع و شرا کي اجازت عطا فرمائي مگر آسٹریا اور فرانس کو تجارت کي رخصت ندي اور ذهن اُسکا یک لخت اس اثر سے خالي رها که مبادلوں کے فائدے اسبات پر موقوف نهیں که بایع اور مشتري ایکهي بادشاه کي رعایا یا جدے جدے بادشاه کے تحت حکومت هوویں اس بادشاه کي ذهني تجویزیں اُن غلطیوں کي نظیریں تهیں جو آج کل بهت سي جاري ساري هیں اور آخر وه تجویزیں اُسکي مستحکم عام سمجهه کے مقابله میں معاملات میں ایک نهایت خفیف اختلاف کے ظهور میں آنے سے مٹ گئیں اگرچه اُن حقیقتوں میں جنپر هم گفتگو کو رهے هیں کوئي تبدیلي واقع نهوئي *

جب که لڑائي ختم هوچکي تو نیپولین کي بادشاهت توٹ پهوٹ کو کئي خود مختار بادشاهتیں هوگئیں اور هر بادشاه جدید نے اُن قیدوں کو اپني سلطنت میں قایم کیا جنکو نیپولین بادشاه کي زور و قوت نے توڑا تها افسران پرمٹ اور ره گذربان اپنے ملک کي آمدنیونکے متانے اور اپنے همسایوں کي ترقیات کو روکنے کے لیئے ایسے هي موثر ذریعه معلوم هوئے جیسیکه لڑائي کے دنوں میں جهاز اور فوجیں تهیں چنانچه فرانس کي جنسیں جو اٹلي اور بلجیم میں تجارت کي راه سے گئي تهیں اور بلجیم اور اٹلي کي جنسیں فرانس میں گئي تهیں روک دي گئیں امریکا والوں نے خاص خاص جنسوں پر جو غیر ملک سے آویں یا غیر ملک کو جاویں محصول مقرر کیئے اور انگلستان والوں نے غله کي نسبت قانون جاري کیئے غرض که تدبیر تجارت میں اشیاء مطلوبه کي ممانعت کا پهر دستور قایم هوا چنانچه روسیوں نے جنکے ملک میں غله بهت پیدا هوتا هي بیگانه ملکوں کے کارخانه کي مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے سے ممانعت کي اور انگلستان والوں نے جنکے ملک میں مصنوعي چیزیں بهت سي بهم پهونچتي هیں اپنے ملک میں غله کے آنے کي ممانعت کي *

هماري رائے میں روسیونکا طریقه عمل کي روسے انگلستان والونکي نسبت زیاده فتنه انگیز اور شرارت خیز تها روسي قدیم رسم تجارت پر انگلستان والوں کي نسبت کمال همت اور اصرار سے قایم رهي هیں اور حقیقت یهه هے که سارے تغیرات اُس ملک میں ایسے هوئے که هر تغیر کے ساتهه امتناع تجارت اور محصول پرمٹ زیاده هوا لیکن اصول کي روسے خام پیداوار

کے اپنے ملک میں نہ آنے دینے پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں وہ اُن اعتراضوں سے نہایت قوي اور مضبوط ہیں جو مصنوعي چیزوں کي ممانعت پر عاید ہوتے ہیں اول یہہ کہ ناطیار اور کسیقدر طیار جنسیں محنتي کي ضروریات میں کام آتي ہیں پس عمدہ عمدہ اشیاء طیار شدہ کی اپنے ملک میں آنے پر کچہہ ہي قیدیں لگائي جاویں اُنکا محنتي آدمي پر کچہہ اثر نہیں پہونچتا مگر جو قانون خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے کي ممانعت میں جاري ہوتے ہیں وہ خاص محنتیوں کے حق میں نہایت مضر ہوتے ہیں اور حقیقت یہہ ہے کہ مقصود اُنکا اُس بڑے ذخیرہ کا گہٹانا ہی جس سے محنتیوں کي پرورش ہوتي ہی دوسرے جب کاشتدار ملک بیگانہ ملکوں کي مصنوعي چیزوں کي ممانعت کرتا ہے تو خام پیداوار کي کسي قدر قیمت گہٹ جانے کي جہت سے جو اُسکے باہر جانے کي ممانعت کے باعث سے ضرور گھٹیگي محنتي نقصان کا معاوضہ پالیتا ہی اور برخلاف اُسکے اگر کارخانہ دار ملک خام پیداوار کے آنے کي ممانعت کرتا ہی تو تمام جنسوں کي قیمت سوائے محنت کي قیمت کی ترقي کي طرف میلان کرتي ہی اور محنتي آدمي ہر شی ضروري کے حاصل کرنے میں جو اُسکو درکار ہوتي ہی نہایت دشواري اُٹھاتا ہی مگر یہہ امر زیادہ تر تصریح طلب ہے چنانچہ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ جسقدر خام پیداوار کي مقدار زاید پیدا کیجاویگي اُسکي نسبت سے زیادہ خرچ اُسپر پڑیگا مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے دینی کي ممانعت کرنا گویا اپنے ملک سے خام پیداوار کے باہر جانے دینے کي ممانعت کرنا ہی ورنہ خام پیداوار کے عوض میں مصنوعي چیزیں لیجاتیں اب مبادلہ نکرنے کي حالت میں تھوڑي سے خام پیداوار کي حاجت ہوتي ہی اسلیئے وہ کم پیدا کیجاتي ہی اور اُسکي پیداوار میں صرف بھي کم ہوتا ہی اور محنت جو کپڑے اور مصنوعي چیزوں کي طیاري میں صرف ہوتي ہی پھل اُسکا کم ہوتا ہی مگر جو محنت خام پیداوار کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي ہی پھل اُسکا زیادہ ہوتا ہی پس خام پیداوار کي قیمت گھٹ جاتي ہی اور محنتي آدمي کا کھانے پینے کي چیزوں میں جو صرف کم پڑتا ہی تو کسیقدر اُس نقصان کا معاوضہ ہو جاتا ہی جو اور چیزوں کي گراني سے اُسکو ہوتا ہی مگر بہت سي برائي زمینداروں کے

حق میں ہوتي ہی اور برخلاف اُسکے جسقدر زیادہ مقدار مصنوعي جنسوں کي طیار کیجاوے اُسیقدر اس مقدار کي نسبت سے اُسکے طیاري کا خرچ کم پڑتا ہی اور جسقدر کہ مصنوعي چیزوں کي مقدار حصول کو ترقي ہوتي جاتي ہی اُسیقدر زیادہ عمدہ کلیں رواج پاتي جاتي ہیں اور محنت کي تقسیم زیادہ ہوتي جاتي ہی اور جسطرح سے مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے کي ممانعت گویا خام پیداوار کا باہر نجانے دینا ہی اسیطرح سے خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے پر قیدیں لگانا حقیقت میں مصنوعي جنسوں کے باہر بھیجنے پر قیدیں لگانا ہی اب اس حالت میں جو مصنوعي جنسوں کي کم ضرورت ہوتي ہی تو وہ طیار بھي کم کیجاتي ہیں اور جو کچھہ کہ طیار ہوتي ہیں اُنکي طیاري میں اُنکي مقدار کي نسبت سے اتني زیادہ محنت صرف ہوتي ہی جو اُنکي بہت سے مقدار کے طیار ہونے میں صرف نہوتي اور اپنے ملک میں پہلے کے نسبت خام پیداوار زیادہ پیدا کرنا ضروري ہوتا ہے اور اس مقدار زاید کے پیدا کرنے میں بھي اُسکي مناسبت سے زیادہ لاگت لگتي ہی حاصل یہہ کہ ایک قسم کي جنسوں کي قیمت تو اِسلیئے زیادہ ہو جاتي ہی کہ اُنکے زیادہ پیدا کرنیکي ضرورت ہوتي ہی اور دوسري قسم کا مول اِسلیئے زیادہ ہو جاتا ہی کہ کم پیدا ہونا اُنکا ضروري ہوتا ہی اور ہر طرح سے محنت کي بارآوري کم ہو جاتي ہی ان صورتوں میں صرف زمیندار ضرر سے محفوظ رہتا ہی *

مگر گورنمنت کي مداخلت کا ضروري نتیجہ یہہ برائي ہوتي ہی کہ کسیقدر محنت نامناسب کاموں میں صرف ہونے لگتي ہی گورنمنت کے کار و بار بلا وصول ہونے عام محاصل کے انجام نہیں پاسکتي اور بڑي قم محاصل کي بغیر محصول لگانے کے حاصل نہیں ہوسکتي اور محصول سے بچنے کے لیئے محنتي لوگ اپنے اصلي طریقوں سے انحراف کرتے ہیں اور جن محصولوں پر یہہ اعتراض کم وارد ہوسکتا ہی اُنمیں سے ایک تو راضي کا لگان ہی مگر ثمرہ اُسکا یہہ ہی کہ لوگ اراضي کي کاشت پر سرمایہ صرف نکریں اور دوسرے منافع پر کا محصول ہی مگر وہ سرمایہ کے باہر جانے کا باعث ہوتا ہی اور تیسري آمدني کا محصول ہی جسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ وہ مال اکھٹے ہونیکا مانع ہوتا ہی چوتھے اجرت کا

محصول جسکا پھل یہہ ہوتا ہی کہ اُجرت کي عوض میں بجاے نقد ملنے کے جنس ملنے کا زیادہ رواج ہو جاتا ہی اور محنتي لوگ ایسي چیزوں کے حاصل کرنے سے باز رہتے ہیں جو دیر تک قایم رہیں اور مخفي نہ رہ سکیں اسبات سے غرض اُسکي یہہ ہوتي ہی کہ اُسکو افلاس کا بہانہ ہاتھہ لگے اور جبکہ خاص خاص چیزوں پر محصول لگتا ہی تو اُس سے بچنے کے لیئے کم محصول رکھنے والي اور سستي سستي چیزیں قایم کیجاتي ہیں چنانچہ بیر اور مالٹ شراب کا محصول اُنکے بجاے سپرٹس شراب کے استعمال کرنے سے اور چاء اور بن کا محصول اُنکي جگہہ غلہ بریان کے کام میں لانے سے سر سے ٹالا جاتا ہی غرضکہ ہر ایسا محصول بھي جس سے لوگ اپني چالاکي اور تدبیر سے بچ رہتے ہیں مضرت سے خالي نہیں ہوتا چنانچہ مکان میں کھڑکي رکھنے کے محصول سے بچنے کے لیئے کھڑکي بند کرنے سے سارے گھر کي ہوا اور روشني بند ہو جاني ممکن ہی مگر محصول سرکاري کا اُس سے کچھہ اضافہ نہیں ہوتا نہایت اور بڑي مضرت اُن محصولوں سے ہوتي ہی جو محنت کے ذریعوں اور پیشوں پر لگائے جاتے ہیں چنانچہ جب تک نمک کا محصول قائم رہا تب تک کار زراعت میں نمک کا استعمال نہایت کم ہوا اشتہاروں کے محصول سے اشیاء کے بیچنے والے اور لینے والے اس بات سے بیخبر رہتے تھے کہ کسکو حاجت ہی اور کون شخص اُنکو بہم پہنچا سکتا ہی شراب اور شیشہ اور چمڑے کے محصول سے اُنکي طیاري میں انگلستان صرف اپنے اصلي بزرگي سے محروم نہیں رہا بلکہ یورپ کے اُن ملکوں سے جنمیں مصنوعي جنسوں کي طیاري کي ترقي ہوئي بہت پیچھے رہ گیا کارخانہ داروں کو چنگي کا محصول ادا کرنے میں کوئي فریب اور دھوکا نہ دے سکنے کے لیئے صدہا ایسے قواعد اور قیود کا پابند کیا گیا ہی جو تقسیم محنت اور لوازمات کے بخوبي کام میں لانیکے مخالف اور ترقیوں کے مانع ہیں اور ترقي کے لیئے تبدیلي لازم ہي اب ایسي ترکیب میں جو قانون سے مقرر ہی ذرا سي بھي تبدیلي کرنے سے کارخانہ دار پارلیمنٹ کے قانون کے جال میں پھنسجاتا ہی *

یہہ بات عموماً خیال کیجاتي ہی کہ ہر وقت آدمي محصول کا شاکي ہی مگر وہ اُس مصیبت اور خرابي سے بہت کم واقف ہی جو

محصول سے کنایتاً اُسپر عاید ہوتي هی اور یہہ بات چند مثالوں سے ثابت هوسکتي هی مگر هم اُنمیں سے صرف ایک مثال منتخب کرتے هیں چنانچہ اکثر لوگ اسبات سے واقف هیں که لاهن طیار کرنے کے جو عام جوؤن کي نسبت جو حیوانوں کے کام آتے هیں بہت زیادہ قیمت رکھتے هیں اور اسبات میں بھي کسي کو شک شبہہ نہیں که بیر شراب کا مول اسي وجہہ سے زیادہ هوتا هے مگر غالباً اُن دس هزار آدمیوں میں سے جنکے صرف میں وہ شراب آتي هی کسي شخص کو یہہ خیال نہیں آتا که اس شراب کي اسقدر قیمت کا باعث محصول هی مگر حقیقت یہہ هی که چنگي کے قانونوں میں جو قاعدے که لاهن کي طیاري کے لیئے مقرر کیئے گئے هیں اگر اُن قاعدوں کے موافق لاهن کے لایق جو نہیں سمجھے جاتے اور قاعدہ مندرجہ قانون مذکور میں گونہ تبدیلي کیجاوے تو اُن جوؤں کا بہت عمدہ لاهن طیار هوسکتا هی اُن قاعدوں کا دباؤ ایسا هی که کوئي اُن جوؤں کا لاهن نہیں بنا سکتا پس قانون کے سبب سے بہت سے عمدہ جو کام نہیں آتے اور علی‌هذالقیاس کمال آساني سے یہہ بات بھي خیال کیجاسکتي هی که اگر هل جوتنے اور زمین کے کمانے اور تخم ریزي اور کاشت کے وقت اور طریقے بھي قانون کي روسے قرار دیئے جاتے تو ایک بڑا حصہ اراضي کا جسمیں اب پیداوار هوتي هی بیکار اور ویران پڑا رهتا *

اگر کوئي ملک اپنے گورنمنٹ یا اور سلطنتوں کي زیادہ ستاني اور حماقت سے بہت سا محاصل ادا کرنے پر مجبور کیا جاوے تو اُس ملک کي رعایا محصول کے صریح اثروں کي نسبت بالکنایت اثروں سے زیادہ مضرت اوٹھاویگي یعني اُنکو محصول ادا کرنے سے اسقدر نقصان نہیں پہونچتا جسقدر که اُنکي تحصیل کے طریقوں پر قیدیں لگنے سے پہونچتا هی *

پس جن سببوں سے اُس محنت کي بارآوري دریافت هوتي هی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنے میں صرف هوتي هی چار سبب معلوم هوتے هیں پہلے محنتي کي ذاتي خصلت اور جسماني اور نفساني اور اخلاقي اوصاف دوسرے وہ مقدار اعانت کي جو قدرتي ذریعوں سے اُسکے هاتھہ آوے تیسرے وہ مقدار

امداد کي جو سرمایه سے بہم پہنچتي هی چوتھے وہ مقدار ازادي کي جو اُسکو محنت کرنے میں حاصل هوتي هی *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کو اُن جنسوں کي پیداوار سے باز رکھتی هین جو محنتي کنبوں کے برتاؤ میں آتي هیں

واضح هو کہ وہ اسباب تین هیں ایک لگان دوسرے محصول تیسرے منافع اگر تمام محنتي ایسي چیزوں کي پیداوار میں صراحتاً یا کنایتاً مصروف هوتے جو خاص اُنکے برتاؤ میں آتي هیں تو اجرت کي شرح بالکل بارآوري محنت پر منحصور هوتي مگر ظاهر هے کہ یہہ جبتک ممکن نہیں هوسکتا کہ محنتي لوگ هي تمام ملک کے قدرتي ذریعوں اور سرمایوں کے خود مالک نہوں لیکن ایسي حالت وہ وحشیانہ زندگي هے جسمیں امتیاز مراتب اور تقسیم محنت نہو اور ایسي حالت هی جسمیں بعض اوقات چند وحشي خاندان متفرق پائے گئے اور اُسمیں اُن صورتوں میں سے کوئي صورت ظہور میں نہیں آتي جنکے سبب دریافت کرنیکا کام انتظام مدن سے علاقہ رکھتا هی واضح هو کہ تربیت یافتہ لوگوں میں ایک بڑا حصہ محنت کا اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف هوتا هے جنکے برتنے میں محنتیوں کا حصہ نہیں هوتا اور اسلیئے تربیت یافتہ لوگوں میں محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي قلت و کثرت محنت کي بار آوري پر هي منحصر نہیں بلکہ محنتیوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے والوں کي ایسي تعداد پر بھي منحصور هی جو تمام محنتي کنبوں کي تعداد کي مناسبت سے هو *

یہہ امر صاف واضح هے کہ جو محنت محنتیوں کي پرورش کے ذخیر کے بہم پہونچانے میں لگتي وہ اُس میں صرف نہونے کي حالت میں تین کاموں میں لگتي هی اول اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو قدرتي ذریعوں کے مالکوں کے استعمال میں آتي هیں اور دوسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے

میں جو گورنمنٹ کے استعمال میں آتی ہیں تیسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایه کے مالکوں کے برتاؤ میں آتي هیں یا مختصریوں کہا جاوے اگرچه اسطرح کہنا بالکل صحیح نہوگا که محنت اجرتوں کے پیدا کرنے میں صرف هونے کی بجاے لگان محصول اور منافع کے پیدا کرنے میں صرف کیجاوے *

اول لگان کا بیان

هم ابهي بیان کرچکے که زر لگان کسیقدر اُس قدرتي ذریعه کي بارآوري پر محصور هی جسکي اعانت کے واسطے وہ ادا کیا جاتا هی اب سمجهنا چاهیئے که اُس قدرتي ذریعه کي بار آور قوت میں ترقي آنے سے لگان میں ترقي آتي هی اور اجرت کي کمي ظہور میں نہیں آتي *

چنانچه وہ ترقیاں جو پچھلے ایک سو برس میں زراعت کے فن میں هوئیں اُنہوں سے اسکاتلینڈ کے نشیب کے حصه کے زمینیں بڑي بارآور هوگئیں اور اسي وجهه سے لگان کي مقدار بہت بڑہ گئي اور ترقي لگان کے ساتهه اجرت کي ترقي بهي هوئي اگر چه برابر نہوئي آدم اسمتهه صاحب بیان کرتے هیں که جس ‡ زمانه میں میں نے کتاب تصنیف کي تو اُن‌دنوں محنتي کي عام اجرت في یوم پانچ آنه چار پائي یا في هفته دو روپیه تهے اور في زماننا یهه حال هی که في هفته چار روپیه سے بهي زیادہ زیادہ هے اور یهه ایسي رقم هی که اُس سے خام پیداوار بقدر ایک ثلث کی اور طیار شدہ جنسیں تگني یا چوگني پہلي اجرتوں کي نسبت سے زیادہ خریدي جاسکتي هیں اگرچه اسکاتلینڈ کي نشیب کي زمینونکا لگان تگنے سے زیادہ هوگیا اور اُس شے کا ایک بڑا حصه جو محنتي پیدا کرتا هی زمیندار کے فائدہ کے واسطے پیدا کیا جاتا هی مگر تمام پیداوار کي مستقل ترقي سے اس ظاهري نقصان کا نعم‌البدل هو جاتا هی فرض کیا جاوے که بیس بشل پیدا کرنے کي جگهه جنمیں سے دس بشل زمیندار لیتا تها اور دو بشل سرمایه والا اور آتهه بشل محنتي پاتا تها اب محنتي آدمي پینتیس بشل پیدا کرتا هی جنمیں سے بارہ بشل آپ لیتا هی اور تین سرمایه والا اور بیس زمیندار پاتا هی *

‡ واضح هو که یهه زمانه وہ تها جسمیں سنه ۱۷۷۵ ع سے انگلستاں والے اور امریکه والے انگریزوں میں لڑائي هوئي اور قریب سات برس کے لڑائي رهکر آخر امریکه والے انگریز اپني مربیوں یعنے انگلستان والوں کي اطاعت سے آزاد هوگئي *

حاصل یہہ کہ اگر کسي ملک میں بڑا حصہ محنتیونکا اُس ملک کے قدرتي ذریعونکے مالکوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے میں مصروف کیا جاوے تو یہہ بات ضرور نہیں کہ محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي واقع ہووے کیونکہ ایسے محنتیوں کا ہونا بسبب بڑے بارآور قدرتي ذریعوں کے سمجھا جاتا هی اور وہ لوگ اپني معاش اُس ذخیرہ عام سے حاصل نہیں کرتے جو اُن بارآور قدرتي ذریعوں کے نہونے کي حالت میں بھي اُس ملک میں ہوتا بلکہ اُس اضافہ سے حاصل کرتے ہیں جو قدرتي ذریعوں کي زیادہ بارآوري سے اُس ذخیرہ میں ہوتا هی *

جب کہ هم یہہ بات کہتے ہیں کہ محنتي کو لگان سے کچھہ سروکار نہیں اُس سے وہ لگان سمجھنا چاهیئے جو قدرتي ذریعوں کي بڑي بارآوري سے حاصل ہوتا هی اور وہ لگان خیال نہ کرنا چاهیئے جو ترقي آبادي کي وجہہ سے زیادہ ہوتا هی هم پہلے بیان کرچکے کہ اگر موانع موجود نہوں تو وجہہ معیشت آبادي سے زیادہ مناسبت کے ساتھہ ترقي کریگي مگر یہہ امر بھي ممکن هے جیسا اُسي جگہہ بیان کیا گیا هے بلکہ عقاید باطل اور بدعملي کي جہت سے غالب هی کہ ایک ملک کے باشندوں کي تعداد اسطرح بڑہ جاوے کہ خام پیداوار کے حاصل کرنے کے صریح یا غیر صریح ذریعوں کي ترقي اُسکے موافق نہو ایسي صورت میں لگان بڑہ جاویگا اور وہ محنت جو آبادي کے بدستور قایم رہنے میں محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي اب اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف ہوگي جو زمیندار کے برتاؤ میں آتي ہیں البتہ اسطرح بڑہ جانا لگان کا عوام کے حق میں مضر ہوگا اور یہہ بات بھي یاد رکھني چاهیئے کہ ہر ملک کي گورنمنٹ اسباب کي تجویز کسي قدر اپنے اختیار میں رکھتي هی کہ مختلف گروہ اُسکي رعایا کے کس کس نسبت سے محصولات سرکاري ادا کریں چنانچہ بعض بعض گورنمنٹوں نے حتےالامکان جد و جہد کي کہ محنتي لوگ محصولات سرکاري سے آزاد رہیں اور جہانتک ممکن ہو وہ بوجہہ زمینداروں پر ڈالا جاوے اور بعضي گورنمنٹوں نے ایسے کاموں کے مصارف کا بوجہہ زمینداروں پر ڈالا جنکا فائدہ صرف اُنہیں کي ذات پر محصور نہیں جیسے قایم کرنا یا برقرار رکھنا سڑکوں اور پلوں کا اور تربیت عقلي اور تہذیب اخلاق اور تعلیم مذهب کا بہم پہنچانا اور بیماروں

کے واسطے خیراتي اسپتالوں کا مقرر کرنا بلکہ تندرست مسکینوں کي پرورش کرنا اور بعضي گورنمنٹوں نے برعکس اسکے زمینداروں کي مراعات سے مصارف سرکاري کا بار محنتي لوگونپر اور اکثر گورنمنٹوں نے مذکورہ بالا طریقونمیں سے هر طریقه کو مختلف موقعوں پر یا اپنے مصارف کے مختلف حصوں کے لحاظ سے اختیار کیا غرضکه هر ایسے قاعدہ سے یهه بات لازم هوتي هی که اُن محنتیوں کي تعداد جو زمینداروں کی فائدے کے کاموں میں مصروف رهتے هیں اُن محنتیوں کي تعداد کے مقابله میں گهٹ جاوے یا بڑہ جاوے جو محنتیوں کے فائدہ کے کاموں میں مصروف هوں *

ایک اور مانع جو محنتیوں کے دونوں فریق مذکورہ بالا کي مناسب تعدادوں میں رخنه اندازي کرتا هی گورنمنٹ کي طرف سے ایسے لگان کے قایم کرنے کا ارادہ هی جو قدرت کي بخشش کو بجبر و اکراہ محدود کرنے سے ممکن هوتا هی مثلاً اگر انگلستان میں ایرلینڈ کے غله کي ممانعت بدستور قایم رهتي تو انگریزي زمینداروں کي آمدني ضرور بڑہ جاتي اور اسیطرح اگر صرف ایک هي کارخانه کے کوئیله کے جلانے کي اجازت هووے تو اُس کارخانه کے مالک کي آمدني شاهزادوں کي سي آمدني هو جاوے مگر ایسے انحصار تجارت سے جو آمدني هو وہ لگان نهیں بلکه ظلم اور لوٹ کهسوٹ هی *

دوسرے محصول کا بیان

واضح که وہ دوسرا مطلب جسکي طرف محنتیونکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے سے پهیر کر محنت لگائي جاتي هی سرکاري مصارف کا بهم پهنچانا هے یهه بات واضح هے که جسقدر محنت غیر ضروري محکموں کے قایم رکهنے کے لیئے صرف هوتي هے اور جسقدر زاید محنت جو ضروري محکموں کے قایم رکهنیکے واسطے فضول خرچي سے صرف هوتي هی وہ تمام لوگوں کي آمدني میں منها هو جاتي هے اور اس سے بهي زیادہ مضر ایسے کاموں میں محنت کا خرچ هونا هی جو محض لغو و بیفائدہ هي نهیں بلکه حقیقت میں شر و فساد کے باعث هیں جیسے بتخانوں کي رعایت اور پوجاریوں کي پرورش کرنا جس سے عقاید اور اخلاق عوام کے خراب هو جاتے هیں اور ایسے هي قایم رکهنا اُن بحري بري فوجوں کا جنسے ایسے ملکوں اور ضلعوں کي تجارت کو غارت اور تباہ کیا جاوے جنکو قدرت نے تو باهمي فائدے

پهونچانے کے قابل کیاهی مگر اُنکے حاکموں کي حماقت یا شرارت سے باهمي برائي پهونچانے کے باعث هو جاتي هیں اور ایسي روکاوٹوں اور بندشوں کا قایم کرنا جنکے ذریعہ سے قوموں میں تجارت کي ضد اور مخالفت کو اصلي دشمني کي طرح کام میں لاویں اگرچہ غیر ضروري محصول کو ناقابل الزام کاموں میں خرچ کیا جاوے تسپر بهي وہ محصول فریب اور غارت گري هی اور حقیقت یہہ هی کہ نام اُس شی کا رکهنا جسکے نتیجے اُسکے حصول کے ذریعوں سے بهي زیادہ مضر هون نهایت دشوار هی یعني ایسے شی کا نام رکهنا جو غارت اور زیادہ ستانے کو زیادتي مضرت کا وسیلہ بناتي هی مشکل هی *

بادي النظر میں یہہ امر ظاهر هوتا هی کہ صرف اس مضر اور لغو اور بیفائدہ خرچ کوهي وہ منهائي سمجهنا چاهیئے جو اجرت میں سے کیجاتي هی کیونکہ جو محنت گورنمنٹ کے واجب اور جائز مطلبونمیں خرچ کیجاتي هی اُس سے محنتیوں کو اُسیقدر فائدہ متصور هی جسقدر کہ اُنکو اپنے استعمال کي جنسونکے صراحتاً پیدا کرنےپر محنت کرنے سے هوتا هی گورنمنٹ کا بڑا مطلب رعایا کي حفاظت هی اور یہہ حفاظت تمام برکتوں میں سے ایک بڑي برکت هی اور ایسي کچهہ هی کہ بغیر سب کے بالاتفاق سعي کرنے کے بهت کم حاصل هوسکتي هی جو مصنف اسبات پر اصرار کرتے هیں کہ جو کچهہ محصول کے ذریعہ سے حاصل کیا جاتا هی وہ ملک کي آمدني سے کم هو جاتا هی معلوم هوتا هی کہ اُنهوں نے یہہ نتیجہ اس خیال سے نکالا هی کہ گورنمنٹ کا مقصود مثبت اثر نهیں بلکہ منفي اثر پهنچانا هی یعنے بهلائي پهونچانا نهیں بلکہ برائي کي روک تهام کرنا هی اس لیئے اُن مصنفوں نے یہہ ٹهیک تصور کیا کہ جو کچهہ اس طرح صرف کیا جاتا هی وہ رعایا کي خالص آمدني میں سے کم هوجاتا هی مگر باوجود اسکے یہہ بات یاد رکهني چاهیئے کہ هر شخص کے اخراجات کے بڑے بڑے مقصدوں میں سے صرف برائي کي روک تهام بهي ایک بهت بڑا مقصد هوتا هی چنانچہ هم مکانات اسواسطے نهیں بناتے کہ کمروں کي گهري هوئي هوا میں سانس لینا همکو پسند هی بلکہ اسلیئے بناتے هیں کہ اُنکي دیواروں اور چهتوں سے موسم کي گرمي سردي سے پناہ هو جاتي هی اور ایسے هي دوائیاں خوشي کے واسطے نهیں خریدتے بلکہ

رفع بیماري کے لیئے خرید کرتے هیں مگر کسي شخص نے اجتک یہہ خیال نکیا کہ دواؤں کي خریداري اور مکانوں کے کرایہ میں جو کچھہ صرف هوتا هی وہ اُسکي آمدني سے منہا هوتا یعني گھٹ جاتا هی کسي † فرینڈلي سوسئیٹي کے ممبر اگر آپسکے چندہ سے بیماري میں کام آنے کے واسطے کچھہ روپیہ اکھٹا کریں تو اُس چندہ کي امداد کو اپني اجرت کي منہائي نہیں سمجھتے بلکہ ایک طرحکا خرچ سمجھتے هیں هاں اب یہہ پوچھا جاتا هی کہ اُن ذریعوں کے واسطے جنسی اپنے ملک اور غیر ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت هوتي هی جو هر ایک شخص کچھہ مدد دیتا هی اُس میں اور فرینڈلي سوسئیٹي کے چندہ میں کس بات کا تفاوت هی اگر هی تو یہہ فرق البتہ هی کہ وہ برائیاں یعنے غیر ملک اور اپنے ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب بہ نسبت بیماریکے زیادہ سخت اور کثیرالوقوع هیں اور فرداً فرداً کوشش کرنے سے دفع هونا اُنکا مشکل هی هاں یہہ بات سچ هی کہ اگر لوگوں کي حفاظت کے بندوبست میں نہایت کم خرچ پڑتا هی تو محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ترقي پاتا هی مگر یہہ کلام همارے اُس قول کي صرف ایک نظیر هی جسکو همنے ابهي بیان کیا یعني یہہ کہ محنتي کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي محنت کي بارآوري پر موقوف هی اگر جہازونکے تهوڑیسے بیڑے اور نہایت کم فوج اور تهوڑیسے مجسٹریٹ امن و امان کے قایم رکھنے کے واسطے کافي وافي هوویں یعني اگر حفاظت کرنے کي محنت زیادہ بارآور هو جاوے تو اور تمام حالات کے یکساں رهنیکي حالت میں محنتیوں کي جماعتیں ویسا هی زیادہ فائدہ اُٹھاوینگي جیسا کہ تهوڑے سے کاشتکار یا تهوڑے سے کاریگر صراحتاً و کنایتاً اُسیقدر غلہ پیدا کرکے فائدہ اُٹھاتے جسقدر بہت سے لوگ پیدا کرتے هیں یعنے محنت غلہ پیدا کرنے میں بارآور هوجاتے *

جب کہ یہہ باتیں تسلیم کیجاویں جو همنے بیان کیں تو یہہ بات بهي جو هم پہلے کہہ چکے هیں درست هی کہ محنتي لوگوں کو صرف سرکاري محاصل کي مقدار اور اُسکے خرچ کے طریق اور اسبات سے کہ اُس محاصل کے ادا هونے سے بارآوري پر کسقدر اثر هوتا هی تعلق نہیں بلکہ

---

† یعنی دوستانہ اتفاق رکھنا بہت سے آدمیوں کا اپني بھلائي کے کاموں کي تدبیریں سوچني اور کرنے کے واسطے

اُس طرز سے بھي اُنکو غرض ھوتي ھی جس طرز سے سرکاري مطالبہ کا بار لوگوں پر ڈالا جاوے اگر شراب کا محصول موقوف کیا جاوے اور اُسیقدر محصول کم قیمت تماکو پر اضافہ کیا جاوے تو محنتي لوگ جو اُسي تماکو کو صرف کرتے ھیں اُنکو اُجرت کے اُسیقدر حصہ سے تماکو کم بہم پہونچیگا جسقدر سے وہ پہلے خرید کرتے تھے اور زمیندار اور سرمایہ والے جو بالتخصیص شراب کے خرچ کرنیوالے ھیں وہ اپنے زر لگان اور منافع کے اُسیقدر حصہ سے زیادہ شراب حاصل کرینگے جسقدر سے وہ پہلے کم پاتے تھے اس صورت میں انگریزوں کے محنتیوں کي بارآوري اور کارخانوں کي مصنوعي چیزوں کا باھر جانا ھرگز کم نہوگا بلکہ انگریزوں کي باھر جانے والي جنسوں کي قسم میں بھي تبدیلي آنے کي ضرورت نہوگي مگر صرف مبادلوں میں تبدیل واقع ھوگي یعني شراب زیادہ اور تماکو کم باھر سے لایا جاویگا اور اس صورت میں محنتي لوگ اھل سرمایہ اور زمینداروں کے واسطے پہلے زمانہ کي نسبت شراب کے پیدا کرنے میں زیادہ اور تماکو کے بہم پہنچانے میں بہت کم مصروف ھونگے *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے یہہ بات بھي بھولني نچاھیئے کہ ایک حصہ اُن محصولونکا جو ایک ملک کي گورنمنٹ کو وصول ھوتے ھیں دوسرے ملک کے رھنے والوں کو اکثر دینا پڑتا ھی چنانچہ انگریز اب ملک چین سے تین کڑوڑ پونڈ چاے کے في پونڈ آٹھہ آنہ کے حساب سے خرید کرتے ھیں اور اُسپر مختلف طریقوں سے محصول لگنے سے سو روپیہ کي مالیت پر دو سو روپیہ بڑہ جاتي ھیں اب اگر اس محصول کو موقوف کر دیا جاوے اور ملک چین میں قیمت کي تبدیل واقع نہو تو ظن غالب ھی کہ انگریزوں میں چاے کا خرچ چوگنا ھو جاوے مگر پھر یہہ بات بعید معلوم ھوتي ھی کہ انگریز بارہ کڑوڑ پونڈ چاے کے بشرح مذکور یعني في پونڈ آٹھہ آنہ کے حساب سے خرید کرسکیں کیونکہ اسصورت میں ملک چین میں چاے کي قیمت دوگني ھو جاني ممکن ھی اور ڈیرہ گني ھو جانے میں تو کچھہ شک شبہہ ھي نہیں اور اس زیادتي کے باعث سے اراضي کا لگان اور محنت کي اُجرت چین کے اُن ضلعوں میں جہاں چاے پیدا ھوتي ھی ترقي پکڑیگي اِسلیئے یہہ امر تسلیم کرنا چاھیئے کہ ان دونوں میں محصولوں کے قائم رھنے کي وجہہ سے زیادتي نہیں ھوتي اور چاے

کے اُس محصول کا ایک حصہ جو انگریزوں نے چاء پر لگا رکھا ھی چین کے اُن اضلاع کے رھنے والے جہاں چاے کي زراعت ھوتي ھی حقیقت میں ادا کرتے ھیں نظر بوجوھات مذکورہ ثابت ھوتا ھی کہ انگریزوں نے جو محصول کلارٹ شراب پر لگا رکھا ھی اُسکا ایک حصہ فرانسیسي لوگ ادا کرتے ھیں اور ایک حصہ اُس محصول کا جو اور ملک والوں نے اُن جنسوں پر مقرر کر رکھا ھی جو انگلستان سے اُن ملکوں کو جاتي ھیں انگلستان والوں کو دینا پڑتا ھی اور جو کہ ایک حصہ اُن محصولوں کا جو کسي ملک کي گورنمنٹ وصول کرتي ھی حقیقت میں اُس دوسرے ملک کے رھنیوالوں کو دینا پڑتا ھی جسکے ساتھہ اُسکي تجارت ھوتي ھی اور گورنمنٹ کي بد انتظامي اور لڑائیاں محصولوں کے قائم ھونیکے قوي سبب ھیں تو یہہ ایک اور ثبوت اسبات کا ھی کہ ھر ملک اپنے ھمسایوں کے امن و آزادي سے غرض رکھتا ھی *

اُجرت پر جو منافع کا اثر ھوتا ھی اب آخر میں اُسپر ھمکو غور کرنا باقي رھا ھی یعني اسبات پر غور کرنا باقي ھی کہ اُس محنت کا اُجرت پر کسقدر اثر ھوتا ھی جو اُجرتیں پیدا کرنے کے بدلے سرمایہ والوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے میں مصروف ھوتي ھے اچھي گورنمنٹ کے محکوم تربیت یافتہ لوگوں میں یھي بڑا مطلب ھوتا ھے جسپر وہ محنت جو محنتیوں کے فائدوں کے واسطے مصروف کیجاتي پھیر کر لگائي جاتي ھے جو محنتي کہ قدرتي ذریعوں کے مالکوں کے کاموں میں مصروف اور سرگرم رھتے ھیں جیسا کہ اوپر دریافت ھوچکا اُنکا ایک ایسا علحدہ گروہ تصور ھوسکتا ھی جو محنتیوں کے عام گروہ میں سے نہیں لیا گیا بلکہ قدرتي ذریعوں کے موجود ھونے سے وہ گروہ اُس عام گروہ میں بڑھجاتا ھی اور جو لوگ بمقتضاے ضرورت کے گورنمنٹ کے واجب اور جایز مطلبوں کو سرانجام دیتے ھیں وہ حقیقت میں محنتیوں کي منفعت کے کاموں کو سرانجام دیتے ھیں ارر جس زر محصول سے وہ مطلب پورے ھوتے ھیں اُسکو اجرت کي منہائي سمجھنا نہیں چاھیئے بلکہ وہ بھي ایک طور کا خرچ ھی مگر یہہ بات افسوس کے قابل ھی کہ بہت تہوڑي گورنمنٹوں نے جایز کاموں کي ذمہ داري سے قدم آگے نہ بڑھایا یا اُن جایز کاموں کے سرانجام میں بقدر ضرورت محنت خرچ کرائي اور اس میں شک نہیں کہ محنتیوں

كي پرورش كے ذخيرہ ميں تمام اور موانع كے جمع هونے سے جسقدر كمي آتي هی اور ترقي رک جاتي هی اُس سے زيادہ گورنمنت كي بدانتظامي سے كمي آتي اور ترقي رک جاتي هی چنانچہ اكثر ملكوں ميں ايساهي هوا اور هوتا هی مگر يهہ دونوں باتيں يعني گورنمنت كي بے انتظامي اور حكام فرماں روا كي مداخلت رعايا كے اُن گروهوں ميں جنكي نسبت يهہ بيان كيا گيا كہ اُن سے لگان اور اجرت و منافع بمقدار مناسب تعلق ركهتا هی علم انتظام مدن كے ضروري جزوں كے شمار ميں نهيں آتيں بلكہ مخل سبب سمجهے جاتے هيں اور اُن كے اثر پر جسقدر كہ هم اب اشارہ كرچكے اس سے زيادہ گفتگو نهيں كرتے *

تيسرے منافع كي تاثير اُجرت پر

جس حالت ميں كہ لگان ايک شي خارجي اور محصول ايک طرح كا خرچ سمجها گيا تو اب جو كچهہ اجرت ميں سے لينا چاهيئے وہ منافع هی اگر محنت كي بارآوري معلوم هو جاوے تو محنتيوں كي پرورش كے ذخيرہ كي كمي بيشي اُس مناسبت پر موقوف هوگي جو سرمايہ والوں كے استعمال كي جنسيں پيدا كرنے والے محنتيوں اور خود محنتيوں كے استعمال كي اشيا پيدا كرنے والے محنتيوں كی تعداد اور شمار ميں هوگي يا عام فهم لفظوں ميں يوں بيان كيا جاوے كہ اُس مناسبت پر منحصر هی جس مناسبت سے سرمايہ والوں اور محنتيوں ميں حاصل محنت منقسم هوتا هی *

اس سے پهلے لفظ اجتناب كے يهہ معنۓ بيان هوچكے هيں كہ اس لفظ سے اُس آدمي كي چال چلن مراد هی جو كسي چيز كے غير بارآور خرچ سے پرهيز كرتا هی يا حاصلات آيندہ كي توقع پر محنت خرچ كرتا هی مختصر يهہ كہ كسي شي كا خرچ ملتوي ركهنا اجتناب هی اور همنے يهہ بهي بيان كيا كہ محنت كو جب اجتناب كے نتيجہ يعني سرمايہ سے مدد نملے وہ مؤثر نهيں هوسكتي اور اجتناب بهي بجاے خود كسي كام ميں مؤثر نهيں هوسكتا جب تک كہ محنت كي امداد نپاوے اور محنت اور اجتناب كرنا طبيعت كو ناگوار هی اسليئے اُن كے كرنے كے ليئے خاص خاص معاوضہ كي توقع كا هونا يعني اجتناب كے ليئے منافع كي توقع اور محنت كے واسطے اجرت كي اميد ضرور هی هم يهہ بهي بيان

کرچکے ھیں کہ اگرچہ ایک ھي آدمي اکثر اوقات اجتناب اور محنت دونوں کرتا ھی مگر ھمنے آساني کي نظر سے سرمایہ والے اور محنتي کو جدا جدا شخص سمجھنا مناسب خیال کیا ھی درصورت نہونے لگان یا ایسے محصول کے جو غیر ضروري ھو یا لوگوں پر بحساب رسدي نہ لگا ھووے جو کچھہ کہ پیدا ھوتا ھی انہیں دو گروھوں میں تقسیم ھوتا ھی اب یہہ امر قابل غور کے ھے کہ اُن کے حصوں کي مناسبت کس بات سے دریافت کي جاوے چنانچہ جن باتوں سے انفصال اس امر کا ھوتا ھے کہ محنتي اور سرمایہ والے عام ذخیرہ کو آپسمیں کس مناسبت سے تقسیم کرتے ھیں وہ دو باتیں معلوم ھوتي ھیں اول عام وہ شرح منافع کي جو ایک معین زمانہ کے لیئے سرمایہ کے پیشگي لگانے پر ایک ملک میں ھوتي ھی دوسرے وہ زمانہ جو ھر ایک خاص صورت میں سرمایہ کے پیشگي لگانے اور منافع کے وصول ھونے کے درمیان میں گذرتا ھی *

منافع کي عام شرح کا بیان

یہہ بیان ھوچکا کہ منافع اجتناب کا معاوضہ ھی اور اجتناب سرمایہ کے خرچ کا ملتوي رکھنا ھی اور وہ جنس جسکا وجود یا قیام اجتناب کے سبب سے ھی اُسکو سرمایہ اور اُسکے مالک کو سرمایہ والا کہتے ھیں اور اس شخص کي نسبت یہہ بات کہي جاتي ھی کہ وہ وہ ذریعے پیشگي لگاتا ھی جنکي بدولت سرمایہ موجود یا محفوظ رھتا ھی اور یہہ ذریعے کسیقدر تو اوزار اور مصالح ھیں اور کسیقدر محنت ھی اور اوزاروں میں صرف دستکاري کے الات ھي داخل نہیں بلکہ کلیں اور جہاز سڑکیں اور جہازونکے مال و اسباب اُتارنے اور لادنے کے † پشتے اور نہریں بھي داخل ھیں سرمایہ والا الات اور مصالحے تو صراحتاً اور محنتیوں کو اجرت دینے سے محنت کنایتاً کام میں لاتا ھی اور محنتي لوگ اُن الات کي امداد و اعانت سے اُن مصالحوں کي نئي اور عمدہ جنس قابل فروخت بنالیتے ھیں اور اُسکو سرمایہ والے کا معاوضہ کہتي ھیں اور سرمایہ والونکا منافع اُس فرق و تفاوت پر منحصر ھے جو پیشگي لگے ھوئے سرمایہ کي مالیت اور

† یہہ پشتے وہ ھوتے ھیں جو سمندر کے کنارہ سے اُس مقام تک جہاں جہاز آکر کھڑا ھوتا ھی پاني میں لکڑیوں مٹي وغیرہ سے بنا لیتے ھیں

معاوضہ کي ماليت ميں پايا جاتا ھے معاوضہ کے پيدا کرنے ميں اُجرت اور مصالح صرف ھو جاتے ھيں اور جو کہ وہ سرمايہ والے کے قبضہ سے نکلتے رھتے ھيں اسيواسطے اُنکو دائر سرمايہ کہتے ھيں اور اوزار خرچ نہيں ھو جاتے تو جستدر رھتے ھيں اُسقدر وہ سرمايہ والونکي ملکيت باقي رھتے ھيں اسليئے اُنکو قايم سرمايہ کہتے ھيں منافعوں کے تخمينہ سے پہلے الات کے اُس حصہ کي ماليت کو جو باقي رھتا ھے اَور معاوضونکي ماليت پر بھي اضافہ کرنا چاھيئے چنانچہ مکان کي تعمير کرنے والے کے سرمايہ کا بہت بڑا حصہ داير سرمايہ ھوتا ھي اور اُس سرمايہ کے خاص جز اينٹ چونہ شہتير پتھر اور پتھر کے چوکے جنسے مکان بنايا جاتا ھي اور وہ روپيہ بھي جو مزدوروں کو بوجھہ اجرت ديا جاتا ھے اور قايم سرمايہ اُسکا اُسکے علم عمارت کے سوا صرف پاڑ کا سامان اور زينے ھيں چنانچہ وہ شخص ان سب چيزوں کو پيشگي لگانے کے ايک عرصہ کے بعد اُنکے معاوضہ ميں ايک مکان اور پاڑ اور زينے جو کام ميں آنے سے کسيقدر خراب و خستہ ھو جاتے ھيں موجود پاتا ھي روئي کاتنے کا کارخانہ‌دار جو چيزيں پيشگي لگاتا ھي اُن ميں سے روئي اور اجرت اُسکا دائر سرمايہ ھوتا ھي اور مکان اور کليں قايم سرمايہ ھوتي ھيں اور معاوضے اُسکے کپڑا اور پرانے مکانات اور کليں ھيں اور اسيطرح جہاز والے کو جو کچھہ پيشگي لگانا پڑتا ھي اُسميں سے اُسکا قايم سرمايہ جہاز ھوتا ھے اور ملاحوں کي اجرت اور جہاز کے ذخيرے اُسکے دائر سرمايہ ھيں اور معاوضے اُسکے جہاز کا کرايہ اور خود جہاز جيسا کچھہ وہ سفر کے بعد رھے اور باقيماندہ ذخيرہ ھيں غرض کہ ھر صورت ميں جيسے کہ ابھي بيان کيا گيا منافع پيشگي لگے ھوئے سرمايوں اور معاوضوں کي ماليت کا حاصل تفريق ھوتا ھي *

منافع کا تخمينہ کسطرح کرنا چاھيئے

جواب اس بات کا کہ منافع کا تخمينہ کس چيز سے ھوسکتا ھے يہہ ھي کہ اُسکا تخمينہ کسي ايسي چيز سے کيا جاوے جو اپنے § عام ماليت ميں حتي‌الامکان تبديلي کے صلاحيت نرکھتي ھو اگر سرمايہ والوں کے پيشگي

§ کسي شي کي عام ماليت اُس شي کي وہ قابليت ھوتي ھي جس کے باعث سے وہ بہت سي بلکہ تمام چيزوں سے بدل سکے

لگے ہوئے سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ غلہ یا درخت
ھاپس کے پھلوں سے جو شراب کے کام میں آتے ھیں کیا جاوے تو یہہ امر
ممکن ھی کہ فصل کي افراط سے مول اُنکا گھٹ جاوے مگر ظاھر میں
اسکو نفع معلوم ھووے اور وہ حقیقت میں اُسکا نقصان ھی چنانچہ
معاوضہ اُسکا غلہ اور پھلوں میں پیشگي لگے ھوئے سرمایہ کي نسبت بیس
روپیہ فیصدي زیادہ ھوسکتا ھی مگر باوجود اسکے عام مالیت کے لحاظ سے
اُسمیں نقصان واقع ھو سکتا ھی جس شی کي عام مالیت میں بہت کم
تبدیلي آتي ھے وہ روپیہ ھی کسیقدر تو وجہہ مذکور سے اور کسیقدر اس
وجہہ سے کہ عام اندازہ ھر شی کي مالیت کا اُسي کے ساتھہ معمول و مروج
ھےوھي ایسا ذریعہ ھی کہ اکثر منافع کا حساب اُسي سے ھوتا ھی لیکن اگر
دراز زمانوں کا لحاظ کیا جاوے تو روپیہ کي مالیت میں بھي بڑا تفاوت
واقع ھوتا ھی اور اگر ایسي تبدیلي دفعتاً واقع ھووے جس سے روپیہ کا
حاصل ھونا آساني سے ھوسکے جیسے کہ کھانوں میں زرخیزي وافر ھو اور
محنت کي بارآوري ترقي پکڑے یا روپیہ حاصل ھونا مشکل ھو جیسے کاغذ
اور بنک کے نوٹوں کا بیجا استعمال رایج ھووے اور اور ایسے ھي اسباب
ظہور میں آویں تو عام مالیت روپیہ کي تھوڑے تھوڑے زمانوں کے اندر بھي
بڑھ گھٹ سکتي ھی *

علمي مطلبوں کي نظر سے محنت پر قابض ھونا مالیت کا اندازہ کرنے
کا بہت عمدہ پیمانہ معلوم ھوتا ھی اول تو روپیہ کے بعد مبادلہ کي بڑي
شے محنت ھے دوسرے محنت تحصیل کا ایسا عمدہ اور اصلي ذریعہ ھونیکے
سبب سے کہ جس شی کو جي چاھے اُسکے پیدا کرنے کے لیئے اُسکو مصروف
کرسکتے ھیں اور اشیاء مبادلہ کي نسبت اپني مالیت میں بہت کم بدلتي ھے
روپیہ اور ضروریات زندگي جو مالیت میں روپیہ کے قریب قریب ھیں اُنکي
مالیت کے استقلال کا سبب کسیقدر یہہ ھوتا ھی کہ وہ ایسي قدرت رکھتي
ھیں جسکے ذریعہ سے ھمیشہ محنت پر قبضہ ھو سکتا ھی اور وہ ایسي
قدرت ھی کہ اور کسي شی کو حاصل نہیں البتہ ایک قسم کي چیزوں
میں جنکي انسانوں کو نہایت حاجت اور رغبت ھی اور وہ چیزیں مقدور
اور عظمت ھیں محنت پر قبضہ کرنے کي مالیت کسیطرح نہیں
بدلتي مثلاً جو دو شخص اوقات اور مقامات مختلفہ میں ایک ھزار

اوسط محنتیوں کے محنت پر قبضہ کر سکتے ہیں عیش و آرام اُنکی زندگی کے بہت مختلف ہونے ممکن ہیں مگر مقدور و عظمت کے اعتبار سے اپنے اپنے ملکوں میں قریب قریب مساوي کے ہونگے اور وہ ہر ایک ہزار میں کا ایک اور اپنے بھائي بندوں کي نسبت ہزار مرتبہ زیادہ دولتمند ہوگا اگر ہندوستان میں اُسیقدر محنتیوں کي محنت پر ایک روپیہ سے قبضہ ہو سکے جسقدر محنتیوں کي محنت پر انگلستان میں دس روپیہ سے قبضہ ہو سکتا ہی تو ایک ہندوستاني جسکے تیس ہزار روپیہ سالانہ آمدني ہووے اُسیقدر بڑا آدمي ہندوستان میں ہوگا جسقدر کہ انگلستان میں تین لاکھہ روپیہ سالانہ کي آمدني والا ہوتا ہی *

اِسلیئے ہماري راے حکیمانہ یہہ ہی کہ سرمایہ والے کے پیشگي لگے ہوئي سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ اُس محنت سے کرنا چاہیئے جسپر وہ سرمایہ والا قبضہ کرسکتا ہی اور عموماً مالیت کا تخمینہ روپیہ سے ہوتا ہی اور جو کہ روپیہ اور محنت کي مالیت اُس درمیاني زمانہ میں جو سرمایہ کے پیشگي لگانے سے معاوضہ کے حاصل ہونے تک گذرتا ہی قیمت بہت کم بدلتي ہی تو عام طریقہ تخمینہ کا بہت کم غلط ہوتا ہی اِسلیئے ہم دونوں کو بلا امتیاز استعمال میں لاوینگے *

امر مذکورہ بالا میں بڑي دشواري اِس وجہہ سے پیش آتي ہی کہ منافع کي شرح معاہدہ سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتي بلکہ تجربہ سے متعلق ہی اور ایک شخص واحد بھي اپنے منافع کي بجز کاروبار گذشتہ کے منافع کے تحقیق نہیں کرسکتا چنانچہ ایک معاملہ کے جاري رہنے کي حالت میں سرمایہ والا یہہ اُمید کر سکتا ہی کہ اُسکے معاوضوں کي مالیت پیشگي لگائے ہوئے سرمایہ کي مالیت سے زیادہ ہو اور یہہ بھي وہ توقع کرسکتا ہے کہ وہ زیادتي بھي کثیر و وافر ہو مگر اُسکو یقین نہیں ہوسکتا کہ زیادتي ہي ہو اور نقصان نہو یہہ بات تو کہہ سکتا ہی کہ فائدہ ہوگا مگر یہہ نہیں کہہ سکتا کہ کسقدر ہوگا بلکہ اکثر ہوتا ہی کہ وہ یہہ بھي نہیں کہہ سکتا کہ اُسکو کیا منافع ہوا اسلیئے کہ تجارت اور کارخانوں کے معاملے ایسے مسلسل اور پیچ در پیچ ہوتے ہیں کہ ظاہر میں برسوں تک منافع معلوم ہوتا رہی اور انجام کو دوالا نکل جائے *

لیکن اگر ہم یہہ دریافت کرسکیں کہ انگلستان میں پچھلے برس کے آخر روز تک تمام معاملوں کے معاوضہ کی مالیت کیا تھی اور پیشگی لگے ہوئے سرمایہ کی مالیت کیا تھی اور یہہ بھی دریافت کرسکیں کہ سرمایوں کے لگانے سے اُنکے معاوضوں کے حاصل ہونے تک جو زمانے گذرے اُنکا اوسط کیا تھا تو یہہ بات معلوم ہو جاویگی کہ پچھلے سال اس ملک میں منافع کی اوسط شرح کیا تھی فرض کرو کہ یہہ تمام امور دریافت ہوئے اور یہہ نتیجہ بھی حاصل ہوا کہ پچھلے سال اس ملک میں ایک سال کے لیئے سرمایہ پیشگی لگانے پر اوسط شرح منافع کی دس روپیہ فیصدی ہوئی پھر بھی یہہ استفسار باقی رہتا ہی کہ کس کس وجہہ سے منافع کی مقدار دس روپیہ فیصدی ہوئی اور پانچروپیہ فیصدی یا بیس روپیہ فیصدی نہوئی *

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ شرح بہت کچھہ اُس ملک کے سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پہلے یعنے سالہاے گذشتہ کے چال چلن اور نیز اُس سرمایہ کی مالیت پر جسکو سرمایہ والوں نے محنتیوں کے استعمال کی جنسوں کے پیدا کرنے میں پہلے لگایا ہو یا مختصریوں بیان کیا جاوے کہ اُجرت کے پیدا کرنے میں لگایا ہو اور محنتیوں کی اُس تعداد پر بیشک موقوف و منحصر رہی ہوگی جو کل محنتی لوگوں کی پہلی چال چلن سے موجود اور باقی رہی ہو *

بیان اُن سببونکا جنکی رو سے منافع کی شرح قایم ہوتی ہی

یہہ بات تسلیم کیجاویگی کہ درصورت نہونے موانع رخنہ‌انداز کے منافع کی شرح سرمایہ لگانے کے تمام کاروبار میں برابر ہوتی ہی پس اگر یہہ بات دریافت کرسکیں کہ سرمایہ کے ایک بڑے سے بڑے کام میں منافع کی شرح قایم ہونیکے کیا کیا سبب ہیں تو ہم استنباط کرسکتے ہیں کہ درصورت نہونے کسی مانع خاص کے یا تو وہی اسباب یا اور اسباب جو اُنکی برابر قوت رکھتے ہوں سرمایہ لگانی کے اور سب کاموں میں بھی اُسیقدر شرح منافع

کي قايم کرينگے اسليئے هم تحقيقات اُن سببوں کي کرتے هيں جنسے سرمايه لگانے کے ايک بڑے کام ميں يعني اُن محنتيوں کي اجرت ميں سرمايه پيشگي لگانے کے کام ميں منافع کي شرح قايم هوتي هے جو اجرت کے پيدا کرنے ميں مصروف رهتے هيں يعني محنتيوں کے استعمال کي جنسيں پيدا کرتے هيں *

اِس مقدمه کے سهل کرنے کے واسطے هم ايک ايسے ضلع کي چهوتي سي نو آباد بستي فرض کرتے هيں جس ميں زرخيز اراضي کمال افراط سے هاتهه آتي هی اور وه بستي ايسي جگهه واقع هی اور اُسکی باشندوں کي خصلت ايسي هی که اُسکے باعث سے ملکي اور غير ملکي جبر و تعدي اور مکر و فريب سے محفوظ هی جسکا نتيجه يهه هی که وهان لگان اور محصول کا وجود نهيں اور فرض کرو که اُس بستي ميں دس سرمايه والے اور باره سو محنتي کنبي بستے هيں اور وهاں کے رهنے والے روپيه کے چلن سے محض ناواقف هيں اور اُن لوگوں کي هر ايک شی يعني تمام مکانات اور کپڑے اور اسباب خانه داري اور کهانے پينے کي چيزيں سال بهر ميں صرف هوجاتي هيں اور دوسرے سال پهر نئي پيدا کي جاتي هيں اور هر کنبه اپني سال بهر کي اجرت سال کے پهلے دن لے ليتا هی اور سال کے آخر دن تک اُسکے عوض کا کام پورا کرديتا هی غرض که سال کے پهلے دن سرمائے پيشگي لگائی جاتے هيں اور سال کے آخر دن پر اُنکے تمام معاوضے وصول هوتے هيں اور فرض کرو که جب اُس بستي کا حال دريافت هوا تو هرسرمايه والے کے قبضه ميں ايک سو بيس محنتي کنبوں کي اجرت سال بهر کے واسطے موجود تهي اور سرمايه هرايک کا سو محنتي کنبوں کے پچهلے سال کي محنت کي پيداوار تها جسکو هم ايک هزار کوارٹر غله سمجهيں اور اُسکے استعمال کي جنسيں جنکو بيس پيپے شراب کے قرار ديں بيس کنبوں کے پچهلے سال کي محنت کي پيدا وار کا وه ذخيره تها جسکو سرمايه والے نے اپنے صرف کے واسطے رکهه چهوڑا تها *

ايسے حالات مفروضه ميں اگر هر سرمايه والا سو محنتي کنبوں کو اجرت کے پيدا کرنے ميں اور بيس کنبوں کو اپنے استعمال کي جنسوں کے پيدا کرنے کے واسطے لگاکر اپنا سرمايه صرف کرے اور محنتيوں

کي آبادي بجاے خود قايم رهي يعني نہ گھٹے اور نہ بڑھے تو منافع کي شرح سالانہ فيصدي بيس هوگي اور هرسال ايک هزار کوارٹر غلہ پيشگي لگايا هوا سرمايہ هوگا اور يہہ غلہ سو کنبوں کي محنت کي اجرت هي جس سے ايکسو بيس کنبوں کي محنت پر قبضہ هوسکتا هي اور اس سرمايہ کا معاوضہ اجرت کا ايسا ذخيرہ هوگا جس سے ايکسو بيس کنبوں کي محنت پر دوسرے برس قبضہ هوسکے جو حقيقت ميں هزار کوارٹر کے پہلے سرمايہ اور سرمايہ والے کے استعمال کي جنسوں کا دوبارہ پيدا کرنا هے اور يہہ جنسيں اُس محنت کے چھٹے حصہ کي پيداوار هيں جو سرمايہ کے دوبارہ پيدا کرنے ميں لگائي گئي اس لیئے ماليت ان جنسوں کي کل سرمايہ کي ماليت کا چھٹا حصہ هوگي اور ايک سال پيشگي لگے هوئے سرمايہ کے معاوضوں کي ماليت اصل سرمايہ کي ماليت سے ايک چھٹا حصہ زيادہ هوگي پس منافع کي شرح جيسا کہ همنے پہلے بيان کيا سالانہ فيصدي بيس قايم رهيگي اور پانچ چھٹي حصے محنتيوں کے اپني استعمالي جنسوں کے پيدا کرنے ميں اور ايک چھٹا حصہ سرمايہ والوں کي استعمالي جنسوں کے پيدا کرنے ميں مصروف رهيگا *

جو نسبت کہ سرمايہ کو محنت سے حاصل هي اُسميں تبديل واقع هونے سے جو اثر پيدا هوں اُن پر غور کيجاتي هي فرض کيا جاوے کہ نقل مکان يا برے موسم کے باعث سے پچاس کنبوں کي محنتي کنبوں ميں کمي پڑے اور هر سرمايہ والا وهي سرمايہ يعني سو محنتي کنبوں کي سال بھر کي اجرت کي پيداوار جسکو همنے هزار کوارٹر غلہ کے نام سے تعبير کيا قايم رکھنا چاهيگا مگر اسليئے کہ محنتيوں کي تعداد ايک چوبيسويں حصہ کي قدر گھٹ گئي تو بجاے اسکے کہ اُس سرمايہ سے ايک سو بيس کنبوں کي محنت پر قبضہ حاصل هوسکي صرف ايک سو پندرہ کنبوں کي محنت پر قبضہ هوسکيگا پس هزار کوارٹر غلہ کے ايکسو پندرہ کنبوں پر بجاے ايکسو بيس کنبوں کے منقسم هونگے اور سرمايہ واليکو بجاے بيس پيپوں شراب کے صرف پندرہ پيپي اگلے برس ميں هاتھہ آوينگے اور اگر عکس اسکا فرض کيا جاوے يعني نقل مکان يا ترقي آبادي کي وجہہ سے محنتيوں کے پچاس کنبوں کي بڑھوتري هووے تو هر ايک سرمايہ والا بجاے ايکسو بيس کنبوں کي محنت کے ايکسو

پچیس کنبوں کے محنت پر قابض هوسکیگا اور هزار کوارٹر غلہ بجاے ایکسو بیس کنبوں کے ایکسو پچیس کنبوں پر تقسیم هوگا اور سرمایہ والا بجاے بیس کنبوں کے پچیس کنبوں کو اپنے شراب کے پیدا کرنے میں مصروف کرسکیگا غرضکہ ایک صورت میں منافع فیصدي بیس سے پچیس اور دوسري صورت میں فیصدي بیس سے پندرہ هوجاتا هی اب یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتیوں کے بارہ سو کنبے بدستور قایم رهیں اور برخلاف اسکے سرمایہ والا بجاے اسکے کہ ایکسو کنبوں سے اجرت پیدا کراوے اور بیس کنبوں کو تحصیل منافع پر لگاوے ایکسو پانچ کنبوں کو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف کرے تو هر سرمایہ والیکا سرمایہ سال کے اخر پر ایکهزار پچاس کوارٹر هو جاویگا جو ایکسو پانچ کنبوں کي محنت سے پیدا هوا مگر اُس سے صرف ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر قبضہ کرسکتا هی یا اگر هر سرمایہ والا اجرت کے پیدا کرنے میں پچانوہ کنبوں کو مصروف کرے اور منافع کے پیدا کرنے میں پچیس کنبوں کو مصروف کرے تو هر سرمایہ والے کے پاس نو سو پچاس کوارٹر کا سرمایہ هوگا جو پچانوہ کنبوں کي محنت سے حاصل هوا مگر اُس سے ایک سو بیس کنبوں کي محنت پر قبضہ هوسکتا هی غرضکہ پہلي صورت میں منافع بیس فیصدي سے پندرہ فیصدي هو جاویگا اور دوسري صورت میں پچیس فیصدي سے زیادہ هو جاویگا لیکن اگر اُن محنتیوں کي تعداد کي ترقي کے ساتهہ جو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف هیں اُسي نسبت سے کل محنتیوں کي تعداد میں ترقي راہ پاوے یا اجرت کے پیدا کرنے والے محنتیوں کي تعداد کے گهٹنے کے ساتهہ ساري محنتیوں کي تعداد اُسي اندازہ سے گهٹ جاوے یا یہہ کہ سرمایہ کي مناسبت محنت کے ساتهہ بدلي نہ جاوے تو منافع کي شرح بهي نہ بدلیگي اور اگر هر ایک اُن میں سے بلا مناسبت بڑهے یا گهٹے تو منافع بهي بحسب اُن تبدیلیوں کے بڑهیگا یا گهٹیگا جو اجرت اور محنت کي مقدار حصول میں واقع هوں *

حاصل کلام یہہ کہ آبادي کي نہایت سادي حالت میں یعني جبکہ لگان محصول وغیرہ اُسپر کچهہ نہوں تو حسب حالات مذکورہ بالا کے منافع کي شرح سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پچهلے برسوں کے چال چلن پر منحصر هوتي هی *

اس لحاظ سے همنے یهه بات فرض کي که تمام سرمایه والے ایکسا کام کرتے هیں اور محنتیوں کي تعداد بدستور قایم رهنے کي صورتمیں جو هر ایک مستنقل ترقي سرمایه کي هووے حالات مفروضه بالا میں اُسکي مناسبت سے منافع کي شرح میں کمي هوگي تو تمام سرمایه والوں کي هرگز یهه غرض نهوگي که وه اپنے سرمایوں کو بڑهاویں بجز اسصورت کے که اُس سے محنتیوں کي تعداد کو ترقي هو بلکه اپنے سرمایه کي اُس مقدار سے زیاده قایم رکهنے سے بهي غرض نهیں هوسکتي جو محنتیوں کي تعداد قایم رکهنے کے لیئے ضرور هووے حاصل یهه که اگر آبادي بدستور قایم رهے یعني ترقي قبول نکرے تو ساري غرض اُنکي یهه هوگي که وه اجرت پیدا کرنے میں صرف اُسیقدر محنت کو مصروف کریں جو اُس مستقل آبادي کي ضروریات زندگي کے پیدا کرنے کے لیئے کافي وافي هووے اور اگر آبادي کے ترقي کرنے سے محنتیوں کي تعداد میں ترقي هو جاوے تو سرمایه والے اُنسے ایسے پیش آوینگے جیسے که کاشتکار اپنے گهوڑے یا بیلوں سے اور آقا اپنے غلاموں سے پیش آتا هي *

جب یهه فرض کیا جاوے که سرمایه والے کو صرف اپنے مطلب سے کام هوتا هي تو ایسي صورتمیں منافع کي شرح کسیقدر محنت کي بارآوري پر اور کسیقدر اُس عرصه پر موقوف هوگي جو سرمایه کے پیشگي لگانے سے معاوضه حاصل هونے تک گذرتا هي اور اگر وه زمانه دریافت هو جاوے تو منافع کي شرح کا معلوم هونا محنت کي بارآوري پر موقوف هوگا مثلاً اگر ایک محنتي ایک برس کي محنت سے اسقدر معاوضه پیدا کرسکے جسکو دس کوارٹر غله کے فرض کرسکیں اور اُسکے ذاتي خرچ کے لیئے پانچ کوارٹر کافي هوں تو منافع کي شرح فیصدي سالانه سو هوگي سرمایه والا پانچ کوارٹر پیشگي لگا کر دس کوارٹر وصول کر لیگا اور اگر محنتي پندره کوارٹر پیدا کر سکے تو منافع کي شرح فیصدي دو سو سالانه هوگي اورسرمایه والا پانچ کوارٹر کا سرمایه پیشگي لگانے سے پندره حاصل کرلیگا اگر محنتي صرف ساڑے سات کوارٹر پیدا کرسکے تو منافع کي شرح پچاس فیصدي سالانه هوگي اور برخلاف اسکے جبکه محنت کي بارآوري معلوم هو جاوے تو منافع کي شرح اُس زمانه پر موقوف هوگي جس زمانه تک سرمایه پیشگي لگا رها جو محنتي که اجرت کے طریقه پر پانچ کوارٹر پاوے اور

ایک برس کي محنت سے دس کوارٹر پیدا کرسکے تو ایک سرمایہ والا جو اپنے پاس دس کوارٹر کا سرمایہ رکھتا ہو دو محنتیوں کو لگا سکتا ہی اور ہر محنتي اُسکو دس دس کوارٹر ہر برس معاوضہ میں دیگا لیکن اگر کوئي محنتي ایک برس کے اخیر میں دس کوارٹر دینے کے بجاے بیس کوارٹر دو برس کے اخیر میں دیوے تو وہ سرمایہ والا جسکے پاس کل دس کوارٹر سرمایہ ہووے دو محنتیوں کي جگہہ صرف ایک محنتي لگا سکیگا اِسلیئے کہ اگر وہ دو محنتي لگاوے تو سرمایہ اُسکا اس سے پہلے پورا ہو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا ہووے پس سرمایہ‌والا اُسیقدر سرمایہ سے نصف محنتي لگا سکیگا اور دس کوارٹر خالص آمدني کے ہرسال کے آخر میں حاصل کرنے کے بجائے ہر دوسرے سال کے آخر میں حاصل کریگا *

مگر خوش نصیبي سے ایک ملک کے سرمایہ والے ایکسا کام نہیں کرتے بلکہ ہر شخص اپني بہبودي کے لیئے بلالحاظ اس امر کے تدبیر اپني کرتا ہی کہ اُسکے پروسي پر کیا تاثیر اُسکي ہوگي سرمایہ اور آبادي کو سرمایہ والوں کي بحث اور حرص سے ترقي ہوتي ہی واضح ہو کہ ہم پھر متقدمہ مفروضہ کي طرف رجوع کرتے ہیں فرض کرو کہ منجملہ سرمایہ والوں کے ایک سرمایہ والا اوورنکي مانند اُن بیس محنتي کنبوں کي جگہہ جو اُسي کے استعمال کے جنسیں پیدا کرتے ہیں اور اُن سو محنتي کنبوں کي جگہہ جو اُجرت کے پیدا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں ایکسو دس محنتي کنبے اُجرت کے پیدا کرنے میں لگاوے تو اُسکے پاس اخیر سال میں اُسکا سرمایہ گیارہ سو کوارٹر غلہ ہو جائیگا جو ایکسو دس محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا ہوا اور جس سے حال کي اُجرت کي شرح کے موافق ایک سو بتیس محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ ہو سکتا ہی باقي نو سرمایہ والوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایکہزار کوارٹر کا سرمایہ ہوگا جو سو محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا ہوا جس سے حال کي شرح اُجرت کے بموجب ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر قبضہ ہوسکتا ہی پس ملک کے تمام پہلے سرمایہ یعني دس ہزار کوارٹر کي جگہہ جو بارہ سو کنبوں کي اُجرت تھا ایکسو دس ہزار کوارٹر ہوجاویگا اور اُنھیں بارہ سو محنتي کنبوں کي اجرت میں خرچ

هوگا مگر جو کہ صرف بارہ سو کنبے اُسکے لینے والے هیں توکل منافع کي شرح فیصدي قریب ایک کے گھٹ جاویگي یا بیس فیصدي سے کچھہ کم اُنیس فیصدي سالانہ هو جاویگي اور یہہ کمي منافع کي اُس سرمایہ والے کو اپنے زیادہ کیئے هوئے سرمایہ کا فائدہ اُتھانے سے باز رکھیگي جسکي وجہہ سے وہ کمي منافع کي واقع هوئي اور یہہ شخص آپکو ایکہزار ایک سو کوارٹر کے سرمایہ کا قابض پاویگا جو ایسي اُجرت هی کہ ایکسو دس محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا هوئي جس سے ایکسو تیس اور کچھہ زاید محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ هو سکتا هی مگر اور هر ایک سرمایہ والا اپنے ایکہزار کوارٹر کے سرمایہ سے جو ایکسو محنتي کنبوں کے محنت سے پیدا هوا ایکسو اُنیس سے کچھہ کم محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ کرسکیگا پہلاسرمایہ والا سرمایہ کي مالیت اور منافع کي مقدار کو بڑھا هوا پاویگا اگرچہ پہلي شرح منافع کي فیصدي ایک کے بقدر گھٹ گئي لیکن اور تمام باقي سرمایہ والے اپنے سرمایوں اور اپنے منافعوں کي مقدار کو گھٹتا هوا پاوینگے *

اب یہہ امر واضح هی کہ کوئي چیز ایسي نہیں جسکو سرمایہ والا ایسي ناراضي سے قبول کرتا هی جیسي ناراضي سے کہ اپنے سرمایہ کي مالیت کي کمي کو قبول کرتا هی بلکہ وہ اُسمیں ترقي نہونے سے بهي ناخوش هوتا هی واضح هو کہ تهوڑا تهوڑا جمع کرنے سے سرمائے بہم پہنچتے هیں اور رفتہ رفتہ یہہ جمع کرنا عادت میں داخل هو جاتا هی سرمایہ والا اپنے سرمایہ کے بڑھانے کو اپني زندگي کا بڑا کام جلد سمجھنے لگتا هی اور اپنے خرچ کے ذریعوں کي نسبت اپنے منافع کے جز کثیر کو سرمایہ کي ترقي کا بڑا ذریعہ جانتا هی غرضکہ یہہ غالب هی کہ اور سرمایہ والے بهي اپنے سرمایوں کي مالیت کے کم نہونے دینے پر سعي و کوشش کرینگے گو منافع کي عام شرح کسیقدر کم هو جاوے پس هر ایک آگے پیچھے پہلے سرمایہ والے کي تقلید کر کے اپنے اپنے سرمایوں کے بڑھانے کے واسطے وہ حصہ محنت کا جو اُنکے خاص استعمال کي جنسوں کے پیدا هونے میں لگتا تها اُسمیں لگائینگے اور هر سرمایہ والا ایک هي زمانہ میں بجاے اُسکے کہ ایکسو محنتي کنبوں کو سرمایہ کے دو بارہ پیدا کرنے اور بیس کنبوں کو اپنے استعمال کي جنسوں کے مهیا کرنے میں مصروف کرے ایکسو دس محنتي کنبوں کو سرمایہ کے دوبارہ قائم کرنے اور صرف دس کو اپنے

استعمال کي جنسوں کے حاصل کرنے میں مصروف کریگا اور منافع کي شرح اس صورت میں بیس فیصدي سے دس فیصدي ہوجاویگي اور منجملہ بارہ سو محنتي کنبوں کے گیارہ سو کنبی اُجرت کے پیدا کرنے میں اور صرف ایکسو کنبے منافع کے بہم پہونچانے میں مصروف ہونگے اور ملک کي سالانہ پیداوار دس ہزار کوارٹر غلہ اور دو سو پیپے شراب کي جگہہ دس ہزار ایکسو کوارٹر غلہ اور سو پیپے شراب کے ہو جاویگي اور محنتیوں کے پانچ چھٹے حصے اپني استعمالي چیزوں کے مہیا کرنے میں اور ایک چھٹا حصہ اُنکا سرمایہ والوں کي اشیاء استعمالي کي تحصیل میں سرگرم رہنے کے بجاے اب گیارہ بارھویں حصے محنتیوں کے اپني منفعت کے واسطے اور صرف ایک بارھواں حصہ سرمایہ والوں کے فائدے کے لیئے مصروف ہوگا *

لیکن منافع کي یہہ کمي صرف اُس حالت میں واقع ہو سکتي ھی کہ یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتي کنبوں کي تعداد میں کبھي تبدیلي نہ آویگي مگر یہہ امر خلاف قیاس ھے کہ اُنکي تعداد میں ترقي نہووے اُجرت کي ترقي سے محنتي جلد جلد شادیاں کرینگے اور کنبی اُنکے کثرت سے بڑہ جاوینگے اگر محنت ہمیشہ برابر بارآور رھے تو یہہ امر ممکن ھی کہ سرمایہ کو جو محنتیوں سے پہلے مناسبت تھي وہ پھر بحال ہو جاوے اور جو کچھہ نتیجے اس سے پیدا ہونگے وہ سب مفید ہونگے چنانچہ محنتیوں کي حالت اُس سے بدتر نہو جاویگي جیسیکہ سرمایہ کي ترقي سے پہلے تھي اور سرمایہ والوں کي حالت بھي پھر بہتر ہوجاویگي یعنے اُنکے سرمایوں کي مالیت اور منافعوں کي مقدار بڑہ جاویگي اور منافع کي شرح پھر بیس فیصدي سالانہ ہو جاویگي *

ہمنے اس مقدمہ کي ابتدا ایسا ملک فرض کرنے سے کي ھی جسمیں زرخیز اراضي افراط سے موجود ھی ایسي حالت میں جبکہ باشندوں کي تعداد بڑھتي جاوے محنت کي بارآوري ایک مدت دراز تک جاري رھني چاھیئے بلکہ ترقي کرتي جاوے مگر یہہ اچھے آباد ملک میں بہت کم واقع ہوتا ھی کہ ترقي آبادي کي صورت میں محنت کي بارآوري برابر رھی کیونکہ محنت مصنوعي چیزوں میں لاگت کي مناسبت سے زیادہ بارآور ہو جاتي ھی اور زراعت میں جب تک ترقي یافتہ محنت و ہنر

یا زمین کي ذاتي ترقیوں سے مدد نہ پہونچے تب تک محنت لاگت کي مناسبت سے کم بارآور رهتي هے اور محنتي کے برتاو میں جو اکثر خام پیداوار یا خفیف طیار شدہ جنسیں آتي هیں تو مصنوعي چیزوں کے حاصل کرنے میں جو ترقي یافتہ اساني هوتي هی اُس سے اوس بڑهي هوئي مشکل کا تدارک نهیں هوسکتا جو خام پیداوار کي تحصیل میں هوتي هے حاصل یہہ کہ ایک پرانے ملک میں جبکہ منافع کي شرح سرمایہ کے بڑہ جانے سے گهٹ جاتي هی تو اُسوقت تک یہہ بات بہت کم واقع هوتي هے کہ سرمایہ کي مناسبت سے آبادي کے ترقي پانے سے اصلي حالت پر بحال هوجاوے جب تک کہ پہلے دنوں کي نسبت محنتي آدمي خام پیداوار کو کم نہ لیوے یا کم بارآور زمینوں کي کاشت کي ضرورت سے ایسي ایسي مستقل ترقیوں کے ذریعہ سے جیسے دلدلي اور مرطوب زمینوں کو پاک صاف کرکے قابل کاشت و زرخیز کیا جاتا هے جاتي نرهی یا زیادہ محنت یا هنر یا غیر ملکي امداد سے وہ ضرورت رفع نکیجاوے ایسے ملکوں میں ترقي هونے سے حقیقت میں سرمایہ کي ترقي هوتي هی اور سرمایہ کي ترقي سے منافع کي شرح میں کمي واقع هوتي هی اور روک تهام اس کمي کي آبادي کي ترقي کے سبب سے هوتي هے اور آبادي کي ترقي کي روک توک خام پیداوار کي تحصیل میں زیادہ مشکل پیش آنے سے هوتي هی اور اُس مشکل کا دفعیہ تو شاذ و نادر هوتا هی مگر وہ مستقل ترقیات زراعت یا افزایش محنت و هنر یا غیر ملکي امداد سے کم هو جاتي هے اور بطریق عام نتیجہ کے اُس مشکل کي کمي کا میلان سرمایہ اور آبادي کے بڑهانے اور منافع کي شرح کے گهٹانے کي جانب همیشہ رهتا هی *

مقدمہ مفروضہ میں یہہ فرض کیا گیا کہ ملک کا تمام سرمایہ سال بهر میں خرچ هو جاتا هی اور سال هي بهر میں پهر پیدا هو جاتا هی اور یہہ معلوم هو چکا هی کہ ایسي صورتوں میں محنتیوں کي تعداد بدستور رهی تو کوئي مستقل اضافہ سرمایہ میں بغیر اسبات کے نهیں هوسکتا کہ منافع کي شرح میں اس زیادتي کي مناسبت سے في‌الفور کمي واقع هو اسلیئے کہ اگر سرمایہ والا جسنے اپنے سرمایہ پر وہ اضافہ کیا پهر نقصان اُٹهاکر اُسکو مکرر پیدا نکراوے تو وہ اضافہ سال بهر میں ناپید هو جاوے لیکن ایسے طریق سے کیا جاوے جسکے دوبارہ پیدا کرنے میں

مکرر محنت درکار نہووے تو نتیجہ اُسکا مختلف ہوگا مثلاً فرض کرو کہ سرمایہ والا بجاے اسکے کہ وہ اُن سو کنبوں پر جو اجرت پیدا کرتے ہیں پانچ کنبی اضافہ کرکے اُن پانچ کو ایسي پائدار کل کے بنانے میں مصروف کرے جسکے ذریعہ سے ایک آدمي وہ کام کرنے لگے جسکو پہلے دو آدمي کرتے تھے اب پہلے برس کے آخر میں تو سرمایہ والا ایک سو بیس کنبوں کي اجرت پر جو سو کنبوں کي محنت سے پیدا ہوئي اور اپنے اسمتال کي جنسوں کو جو پندرہ کنبوں کي محنت سے مہیا ہوئیں اور اُس کل پر جو پانچ کنبوں کي محنت سے طیار ہوئي قابض ہوگا لیکن بعد اُسکے پچھلے برسوں میں ایک سو بیس کنبوں کي اجرت ننانوے محنتي کنبوں اور ایک کل کے لگانے سے حاصل کرسکیگا اور اپني استعمالي جنسوں کے پیدا کرنے میں اکیس کنبي لگا سکے گا دو نوں چیزوں یعني مقدار اور شرح منافع میں ترقي ہو جاویگي اور باوجود اُسکے اجرت میں کمي واقع نہوگی اور یہہ کل ایک ایسا نیا محنتي ہی جو محنتیوں کي موجودہ تعداد پر اضافہ کیا گیا مگر اُسکي پرورش کا کچہہ خرچ نہیں پڑتا چنانچہ جس سرمایہ والے نے اُس کل کو بنایا اُسکے منافع کي مقدار اُس کل کے ذریعہ سے بدون اسکے زیادہ ہو جاتي ہي کہ اور سرمایہ والوں کے منافع میں وہ کمي واقع ہووے جو سرمایہ پر اضافہ ہونے سے ہوني چاہیئے جس اضافہ کے قایم رکھنے اور کام میں لانے کے لیئے زیادہ محنت درکار ہوتي ہی اور نیز بدون اسبات کے اُس منافع کي مقدار زیادہ ہو جاتي ہی کہ اور محنتیوں کی اجرت میں کمي آوے جیسا کہ ایسے محنتي کے زیادہ کرنے سے ہوتي ہی جسکي پرورش محنتیوں کي پرورش کے عام ذخیرہ میں سے ضرور ہوتي ہی حقیقت میں کل یا اور اوزار ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے محنت کي بارآوري ترقي پاتي ھے مثلاً لاکھوں روپیہ جو انگلستان میں پلوں اور سڑکوں اور بندرگاھوں میں صرف ہوئی اُنکا میلان منافع کي شرح یا اجرت کي مقدار کے گہٹانے پر نہیں ہوا بلکہ اُنکے ذریعہ سے محنت زیادہ بارآور ہوئي اور محنت کي بارآوري سے دایر سرمایہ اور ملک کي آبادي نے بمناسبت ترقي پائي *

اسلیئے یہہ ظاھر ھوتا ھے کہ سرمایہ کے بڑے کام یعني محنتیونکے استعمال کي جنسیں یا اجرت پیدا کرنے کے کام میں معاوضوں کي مالیت اور پیشگي

لگے ہوئے سرمایوں کي مالیت کا حاصل تفریق یعني منافع محنت کي اُس تعداد پر منحصر ہوتا ہے جو پہلے زمانہ میں اجرت پیدا کرنے کے لیئے بمناسبت اُس مقدار محنت کے صرف کي گئي جسپر اُس پیدا شدہ اجرت سے قبضہ حاصل ہوسکتا ہے اور چونکہ منافع کي شرح سرمایہ کے مختلف کاموں میں برابر ہونے پر میلان رکھتي ہی تو ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ تمام سرمایوں سے گو اُنکو کسي کام میں لگایا جاوے منافع قریباً اُسي شرح سے حاصل ہوتا ہی جس شرح پر اُن سرمایوں سے وصول ہوتا ہی جو اجرت پیدا کرنے کے کاموں میں لگائی جاتی ہیں *

سرمایہ کے پیشگي لگانے کا اوسط زمانہ

منجملہ اُن دو اصولوں کے جنکي روسے پیداوار کي تقسیم سرمایہ والوں اور محنتیوں میں ہوتي ہی پہلی اصل یعني سرمایہ کے پیشگي لگانے کے منافع کي شرح تحقیق کرکے اب ہم اُن سببوں کي تحقیق کرتے ہیں جنسے دوسري اصل یعني سرمایہ کے پیشگي لگانے کا اوسط زمانہ دریافت ہوتا ہی *

یہہ بات یاد رہی کہ سرمایہ والے کے حصہ کا لفظ اگرچہ انتظام مدن والوں کے برتاؤ میں کثرت سے رہتا ہی مگر بخوبي صحیح و درست نہیں جب کہ تمام پیداوار طیار ہو جاتي ہے تو وہ بالکل سرمایہ والے کي ملک ہوتي ہی جو محنتیوں کو پیشگي اجرت دینے سے اُسکو خرید کرتا ہی اسلیئے سرمایہ والے کے حصہ کے لفظ سے جو شی مراد ہوتي ہے وہ پیداوار یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو وہ سرمایہ والا اپنے کام میں لانے کے لیئے رکھہ سکے اور اسطرح اپنے برتاؤ میں لاسکے جس سے اُسکي سرمایہ کي مالیت میں نقصان نہ اوے اور محنتي کے حصہ سے جوشی مراد ہوتي ہی وہ پیداوار یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو سرمایہ والا اگر اپنے سرمایہ کو برقرار رکھنا چاہی تو اپنے استعمال میں نہیں لاسکتا بلکہ اُس محنت کي اجرت میں پیشگي دیتا ہی جس سے دوبارہ سرمایہ قایم ہوتا ہی ابھي ثابت ہوچکا ہی کہ سرمایہ کے پیشگي لگے رہنے کا زمانہ معلوم ہوتا ہی تو سرمایہ والی اور محنتي کے حصوں کي مناسبت منافع کي شرح کے ذریعہ سے دریافت ہو جاتي ہی اور

علیٰ ھذا القیاس یہہ بات بھي صاف واضح ھی کہ جب منافع کي شرح دریافت ھوتي ھی تو سرمایہ کے پیشگي لگے رھنے کے زمانہ سے مناسبت اُن حصوں کي معلوم ھوجاتي ھی مثلاً اگر کسي سرمایہ والے کا معاوضہ بارہ کوارٹر غلہ ھو اور یہہ دریافت کرنا منظور ھو کہ اُسمیں کسقدر سرمایہ ھی اور کسقدر منافع ھی تو پہلے یہہ امر تحقیق کرنا چاھیئے کہ اُسکا سرمایہ کسقدر عرصہ کے واسطے معاوضہ حاصل ھونے تک لگا رھتا ھی دوسرے یہہ امر تحقیق کرنا لازم ھی کہ منافع کي رایج الوقت شرح کیا ھے اگر جواب ان دونوں سوالوں کا یہہ ھووے کہ زمانہ ایک سال اور منافع بیس فیصدي سالانہ ھی تو یہہ بات صاف واضح ھی کہ اُجرت میں ھمیشہ دس کوارٹر لگانے سے دو کوارٹر منافع ملیگا اور اگر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ صرف چھہ مھینے ھوں اور منافع کي شرح بیس فیصدي سالانہ قائم رھے تو سرمایہ میں † گیارہ کوارٹر سے کچھہ زیادہ لگانے ضرور ھونگے اور منافع ایک سے بھي کچھہ کم ھوگا اور اگر سرمایہ کے لگے رھنے کا زمانہ دو برس ٹھہرایا جاوے اور منافع کي شرح بدستور سابق بیس فیصدي سالانہ رھے تو آٹھہ کوارٹر سے کم سرمایہ کے واسطے کافي اور چار کوارٹر سے زیادہ منافع حاصل ھوگا غرضکہ جسقدر کہ سرمایہ کے لگے رھنے کا زمانہ بڑھتا جاویگا اور منافع کي شرح بدستور فیصدي سالانہ قائم رھیگي تو اُسیقدر سرمایہ والے کا حصہ بڑھتا جاویگا اور جسقدر وہ زمانہ گھٹتا جاویگا اُسیقدر منافع بھي اُسکے مناسبت سے گھٹیگا علاوہ اسکے یہہ بات بھي ظاھر ھی کہ اگر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ معین ھو جاوے تو سرمایہ والے کا حصہ بحسب ترقي شرح منافع کے بڑھیگا اور جسقدر شرح منافع میں کمي واقع ھوگي اُسیقدر حصہ اُسکا گھٹیگا *

اب کس بات پر اُس زمانہ کا حصر ھوتا ھی جسمیں پیشگي سرمایہ لگا رھتا ھی اس سوال کا کوئي عام جواب نہیں دیا جاسکتا واضح ھو کہ زمانہ کا فرق و تفاوت قسم اراضي اور آب و ھوا کے موافق مختلف ھوتا ھی

---

† اس مقام پر غلطي معلوم ھوتي ھی از روے حساب کے گیارہ سے کچھہ کم سرمایہ ھوگا اور ایک سے کچھہ زیادہ منافع ھوگا

اور مختلف کاموں میں بلکہ ایسے کاموں میں بھي جو اکثر باتوں میں بالکل مشابہہ ہوں زیادہ‌تر مختلف ہوتا ہی *

یورپ میں فصل سالانہ اور ہندوستان میں ششماہي ہوتي ہی اسلیئے کاشتکاري کے کاموں میں جس زمانہ کے واسطے اُجرت پیشگي لگائي جاتي ہی اُسکا اوسط انگلستان میں ہندوستان کي نسبت دوچند ہونا چاہیئے گھوڑوں کے بچہہ لینے اور اُنکي پرورش کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا ہی اُسکا بڑا حصہ چار پانچ برس پیشگي لگا رہنا ضرور ہي اور درختوں کے لگانے میں چالیس پچاس برس اور نان‌بائي اور قصائي کے کام میں جو سرمایہ پیشگي لگتا ہی اُسکا تھوڑا حصہ ایک ہفتہ سے کچھہ تھوڑے زیادہ وقت کے واسطے پیشگي لگا رہتا ہی مچھلي والے کا سرمایہ ایکھي روز میں خراب ہو جاتا ہی اور شراب کے سوداگر کا سرمایہ اگر سو برس تک رکھا جاوے تو اُسمیں زیادہ خوبي آ جاتي ہی عموماً یہہ کہا جاتا ہی کہ اوسط زمانہ ایک ملک میں دوسرے ملک کي نسبت منافع کي عام شرح کي باہمي مناسبت سے کم یا زیادہ ہوتا ہی دنیا کي عام تجارت کے بازار میں جس ملک میں منافع کي شرح کم ہوتي ہی اُس میں بہ نسبت اُس ملک کے جسمیں وہ شرح زیادہ ہوتي ہی ایسا فائدہ ہوتا ہی جو اُسیقدر سود در سود کے طور سے بڑھتا جاتا ہی جسقدر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ بڑھتا جاتا ہی منافع کي شرح ملک روس میں اِنگلستان کي نسبت دوگني سے زیادہ زیادہ بڑھي ہوئي سمجھي جاتي ہی چنانچہ ہم فرض کرتے ہیں کہ انگلستان کي شرح فیصدي پانچ سالانہ ہی اور روس کي فیصدي دس سالانہ ہی مثلاً روس میں جو چیز سو روپیہ بیس برس کے لیئے پیشگي لگانے سے طیار ہوگي وہ سات سو روپیہ کو فروخت ہوگي اور انگلستان میں اُسیقدر زمانہ کے واسطے دو سو روپیہ پیشگي لگانے سے جو چیز طیار ہوگي وہ چھہ سو روپیہ سے کم کو فروخت ہوگي غرضکہ منافعوں کا حاصل تفریق اول سرمایہ سے دو چند زیادہ ہوگا خیال کیا جاتا ہی کہ ملک ہالنڈ اور انگلستان میں دنیا کے اور تمام ملکوں کي نسبت منافع کم ہی اور اسي وجہہ سے ہالنڈ والوں اور انگریزوں پر وہ تجارتیں جنکے معاوضہ مدتوں میں ملنے ہیں منحصر ہوگئي ہیں اجتناب اُنکے نزدیک تحصیل کا ایک سستا

ذریعہ هی اور وہ اُسکو بمرتبہ غایت کام میں لاتے هیں اور ملکوں سے تجارت کرنے میں عموماً نقد روپیہ دیتے هیں اور اپنا مال مدتوں کے وعدہ پر اودھار دیدیتے هیں خام پیداوار خرید کرتے هیں اور جنسیں طیار کرکے بیچتے هیں اور بہت سي صورتوں میں وہ لوگ بیگانے ملک والونکو پیداوار کے ابتدائي خرچ کے واسطے سرمایہ پیشگي دیتے هیں چنانچہ بنگالہ کے نیل اور راس‌گوڈھوپ کي شراب اور اسٹریلیا کي اُون اور میکسیکو کي چاندي کا بہت سا حصہ انگلستان کے پیشگي سرمایہ سے پیدا هوتا هی اب اگر منافع کي شرح ان لوگوں میں بڑھي هوئي هوتي تو اُن پیشگي لگے هوئے سرمایوں پر سود در سود اس قدر بڑھجاتا کہ معاوضوں پر اُسکي زیادتي سخت ناگوار هوتي اور اسي باعث سے مختلف ملکوں میں جہاں سرمایہ والے اور محنتي کے آپسمیں پیداوار تقسیم هوتي هی وہ سب جگہہ ایک هی سي هونے کي طرف راجع هوتي هی چنانچہ جہاں منافع زیادہ هوتا هی وهاں سرمایہ والیکا حصہ اُس زمانہ کي کمي کي وجہہ سے جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگتا هی دبا رهتا هی اور جہاں منافع کم هوتا هی وهاں درازي زمانہ کي وجہہ سے تھما رهتا هی اُس زمانہ کي کمي بیشي کي نسبت جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاتا هی محنتي آدمي کو شرح منافع کي کمي بیشي سے زیادہ علاقہ هوتا هی محنت کي بارآوري اور سرمایہ کے پیشگي لگے رهنے کا زمانہ اگر معیں هو جاوے تو پیداوار میں محنتي کے حصہ کي مقدار جیسا کہ هم ثابت کرچکے هیں منافع کي شرح پر موقوف هوگي اسلیئے محنتي کي غرض یہہ هوتي هی کہ اُسکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا هی اُسکے منافع کي شرح درصورت اور چیزوں کے بدستور رهنے کے کم هوني چاهیئے اور اگر یہہ امر ممکن هو کہ منافع کي شرح سرمایہ کے اور کاموں میں زیادہ هو سکے تو خاص اُس پیداوار سے سرمایہ منحرف هوگا جس سے محنتي صریح تعلق رکھتا هی یعني اُن جنسوں کي پیداوار سے جو محنتیوں کے استعمال میں آتي هیں علحدہ کرکے زیادہ منافع والے کاموں میں لگایا جاویگا جس سے محنتي کي پرورش کا عام ذخیرہ کم هو جاویگا پس جب کہ اور تمام باتیں بدستور رهیں تو محنتيؤں کي اصلي غرض یہہ هوتي هی کہ منافع کي شرح عموماً گھٹتي رهے مگر اول یہہ یاد رکھنا چاهیئے کہ

وہ اوسط زمانہ جسکے واسطے سرمایہ خصوص اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں پیشگي لگایا جاتا هی جو مزدوروں کے برتاو میں آتي هیں اسقدر کم هوتا هی کہ سرمایہ والیکا حصہ اُس حالت میں بهي تهوڑا هوتا هی کہ منافع کي شرح بڑهي هوئي هووے چنانچہ اگر چهہ مہینے کے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاوے تو بحساب بیس فیصدي سالانہ بڑهي هوئي شرح کے سرمایہ والیکا حصہ ایک گیارهویں حصہ سے کم هوگا اور دوسرے یہہ یاد رکهنا چاهیئے کہ منافع کي بڑهي هوئي شرح عموماً محنت کي بڑي بارآوري کے ساتهہ هوتي هی غرضکہ جب منافع کي شرح بڑهي هوئي هوتي هی یعني محنتي پیداوار کي مالیت میں سے تهوڑا حصہ پاتا هی تو اُسکو بہ نسبت اُس حالت کے کہ منافع کي شرح گهٹتي هوئي هوتي هی یعني وہ پیداوار کي مالیت میں سے زیادہ حصہ پاتا هی عموماً زیادہ ملتا هی یا یوں کہیں کہ اُسکو جنسوں کي زیادہ مقدار ملتي هی محنتي کے حصہ کي بڑهوتري دس گیارهویں حصوں سے اکیس بائیسویں حصوں تک هونے سے جو منافع کو بقدر نصف کے گهٹتا هوا فرض کرنے سے هوگي اجرت کي مقدار میں بہت کم اضافہ هوگا *

محنتي کے استعمال کي جنسونکے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاوے اُسکے پیشگي لگانے کے زمانہ کا کم هونا محنتي کے حق مفید هی هم فرض کرتے هیں کہ ایک محنتي بہت کم زرخیز اراضي پر زمین کے کهودنے اور خس و خاشاک کے صاف کرنے سے سال بهر محنت کرکے بائیس کوارٹر غلہ کي پیداوار زاید کے پیدا کرنے کے واسطے باجرت دو سو روپیہ سالانہ کے مقرر کیا جاوے اور منافع کي شرح فیصدي دس سالانہ اور اجرت کے پیشگي لگانے سے غلہ کے قابل استعمال هونے تک ایک برس گذرے تب غلہ کي قیمت دو سو بیس روپیہ هوگي اور محنتي بیس کوارٹر پاویگا یا دو سو روپیہ پاویگا جسکي عوض میں بیس کوارٹر آوینگے لیکن اگر وہ غلہ دس برس کے بعد استعمال کے قابل هو تو بجاے اُسکے کہ دو سو بیس روپیہ کو فروخت هووے پانسو روپیہ سے زیادہ کو فروخت هوگا اور محنتي دو سو روپیہ کي جگهہ سو روپیہ سے کم پاویگا یا یہہ کہ وہ اپني اجرت سے بجاے بیس کوارٹر کے دس کوارٹرونسے کم کم خرید کرسکیگا غلہ کے پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار هوگي جسقدر کہ پہلے درکار تهي مگر اجتناب اُس سے دس درجہ

زیادہ کرنا پڑیگا *

سرمایه کے پیشگي لگے رهنے کے زمانه کي درازي کا یهہ ایک اور نتیجہ هوتا هی که سرمایه والا اُسي مقدار سرمایه سے پهلے کي نسبت بهت تهوڑے محنتي لگا سکیگا مثلاً اگر دس کوارٹر ایک محنتي کنبی کي پرورش کے واسطے سال بهر کے لیئے ضرور هوویں اور اخیر سال پر وہ گیارہ کوارٹر استعمال کے قابل پیدا کر سکیں تو سرمایه والا سو کوارٹر کے سرمایه سے دس محنتي کنبوں کو پهلے سال میں اور گیارہ کنبوں کو هرسال آیندہ میں لگا سکتا هی لیکن اگر غله ایسا هو که بدون دس برس رکهنے کے صرف و استعمال کے لائق نهو تو وہ سرمایه والا جسنے سو کوارٹر کے سرمایه سے کام شروع کیا ایک کنبے سے زیادہ نه لگا سکیگا کیونکه اگر وہ زیادہ اُس سے لگاوے تو کل سرمایه اُسکا اُس سے پهلے پهلے صرف هو جاویگا که وہ دوبارہ پیدا هووے سرمایه پیشگي لگے رهنے کے زمانه کي درازي وهي اثر پورا پورا دیکهلاویگي جو محنت کي کم بارآوري دکهلاتي هی *

مگر اُس زمانه کا ایسي جنسوں کي پیداوار میں دراز هونا جو محنتي کے صرف میں نهیں آتیں محنتي کے لیئے بالکل مضر نهوگا فرض کرو که ایک مزدور ایک برس کي محنت سے گیارہ چهٹانک فیته طیار کرسکے اور اُجرت اُسکي دو سو روپیه في سال هووے اور وہ ایک برس کے واسطے پیشگي لگائي گئي هو اور شرح منافع کي فیصدي دس سالانه هو تو وہ محنتي دس گیارهویں حصه فیته کي مالیت کے اپني اجرت میں پاویگا یا یوں کهیں که اپني اجرت سے دس چهٹانک فیته خرید کرسکیگا اگر فیته کا قابل فروخت هونے کے لیئے دس برس تک رکها رهنا ضرور هووے تو وہ محنتي اپني اجرت سے کامل فیته پانچ چهٹانک سے کم خرید کرسکیگا لیکن اُسکو فیته کي خریداري کي کبهي خواهش نهیں هوتي اور فیته کے کام میں سرمایه کے لگے رهنے کے زمانه کي درازي سے اُس سرمایه میں جو پیشگي لگا رهتا هی اور عام محنت کي بارآوري یا منافع کي شرح یا کاموں میں سرمایه کے پیشگي لگے رهنے کے زمانوں میں کوئي تبدیل نهیں هوتي اسلیئے محنتي کو زینهار اُسکي پروا نهیں هوتي البته صرف فیته کے خرچ کرنے والوں پر اُسکا اثر هوتا هی *

هم ثابت کرچکے هیں که حقیقت میں بڑھي هوئي اجرت اور بڑھا هوا منافع ساتهہ ساتهہ رهتے هیں تسپر بهي باقي اور سب چیزوں کے برابر رهنی میں محنتي کو نفع اسبات میں هی که منافع عموماً گهٹتا هوا رهی اور اسیطرح یهہ بات بهي ظاهر هی که سرمایه والے کو نفع اسمیں هی که منافع عموماً بڑھا رهی جب کسي کام میں منافع کي شرح گهٹ جاتي هی تو میلان اُسکا یهہ هوتا هی که سرمایه کو اور کاموں کي طرف پهیرے اس سے یهہ واقع هوتا هی که پہلے سرمایه والوں میں بحنث و حرص کم هو جاتي هی اور دوسرے سرمایه والوں میں بڑہ جاتي هی پہلے سرمایه والوں کو صرف اس وجهہ سے نقصان گوارا هو جاتا هی که وہ تمام گروہ پر پهیل جاتا هی *

لیکن سرمایه کے پیشگي لگانے کے زمانه کي درازي کا اثر سرمایه والی پر صرف اُسقدر هوتا هی جسقدر وہ اُن خاص چیزوں کو اپنے کام میں لاتا هی جنکی پیدا کرنے میں زمانه کو درازي هوئي جب که ایک معین زمانه کے واسطے سرمایه کے پیشگي لگانے پر منافع کي شرح معلوم هو جاوے تو جو وقت ایک پیپه پورٹ شراب کے بوتلوں میں بهرنے اور قابل استعمال هونے تک گذرتا هی وہ سوداگر پر صرف اسقدر اثر کرتا هی جسقدر که وہ پورٹ شراب پیتا هے حاصل یهہ که شراب پینے والا هونے کے اعتبار سے اُسکي غرض یهہ هوتي هی که وہ زمانه تهوڑا هووے اور سرمایه والا هونے کے اعتبار سے اُسکو پروا اُسکي نهیں هوتي *

واضح هو که اب هم اُن سببوں کا مختصر حال بیان کرچکے جو اجرت کي عام شرح پر موثر هوتے هیں اور اجرت کي عام شرح علم انتظام مدن میں اور مضمونوں کي نسبت نهایت اهم اور مشکل هی چنانچه مفصله ذیل امور تحقیق اور قایم هوچکے *

پهلے یهہ که اجرت کي عام شرح کا حصه محنتیونکي پرورش کے ذخیرہ کي اُس مقدار پر هوتا هی جو اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے هو جنکي پرورش اُس ذخیرہ سے هوني ضرور هی *

دوسرے یهہ که مقدار اُس ذخیرہ کي کسیقدر اُس محنت کي بارآوري پر جو محنتیوں کے استعمال کي جنسیں یا اجرتیں پیدا کرتے میں لگتي هی اور کسیقدر اُن محنتیوں کي تعداد پر موقوف هوتي هی

جو تمام محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں *

تیسرے یہہ کہ محنت کي بارآوري محنتي کي خصلت یا اُس مدد پر موقوف ہوتي ہی جو اُسکو قدرتي ذریعوں اور سرمایہ اور اُسکے کاموں میں کسي قسم کي مزاحمت نہونے سے حاصل ہوتي ہی *

چوتھے یہہ کہ جب لگان نہو اور نامناسب محصول نہ لگایا جاوے یا مناسب محصول بحساب رسدي نلگا ہو تو تمام محنتیوں کي تعداد سے اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت جو اجرتیں پیدا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں کسیقدر منافع کي شرح اور کسیقدر اُس زمانہ پر موقوف ہوتي ہی جسکے واسطے اجرتوں کے پیدا کرنے کے لیئے سرمایہ پیشگي لگا رہنا ضرور ہی *

پانچویں یہہ کہ کسي مفروض زمانہ میں منافع کي شرح سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پہلے چلن پر موقوف ہوتي ہی *

چھٹے یہہ کہ وہ زمانہ جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگا رہنا ضرور ہوتا ہی کسي عام قاعدہ کا مطیع نہیں ہوتا بلکہ درصورت قلت منافع کے طویل ہونے پر مایل ہوتا ہی اور زیادتي منافع کي حالت میں کوتاہ ہونے پر راغب ہوتا ہی *

اُن سببوں کي تحقیقات سے جنسے اجرت قایم ہوتي ہی وہ سبب بھي بہت کچھہ تحقیق ہوگئے جنسے منافعے قرار پاتي ہیں اب صرف اسقدر بیان کرنا چاہیئے کہ تین طرح سے منافع دیکھا جاتا ہی اول منافع کي شرح سے دوسرے منافع کي مقدار سے تیسرے مطلوبہ چیزوں کي اُس مقدار سے جسپر ایک معین منافع سے قبضہ ہوسکے واضح ہو کہ وہ سبب جنکے ذریعہ سے منافع کي شرح کا تصفیہ ہوتا ہی مذکور ہوچکے اور یہہ امر ثابت ہوچکا ہی کہ وہ سبب اُس مناسبت پر موقوف ہوتے ہیں جو اجرت پیدا کرنے والے مویشیوں کي مقدار حصول کو محنت کي مقدار حصول سے ہوتي ہی اگر منافع کي شرح قرار پا جاوے تو سرمایہ والے کے منافع کي مقدار اُسکے سرمایہ کي مقدار پر موقوف ہوگي اس سے لازم آتا ہی کہ سرمایہ کي ایسي ترقي سے منافع کي شرح کم ہو جاوے جسکے ساتھہ اُسکي مناسبت سے محنتیوں کي تعداد نہ بڑھي تو کل سرمایہ

والوں کي حالت اُسوقت تک زوال پذیر نہوگي کہ منافع کي شرح کي کمي سرمایہ کي اُس زیادتي سے زیادہ نہو جاوے جو اب سرمایہ میں ہوئي مثلاً پانچ روپیہ فیصدي کي شرح سے بیس لاکھہ روپیہ پر اتنا نفع ملسکتا ہے جتنا دس فیصدي کي شرح سے دس لاکھہ روپیوں پر حاصل ہوسکتا ہے اور ساڑے سات فیصدي کي شرح سے بیس لاکھہ روپیوں پر بہت زیادہ نفع حاصل ہوگا اور سرمایہ کي ترقي کا میلان آبادي کي ترقي کي طرف گو وہ ترقي اُسکے برابر نہیں ہوتي ایسا ہوتا ہی کہ تمام دنیا کي تاریخ میں کوئي مثال ایسي نہیں جس سے ظاہر ہووے کہ تمام سرمایوں کي ترقي سے تمام منافعوں میں کمي آئي ہو *

واضح ہو کہ مقدار اُن مطلوبہ چیزوں کي جسکو منافع کي ایک مقدار معین سے خرید کرسکتے ہیں مقدار منافع سے یک لخت بیگانہ ہی ایک چیني سرمایہ والے اور ایک انگریز سرمایہ والے کو جنکے سالانہ منافع سے ایکسال کیواسطے دس دس محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ ہوسکتا ہی عیش و آرام مختلف درجوں سے حاصل ہوسکیگا چنانچہ انگریز کو اوني کپڑے اور باسن اور چیني کو چاے اور ریشمین کپڑے زیادہ حاصل ہوسکینگے غرضکہ تفاوت اُنکا چین و انگلستان کي اُس محنت کي مختلف بارآوري پر محصور ہی جو اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف ہوتي ہی جنکو اُن دونوں ملکوں کے سرمایہ والے اپنے کام میں لاتے ہیں مگر وہ دونوں شخص محنت پر قبضہ کرسکنے اور اُسکے سبب سے لوگوں میں ابرو رکھنے میں برابر ہوتے ہیں ہم یہہ ثابت کرچکے ہیں کہ جوں جوں آبادي بڑھتي ہے اُسیقدر محنت خام پیداوار کے حاصل کرنے میں کم بارآور ہونے پر اور مصنوعي چیزوں کے طیار کرنے میں زیادہ بارآور ہونے پر میلان کرتي جاتي ہی اسلیئے سرمایہ والا اُسیقدر منافع سے کم آباد ملکوں میں موٹي جھوٹي پیداوار کثرت سے حاصل کریگا اور کمال آباد ملکوں میں عمدہ عمدہ سامان بقدر اوسط حاصل کریگا ایک ایسا جنوبي امریکا والا جو اپني سالانہ آمدني سے سو محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ کرسکے جنگل کے کنارے ایک لکڑیکے گھر میں رہیگا اور شاید سو گھوڑے باندہ سکیگا اور ایک انگریز اُسیقدر مقدور والا ایک اچھي اراستہ کوٹھي میں رہیگا اور دو گھوڑے اور ایک چرت رکھہ سکیگا غرض کہ ہر ایک کو الگ الگ لطف و لذت کے ایسے ذریعے حاصل ہونگے جو ایک دوسرے کي قدرت سے خارج ہونگے *

محنت اور سرمایہ کے مختلف کاموں میں مقدار اجرت اور منافع کي شرح کي کمي بیشي کا بیان

واضح ہو کہ پہلي بحثوں میں ہم ثابت کرچکے کہ اجرت اور منافع کي ایک اوسط شرح موجود ہوتي ہے اور اب ہم بعضے اُن خاص سببونکے اثروں کي نسبت غور و تامل کرتے ہیں جو محنت و سرمایہ کے مختلف کاموں میں اجرت کي مقدار اور منافع کي شرح پر موثر ہوتے ہیں *

اُس مشہور باب میں جو آدم اسمتھ صاحب کي کتاب دولت اقوام میں مندرج ہی اس مضمون کو بالفاظ مفصلہ ذیل قلمبند کیا گیا ہے *

یعني وہ فرماتے ہیں کہ ہم جسقدر دریافت کرسکے ہیں وہ صرف پانچ صورتیں ہیں جو بعض کاموں میں تہوڑے سرمایہ پر کم منافع کا باعث اور بعض کاموں میں بہت سے منافع کا سبب ہوتي ہیں اول خود کاموں کا پسندیدہ ہونا یا ناپسندیدہ ہونا دوسرے وہ آساني اور ارزاني اشکال اور خرچ جو اُنکے سیکہنے میں پیش آتا ہی تیسرے اُن کاموںمیں مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال چوتھے تہوڑا یا بہت اعتبار جو اُنکے کرنے والوں کو لوگوں میں حاصل ہو پانچویں اُن کاموں میں کامیابي کا غالب ہونا یا نہونا انتہی *

جو کہ اب تقریر ہماري آدم اسمتھ صاحب کي رایوں کي توضیح و تشریح کے بطور ہوگي تو حتی‌الامکان اُسي ترتیب کي پیروي عمل میں آویگی جسکو صاحب ممدوح نے قایم کیا *

اول کاموں کا پسندیدہ ہونا

محنت کے عمل سے آرام کا نقصان سمجھا جاتا ہی اور جبکہ محنت کي اجرت یا معاوضہ کا ہم ذکر کرتے ہیں تو اُس سے یہي نقصان مراد ہوتا ہے مگر جیسے کہ ہمنے بیان کیا کہ صرف سستي اور کاہلي جو سخت محنت اور مستقل کوشش سے باز رکہتي ہی ایسي شی نہیں کہ جسپر محنتي کو غالب آنا چاہیئے بلکہ اُسکے کام کا خطرناک یا مضر ہونے کے

سبب ناپسندیدہ یا ذلیل ہونا بھي ممکن ہے غرضکہ ان صورتوں میں اجرت اُسکي صرف اُسکي مشقت کا ہي انعام نہیں بلکہ جوکھوں یا بے آرامي یا بے عزتي یا خطرہ کي بھي جو اُسکو سہناپڑتا ہی جزا ہوتي ہی مگر آدم اسمتھہ صاحب کي یہہ رائے ہے کہ اُن خطروں کا اندیشہ جنپر جرأت اور فطرت کے ذریعہ سے غالب آسکتے ہیں ناپسندیدہ نہیں اور اس وجہہ سے اجرت کسي کام میں زیادہ نہیں ہوتي چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ کاروبار کے مخاطرہ اور اُن میں زندگي کا بال بال بچنا انجام کار میں بجائے اسکے کہ جوان آدمیوں کو کم ہمت و بیدل کرے اکثر اُس پیشہ کي رغبت کا موجب ہو جاتا ہی مگر جن کاموں میں جرأت اور فطرت مفید نہیں ہوتي حال اُنکا اور ہی چنانچہ جن پیشوں کي بدولت تندرستي میں بڑا خلل آتا ہی اجرت اُن میں نہایت زیادہ ہوتي ہی انتہی *

البتہ جو کام صحت کو مضر ہوتے ہیں اُنکے شمول میں عموماً اور باتیں بھي ناپسندیدہ ہوتي ہیں جیسے گرد اور خاک اور مسموم ہوا اور بہت گرمي اور سردي سہنا اور بہت گرمي میں سے دفعتاً سردي میں آجانا یا بہت سردي میں سے دفعتاً گرمي میں آجانا تندرستي کے لیئے ایک کام کے مضر ہونے کے بڑے سبب ہوتے ہیں یہي اُسکي ناپسندیدگي کے بھي باعث ہوتے ہیں جس کام میں محنت اور بیماري اور بے آرامي کي برداشت کرني پڑتي ہی اُس میں ترغیب بھي بڑي ہوني چاہیئے مگر سب کاموں میں یہہ سب اکھٹي نہیں ہوتیں چنانچہ عمارت کے نقاش کا پیشہ معمولي کاموں میں نہایت پسندیدہ اور تندرستي کے لیئے نہایت مضر و خراب ہی اور برخلاف اُسکے قصائي کا پیشہ کمال مکروہ اور نہایت سنگدلوں کا کام ہی مگر تندرستي کے مقدمہ میں بغایت مشہور و معروف ہی منجملہ اِن دونوں کے ہر ایک کي اجرت کو قریب قریب تصور کرتے ہیں اور اِن دونوں پیشوں میں محنت کي حیثیت سے جو بہت خفیف ہوتي ہے معاوضہ بہت زیادہ ہوتا ہي مگر تحقیر عوام اور جگ ہنسائي کے اندیشے جو کم تربیت یافتہ لوگوں میں بہت قوي ہوتے ہیں وہ کسي کام میں اجرت کی زیادہ ہونے کے نہایت مؤثر ذریعہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ اندیشے ہماري طبیعت کے نہایت قوي اثروں میں سے ہوتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب نے جلاد کي مثال لکھي ہی ہم ڈھنڈوریئے کي مثال

اُس پر مستزاد کرتے هیں چنانچه یهه دونوں ایسے پیشے هیں که جب کام کا اعتبار اُن میں کیا جاتا هی تو اجرت کي مقدار اُنکو بلا اندازہ ملتي هی اور اس وجهه سے زیادہ اجرت نہیں ملتي که وہ بہت زیادہ محنت کرتے هیں بلکه اس وجهه سے که لوگ اُنکو بہت، برا جانتے هیں یهانتک که جهاں وہ جاتے هیں لوگ اُنکی کنکر پتھر مارتے اور تالي پیٹتے هیں اور شاید سب سے برا پیشه بیعزتي کا بهیک مانگنا هی مگر جب وہ پیشه کے طور پر کیا جاتا هی تو یقین هوتا هی که وہ سب پیشوں سے زیادہ نافع هوتا هی *

مخاطرہ اور بے ابروئي اور بے آرامي کا اُجرت پر ایسا اثر هوتا هی جو مذکور هوا اور یهه بهي گمان کیا گیا که جو کام جسقدر زیادہ پسندیدہ هی اُسیقدر ناپسندیدہ کام کي نسبت اُسمیں اُجرت کم ملتي هے چنانچه آدم اسمتهه صاحب نے لکها هی که تربیت یافته لوگوں میں شکاري اور مچهلي والے جو ایسے کام کو اپنا پیشه ٹهراتے هیں جسکو اور لوگ دل لگي کے واسطے کرتے هیں بغایت مفلس هوتے هیں چنانچه قول اُنکا یهه هی که تهیوکریٹس کے عهد سے تمام مچهلي پکڑنیوالے غریب محتاج چلے آتے هیں طبعي ذوق انسانوں کا جو اُن کاموں کیطرف هوتا هی اسلیئے به نسبت اُن لوگوں کے جو اُن کے ذریعه سے پرورش پا سکتے هیں بہت زیادہ آدمي اُنکو کرنے لگتے هیں اور پیداوار اُنکي محنت کي بازار میں اپنے مقدار کي مناسبت سے بہت ارزان بکتي هے جس‌سے اُس کے محنتیوں کو بہت تهوڑا کهانے کو ملتا هی انتهی مگر یهه بات مشکل سے کهه سکتے هیں که اچهي تربیت یافته لوگوں میں شکار بهي پیشه هوتا هی اور آدم اسمتهه صاحب نے جو مچهلي پکڑنیوالے کي مثال بیان فرمائي اُسکي صداقت پر بهي همکو شک هی اگر اُنهوں نے اپنے خیال کو اُن چهوٹے گروهوں پر محصور کیا هی جو دریاؤں اور تالابوں کے کنارہ پر مچهلیوں کا شکار کرتے هیں تب تو البته صحیح هی حقیقت میں یهه لوگ اُس کام کو پیشه کے طریقه سے کرتے هیں جسکو اور لوگ تفریح طبع سمجهتے هیں مگر سمندر سے مچهلي پکڑنا ایک ایسا سخت اور دشوار کام هی که وہ بہت مرغوب نہیں اگر سوائے اسباب کے که جو لوگ اس کام کو کرتے هیں وہ خوب موٹے تازہ هوتے هیں اور اُنکے اور اُنکے تمام کنبوں کے پاس کهانے

پہینے کا سامان افراط سے ہوتا ہی اس پیشے سے اچھی آمدنی ہونے کا کوئی اور ثبوت درکار ہو تو وہ یہہ ہی کہ جو سرمایہ اُس کام میں لگا ہوتا ہی وہ عموماً مچھلی پکڑنیوالوں کا ہوتا ہی اور وہ کچھہ تھوڑا نہیں ہوتا *

پس اب یہہ اندیشہ ہی کہ یہہ عام قاعدہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ لوگ جو سرمایہ نہیں رکھتے اُنکے پیشہ میں ناپسندیدگی کے درجہ کا تفاوت ہوتا ہی وہ پیشے جو مثل چرواہے اور کسان کے پہلے پہل اختیار کیئے گئے بہت کم ناپسندیدہ ہیں اور اسی وجہہ سے ہمکو یقین ہی کہ کشتکاری کے مزدوروں کو سب سے تھوڑی اُجرت ملتی ہی اِسلیئے عموماً تصور کرنا چاہیئے کہ کاشتکاری کے عام محنتیوں کی معمولی اُجرت صرف جسمانی محنت کی وہ مالیت ہی جو کسی خاص وقت و مقام میں ادا کیجاوے اگر اُسی وقت و مقام میں دوسرے محنتی کی محنت کی اُجرت زیادہ ملتی ہی تو ہمکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ اُس محنتی کے پیشہ میں کوئی خاص دقت اور ناپسندیدگی ہی یا زر لگان یا منافع بھی اُسکی اُجرت میں شامل ہی *

آدم اسمتھہ صاحب کا یہہ قول ہی کہ پسندیدگی اور ناپسندیدگی کی حیثیت سے سرمایہ کے اکثر کاموں میں کوئی اختلاف نہیں اور اگر ہی تو بہت تھوڑا ہی مگر محنت کے کاموں میں بہت بڑا فرق ہی چنانچہ جیسے ہمنے ثابت کیا وہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اوسط اجرتوں کی نسبت اوسط منافعے زیادہ قریب قریب برابر کے ہوتی ہیں اور منافع کا وہ حصہ جو صرف اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی ایکھی وقت اور ایکھی مقام میں یکسان ہوتا ہی اسواسطے کہ اجتناب ایک منفی مفہوم ہونے سے مدارج کو قبول نہیں کرتا مگر اُس سرمایہ کی مقدار میں مدارج ہیں جسکے استعمال غیربارآور سے سرمایہ والا اجتناب کرتا ہی اور ایسی ہی زمانہ کی درازی میں مدارج ہیں جسکے واسطے اجتناب کیا جاتا ہی *

مگر ہم یہہ تسلیم نہیں کرسکتے کہ سرمایہ کے اکثر کاموں کی پسندیدگی یا ناپسندگی یکسان ہوتی ہی اور آدم اسمتھہ صاحب بھی اگر منافع کے معنی زیادہ محدود اور اجرت کے معنی زیادہ وسیع اُن معنوں کی نسبت جو اس رسالہ میں مندرج ہیں نہ لیتے تو اُسکو اس طرح قایم نکرتے واضح ہو کہ ہمنے لفظ اجرت کا استعمال صرف محنت جسمانی کی

برداشت کے معاوضہ میں کیا اور جسمانی محنت اور بے آرامی ہمیشہ ناپسندیدہ ہوتی ہی لیکن سرمایہ کا لگانا روحانی محنت ہی اور اکثر جی کو بھاتی ہی چنانچہ اکثر ہم اُن لوگوں کا حال سنتے ہیں جو اپنے کام و پیشہ میں دلسے مصروف ہیں گو وہ کام اُنکی عموماً مرغوب و پسندیدہ نہیں بلکہ خود ایک جراح نے ہمسے یہہ بات کہی کہ امدنی میری کچھہ ہی ہو مگر کمال خوشی اسمیں ہی کہ میں کسی فوج کی اسپتال کا سپرنتندنت ہوں انسان کی آدھی مصیبتیں منتظموں کی حکمرانی کی خوشی اور جرنیلوں کی لڑائی کے شوق ذوق سے پیدا ہوتی ہیں علاوہ اسکے صرف محنتی آدمی صرف نقد اجرت یا اُسکی مالیت کے برابر خوراک یا پوشاک یا مکان پاتا ہے مگر سرمایہ والا اکثر اوقات اقتدار اور ناموری اور کبھی کبھی ایسا بڑا صلہ حاصل کرتا ہے جو انسان کو حاصل ہوسکتا ہے یعنی اُسکو اس امر سے آگاہی ہوتی ہے کہ دور دراز ملکوں میں ہمیشہ کے لیئے اُسکے کاموں کا فائدہ پہونچا ہے برخلاف اُسکے سرمایہ کے ایسے ایسے کام بھی ہیں جیسے غلاموں کی تجارت جس سے سختی اور خطرہ اور لوگوں کی لعنت ملامت اوتھانی پڑتی ہی اگر کوئی غلاموں کا سوداگر ایسا تصور کیا جاوے کہ وہ اپنے پیشہ میں غور و تامل کرتا ہی تو اِسمیں کچھہ شک نہیں کہ وہ آپکو ملامت کریگا یہہ کچھہ ضرور نہیں کہ ہم مضبوط نتیجہ نکالکر یہہ بات ثابت کریں کہ وہ تمام چیزیں جنسے زندگی پسندیدہ یا گوارا ہوتی ہے منافع کے لالچ سے جوکھوں میں ڈالی جاویں تو منافع بہت زیادہ ملنا چاہیئے یا باہمی بحث و حرص سے بہت سے اُن پیشوں کا صلہ بہت گھٹنا چاہیئے جنکا صلہ اُنکے ساتھہ لازم ملزوم ہوتا ہی *

ممکن ہی کہ یہہ امر صریح ظاہر نہو کہ کسی نا پسندیدہ کام کے منافع زاید کو اُس کام میں لگی ہوئے سرمایہ سے کوئی مناسبت رکھنے کی کیا وجہہ ہی مگر یہہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ معین سرمایہ رکھنے والوں کی تعداد جو سرمایہ کی مفروضہ مقدار کے بڑھتے جانے سے گھٹتی جاتی ہی تو ایک معیں سرمایہ کے قابضوں کو ایک طرح ایسا انحصار تجارت حاصل ہوجاتا ہی جو اُس سرمایہ کے بڑھنے سے زیادہ سخت اور چست ہوتا جاتا ہی اور دوسرے یہہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہی کہ جسقدر

ایک آدمي کا سرمایه زیاده هوتا هے اور اُسکے سبب سے اُسکي آمدني زیاده هوتي هے تو اُسیقدر اُسکو اسبابت پر زیاده ترغیب درکار هوتي هی که وه اپنے سرمایه کے بڑهانے کي امید پر اخلاقي یاجسماني برائیاں گوارا کرے علاوه اُسکے تکلیف اور مرتبه کي کمي جو هرایک پیشه میں هوتي هی وه سرمایه سے اُلتي مناسبت رکهتي هی البته جهاں کسي پیشه پر اعتراض اُسکي برائي کي وجهه سے وارد هوتا هو جیسے قمار خانه کا نال کهینچنے والا هونے یا اُس سے بدتر میر نشاط هونے کي صورت میں هوتا هی تو اُس پیشه کي وسعت سے صرف بدنامي شهرت پاویگي مگر جب یهه اعتراض اُسپر عاید نهوتا هو تو جو پیشه اختصار و کوتاهي کي صورت میں ذلیل معلوم هوتا هی وهي وسعت پانے سے معزز هوجاتا هی اگرچه تکلیف سے بالکل نجات حاصل نهیں هوسکتي مگر جب که سرمایه اتنا فراواں هوجاتا هی که اُس سے منشي اور بڑي عقیل اور دیانت دار مشیر نوکر رکهے جاویں تو وه تکلیف اسقدر گهٹ جاتي هی که سرمایه والے کا تهوڑا وقت اُسمیں روزانه صرف هوا کرتا هی چنانچه آج کل بهت سے ایسے آدمي جو اکثر علموں میں خصوصاً علم ادب اور علم حکومت میں دلسے مصروف اور معزز و ممتاز هیں وهي بڑے بڑے بنکوں اور عمده عمده شراب کے کارخانوں اور علی‌هذالقیاس اور سوداگري کے دهندوں کي انسري کرتے هیں یهه امر غالباً معلوم نهیں هوتا که اس کام میں مصروف هونے سے اُنکا بهت سا وقت صرف هوتا هو *

جو نتیجه که ان مخالف صورتوں میں تصور کیا جاوے وه یهه هی که منافع کا جو حصه علاوه اجتناب کے تکلیف اور جانکاهیوں کا معاوضه هوتا هی اگرچه‌حقیقت میں مقدار میں زیاده هوتا جاتا هی مگر پهر بهي لگے هوئے سرمایه سے جسقدر که‌وه زیاده هوتا جاتا هے نسبت اُسکي کم هوتي جاتي هی همارے نزدیک یهه تصور تجربوں سے تصدیق هوتا هی گمان غالب هی که انگلستان میں کوئي چند آدمي هونگے جو دس لاکهه روپیه کا سرمایه لگاکو دس روپیه فیصدي سالانه سے کچهه کم پر راضي نهوں ایک مشهور کارخانه دار نے جسکا سرمایه چارلاکهه روپیه کا تها منافع کي کمي کي همسے شکایت کي اوراپنے منافع کي مقدار تخمیناً ساڑے باره روپیه فیصدي سالانه بیان کي اس سے یقین هوتا هی که جو لوگ ایک

اور دو لاکھہ کے اندر اندر سرمایہ رکھتے ہیں وہ پندرہ روپیہ فیصدي سالانہ سے زیادہ کے متوقع نہیں ہوتے کوئي تجارت تھوک داري کے طریقہ پر ایک لاکھہ روپیہ سے کم میں ہزار دقت سے ہوتي ہی اسلیئے کم مالیت کے سرمایے کسانوں اور دوکان‌داروں اور چھوتے چھوتے کارخانہ داروں سے علاقہ رکھتے ہیں اور جب کہ اُنکے سرمایوں کي مقدار کل پچاس یا ساتھہ ہزار روپیہ تک ہوتي ہی تو وہ بیس روپیہ فیصدي سالانہ منافع کي توقع رکھتے ہیں اور جب اُنکا سرمایہ اس سے بھي کم ہوتا ہی تو اور زیادہ منافع کي امید کرتے ہیں ہمنے یہہ بات اپنے کانوں سني ہے کہ وہ میوہ فروش جو خوانچوں میں میوہ لگا کر بیچتے ہیں وہ بحساب في روپیہ دو آنہ آتھہ پائي منافع لیتے ہیں جو بیس فیصدي روزانہ اور سات ہزار روپیوں سے زیادہ فیصدي سالانہ ہوتا ہی مگر یہہ بھي بہت کم معلوم ہوتا ہی کیونکہ کسي خاص وقت میں جو سرمایہ لگا ہوتا ہی وہ مالیت میں دو روپیہ آتھہ آنہ سے زیادہ نہیں ہوتا اور بیس فیصدي کے حساب سے آتھہ آنہ روزانہ اُسپر منافع ہوگا اور یہہ رقم ایسي ہی کہ اُس سے صرف محنت کي اجرت بھي وصول نہیں ہوسکتي مگر یہہ امر ممکن ہی کہ ایک دن میں کئي مرتبہ سرمایہ کي لوت پھیر ہو اور یہہ سرمایہ والے اگر ہم اُنکو سرمایہ والا کہہ سکیں تو بوڑھے اور ضعیف آدمي ہوتے ہیں جنکي محنت بہت تھوڑي مالیت رکھتي ہی غرضکہ یہہ حساب غالب ہی کہ صحیح اور درست ہووے چنانچہ ہمنے اس مثال کو منافع کي ایسي بڑي سے بڑي شرح کے طور پر بیان کیا جسکا حال ہم جانتے ہیں *

دوسرے کام کے سیکھنے کي آساني

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کہ محنت کي اجرتوں میں کام کے سیکھنے کي آساني اور ارزاني یا مشکل اور خرچ کے اعتبار سے فرق و تفاوت ہوتا ہی جب کوئي کل قیمتي قایم کیجاتي ہی تو یہہ توقع کیجاتي ہی کہ اُسکے گھس جانے سے پہلے پہلے جو اُس سے بڑا کام نکلیگا اُس سے اُسکي لاگت کا سرمایہ اور اُسکا معمولي منافع حاصل ہو جاویگا ایک ایسا آدمي جسکي تعلیم و تربیت بہت سي محنت اور بہت سا وقت خرچ ہونے سے ہوتي ہی اُس قیمتي کل کے مشابہ ہی یہہ توقع ہوتي ہی کہ جو کام وہ شخص سیکھتا ہی اُس سے عام محنت کي معمولي اجرت کے علاوہ

تمام خرچ تعلیم و تربیت کا معہ معمولي منافع کے جو اُسیقدر مالیتي سرمایہ پر ملتا هی اُسکو ملجاویگا اور یہہ امر ایک مناسب مدت میں پورا هوتا هی اسلیئے اُسمیں آدمي کي عمر کے غیر محقق زمانہ کا لحاظ اسیطرح رکھنا چاهیئے جسطرح کل کے قایم رهنے کے کسیقدر محقق زمانہ کا لحاظ کیا جاتا هی اور فرق و تفاوت جو تربیت یافتہ لوگوں کي محنت اور عام محنت کي اجرت میں واقع هوتا هی اسي قاعدہ پر مبني هوتا هی انتہی *

واضح هو کہ اس تمام عمدہ تقریر سے بجز اسباب کے همکو اتفاق هی کہ هماري دانست میں اسي تقریر سے یہہ مناسب معلوم هوتا هی کہ هنرمند محنت کا معاوضہ جو عام محنت کي نسبت زیادہ هوتا هی اُسکو بجاے اجرت کے منافع کہنا چاهیئے کیونکہ وہ زاید معاوضہ ایک ایسا فائدہ هی جو هنرمند محنتي کو کسیقدر اُسکي ذاتي پہلے چال چلن اور کسیقدر اُسکے مربیوں اور دوستوں کي چال چلن اور اُس خرچ و محنت سے جو خود اُسنے یا اُسکے ماں باپ یا اُسکے دوستوں نے اُسکي تعلیم و تربیت میں کي هو حاصل هوتا هی غرضکہ یہہ منافع ایک ایسے سرمایہ کا هی جسکا قابض جب تک دوگني محنت نکرے تب تک اُس سے کچھہ فائدہ حاصل نہیں هوسکتا *

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے هیں کہ اعلی پیشوں میں اس خرچ اور محنت کا معاوضہ کافي نہیں ملتا اور کمي معاوضہ کي وجوہ یہہ بیان کرتے هیں کہ منجملہ اُنکے پہلے نام آوري کي خواهش جو اُن پیشوں میں بڑي لیاقت حاصل کرنے سے هوتي هی دوسرے وہ تھوڑا بہت طبیعي اعتماد جو هر شخص کو صرف اپني لیاقتوں هي پر نہیں بلکہ اپني خوش قسمتي پر بھي هوتا هی تیسرے علمي اور مذهبي کاموں میں اُس کمي کي وجھہ تعداد اُن شخصوں کي هی جو اُن کاموں کے واسطے سرکاري مصارف سے تربیت پاتے هیں *

پہلے دونوں سبب قوي اثر رکھتے هیں باقي تیسرے سبب کا اثر هماري دانست میں مبالغہ کي رو سے لکھا گیا یا شاید ایسا هو کہ اُس زمانہ کي نسبت جب مصنف موصوف نے حال اُسکا تحریر کیا تاثیر اُسکي اب بہت گھٹ گئي اسلیئے کہ اول تو انگریزوں کي آبادي اگرچہ

اس عرصه میں دوچند کے قریب قریب هوگئي مگر اُن ذخیزوں کي تعداد جنکے ذریعه سے اعلی تربیت مفت حاصل هوتي هی کچهه زیاده نه بڑهي دوسرے اُس تبدیلي کي وجهه سے جو تعلیم کے مقاموں میں اوقات بسري کے طریقه میں واقع هوئي اور بهت سي صورتوں میں ذخیروں کي مالیت کي ایسي حالت میں براے نام بدستور رهنے سے جبکه روپیه کي مالیت پہلے کي نسبت آدهي سے کم رهگئي هی اُن لوگوں کو اصلي مدد بهت کم پہنچتي هی جو اُنکو حاصل کرتے هیں معلوم هوتا هی که آدم اسمتهه صاحب نے یهه گمان کیا که اکثر پادري سرکاري خرچ سے تعلیم پاتے هیں چنانچه وه صاف لکهتے هیں که بهت کم پادري ایسے هیں که اُنهوں نے اپنے ذاتي صرف سے تربیت پائي مگر بالفعل انگریزوں کے دونو § یونیورستیون میں کوئي طالبعلم ایسا هوگا که اُسکي پرورش مال وقف سے هوتي هوگي اور گمان غالب یهي هی که وهاں بیس طالبعلم بهی ایسے نهیں که نصف مصارف کي قدر اُس چشمه سے فیضیاب هوتے هوں اور بهت سے ایسے هیں که تربیت کي نسبتي ارزاني کے علاوه روپیه پیسے کي کچهه امداد نهیں پاتے اور نسبتي ارزاني اس لیئے کهتے هیں که اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورستیوں میں جسقدر روپیه دیا جاتا هی وه اُس سے کچهه کم نهیں هوتا جو اور ملکوں کے بهت سے یونیورستیوں میں دیا جاتا هی مگر یہاں اور ملکوں کے یونیورستیون کي نسبت استاد کي توجهه هرطالب علم پر زیاده هوتي هی اور ملکوں میں جو † لکچر دیا جاتا هی وه ‡ پرافسر کے تقریر هوتي هی مگر انگلستان کے یونیورستیوں میں کالج کے لکچر جو تعلیم کے بڑے ذریعه هیں گویا وه طالب علمونکا امتحان هی ظاهر هی که ان دونوں طریقوں میں اُستاد کو جو محنت کرني پڑتي هی مطابقت اُسکي بهت دشوار هی مگر جس طریقه میں زیاده

† یونیورستي مدرسه اعظم کو کهتے هیں جس سے ادنی درجه کا مدرسه جو اُسیکي ایک شاخ سمجها جاتا هی کالج کهلاتا هی اور اُس سے بهي ادنی درجه کے مدرسه کو اسکول کهتے هیں

† لکچر کے معنے تدریس هیں یعني ایک جماعت کے روبرو اُنکے سمجهنے کے واسطے کوئي مضمون مشرح بیان کرنے کو کهتے هیں

‡ یونیورسیتي میں جو معلم هر ایک علم کے هوتي هیں اُنکو پرانسر کهتے هیں

محنت ہوتي ہی اُسمیں یہہ ضرور ہی کہ اوستاد تہوڑے طالبعلموں کو تعلیم کیا کرے اب اگر اوستادوں کو وقف کے ذخیروں سے کچھہ نہ ملے تو دو حال سے خالي نہوگا یا تو طالبعلم سے زیادہ تنخواہ چاہینگے یا اور ملکوں کي تعلیم کا طریقہ اختیار کرینگے یعني بڑي بڑي جماعتوں کو تقریریں سنایا کرینگے *

وہ بڑا سبب جسکي بدولت بعضے اعلیٰ پیشونکے واسطے بہت کثرت سے امیدوار ہوتے ہیں اور اس کثرت سے اُنکے معاوضے گہٹ جاتے ہیں آدم اسمتہہ صاحب کے بیاں سے رہ گیا *

نہایت ارزاں طریقے کي روسے اوسط خرچ ایک لڑکے کي اُسوقت تک پرورش کرنے کا جب کہ وہ خود اپني معمولي محنت سے اپني پرورش کے لایق ہووے چار سو روپیہ تک ہوسکتا ہی اور یہہ رقم اُس رقم کي دوچند ہی جو کسي ولدالزنا کے باپ سے اُسکي پرورش کے واسطے اُس گرجے والے لیتے ہیں جس گرجے کے علاقہ میں وہ شخص رہتا ہی مگر وجہہ اِسکي یہہ ہی کہ گرجے والے یہہ سوچتے ہیں کہ یہہ بچہ شاید مرجاوے اور کسي شریف کے لڑکے کو ایسي تربیت دیجاوے کہ وہ اپنے باپ کے مرتبہ کو پہنچے تو اوسط صرف اُسکا بیس ہزار چار سو روپیہ سے کم نہوگا مگر وہ محنت جو خود لڑکے کو اور وہ خرچ جو اُسکے باپ کو تحصیل علم میں اوٹھانا پڑتا ہی اُس سے یہہ غرض نہیں ہوتي کہ آیندہ کو منافع حاصل ہوگا بلکہ لڑکا صرف اُسیوقت کي سزا کے خوف اور تعریف کي توقع سے محنت اوٹھاتا ہی اور باپ بهي اُسکا کبهي یہہ خیال نہیں کرتا کہ یہہ طریقہ ارزاں ہی کہ پہلے پہل اپنے لڑکے کو آٹہہ برس تک دیہات میں پرورش کراوے جہاں في ہفتہ ایک روپیہ خرچ ہوتا ہی اور پہر اُسکو روئي کے کارخانہ یا کسي اور کارخانہ میں بہیجے اور نہ یہہ خیال کرتا ہی کہ زیادہ خرچ سے تعلیم کرنا ایک ایسی تجارت کرنا ہی جس سے آیندہ کچھہ نفع نہو اپنے لڑکوں کي ترقي روز افزوں کے دیکھنے سے تمام بہلے آدمیوں کو بلکہ تمام انسانوں کو باستثناء دوچار نامعقول آدمیوں کے نہایت خوشي اُسیوقت حاصل ہوتي ہی اور جو صرف اُس بابت کیا جاتا ہی وہ اُس خوشي کے حاصل ہونے سے اُسیطرح وصول ہوجاتا ہی جیسے کہ وہ خرچ وصول ہوجاتا ہی جو لحظہ بہ لحظہ کي

خوشبوں کیواسطے اوتھایا جاتا ہی یہہ بات راست ہی کہ اُس سے ایک آیندہ مقصود بھي حاصل ہوتا ممکن ہی مگر جس غرض سے کہ وہ بالفعل خرچ کیا جاتا ہی اُسکا حاصل ہونا بھي ایک بہت بڑي بات ھے *

مگر بعض بعض صورتوں میں وھي خرچ و محنت زاید جو اسطرح عاید ہوئي ہی اعلی عہدوں کے حصول کے لایق ہونے کے واسطے کافي وافي ہوتي ہی اور باقي صورتوں میں وہ خرچ اور محنت اعلی عہدوں کے حصول کے لایق ہونے کي خرچ و محنت کا بڑا حصہ ہوتي ہی چنانچہ پادري ہونے کے واسطے وہ خرچ اور محنت ہرطرح کافي ہوتي ہی کیونکہ اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورسیٹي کے ایک طالبعلم کو درجہ حاصل کرنے سے پہلے کچھہ تہوڑا سا اور پڑھنا تو پڑتا ہی مگر خرچ کچھہ نہیں کرنا پڑتا پس جو کچھہ اُسکو پادري ہوجانے کے بعد حاصل ہوتا ہی اُسمیں سے اُسکي محنت کي اجرت وضع ہونے کے بعد جو باقي رہتا ہی وہ محض منافع اُسکا ہی اور جب کہ اسباب پر ہم غور کرتے ہیں کہ علاوہ اُن مقصدون کے جو نقدي سے علاقہ رکھتے ہیں اور بہت سے مطلب بھي ہیں کہ اُنکے واسطے محنت اوتھاني پڑتي ہی تو ہمکو تعجب ہوتا ہی کہ نقدیکے انعامات اسقدر بڑے کیوں ہیں واضح ہو کہ ان بڑے انعاموں کے قایم رہنے کے تیں سبب ہیں جنمیں سے دو سبب وہ ہیں کہ اُنسے امیدواروں کي تعداد گھٹتي رہتي ہی اور تیسرا وہ جو امیدواروں کے استعمال کے ذخیرہ کو بڑھاتا ہی پہلے دونوں سببوں کي کیفیت یہہ ہی کہ پادریانہ خصلت پر دھبہ نلگنے پاوے اور پادري لوگ دنیا کے کاموں سے خصوصاً ایسے کاموں سے جنسے بہت سا مال دولت حاصل ہووے الگ تہلگ رہیں بہت لوگ گرجے میں داخل ہو جاتے اگر اُنکو پادري ہونے کے ساتھہ اور پیشوں کے کرنے کي بھي اجازت ہوتي یا یہہ بات حاصل ہوتي کہ جب وہ چاھتے اُسکو چھوڑ بیٹھتے مگر وہ ایسي راہ میں جانے سے انکار کرتے ہیں جسمیں اُنکو یہہ اجازت نہیں کہ اُس سے واپس چلے آویں یا کہ کسي اور طرف کو بھي متوجہ ہوں غالب یہہ ہی کہ ان ہي سببوں سے انگلستان میں پادریوں کي تعداد محدود رہتي ہی جو لوگ اس فرقہ میں داخل ہیں اُنکي آمدني اُس ذخیرہ کي بدولت قایم ہی جو قانوں کي رُوسے اُنکے لیئے علاحدہ کیا گیا اور وہ ذخیرہ کسیقدر قانون کے

مکرر سدکرر اُس حمایت سے برابر رهتا هی جو قانون نے اصل پادریوں کے نائیبوں کے معاوضے بڑھی هوئی رهنے پر کي هی جس سے وہ کم سے کم مقدار معاوضه کي جو آپس کے مباحثه سے قایم هوسکتي هی نه اصل پادري دیسکتا هی نه اُسکا نایب لی سکتا هی فوج میں داخل هونے کے قابل هونے کا خرچ قریب قریب اُسي خرچ کے هوتا هی جو گرجا میں داخل هونے کے واسطے هوتا هی صرف چهه هزار روپیه اول سند حاصل کرنے اور اور سامان درست کرنے میں زیادہ خرچ هوتے هیں مگر چونکه اس پیشه میں آغاز عمر سے آدمي بهرتي هوسکتا هے تو یهه نقصان پورا هوجاتا هی جهاز کے نوکروں میں داخل هونے کا بهت کم صرف هی اور یهه دو نوں ایسے پیشے هیں که بدون زیادہ علم تحصیل کیئے آدمي اُن میں داخل هوسکتا هی بحري اور بري فوجوں کي تنخواہ اور تمام مواجب جو قانون سے معین هیں گو ظاهر میں متوسط معلوم هوتے هیں مگر حقیقت میں اُس مقدار سے بهت زیادہ هیں جو لئیق امیدواروں کي مقدار حصول کے قایم رکهنے کے واسطے ضروري هوتي اور اُن دو نوں پیشوں میں داخل هونے میں جو مشکلیں پیش آتي هیں وہ استدر مشهور هیں که بهت کم آدمي ایسے هوں گی جو بدون سخت ضرورت کے اُن پیشوں میں داخل هونا چاهتے هوں مگر باوجود اسبات کے جسکے بدولت تعداد امیدواروں کي گهتتي رهتي هی بحري فوج کے سردار اعظم کے دفتر اور بخشیے خانوں میں جتني نوکریاں خالي هوتي هیں اُن سے دس گنے امیدوار پهلے سندیں حاصل کرنے کے واسطے گهرے رهتے هیں *

یهي بات اور سب سرکاري عهدوں کي نسبت بهي کهي جاسکتي هے اگرچه آمدني اُن عهدوں کي تعلیم کے خرچ کے اعتبار سے بهت تهوڑي هوتي هی مگر اُن پر بهي بهت سي حرص و طمع کیجاتي هی *

اگر ثبوت اسبات کا زیادہ درکار هو که اعلی پیشه کے امیدواروں کي تعداد آیندہ منافع کي نسبت زیادہ تر اس خیال سے مستقل رهتي هی که تمام مربي اپنے بچوں کو کم سے کم اپنے مرتبه کے لایق تعلیم کرانے میں کوشش کرتے هیں تو وہ ثبوت اُستانیوں کي کثرت تعداد سے حاصل هی ایک لڑکي کي ایسي تعلیم و تربیت کا خرچ که وہ اُستاني هونے کے قابل هو اگرچه استدر نهیں هوتا جسقدر ایک لڑکے کي ایسي تعلیم میں هوتا

ہی جس سے وہ کچھہ لئیق ہو جاوے مگر پھربھي بجاے خود بہت بڑا ہوتا ہی اور اس خرچ کے کسي جزو کا سرانجام سرکاري خزانہ سے نہیں ہوتا مگر پھربھي امیدوار اس پیشہ کے اسقدر ہیں کہ اُس عہدہ کي تنخواہ مشکل سے خدمتگار کي تنخواہ کے برابر پڑتي ہی *

ایک باقاعدہ تعلیم کے معمولي خرچ کے سوا دس ہزار روپیہ کے قریب زیادہ خرچ کرنے سے ایک جوان آدمي طبابت کے قابل ہوجاتا ہے اور پندرہ ہزار زیادہ خرچ کرنے سے وکالت کرنے کے لایق ہو جاتا ہی باقي قانون اور طبابت کي اور ادنی شاخوں کے پیشوں میں اُسیقدر خرچ ہوتا ہے جسقدر کہ فوج یا گرجی میں داخل ہونے پر پڑتا ہی مگر طبابت یا وکالت کي کوئي شاخ ایسي نہیں کہ کوئي شخص اُس میں بغیر تین برس سے پانچ برس تک شاگردي کیئے کام کرنے کا مجاز ہووے یا بدون تین چار برسکي محنت سے تحصیل کرنے کے کامیاب ہوسکے اور اِن ہي سببوں کے اثر سے پیشہ طبابت یا وکالت کے امیدواروں کي تعداد اسقدر گھٹتي رھتي ہی کہ ہمکو اسبات میں بہت شبہہ ہوتا ہے کہ في زماننا فن طبابت اور وکالت کا معاوضہ اُسیقدر تھوڑا ہی جتنا کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اپنے وقت میں بیان فرمایا ہی اگرچہ طبابت کي نسبت ہمکو زیادہ شبہہ ہی مگر برسوں کے تجربہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہہ بیان آدم اسمتھہ صاحب کا کہ اگر تم اپنے لڑکے کو قانون سکھنے کے واسطے بھیجو تو اُس فن میں اُسکا اتنی لیاقت بہم پہنچانا جسکے ذریعہ سے اوقات اپني بسر کرے ایک بسوہ ممکن ہی اور اُنیس بسوہ ممکن نہیں زمانہ حال کے حالات سے کچھہ مطابقت نہیں رکھتا ہمنے قانون کے طالب عالم شاید قریب سو کے دیکھے جنمیں سے قانون کي تحصیل میں جسنے اچھي محنت اور مشقت اُٹھائي وہ ہمیشہ کامیاب ہوا اور ناکامي مستثنی اور نادر رھي اگرچہ بہت لوگوں نے مناسب محنت نکي مگر ہمنے دیکھا کہ محنتیوں کي ناکامي کي نسبت کاھلوں کي کامیابي زیادہ ہوئي غرض کہ بجاے اسبات کے کہ ہم قانوني طالب علم کے بیس بسوہ میں سے ایک بسوہ کامیابي مانیں اسبات پر میلان رکھتے ہیں کہ وہ بیس میں سے دس بسوہ کامیاب ہوگا *

تیسرے مصروفیت کا استقلال

واضح هو که مختلف کاموں میں اجرت اور منافعوں کے مختلف هونے کا تیسرا سبب مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال هی مگر اس سبب سے جو اختلافات واقع هوتے هیں وہ حقیقي نهیں هوتے بلکه ظاهري هوتے هیں مثلاً کوئي لنڈن کا پله دار ایک گهنته کے واسطے مصروف کیا جاوے اور آٹهه آنه سے کم کم اُسکو دیا جاوے تو وہ شخص آپ کو گهاتے میں سمجهے گا بازار کے گلي کونچوں وغیرہ میں اینٹ پتهر وغیرہ بچهانے والا یا گارہ ڈهونے والا مزدور جسکي محنت پله دار سے زیادہ شاق اور سخت هی دو آنه في گهنته سے زیادہ بهت کم پاتا هی مگر فرش بنانے والیکو کام همیشه ملتا هی اور وہ بحساب في گهنته دوآنه کے اوسط ایک روپیه آٹهه آنه روزانه اور چار سو ساٹهه روپیه کے قریب سالانه پیدا کرسکتا هي اور پله دار بعض اوقات معطل بیٹها رهتا هی اگر پله اُٹهانے والے کو فرش بنانے والے کي نسبت تین چهارم کي قدر کم کام ملے تو سالانه آمدني برابر کرنے کے واسطے اُسکي في گهنته سه چند اجرت زیادہ هوني چاهیئے اور آدم اسمتهه صاحب تصور کرتے هیں که پلهدار جو اپنے کام کے غیر مستقل هونے کے باعث سے فکر و تردد میں رهتا هی تو اُسکي پریشاني کے معاوضه کے واسطے سالانه اجرت اُسکي اوسط سے زیادہ زیادہ هوني چاهیئے لیکن اس برائي کا عوض اُس محنت کي کمي سے جو اُسکو کرني پڑتي هی زیادہ هو جاتا هی اور اکثر لوگوں کے نزدیک بقدر مناسب سے زیادہ هو جاتا هے کیونکه هم یهه یقین کرتے هیں که انسان کو کوئي چیز ایسي ناپسندیدہ نهیں جیسے که مستقل یا متصل محنت ناپسندیدہ هی جس پیشه میں متواتر محنت کے نهونے سے جو فرصت ملتي هی وہ فرصت بیکاري کے فکر تردد کا اسقدر زیادہ عوض هوتي هی که اُسکی سبب سے اُس پیشه میں سالانه اجرت عام اجرت کے اوسط سے گهٹ جاتي هی *

مگر یهه بات یاد رهی که سرمایه کے استعمال میں یهه معاوضه حاصل نهیں هوتا کیونکه عموماً کہا جاسکتا هی که سرمایه جو کبهي کبهي غیر بارآور وہ جاتا هی تو سرمایه والے کو اُس سے کچهه فائدہ نهیں هوتا اسلیئے یهه امر ضروري هی که جب سرمایه اسقدر بارآور هووے جس سے فاضل منافع

حاصل هووے تو کم سے کم غیر بارآوري کے زمانہ کا نقصان پورا هوسکیگا چنانچہ مکان بنانے والے کا سرمایہ اکثر اوقات غیر بارآور پڑا رهتا هی کیونکہ بعض مقام ایسے هیں کہ وهاں اُسکے بہت سے گھر سال بھر میں نو مہینے تک خالي پڑے رهتے هیں تو ضرور هی کہ مکان والیکا منافع آبادي کے وقت کا اُس منافع کي نسبت جب کہ وہ برابر آباد رهیں چوگنا هونا چاهیئے جس سے نقصان اُسکا پورا هوجاوے مصروفیت کے غیر مستقل هونے کا اجرت اور منافع پر ایک اثر یہہ بھي هوتا هے کہ اکثر خدمتیں اور جنسیں جبکہ اُنکي مانگ زیادہ هوتي هے ارزاں هوجاتي هیں مثلاً ایک ایسا شخص کہ اُسکو روز روز کام ملتا هووے اور چار گھنتہ في یوم اپني محنت کے قرار دے اور اُسکے مقابلہ پر اور لوگ بھي اُسي کار کے موجود هو جاویں تو جسقدر وہ دو گھنتہ کي اجرت اُن لوگوں کے نهونیکي صورت میں طلب کرتا کام ناکام اُنکے هونیکي تقدیر پر اسیقدر اجرت چار گھنتہ کي محنت پر قبول کریگا *

چوتھے اعتبار

آدم اسمتھہ صاحب نے جو اجرت کے مختلف هونے کا چوتھا سبب کاریگر کے تھوڑے بہت اعتبار کو قایم کیا هی یہہ سبب بہت کچھہ دوسرے سبب یعني تعلیم کے خرچ میں داخل معلوم هوتا هی مگر هم دیکھتے هیں کہ کبھي کبھي لوگ اُن شخصونکا اعتبار کرتے هیں اور وہ لوگ اُس اعتبار کے مستحق هوتے هیں جنکي تربیت بہت بري حالتونمیں هوتي هے اور تدین ایسے شخصونکا نیک مزاجي کي خصوصیت سے جو قدرت سے اُنکو عطا هوئي ظهور پذیر هوتا هی اور انعام اُسکا ایسے حالات میں ایک قسم کا لگان تصور هونا چاهیئے مگر چونکہ یہہ قاعدہ عام هی کہ تربیت اخلاق کا نتیجہ ذي اعتباري هے اور اس صورت میں ذي اعتباري بھي انسان کے غیر مادي سرمایہ کا ایسا هي ایک جزو هوتي هی جیسے اُسکے علم اور هوشیاري متصور هوني چاهیئے *

پانچویں کامیابي کا غالب هونا

آدم اسمتھہ صاحب نے اخیر سبب جو مختلف کاموں کے مختلف معاوضے ملنے کا قایم کیا هی کامیابي کا غالب هونا یا نهونا هی واضح هو کہ بعض صورتوں میں کامیابي کا متیقن نهونا مصروفیت کي غیر استقلالي سے مشابہ هی مگر چند مثالوں سے مختلف هونا اُنکا ثابت هوجاویگا مثلاً

قانون و طبابت کے پیشے بہت غیر مستقل تصور کیئے گئے مگر ظاهر هی که کامیاب طبیب یا وکیل همیشه سخت مصروف رهتا هی اور علاوه اُسکے ایک آدمی کو اسبات کا یقین هو سکتا هی که اُسکو ایک معین پیشه میں ایک ایک روز کا کام پورا چالیس یا پچاس مرتبه برس روز میں ملیگا اور آمدنی اُسکی پرورش سالانه کے لیئے کافی هوگی پس ایسے پیشه میں باوجود غیر مستقل هونے کی کامیابی محقق و ثابت هی *

غیر محقق هونا کامیابی کا عام محنت کی اجرت پر موثر نهیں هوتا اس لیئے که کوئی آدمی جب تک آپ کو کسی ایسے کام میں جسکی کامیابی محقق و ثابت نهو مصروف نهیں کرسکتا که وه کسیقدر سرمایه والا نهو یا سرمایه لگانے سے اُسکا معاوضه حاصل هونے تک جو زمانه گذریگا اُسکے واسطے کافی وافی ذخیره نرکهتا هو مگر اُسکا اثر ظاهری اور اصلی بهی منافع پر بهت بڑا هوتا هی *

البته علم کامل سے امور اتفاقیه کا تصور باقی نهیں رهتا لیکن اگر تمام آدمی اتنی معلومات کافی رکهیں که کامیابی کے اتفاقوں کا حساب اچهی طرح سے کر سکیں اور کوئی عجلت نا مناسب اُنسے ظهور میں نه آوے اور بزدلی کا دخل نهو تو صاف معلوم هوتا هی که تب بهی کسی کام کی مصروفیت کے اوسط منافعے اُسکے کامیابی کے غیر محقق هونے سے بڑه جاوینگے *

مثلاً جبکه رقمیں برابر هوویں تو ظاهر هی که جیتنا جسقدر بهلائی هوتا هی هارنا اُس سے بهت زیاده برائی هوتا هی اگر دو آدمی بیس بیس هزار روپیه سرمایه رکهتے هوں اور ایک روپیه اوچهالکر دس دس هزار کی شرط لگاویں تو جیتنے والیکے سرمایه میں صرف ایک ثلث کا اضافه هوگا اور هارنے والیکا آدها ره جاویگا لاپلاس صاحب چهبیس فیصدی کا نقصان شمار کرتے هیں چنانچه وه کهتے هیں که برابر کے جوئے میں منفعت کی نسبت مضرت زاید عاید هوتی هی مثلاً فرض کیا جاوے که ایک کهلاڑی سو روپیه کا سرمایه رکهتا هو اور اُسمیں پچاس شرط پر + هیڈز اور تیلز کی

+ انگریزی میں هیڈ سر کو اور ٹیل دم کو کهتے هیں اب انگریزی میں یهه نام چت پٹ کے کهیل کا هی اور وجهه اسکی یهه هی که انگریز روپیه کو اوچهالا کرتے هیں اور روپیه کے ایک طرف جو بادشاه کے سر کی تصویر هوتی هے اسلیئے اُس جانب کو هیڈز کهتے هیں اور دوسریطرف گلکاری اور سنه وغیره هوتا هی اُسکو ٹیلز کهتے هیں کهیلنے والوں میں سے ایک شخص هیڈز کیجانب لیتا هے اور دوسرا شخص ٹیلز کیجانب اپنے فرض کرتا هے

لگاوے تو بعد اُسکے کہ وہ زر شرط کو جمع کرے کل سرمایہ اُسکا ستاسی باقی رهیگا یعنی وہ ستاسی جو جوکھوں سے پاک صاف هیں اُسیقدر سود اُسکو بخشینگے جسقدر کہ پچاس بے جوکھوں اور پچاس مشروط جنکے جاتے رهنے یا دوچند هو جانے کا امکان هی اُسکو خوشی بخشتے هیں همنے تسلیم کیا کہ یہہ حساب صحیح هی اور جسقدر اگاهی اور هوشیاری همنے فرض کی هی لوگوں میں موجود هی تب بهی کوئی شخص جسکے پاس ایک لاکهہ روپیہ کا سرمایہ هووے پچاس هزار روپیہ هارنے کے امکان سے اُسوقت تک نہیں لگائیگا جب تک کہ اُسکو جیتنے اور اپنے پچاس هزار سرمایہ پر مناسب منافع حاصل کرنے کی توقع نہو بلکہ علاوہ اسکے تیرہ هزار روپیہ منافع کی جوکھوں سہنے کے معاوضہ میں اور نہ سمجھہ لیوے *

ذکر اسبات کا کچھہ ضرور نہیں کہ یہہ امر بعید از عقل هی کہ انسان ایسا واقف اور عقیل هووے مگر یہہ معلوم هوتا هی کہ کامیابی کے غیر محقق هونیکی دو قسمیں هیں چنانچہ بعض صورتوں میں خود کام کے ساتهہ اُنمیں جوکھوں لگی رهتی هی اور اُس کام کی کار روائی پر بدرجہ مساوی عود کرتی هی چنانچہ باروت کا بنانا اور محصولی مال کو بلا محصول خفیہ لانا یا لیجانا اُسکی مثالیں هیں اگرچہ تجربہ اور هوشیاری کسیقدر جوکھونکو کم کردیتی هی مگر نہایت سے نہایت چالاک محصولی مال کا مخفی لیجانے والا اور غایت سے غایت هوشیار باروت بنانے والا ایک اوسط درجہ کا نقصان اوٹهاتا هی مگر هاں اور کام ایسے هیں کہ جنمیں ایک مرتبہ کامیابی نصیب هوگئی تو وہ مستقل رهتی هی چنانچہ یہہ امر اکثر کہان کهودنیوالوں کو پیش آتا هی جن جن ملکوں میں کهانیں کهودی جاتی هیں وهاں عموماً یہہ بات مشہور هی کہ کہاں کهودنا گویا آپکو برباد کرنا هی مگر کهاں کهودنیوالے ایسے بهی هیں کہ اُنکو کبهی نقصان نہیں هوا اور ایسے هی اعلی درجہ کے پیشوں کی نسبت بهی کهاجاتا هی مگر آدم اسمتهہ صاحب کے فرمانے کے بموجب اُنکو نا محقق تسلیم کرکر یہہ صاف واضح هوتا هے کہ وہ خرابی جو اُنکے نامحقق هونے سے پیدا هوتی هے وہ اُن لوگوں کو پیش آتی هے جو خطا کرتے هیں باقی جو لوگ اُن پیشوں میں کامیاب هوتے هیں اُنکو مستقل اور بے جو کهوں آمدنی هاتهہ آتی هی غرض کہ نامحقق هونا اُنکا ذاتی هی اور وہ اُس

غلطي سے پیدا هوتا هی جو هر انسان سے اُسوقت سرزد هوتي هی جب وہ اپني لیاقتوں میں حریف کا مقابلہ کرتا هے اگر امتحان هونے کے بعد وہ کمتر نکلے تو اُسکي ناکامي کا کوئي چارہ نهیں اور اگر خلاف اُسکے ظاهر هو تو کامیابي اُسکي مستقل هی جس کام میں بالضرور همیشہ جوکهوں هوتي هی اُس میں مصروف هونے والے ایک شخص کي کامیابي یا ناکامیابي سے اوروں کي کامیابي یا ناکامیابي کا اندازہ هو جاتا هی اگر کوئي پرانا کسان اپنے ذاتي تجربوں سے همکو آگاہ کرے تو گمان غالب هی کہ کاشتکاري کي جوکهوں کا کسیقدر صحیح قیاس اُسپر کرسکتے هیں لیکن اگر کامیابي کا اندازہ اُن اتفاقي امروں سے جو باب طبابت اور وکالت میں حادث هوتے هیں دس یا بیس چني چني مثالوں سے کیا جاوے تو بڑي غلطي میں پڑنے کا قوي احتمال هی اور اس صورت میں پهلي قسم کي غیر محققي دوسري قسم کي نسبت زیادہ تر صحت کے قریب قریب اندازہ کیجاسکتي هے *

آدم اسمتهہ صاحب نے اِن دو قسموں کي نسبت یهہ بات فرمائي کہ اُنکا پورا پورا اندازہ نهیں کیا جاتا اور اسي وجهہ سے جوکهوں والے کاموں کا اوسط منافع بے جوکهوں والے معاملوں کي نسبت تهوڑا هوتا هی اور اس راے کو ایسے زور شور سے لکها هی کہ هم طول طویل انتخاب اُسکا مناسب سمجهتے هیں *

وہ فرماتے هیں کہ بڑا حصہ انسانوں کا جو اپني لیاقتوں پر حد سے زیادہ قیاس کرتا هی یهہ ایک ایسي قدیم خرابي هی کہ اُسپر هر زمانہ کے حکیموں اور اخلاق والوں نے توجهہ کي هی مگر لوگوں کے اُس بیهودہ گمان کي جو وہ اپني خوش نصیبي پر کرتے هیں بهت کم خبر لي هی مگر یهہ گمان بهت زیادہ پهیلا هوا هے چنانچہ کوئي شخص ایسا نهیں کہ وہ صحت کامل اور عزم صحیح رکهتا هو اور اُس بیهودگي سے بالکل پاک هو واضح هو کہ منافع کے امکاں کو هر آدمي کچهہ نکچهہ زیادہ اندازہ کرتا هی باقي نقصان کے امکان کو بهت سے آدمي هلکا سمجهتے هیں اور شاذ و نادر کوئي شخص ایسا هوگا جو صحت کامل اور عزم صحیح رکهتا هو وہ نقصان کے امکان کي قدر اُسکي حیثیت سے زیادہ قرار دے *

منافع کے امکان کا زیادہ اندازہ کرنا † لاٹري میں کامیاب ہونے کي عام رغبت سے دریافت ہو سکتا ہی نہ کبھي ایسا ہوا اور نہ آگے کو ہو گا کہ لاٹري میں دغل فصل نہو یا اُس میں جو منافع ہوتا ہے وہ اس طرح سے ہو کہ اُس سے ہر ایک کا نقصان بھي پورا ہو جاوے کیونکہ ایسي لاٹري سے کسیکو کچھہ فائدہ نہوتا وہ لاٹري جو گورنمنٹ کیطرف سے ہوتي ہی اُس میں حصہ دار ہونے کے لیئے جو ٹکٹ ملتے ہیں وہ حقیقت میں اُس قیمت کے نہیں ہوتے جو قیمت حصہ لینے والیکو ٹکٹ کي دیني پڑتي ہی مگر پھر بھي وہ ٹکٹ پیشگي لگے ہوئے روپیہ پر بیس یا تیس اور کبھي چالیس فیصدي کے حساب سے بازار میں فروخت ہوتے ہیں ٹکٹوں کي اس مانگ کا اصلي باعث ایک بڑي رقم حاصل کرنیکي امید موہوم ہوتي ہی چنانچہ معقول اور سنجیدہ لوگ بھي لاکھہ دو لاکھہ روپیہ کي بڑي رقم حاصل کرنیکے لیئے تھوڑي رقم کا دینا مشکل سے نادانی جانتے ہیں باوجودیکہ وہ لوگ اسبات سے بخوبي واقف ہیں کہ وہ تھوڑي رقم بیس یا تیس فیصدي اُس موہوم رقم کي مالیت سے زیادہ مالیت رکھتي ہی اگرچہ اُس لاٹري میں جس میں دو سو روپیہ سے زیادہ رقم موہوم نہیں ہوتي اور صورتوں کے اعتبار سے گورنمنٹ کي لاٹري کي نسبت بہت کم دغل فصل ہوتا ہی مگر اُسکے ٹکٹوں کے اسقدر خریدار نہیں ہوتے بعض بعض لوگ اسبات کے خیال سے کہ کسي بڑي رقم کے حاصل کرنیکا بہتر موقع ہاتھہ آوے کبھي بہت سے ٹکٹ خرید کرتے ہیں اور بعضی چھوٹے چھوٹے حصوں کے اور بھي زیادہ ٹکٹ خرید کرلیتے ہیں مگر اس سے زیادہ کوئي مسئلہ حساب کا صحیح نہیں کہ جسقدر زیادہ خریدو گے اُسیقدر زیادہ غالب ہی کہ نقصان اُٹھاؤ گے اور اگر کل خریدو گے تو کوئي فائدہ نہیں اور جسقدر تمھارے ٹکٹوں کي تعداد زیادہ ہوگي اُسیقدر اس مسئلہ کي صحت زیادہ ہو جاویگي *

یہہ بات کہ نقصان کا امکان اکثر ہلکا سمجھا جاتا ہی اور اُسکا اندازہ اُسکي حیثیت سے زیادہ نہیں کیا جاتا بیمہ والوں کے متوسط منافع سے

† لاٹري فواید عظیم کے ایسے تقسیم کرنے کو کہتے ہیں جو اتفاق اور تقدیر سے حاصل ہوسکیں چٹھیاں ڈالنا اس قسم کا خاص کام ہے جنمیں ایک بڑے فائدہ کو بہت سے حصوں میں تقسیم کردیتی ہیں مگر قسمت اور اتفاق سے وہ ایک حصہ دار کو حاصل ہو جاتا ہی *

ظاهر هوتي هي بيمه كرنے كے واسطے عام اس سے كه وه آتش زدگي كي بابت هو يا غرق سمندر كي حيثيت سے هووے بيمه كي عام شرح اُسقدر هوني چاهيئے جو عام نقصانوں كے معاوضه اور مصارف اهتمام اور اُسقدر منافع كے واسطے كافي هو جسقدر كه بيمه كرنے والوں كے سرمايه كے برابر سرمايه سے جو كسي عام پيشے ميں لگايا جاتا هي حاصل هوسكتا هي اور جو شخص ايسي شرح سے كچهه زياده ادا نهيں كرتا تو يهه ظاهر هي كه وه جوكهوں كي اصلي ماليت سے كچهه زياده يا كم سے كم ايسي قيمت سے زياده ادا نهيں كرتا جس سے معقول طريقه سے بيمه كرنے كي توقع كرسكے اگرچه بهت لوگوں نے تهوڑا تهوڑا روپيه بيمه كے ذريعه سے پيدا كيا مگر ايسے لوگ بهت تهوڑے هيں كه اُنكو اُسكے ذريعه سے بهت روپيه هاتهه آيا هو اور اسي لحاظ سے يهه بات ظاهر معلوم هوتي هي كه نفع نقصان كي جانچ تول اس پيشه ميں اور عام پيشوں كي نسبت جنكي بدولت بهت لوگ بهت سا روپيه پيدا كرتے هيں زياده اچهي نهيں هوتي اور باوجود اسكے كه بيمه كي شرح بهت كم هوتي هي تسپر بهي لوگ اُس سے رو گرداني كرتے هيں اگر تمام سلطنت كا اوسط ليا جاوے تو منجمله بيس گهروں كے اونيس بلكه سوميں ننانوے گهر آتش زدگي كا بيمه نهيں ركهتے اور اسليئے كه سمندر كي جوكهوں اكثر لوگوں كے نزديك زياده خطر ناك هي تو بيمه شده جهازوں كي تعداد غير بيمه شده جهازوں كي نسبت بهت زياده هوتي هي مگر باوصف اسكے بهي بهت سے جهاز هر موسم ميں بلكه لڑائي كے وقتوں ميں بلا بيمه چلتے هيں اور يهه كام اُنكا بعض اوقات حماقت نهيں جب كسي بڑي كمپني بلكه بڑے تاجر كے بيس تيس جهاز سمندر ميں جلتے هوں تو وه گويا ايك دوسرے كا بيمه كرسكتے هيں يعني حفاظت كرسكتے هيں اُن سب كا بيمه نهونے سے جو رقم بچے گي وه تمام نقصانات ممكن الوقوع كا معاوضه كرسكتي هي بلكه كسيقدر بچ بهي رهي گي مگر بهت سي صورتوں ميں گهروں كي طرح جهازوں كے بيمه كرانے سے غفلت كرنا اس عمده خيال كا نتيجه نهيں هوتا بلكه اندها دهندي اور جوكهوں كے بيهوده سمجهنے كا نتيجه هوتي هي منافع كي معمولي شرح هميشه جوكهونكي ساتهه زياده هوني هي مگر يهه امر واضح نهيں هوتا كه وه اُسكي مناسبت سے زياده هوتي هي يا اسقدر كه نقصان كا پورا معاوضه كرسكے پيشوں ميں

جسقدر جوکہوں کي زيادتي هوتي هی اُسيقدر لوگوں کے دوالے نکلتے هيں تمام پيشوں ميں نہايت جوکہوں کا پيشه مال محصولي کا بلا اداے محصول کے ليجانا تصور کيا گيا اگرچه کاميابي کي صورت ميں نفع بهي غايت درجه کا هی مگر اُسميں دوالا نکلنا بهي يقيني هی خواه مخواه کاميابي کي توقع اس پيشه ميں بهي ويسي هي هوتي هی جيسيکه اور موقعوں ميں بهي لوگ اندها دهندي سے کرليتے هيں اور يهي اميد اسقدر لوگوں کو دهوکه ديکر ايسے جوکہوں کے پيشونميں پهنساتي هی که باهمي بحث و حرص سے منافع اُنکا اُس متدار سے گهٹ جاتا هی جو جوکہوں کے معاوضه کيواسطے کافي هو نقصان کے پورے معاوضه کے ليئے يهه امر ضروري هی که سرمايون کے معمولي منافعوں سے معمولي اضافی اُنکے بهت زياده هوں اور ايسے نهوں که صرف اُن نقصانوں کا هی تدارک کرسکيں جو کبهي کبهي واقع هوتے هيں بلکه پيشه کرنيوالوں کو اتنا بالائي منافع بچے جتنا بيمه کرنيوالوں کو بچتا هی ليکن اگر ان سب باتوں کے ليئے سرمايه کے عام معاوضے کفايت کريں تو اکثروں کے دوالے ان پيشوں ميں بهي اکثر نه نکلينگے جيسے که اور پيشوں ميں اکثر نهيں نکلتے انتهی *

اس سے کچهه بحث نهيں که ادم اسمتهه صاحب کے نتيجے بجاے خود صحيح هيں يا غلط مگر اتني بات محقق هی که جو صورتيں اُنهوں نے قايم کی هيں وه نتيجے اُنسے پيدا نهيں هوتے کيونکه بڑے منافع کے پيشوں ميں بهي اکثر دوالے نکل سکتے هيں چنانچه هم فرض کرتے هيں که دس سوداگر ايک ايک لاکهه روپيه کا سرمايه ايک برس کے واسطے ايک ايسے پيشه ميں لگاويں جو نهايت بے جوکہوں مشهور و معروف هووے اور اور دس سوداگر اُسيقدر سرمايه اُسيقدر مدت کے واسطے ايک جوکہوں والے پيشه ميں صرف کريں اور هم ايسي دقت رکهنے والے پيشوں ميں اوسط شرح منافع کي دس روپيه فيصدي ٹهراويں تو وه دس لاکهه روپيه کا سرمايه جو بے جوکہوں پيشه ميں لگايا گيا آخر سال پر گياره لاکهه روپيه هوجاوے گا مگر اُسی مناسبت سے وه کام ميں لگا رهيگا جيسے که پهلے تها اور وه سرمايه جو جوکہوں والے پيشه ميں لگايا گيا اگر وه بهي سال کے آخر ميں گياره لاکهه روپيه هوجاوے تو يهه صاف ظاهر هی که هر پيشه ميں نفع برابر هوتا هی اگرچه سرمايه کے مختلف طور سے

لگنے میں بعضے اُنمیں سے برباد ہوجاتے اور بعضے نہال ہوجاتے اس لیئے کہ یہہ امر ممکن ہی کہ دو کا بالکل مال متاع برباد ہوجاتا اور دوسرے دو کا دوچند ہوجاتا اب اگر جوکھوں والے پیشہ کا سرمایہ آخر سال پر دس لاکھہ سے بارہ لاکھہ ہوجاوے تو یہہ امر صاف واضح ہی کہ جوکھوں والا پیشہ بے جوکھوں والے کي نسبت دوگنے نفع کا سبب ہوا اگرچہ وہ کل منافع دسوں میں سے دو یا تین یا ایک ہی شخص کو نصیب ہو اور باقي شریکونکا دوالا نکل جائے *

بیمہ کي مثال اس سے بھي زیادہ بیڈھنگي تقریر ہی کیونکہ اُسکے تمام مراتب سے ایسے نتیجے پیدا ہوتے ہیں جو آدم اسمتھہ صاحب کے نتیجے سے بالکل مخالف ہیں ہم کہتے ہیں کہ بیمہ ایک نہایت بے جوکھوں پیشوں میں سے ہی اگر اُسمیں منافع متوسط ہی تو اُسکے متوسط ہونے کي وجہہ صرف وہ آپس کي زیادہ بحث و حرص لوگوں کي ہی جو اُسکے کرنے میں اُسکے بے جوکھوں ہونیکے باعث سے ہوتي ہے جس سے بخوبي ثابت ہوتا ہی کہ جوکھوں والے پیشونمیں بڑے منافع حاصل ہوتے ہیں اور نہ یہہ کہنا درست ہی کہ اکثر آدمي جوکھوں کوحقیر و خفیف سمجھہ کر ایک متوسط شرح بیمہ کي بے جوکھوں ہوجانے پر ادا کرنے سے احتراز کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ جوکھونکا اسقدر اندیشہ کرتے ہیں کہ اُس سے بچنے کے لیئے بہت ناواجب شرح دینے پر بھي راضي ہوتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب کے قول کے موافق بیمہ والوں کو اتنا لینا چاهیئے کہ جوکھوں کي مالیت کے علاوہ مصارف اهتمام اور منافع معمولي کو کافي وافي ہووے چنانچہ آتش زدگي کے بیمہ عام میں † ایک شلنگ چھہ پنس فیصدي پونڈ لیا جاتا ہی منجملہ اُنکے چھہ پنس مصارف اور منافع میں محسوب ہوتے ہیں تو ایک شلنگ جوکھوں کي مالیت سمجھا جاتا ہی مگر بیمہ کرانے والیکو تین شلنگ فیصدي پونڈ سرکار میں داخل کرنے پڑتے ہیں اور اس صورت میں بیمہ کا کل خرچ جو چار شلنگ چھہ پنس فیصدي پونڈ پر ہوتا ہی وہ جوکھوں کي مالیت سے پچگنا ہوتا ہی باوجود اس بڑي شرح کے ہمکو یقین ہے

---

† ایک پونڈ برابر دس روپیہ کے اور ایک شلنگ برابر اٹھہ آنہ کے اور چھہ پنس برابر چار آنہ کے ہوتے ہیں *

کہ اچھے گہروں میں سے منجملہ سو گہروں کے ایک گہر بھی ایسا نہوگا کہ اُسکا بیمہ نہو اس سے صاف ظاہر ہی کہ لوگ جوکہوں سے اسقدر ڈرتے ہیں کہ اپنے حفظ و حراست کے واسطے جوکہوں کی پچگنی قیمت دینی گوارا کرتے ہیں *

ھمکو اسبات پر بھی شک ہوتا ہی کہ بڑے فائدوں کی توقع یا بڑے نقصانوں کے اندیشہ کا اثر طبیعت پر زیادہ ہونا ہی جس سے یہہ لازم آتا ہی کہ لوگ بڑے فائدوں کے امکان یا بڑے نقصانوں سے محفوظ رہنے کے یقین کو اصلی مالیت سے زیادہ تر روپیہ صرف کرکے خرید نے کو طیار ہوتے ہیں اور یہہ بات اُن باتوں کے ملاحظہ سے جو بیمہ اور لاٹری کی نسبت بیان کی گئیں بخوبی ثابت ہوتی ہی تہوڑے ہی دن ہوئے کہ انگریزی سلطنت کی طرف سے جو لاٹری ہوئی اُس سے بڑا ثبوت اس امر کا حاصل ہی کہ لوگ امکان حصول فواید عظیم کا اندازہ اُن دنوں کی لاٹری کی نسبت جسکو آدم اسمتھہ صاحب نے مشاہدہ کیا تہا بہت زیادہ کرتے ہیں اور ہمیشہ ٹکٹوں کی اصلی مالیت بحساب فی ٹکٹ دس پونڈ کے معین رہی اور ہر ٹکٹ دس پونڈ کا ہمیشہ ایک ایسی رقم تہا جو تمام حاصل ہونے والی رقموں کے مجموعہ کے برابر تہا اور ہر ٹکٹ کی اوسط قیمت اکیس پونڈ سے چوبیس پونڈ تک تہی اس صورت میں بیس یا تیس فیصدی کی جگہہ اپنی توقع کی مالیت کی نسبت سو فیصدی سے زیادہ زیادہ ادا کیئے جسطرح کہ وہ بیمہ کے معاملوں میں پانسو فیصدی کے قریب قریب اپنی جوکہوں کی مالیت سے زیادہ ادا کرتے ہیں معلوم ہوتا ہی کہ ٹکٹ کے خریداروں نے چوبیس پونڈ اور بیس ہزار پونڈ کی نسبت کو دیکھا اور چوبیس پونڈ اور بیس ہزار پونڈ کے حصول کے دو ہزارویں امکان کے درمیان میں کوئی نسبت ندیکھی یعنی یہہ نہیں سوچا کہ چوبیس پونڈ دینے سے دو ہزار ٹکٹ داروں میں ھمکو حاصل ہونے کا امکان دو ہزارواں ہوگا جیسے کہ وہ لوگ اپنے گہروں کا بیمہ کرنے میں دو پونڈ اور پانچ شلنگ کا مقابلہ ایک ہزار پونڈ کے کہونے کے امکان کے دو ہزارویں حصہ سے کرنے کے بجاے ایک ہزار پونڈ سے کرتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات تہیک لکھی ہی کہ اگر ادا کی ہوئی رقم اور حاصل ہونے والی رقم کے درمیان میں تبدیلی آجاوے تو اگرچہ سودا زیادہ مفید

هو جاویگا مگر خریداروں کي کثرت بہت گھٹ جاویگي کوئي شخص آدھی ٹکٹوں کو في ٹکٹ بارہ پونڈ کي قیمت سے بھي خرید نہیں کریگا کیونکہ وہ دریافت کرلیگا کہ امکان حصول دو لاکھہ پونڈ کے لیئے ایک لاکھہ بارہ هزار پونڈوں کا ادا کرنا کسقدر لغو و بیہودہ هی لیکن اگر گورنمنٹ کي طرف سے لاٹري هو تو هزاروں آدمیوں سے اس قسم کي حماقت دوگني تگني ظهور میں آویگي علی‌هذالقیاس اگر في سال دو هزار میں سے ایک گھر کے جلنے کے بجائے جسکو هم زمانہ حال کا اوسط سمجھتے هیں دس گھروں میں سے ایک گھر جلنے لگی اور بیمہ کا خرچ جو سالانہ ادا کیا جاتا هی بائیس پونڈ اور دس شلنگ فیصدي هو جاوے تو بلاشبہہ بیمہ گھٹ جاویگا اگرچہ بیمہ کي شرح حال کي نسبت دو چند مفید هوگي *

جن کاموں میں تھوڑے هي خرچ سے بڑے معاوضہ کا امکان هووے وہ لاٹري کي سي خاصیت رکھتے هیں اور گمان کیا جاسکتا هی کہ اُن کاموں میں لوگوں کي باهمي بحث و حرص اسقدر امکان کي اصلي مالیت کي مناسبت سے نہیں هوتي جسقدر اُس ممکن معاوضہ کي زیادتي سے هوتي هے جو اُس خرچ کو منہا کرنے کے بعد باقي رهتي هے اگر یہہ زیادتي بہت بڑي هووے تو گمان کیا جاسکتا هی کہ مقابلہ کرنے والوں کي تعداد کثیر جو فائدہ عظیم کي تعداد کي مناسبت سے هو هر شخص کے امکان حصول کو اسقدر گھٹائے گي کہ اُن کاموں میں انجام کار منافع باقي نرهیگا واضح هو کہ انگلستان میں گرجے میں داخل هونا اور فوج میں بھرتي هونا اور وکالت اسي قسم کے کام هیں کہ اُن میں ایسے عظیم فائدے هوتے هیں کہ انسان کي هر خواهش کو بدرجہ غایت پورا کرسکتے هیں اور جیسا کہ بیان هو چکا هی اُن کے حاصل کرنے کے لیئے اُن لوگوں کو جو کسي شریف شخص سے تعلیم پاچکے هوں کچھہ تھوڑا هي سا اور خرچ کرنا ضرور هوتا هی چنانچہ گرجے میں داخل هونے اور سپاہ میں بھرتي هونے کے لیئے تو کچھہ بھي اور درکار نہو لیکن وکالت کے پیشہ میں پندرہ سو پونڈ کے قریب قریب شاید اور مطلوب هوں ایسي صورتوں میں اگر وکیلوں کي تعداد برسوں کي تحصیل علم کي ضرورت سے دبي نرهتي اور گرجے اور بحري بري فوجوں کے مواجب اُن ذخیروں سے برقرار نرهتے جو

اُنکے استعمال کے واسطے مقرر و مخصوص هیں تو همکو کچهه شک شبهه نهیں که ان پیشوں میں آپس کي بحث و حرص اُنکے اوسط منافع کو اسقدر سے بهي زیادہ گهٹادیتي جسقدر که وہ آج کل هی اکثر هم ایسي تجویزیں سنتے هیں که پادریوں کے تمام مواجب جو برابر نهیں هیں اُنکو برابر کرنا بلکه کم کرنا قریں مصلحت هی اگرچه ظاهر یهه معلوم هوتا هے که بیس هزار پونڈ ایک ارک بشپ کو ایسے کام کے لیئے سالانه دینا جو ایک گرجے کے آباد علاقه کے پادري کے کام سے جو سو پونڈ سالانه پاتا هی مقدار میں کم هی روپیه کا مفت ضایع کرنا هے لیکن مقصود اپنا اگر یهه بات هو که ایک ایسا پادري نهایت سستے داموں هاتهه آوے جسکي تعلیم و تربیت میں بهت سا روپیه صرف هوا هو تو وہ مقصود بڑے بڑے مواجب کے گهٹا نے سے حاصل نهوگا بلکه بڑها نے سے هاتهه آویگا اگر انگلستان کے بشپوں کے علاقونکي آمدني اکهٹي کیجاوے تو ایک لاکهه پچاس هزار پونڈ سالانه سے کچهه کم هوتي هی اور اس رقم کو اگر دس هزار پادریوں پرتقسیم کیا جاوے تو هر پادریکا مواجب پندرہ پونڈ کے قدر بڑہ جاویگا کوئي آدمي یهه یقین کرسکتا هی که اُس تبدیل سے پادریوں کي دنیوي خواهشیں نهیں گهٹینگي کوئي چیز اتني گراں نهیں بکتي جتني که وہ شی جسکو نهایت عمدہ سوچي هوئي لاٹري کي ترتیب سے بیچا جاتا هی اگر هم یهه چاهیں که تنخواهیں گراں قیمت کو فروخت هوں یعني بڑي کارگذاري اور بڑي لیاقت جهانتک که ممکن الوقوع هی همکو تهوڑي تنخواہ میں حاصل هو تو عمدہ ذریعه اُسکا یهه هی که بیش قرار مواجبونکي تقرر سے لوگوں کے شوق کو بهڑکاویں اور ایک یا دو شخصوں کو تقرر واجب سے بهت زیادہ عنایت فرماویں تاکه هزاروں شخص اپني اپني خدمتونکو همارے هاتهه آدهي قیمت پر فروخت کریں *

یهه سنا هی که ایکمرتبه روم میں یهه بات تجویز هوئي که بڑے گنبذ کي تعمیر کا نهایت سهل طریقه یهه هی که ایک قالب مٹي کا اُس گنبذ مطلوب کي صورت کا درست کیا جاوے اور اُسپر تعمیر شروع کیجاوے مگر گنبذ میں سے مٹي کے نکالنے کا خرچ بهت بڑا معلوم هوا تو اُسي قاعدہ پر جو همنے بیان کیا یهه بات تجویز هوئي که اُس مٹي میں قالب بناتے وقت ادهر اودهر روپیه پیسے اشرفي بقدر اُس مالیت کے جو اُن مزدوروں

کي نصف اجرت کے واسطے کافي وافي ہو جو مزدوري ليکر اُسکو نکالنے ملائے جاويں اور بعد اُسکے لوگونکو بلا اداے اجرت اُسکے اُٹھا ليجانيکي اجازت ديجاوے چنانچہ تجويز مذکور سے گمان کيا گيا تھا کہ بہت سے لوگ اُس متي کے نکالنے کے ليئے جمع ہونگے اگرچہ حقيقت ميں محنت اُنکي آدھي اجرت پر حاصل ہوگي *

ہم راے اپني ظاہر کرچکے ہيں کہ وکالت کے پيشہ ميں گرجے کي نسبت آمدني زيادہ ہي اور اس تفاوت کا سبب ہم يہہ قايم کرتے ہيں کہ وکالت ميں گرجے کي نسبت لاٹري کي خاصيت کم ہے اور پہلے بھي ہم بيان کرچکے ہيں کہ خرچ اُسميں زيادہ اور فوايد عظيم اُسميں تھوڑے ہوتے ہيں اور جس پيشہ ميں فوايد عظيم نہايت تھوڑے ہوتے ہيں اور لاٹري اُس ميں يکقلم جاتي رہتي ہے تو خرچ اُسکا نہايت بڑا ہو جاتا ہي اُس پيشہ ميں آمدني بہت اچھي ہوتي ہے جيسے مدرسي کا پيشہ ہے غالباً چندسرمايہ ايسے ہونگے جنکے کل مجموع سے ايسے محقق اور بڑے منافع کي رقم ملتي ہوگي *

تجارت کے بعض بعض معاملہ ايسے ہيں کہ وہ لاٹري کي خاصيت رکھتے ہيں چنانچہ تجارت کي کمپنيوں کے وہ حصے اسي قسم کے تھے جنسے تجارت ميں حماقت کا بازار سنہ ۱۷۲۰ اور سنہ ۱۷۲۵ع ميں گرم ہوا منجملہ ان ہزاروں آدميوں کے جو ملک پيرو اور چلي اور رايوپلاٹا اور کولمبيا اور ميکسيکوکي کمپنيوں کے حصے خريدنے پر جھک پڑے کتنے آدمي ايسے تھے کہ اُنہوں نے تحقيق اور تفتيش تو در کنار تحقيق کا ارادہ بلکہ خيال بھي کيا ہو کہ جس کمپني کے ہم لوگ شريک ہوتے ہيں اُسکي کاميابي بھي غالب ہي يا نہيں ہاں جو کچھہ وہ علم رکھتے تھے وہ صرف اسقدر تھا کہ ريل ڈيل مونٹ کي کمپني کے حصے جو ستر ستر پونڈ کو خريدے گئي وہ اب بارہ بارہ سو پونڈوں کو فروخت ہوتے ہيں تو اُنہوں نے اور کمپنيوں کے کئي کئي حصے اسي نظر سے خريد ليئے کہ اگر کاميابي ہوئي تو اُن کو ہزار فيصديکا منافع حاصل ہونا ممکن ہي اور اگر ناکاميابي ہوئي تو صرف سو دو سو پونڈ کا نقصان ہوگا *

مگر عموماً يہہ کہا جاتا ہي کہ تجارت کے ايسے معاملے جنميں بہت جلد بڑے فائدے حاصل ہوتے ہيں لاٹري کي خاصيت رکھنے کي نسبت زيادہ تر معمولي جوئے ميں داخل گنے جاتے ہيں نقصان ممکن الوقوع اکثر

ممکن الوقوع آمدنی کی برابر یا اُس سے زاید ہوتا ھے اور عموماً زیادتی کی مناسبت ہم بیان کرچکے ہیں کہ جو ناواجب امیدیں یا ناواجب اندیشے بڑی آمدنی یا بڑے نقصان کے امکان سے پیدا ہوتے ہیں اب اُنکو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ وہ دونوں باہم تل رہے ہیں اور آدم اسمتھہ صاحب کے اس مسئلہ کے ظہور کا سامان کرتے ہیں کہ لوگ اپنی خوش نصیبی پر بیہودہ گمان رکھتے ہیں اگر آدم اسمتھہ صاحب کی راے صحیح و درست ہووے یعنی ہر شخص اپنی تندرستی اور عزم درست میں اسپر مائل ہو کہ غلطی سے امکانوں اور اتفاقوں کا حساب اپنے حسب مدعا کرے تو یہہ لازم ہوگا کہ اُن تجارتوں میں جنمیں بڑی جوکھوں کے اندیشہ سے بڑے فائدہ کی توقع ہوتی ہی لوگ اسقدر بحث و حرص کرنے لگتے ہیں کہ اگر اُن میں منافع بالکل معدوم نہیں ہو جاتا تو اور معمولی معاملوں کی نسبت بہت کم رہ جاتا ھے اور ہمکو بھی یہی یقین ھے مثلاً کہاں کا کھودنا اور سرکاری فنڈوں یعنی نوٹوں کے خرید فروخت کرنے کا معاملہ کرنا سرمایہ کے ایسے کام ہیں جنمیں بالکل بربادی کی جوکھوں کے ساتھہ عظیم الشان کامیابی کی توقع ہوتی ہی پہلا معاملہ یعنی کہان کھودنا مشہور ہی کہ معمولی اوسط منافع سے کم ہی اُسمیں حاصل نہیں ہوتا بلکہ کل مجموعہ منافع کا اتنا بھی نہیں ہوتا کہ نقصان کے مجموعہ کا کچھہ بھی علاج کرسکے علم اور محنت اور سرمایہ اور کامیابی کے اور تمام لوازم مقام کارنوال کے ایک ضلع میں جو نہایت زرخیز معدنی ضلع ہی لگائے جاتے ہیں اور پھر بھی یہہ گمان کیا جاتا ہی کہ اُس تانبی اور تین کی مجموعی قیمت جو ہر سال وہاں سے نکلتا ہی اُن مصارف کی برابر نہیں ہوتی جو اُنکے نکالنے میں صرف ہوتے ہیں مگر چند سرمایہ والوں کو بہت سی دولت حاصل ہوجاتی ہی اور اُنکی دولتمندی اور کامیابی اوروںکے نقصان بلکہ بربادیکا باعث ہوتی ہی *

سرکاری فنڈونکی تجارت میں اگر کچھہ خرچ بھی نکرنا پڑے تب بھی حساب کی روسے ثابت ہی کہ کل مجموعہ تجارت میں کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا اسلیئے کہ جو کچھہ ایک ذریعہ سے حاصل ہوتا ہی وہ دوسرے ذریعہ سے ضایع ہوجاتا ہی لیکن یہہ تجارت بہت بڑے خرچ کے ساتھہ جاری ساری ہی ہر سوپونڈ کے فنڈ کے انتقال پر دو شلنگ

چھہ پنس کمیشن دیجاتي هی اور جو آدمي خرید و فروخت آتھہ لاکھہ پونڈ کے فنڈوں کي سالانہ کرتا هی اور یہہ رقم اُن لوگوں کے نزدیک کچھہ بڑي نہیں جو رات دن ان فنڈوں کي تجارت کرتے هیں تو اُسکو هرسال ایک هزار پونڈ سالانہ کمیشن کے تخمیناً دینے پڑتے هیں اور فرض کرو کہ وہ شخص اوسط کامیابي سے تجارت کرتا هی مگر یہہ هزار پونڈ سالانہ نقصان اُسکا ظاهر هی *

بهر حال اگر هم کچھہ بھي انسانوں کے اُس بھروسہ کے ساتھہ منسوب کریں جو اُنکو اپني بر ترخوش نصیبي پر حاصل هی تو بہت کچھہ اُس بھروسے سے نسبت کرتے هیں جو اُنکو اپني بہتر قابلیت پر هوتا هی اور یہہ اعتماد ایسا هی کہ اگر عام هوتا تو اُس سے بھی ایسے هی اتفاقوں اور امکانوں کي حسب مدعا اپنے غلط شماري هوتي جیسے پہلے سے هوتي هی مگر بحسب ظاهر یہہ اعتماد جو هرخاص کام میں نامعقول نہیں هوتا تو پہلے کي نسبت زیادہ قوي اور عام هی*

منجملہ سرمایہ کے اُن کاموں کے جنکي کامیابي محقق نہیں هوتي تیسرے اور آخر قسم کے وہ کام هیں جو لاتري کے بالکل خلاف هیں یعني وہ کہ اُنمیں همیشہ فائدا تھوڑا هوتا هی مگر قریب یقین کے هوتا هی اور نقصان بڑا هوتا هی مگر وقوع اُسکا بعید هوتا هی *

اگر همارا قیاس صحیح هو تو اس بڑے نقصان کے بعید امکان کو عموماً عظیم‌الشان سمجھنا ضرور هوتا هي اور جو سرمایہ والا اُسکو گوارا کرتا هی تو یہہ لازم هی کہ اُس منافع کے علاوہ جس سے وہ اپنے کاروبار کے بے جوکھوں هونے کي حالت میں راضي هوتا هے پہلے تو بدرجہ اوسط اُسکو ایک ایسا زاید منافع ملنا چاهیئے جو اُسکي جوکھوں کي برابر هووے اور دوسرے ایک اور منافع جو اُسکے اندیشہ اور تردد کا عوض هو یعني برائي کي اُس زیادتي کا عوض هو جو نقصان کي حالت میں کامیابي کي حالت کے فائدہ پر غلبہ رکھتي هی اور تیسرے علاوہ اُس کے ایک اور منافع ملنا اُسکو واجب هی جو اُس بڑے اندیشہ اور خوف کا عوض هو جو وہ اپنے نا کامیابي کي دور اندیشي سے کرتا هی *

اب واضح هو کہ اسي قسم میں وہ سب کام سرمایہ کے داخل هیں جنکو بڑے نقصان والے کاموں سے تمیز کرنے کے لیئے عموماً بے جوکھوں کام

کہتے ہیں جو سوداگر یا کارخانہ دار اپني ذات کو محفوظ رکھنا چاہے تو یہہ بات اُسکو لازم ہی کہ بڑے فائدہ کي توقع کسي ایک کام سے نکرے مگر سرمایہ کا کوئي بارآور کام بالکل بے جوکہوں نہیں ہوسکتا البتہ ممکن ہی کہ ایک سرمایہ والا کسي ایسے شخص کو جو کسي کام میں سرمایہ لگانا چاہے سرمایہ اپنا قرض دے اور بحسب قانون اُس سے ضمانت لیوے اور وہ ضمانت قرضہ سے اتني زیادہ ہووے کہ وہ قرضہ بے جوکہوں سمجھا جاوے مگر یہہ بات ضرور ہی کہ اگر وہ سرمایہ کسي تجارت میں لگایا جاوے تو وہ بلاشبہہ جوکہوں میں رہیگا کیونکہ وہ قرض میں لگا رہیگا اور گماشتوں پر بھروسا کیا جاویگا اور ہر طرحکي احتیاط اور دور اندیشي عمل میں آنے کے بعد ممکن ہے کہ ایک بڑے بارآوري کے موسم یا متدار حصول کے کسي غیر متوقع ذریعہ کے پیدا ہونے یا غیر ملکي اور ملکي انتظاموں میں دفعتا تبدیلي اني یا تجارت کے کاموں میں کھلبلي پڑنے سے نہایت عمدہ تدبیروں کے کاموںمیں بربادي پیش آوے کسي بیوپاري کو اسبات کا یقین نہیں ہوسکتا کہ دس برس گذرنے پر اُسکا دوالا نہ نکلیگا اگر ہمارا قول راست ہی تو اس نقصان عظیم کي جوکہوں کا معاوضہ جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے فائدے کي توقع نہو تو اُس نقصان کي مالیت سے کسیقدر زیادہ مالیت کا منافع ہونا ضرور ہی جسطرح کہ بڑے فائدہ کے امکان کو جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے نقصان کا خوف نہیں ہوتا اُس منفعت کي مالیت سے زیادہ مالیت پر خرید لیتے ہیں اور جو کہ بہ نسبت اُس معاوضہ کے جو بالکل بے جوکہوں والے کام میں بشرطیکہ کوئي ایسا کام ہووے ہوتا پچھلي قسم کے کاموں میں جسطرح سے تھوڑا معاوضہ ہوتا ہی اُسي طرح سے پہلے قسم کے کاموں میں زیادہ اوسط معاوضہ ہوتا ہے *

اجرتوں اور منافعوں کے اختلافوں کا بیان جو سرمایہ اور محنت کے ایک کام سے دوسرے کام میں منتقل کرنے کي مشکل سے واقع ہوتي ہیں

واضح ہو کہ اجرتوں کا برابر نہونا اور منافعوں کا اختلاف جسپر ابتک گفتگو کي گئي ایسے سببوں سے واقع ہوتا ہی جو خود اُن کاموں

كي ذات ميں هوتي هيں جن كي بحث هوچكي اور عموماً هم يهه بات كهتے هيں كه وه اختلاف اُس حالت ميں بهي موجود رهتي اگر ايک كام كو دوسرے كام سے جب جي چاهتا بدل‌ليتے مگر ايسے بڑے بڑے اختلاف موجود هيں جنكا جواب اُن صورتون ميں سے كسي صورت سے نهيں هوسكتا جنكي روسے لوگ ايک كام كو دوسرے كام پر ترجيح ديتے هيں اور اسي واسطے وه صرف اُن مشكلوں كي وجهه سے جو محنتي اور سرمايه والوں كو اُنكے كاموں كے بدلے ميں پيش آتي هيں جاري رهتي هيں *

جس مشكل سے ايک پيشه سے دوسرے پيشه ميں محنت منتقل كيجاتي هى ايک بڑے درجه كي تربيت يافته حالت كے ليئے بڑي برائي هے اور وجود اُس مشكل كا تقسيم محنت كي مناسبت سے هوتا هى هرشخص ايک وحشي حالت ميں هر كام كے كرنے كي برابر لياقت ركهتا هى اور هر ايک كام كرليتا هى مگر تربيت كي ترقي ميں دوباتوں سے وه ميدان روز بروز تنگ هوتا جاتا هى جسميں كوئي خاص شخص اپني اپكو منفعت كے ساتهه مصروف كر سكتا هى اول يهه كه جن كاموں ميں وه مصروف هوتا هى وه دمبدم تهوڑے هوتے جاتے هيں چنانچه آدم استهه صاحب بيان كرتے هيں كه گهنڈي‌دار سوئي كے كارخانه ميں ايک آدمي تو تاركشي كرتا هى اور دوسرا اُسكو سيدها كرتا هى اور تيسرا اُسكو كاٹتا هى اور چوتها نوک نكالتا هى اور پانچواں اُسپر گهنڈي چڑهانے كے واسطے اُسكے سرے كو رگڑتا هے اور گهنڈي بنانے ميں دو يا تين كام جدے جدے كرنے كےبعد اُسكو سوئي پر قايم كرنا ايک علحده كام هى اور جلا دينا سوئي كا ايک اور كام هى اور بعد اُسكے اُنكو كاغذ ميں لگانا بهي بجاے خود خاص كام هے غرضكه ايک سوئي كے بنانے ميں قريب اٹهاره جدے جدے كاموں كے كرنے پڑتے هيں انتهى پس بڑے كارخانوں ميں جو آدمي ايک كام كرتا هى اور كاموں ميں وه ناتجربه كار هوتا هى *

دوسرے يهه كه جدے جدے كام كے كاريگروں كو اپنے اپنے خاص كام ميں تقسيم محنت كے باعث سے جو كمال حاصل هوتا هى وه اسبات كا مانع هى كه وه دوسرا كام جسكو اُنهوں نے نهيں سيكها وه اُنسے هوسكے اگرچه وه درجه غايت كے هوشيار اور چابک دست هوويں جس كاريگر كي خاص محنت كي مانگ موقوف هوگئي هو وه پرانے پرانے كارخانوں كو ايسے

کاریگروں سے معمور پاویگا کہ اُنہوں نے اوقات اپني اُسکام میں اُسوقت سے صرف کي ھی کہ اُنکے اعضا اور طبیعت میں قوت آخذہ اچھي تھي *

ایورت صاحب سے جو اُن ھوشیار گواھوں میں سے ھیں جنکا اظہار اُس کمیتي نے لیا جو کاریگروں اور کلوں کي تحقیقات کے لیئے مقرر ھوئي تھي یہہ سوال ھوا کہ کوئي واقعہ آپ ایسا بیان کرسکتے ھیں کہ جس سے یہہ بات ثابت ھو کہ عمدہ عمدہ کاریگروں کو بھي جبکہ اُنکو اُنکے روز مرہ کے کام سے علیحدہ کرکے گو اُسي پیشہ کے دوسرے کام میں مصروف کیا جاوے وہ نکمے ھو جاتے ھیں جواب دیا کہ ھاں میں بیان کرسکتا ھوں چنانچہ میں لینک شایر کے گھنتہ اور گھڑي کے اوزار اور اُسکي حرکت کے آلات بنانے والوں کا حال نقل کرنا ھون واضح ھو کہ یہہ لوگ بڑے کاریگر تصور کیئے جاتے ھیں اور وہ اُسي قسم کے آلات کام میں لاتے ھیں جو روئي کي کلوں کے بنانے والے کام میں لاتے ھیں مگر اُنہوں نے گھڑي گھنتوں کے اوزار اور اُنکے حرکات کے آلات بنانے کے سوا اور کسي کام کي تربیت نہیں پائي پس جب کہ اُن لوگوں سے روئي کي کلیں بنانے کا کام لیا جاتا ھی تو یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ اُنکو دھات کے کاموں میں ابھي اسقدر سیکھنا چاھیئے کہ گویا اُنہوں نے ابتک کچھہ بھي نہیں سیکھا ھمنے اُنکو دیکھا کہ وہ روز مرہ کے معمولي کام مثل سوھن سے ریتنے اور خراد پر اوتارنے کے بھي بالکل نہیں جانتے *

گارنیئر صاحب اپنے دلچسپ حاشیوں میں جنکو آدم اسمتھہ صاحب کے ترجموں پر چسپاں کیا فرانس کے ادنی درجہ کے لوگوں کي آسایش کو انگلستان کے مفلسوں کي حالت سے مقابلہ کرتے ھیں اور جو فرق اُسمیں قایم کرتے ھیں اُسکا سبب یہہ بتاتے ھیں کہ انگلستان میں محنت کے دور پر وہ قیدیں قایم کي گئیں جو فرانس میں پائي نہیں جاتیں وہ بیان کرتے ھیں کہ ایسي گورنمنت میں جو محنت میں مداخلت نکرے یہہ امر ممکن نہیں کہ کوئي تندرست اور قوي آدمي بیکار رھے اگر اُسکي بري عادتوں سے محنت کرنا اُسکو ناگوار نہو محنتي آدمي کو جب یہہ اجازت ھوگي کہ وہ اپني محنت کے واسطے اپني مرضي کے موافق کوئي کام انتخاب کرے تو بلاشبہہ ایک نہ ایک کام پاویگا اور جسقدر کہ ملک کي دولت زیادہ ھوگي اُسیقدر کام ملنا اُسکو یقیني ھوگا کام نہ ملنے کي فریاد ایک حیلہ اُن کاھل وجودوں کا ھی جو خیرات کے تکڑوں کو محنت کي اجرت پر

ترجیح دیتے ہیں اگر وہ محنت کي تلاش کریں تو مثل اپنے ھمسروں کے پاویں اگرچہ فرانس میں انگلستان کي نسبت آبادي ایک تہائي زیادہ اور محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بہت کم ھی مگر محنتي لوگ احتیاج بلکہ بے آرامي سے پاک و صاف ھیں انتہی *

اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ انگریزوں کے قواعد و عادات میں بہت سي باتیں ایسي ھیں جنسے انگلستان کے محنتیوں کي محنت پابزنجیر اور گمراہ ھو جاتي ھی اور ان ھي سببوں سے انگلستان کے بہت سے محنتي اکثر مدت تک بیکار رھتے ھیں اور یہہ بھي یقین ھی کہ فرانس ایسے بہت سے سببوں سے انگلستان کي نسبت آزاد ھی وہ انحصار تجارت جو شہروں اور کاریگروں کے سندیافتہ گروھوں کو حاصل تھا اور ظالمانہ قانون اور محصول اُس انقلاب کي بدولت جو فرانس میں ھوا یکقلم معدوم ھوگئے مگر بااینہمہ پھر بھي وھاں بہت سي ایسي باتیں باقي ھیں کہ اس قسم کي خرابیاں اُنسے پیدا ھوتي ھیں بہت دن نہیں گذرے کہ پولس کے قانون سے قصابونکي تعداد شہر پیرس میں چار سو پر محدود کي گئي اور سب سے بڑے درجہ کے کاموں میں سے نہایت عمدہ جو تعلیم کا کام ھی سو اُسکو گورنمنٹ نے اپني مرضي اور اختیار پر منحصر کر رکھا ھی اور سوداگریکے قانون ملک فرانس کے انگلستان کے قانونوں سے بھي زیادہ خراب ھیں اور اس صورت میں اگر فرانسیسي محنتي بیکاري کي وجہہ سے کبھي تکلیف نہیں اُٹھاتے تو وہ اس وجہہ سے نہیں کہ اُنکو سرکاري مداخلت سے پوري پوري یا ایک بڑے درجہ کي آزادي حاصل ھی اگر مصروفیت اُنکي انگلستان کے محنتي لوگوں کي نسبت حقیقت میں زیادہ مستقل ھووے تو ھمکو یقین کامل ھی کہ یہہ استقلال خاصکر اُنکے کارخانوں کي کمتر وسعت پر اور تقسیم محنت کي کمی پر مبني ھی اور تقسیم محنت کي کمي اُن کارخانوں کي وسعت کے کمتر ھونے کے باعث سے ھی ایک ثلث سے کم انگلستان کي اور دو ثلث سے زیادہ فرانس کي آبادي کاشتکاري میں مصروف ھی مگر باوجود اس کے ھم اسبات کے خیال کرنے پر مایل ھیں کہ انگریزي محنتیونکي پرورش فرانسیسي محنتیوں کي نسبت بہتر ھوتي ھے مگراُنکي پوشاک اور اور مصنوعي چیزوں میں جو وہ الگ الگ استعمال میں لاتے ھیں کوئي مقابلہ نہیں انگلستان میں بڑا حصہ موتي

جھوٹي چيزونکا فرانس کي نسبت سستا اور اچھا ملتا هی اور کاشتکاري اور کارخانوں کے محنتيوں کي اجرت ملک فرانس ميں انگلستان کي نسبت نصف اجرت کے قريب‌قريب هے مسٹر سے صاحب اپني کتاب ميں لکھتے هيں کہ ايک گنوار گٹھيا کي بيماري ميں مبتلا تھا حسب اتفاق اسنے مجھہ سے علاج اپنا پوچھا چنانچہ مينے کہا کہ ايک فلالين کي کمري اور کپڑوں کے نيچي پھني چاهيئے مگر وہ يہہ نسمجھا کہ فلالين کيا چيز هی تو مينے اُس سے دو بارہ کہا کہ اپنے قميص کے نيچے ايک کپڑے کي کمري پھنو مگر استر اُسکا اوپر رهی اُسنے جواب ديا کہ مجھکو اتنا مقدور کہاں کہ قميص کے نيچے کوئي کپڑا پھنوں جبکہ اوپر پھنے کا بھي کبھي مقدور نہيں هوا باوجوديکہ يہہ شخص اپنے همسايوں ميں کچھہ بري حالت ميں نتھا انتھی *

فرانسيسي محنتي انگريزي محنتي کي نسبت زيادہ کاموں ميں مصروف رهنے سے زيادہ پيشے موجود رکھتا هی جنميں وہ مصروف هوسکے اسي وجھہ سے هر کام ميں اسکي محنت کم بارآور هوتي هی اور ظن غالب يہہ هی کہ روسي محنتي فرانسيسي محنتي کي نسبت بہت کم بيکار رهتا هی اور تاتاري محنتي اُن دونوں کي نسبت بہت زيادہ کم معطل بيٹھتا هی مگر بہت کم اصول ايسے هيں جو اس اصول سے زيادہ صاف قايم هيں اور سب باتوں کے يکساں رهنے ميں محنت کي بارآوري تقسيم محنت کي مناسبت سے هوتي هے اور تقسيم محنت کي مناسبت سے کبھي کبھي بيکاري کي تکليف اُٹھاني ضرور هوتي هی ايک وحشي آدمي کا حال اُسکے هتياروں پر قياس هو سکتا هی يعني اُسکے سونٹے اور اُسکي کھاڑي سے کہ بھدي اور ناکارہ هوتي هی مگر وہ بجاے خود اپني ذات ميں کامل هوتي هی اور ايک تربيت يافتہ کاريگر پھيہ يا بيلن کي مانند هوتا هی يعني جبکہ وہ هزار پرزوں کے ساتھہ کسي پيچيدہ کل ميں لگايا جاتا هی تو ايسے کاموں ميں مدد ديتا هی کہ آدمي کي عقل اور طاقت سے خارج هيں مگر تنہا ليا جاوے تو محض بيکار اور نکما هے *

ايک کام سے دوسرے کام ميں مادي سرمايہ کے منتقل کرنے کي مشکل اُس درجہ پر موقوف هی جس درجہ پر اُسکي صورت مصنوعي چيزوں ميں بدليگئي هو اور بعد اُسکے اُس تبديلي پر موقوف هرتي هی جو

اُسکے اجزاء کے مرتب کرنے میں کیجاوے ناطیار مصالحے ایک ایسے کام میں لگنے کے بجاے جسکے لیئے وہ تجویز کیئے گئے ہوں دوسرے کام میں تھوڑي سي دشواري سے عموماً کام آسکتے ہیں مثلاً جو پتھر کسي پل کي تعمیر کے واسطے اکھتے کیئے گئے ہوں وہ ایک مکان کي تعمیر میں بآساني کام آسکتے ہیں لیکن اگر پل یا مکان میں وہ لگادیئے گئے ہوں تو دوسرے کام میں لگانے کے لیئے اُنکے نکالنے کا خرچ اُن کي مالیت سے زیادہ ہوگا وہ قیمتي آلات جو مستقل سرمایہ کے رکن اعظم ہوتے ہیں علاوہ اُس مطلب کے جسکے واسطے وہ بناے گئے کسي مطلب کے نہیں ہوتے یہاں تک کہ اُن کي لاگت کا اوسط منافع بھي اُن سے وصول ہونا موقوف ہو جاتا ہے تو اسپر بھي اُسي کام میں مدت تک اسلیئے لائی جاتے ہیں کہ اگر اُنکو دوسرے کام میں لاویں تو اور بھي زیادہ نقصان اُٹھانا پڑے مثلاً ایک ایسي دخاني کل کا بیس ہزار پونڈ کے صرف سے بنانا خسارہ کا کام ہی جس سے صرف سو پونڈ سالانہ منافع حاصل ہو مگر اس میں اور بھي زیادہ نقصان ہی کہ اُسکو پرانے لوھی میں پانسو پونڈ کو فروخت کر ڈالیں *

واضح ہو کہ عقلي یعني غیر مادي سرمایوں اور بیجان یعني مادي سرمایوں میں لحاظ مذکورہ بالا کي حیثیت سے بڑي مشابہت ہے چنانچہ دیانت اور محنت اور راے اور علم اصول اور اور عادتیں اور تعلیم جو اخلاق اور ادراک سے متعلق ہے ہم ان سب کے مجموعہ کو عمدہ تربیت کے نام سے پکارتے ہیں یہہ ایک طرح کے عقلي ناطیار مصالحہ ہیں جنکو اپني مرضي کے مواقق ایک تجویز کیئے ہوئے کام سے پھیر کر دوسرے کام میں لگاسکتے ہیں ایک معین پیشہ کے خاص علم اور خاص عادتیں ایک دخاني کل یا پن چکي کي مانند اپنے خاص کاموں کے سوا اور کاموںمیں بہت کم قدروقیمت رکھتے ہیں مگر عموماً یہہ بات ہے کہ سرمایہ کي دو نوں قسموں میں سے عقلي سرمایہ زیادہ انتقال کے قابل ہی اور جسقدر کہ وہ زیادہ خالص عقلي سرمایہ ہوگا اُسیقدر زیادہ انتقال کے قابل ہوگا جولاہی کي چابکدستي اور علم اُسکا کسي دوسرے پیشہ میں اُسکے لیئے بہت کم سودمند ہوگا لیکن اگر کوئي طبیب یا وکیل کسي وجہہ سے اپنے پیشہ کے جاري رکھنے سے بازآے تو وہ واقفیت اور عقلي عادتیں جو اُسنے اپنے پہلی پیشہ میں حاصل کي تھیں دوسرے پیشہ میں بہت کام آوینگي جسماني

محنت کے سبب سے خصوصا جبکہ محنتي چند معين حرکتيں کرتا رہی يعني اُسکے بعض اعصاب بہت سي محنت ميں رہيں اور باقي بہت کم محنت اُٹھاويں ترکيب عنصري اکثر بيڈھنگي اور کمزور ہو جاتي ہی چنانچہ شاصاحب ايک جراح کامل نے جو اُکھڑے عضوونکو ٹھيک ٹھاک کرنے ميں بہت مشہور تھے ہمسے يہہ بيان کيا کہ ہر آدمي کے جسم کے بيڈھنگے پن کو ديکھہ کر ميں اُسکے پيشہ کو بتا سکتا ہوں مگر عقلي محنت باستثناء اُن چند صورتوں کے جو کثرت فکر و غور سے دماغ ميں خلل پيدا کرتي ہيں اُسکي قوتوں کو ضعيف نہيں کرتي مگر احتمال ہی کہ کبھي کبھي اُسکو خراب کرے يعني بعض اوقات ايک يا دو قوتوں کو اور قوتوں پر نا واجبي غلبہ ديوے مگر اتنا غلبہ شاذو نادر ہوتا ہی کہ انسان کي آيندہ کوششوں کي بارآوري کو گھٹاوے اور يہہ بات عموماً پائي جاويگي کہ آدمي جسقدر عقلي کام زيادہ کرے اُسيقدر وہ اور زيادہ اور بہتر کرنے کے لايق ہوگا *

ايک ملک سے دوسرے ملک ميں محنت و سرمايہ کے انتقال کي دشواري کا بيان

جو موانع محنت اور سرمايہ کے ايک کام سے دوسري کام ميں منتقل ہونے ميں مزاحمت کرتے ہيں وہ مختلف ملکوں بلکہ ايک ہي ہمسايہ اور ايک ہي ملک ميں اُسوقت زيادہ ہوجاتے ہيں جبکہ صرف کام کا ہي بدلنا نہيں بلکہ مقام کا بھي بدلنا پڑتا ہی آدم اسمتھہ صاحب بيان کرتے ہيں کہ جن دنوں ميں کتاب اپني لکھتا تھا خود لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب ميں عام قيمت محنت کي ايک شلنگ اور چھہ پنس روزانہ تھي اور پولنڈ اور اسکاٹ ليند ميں معمولي قيمت صرف آٹھہ پنس تھي اور يہہ بھي لکھتے ہيں کہ قيمتوں کا يہہ تفاوت ايک شخص کي ايک محلہ سے دوسرے محلہ ميں اوٹھہ جانے کے خرچ کے ليئے ہميشہ کافي معلوم نہيں ہوتا اور يہي تفاوت نہايت بھاري جنسوں* کے ايک محلہ سے دوسرے محلہ کو بلکہ ايک بادشاہت کے ايک سرے سے بلکہ دنيا کے

ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کثرت سے منتقل ہونے کا باعث ہوتا ہی کہ وہ تفاوت پھر باقي نہیں رہتا یعني جنسوں کي قیمتیں ہرجگہہ قریب برابر کے ہوجاتي ہیں انسان کي طبیعت کے اوچھےپن اور اُسکي غیر مستقل ہونے کے لحاظ سے جسکا ہم ذکر کرچکے ہیں اور تجربہ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ منجملہ اقسام بار برداري کے انسان ایسي قسم ہی کہ انتقال اُسکا نہایت دشوار ہی *

جب کہ مختلف ملکوں کي محنت کي اجرت کا مقابلہ کیا جاتا ہی تو ہم ہمیشہ اندازہ اُسکا نقدي پر کرتے ہیں اور اسطرح اندازہ کرنے میں دو وجہہ سے ہم مجبور ہیں ایک یہہ کہ قیمتي دھاتیں ہي ایسي عمدہ جنسیں ہیں جو ساري دنیا میں پھیلي ہوئي ہیں اور دوسرے یہہ کہ صرف یہي جنسیں ایسي ہیں جنکي قیمت ہرجگہہ برابر یا قریب برابر کے رہتي ہی بحسب مقابلہ اُن سیبوں کي تعداد کے جو جزیرہ جاوہ یا انگلستان میں روزانہ محنت کے اعتبار سے حاصل ہوویں بہت کم واقفیت حاصل ہوگي اور اس سے بھي کم آگاھي اُس حالت میں ہوتي ہی جبکہ † پلکو کے اُس مقدار کا جو کوئي مکسیکو کا رہنے والا حاصل کرے وسکي شراب کي اُس مقدار سے جسکو ایر لینڈ کا باشندہ پیدا کرے مقابلہ کیا جاوے لیکن اگرچہ نقدي کي اجرت سے تمام دنیا کي بازار میں قوموں کي محنت کي مالیت کا اندازہ بہت صحیح اور درست ہوتا ہی مگر اُس اجرت سے اُس عیش و ارام کي مقدار کا بہت ناقص امتحان ہوسکتا ہی جو مختلف ملکوں کے محنتیوں کو حاصل ہوتا ہی اور آدمي اس تفاوت کے سبب سے اپني سکونت کے مقام کو تبدیل کرتا ہی زر نقد کي اجرت کے تفاوت سے نہیں کرتا اور ان تفاوتوں کو ہم مختلف ملکوں کي نقد اجرت کا اُن جنسوں کے ساتھہ مبادلہ کرنے سے جو محنتیوں کي استعمال میں آتي ہیں قریب تحقیق کے دریافت کرسکتے ہیں شمالي امریکا میں نقد اجرت بقدر ایک ثلث کے انگلستان کي نسبت زیادہ ھے مگر جو کہ مصنوعي چیزوں کي قیمت وہاں بڑھي ہوئي ہی تو اس سے کسیقدر کمي اجرت کا معاوضہ انگلستان والوں کو ہوجاتا ہی مگر جو کہ انگلستان کي نسبت وہاں خوراک بہت ارزاں ہی جو ہر جگہہ محنتي

† پلکو ایک پینے کي چیز مثل تاڑي کے میکسیکو میں ہوتي ھے

کے خرچ کا بڑا حصہ ہوتي هی اسلیئے امریکا والے محنتیوں کو جو تفوق انگریزي محنتیوں پر حاصل هی وہ اُس سے زیادہ هی جو اجرت کے تفاوت سے معلوم ہوتا هی کرافورڈ صاحب کي تحریر سے جو اُنہوں نے اپنے رسالت کے حال میں جب وہ انگلستان سے شاہ هند کے پاس بهیجے گئے تھے لکھي هی دریافت ہوا کہ ملک بنگالہ میں روز مرہ کا مزدور تمام سال میں هزار دشواري سے تین پونڈ پیدا کرتا هی مگر باوصف اس قلت اجرت کے بہت سي مصنوعي چیزیں انگلستان کي نسبت وهاں بہت گران بکتي هیں البتہ خوراک زیادہ ارزاں هی اگر وہ اُسي مول پر بکتي جس سستي بے سستي قیمت پر انگلستان میں بکتي هی تو وهاں ایک کنبہ کي پرورش ایک شلنگ سے هفتہ بھر نہوسکتي اور یہہ بات واضح هی کہ هر ملک میں محنت کي اوسط اجرت ایک اوسط خاندان کي پرورش کے لیئے کافي وافي هوني ضرور هی اور بمناسبت اراضي اور محنت مطلوبہ کي مقدار کے شاید چاول کي جنس ایسي هی جو زمین سے بافراط تمام پیدا هوتي هی اسلیئے بنگالي محنتي کي خوراک چاول هیں اور جب یہہ فرض کیا جاوے کہ اُسکي تمام اُجرت خوراک میں صرف هوتي هی تو دس من کے قریب قریب چاول اُس سے حاصل هونگے مگر وهي مقدار چاول کي انگلستان میں دس پونڈ یعني سو روپیہ کو خرید هوسکے گي حاصل یہہ کہ اگر زر نقد کي روسے اندازہ کیا جاوے تو انگلستان کي اجرت جو تیس پونڈ سالانہ هی بنگالہ کي اجرت سے دہ چند زیادہ هی اور اگر مصنوعي چیزوں کے اعتبار سے حساب کیا جاوے تو دہ چند سے زیادہ هی اور چاولوں میں سہ چند کے قریب قریب زیادہ هی *

دو ملکوں کے منافع کي شرح کے مقابلہ میں یہہ دشواري نہیں هوتي کیونکہ پیشگي لگے هوئے سرمایہ اور اُسکے معاوضہ کا اندازہ زر نقد میں هوجانے کے بعد هر دو ملکوں سے منافع کي شرح کا اصل تفاوت علانیہ معلوم هوجاتا هے *

واضح هو کہ آب و هوا کا اختلاف اور مقاموں کا فاصلہ اور زبانوں کا اختلاف محنت کے پهیلنے کي بڑے موانع هیں چنانچہ منجملہ اُنکے پهلا مانع اتنا قوي اور اتنا بڑا هے کہ محنتي کا نقل مکان ایسي آب وهوا میں

جو مزاج کے موافق نہو رضاء و رغبت سے بہت کم ہوتا ہی باقي زبانوں کا اختلاف بھي بہت مقامونکے بڑے فاصلہ کي نسبت زیادہ بڑا مانع ہی مثلاً انگریزي دستکار کو ملک فرانس میں جو اجرت پیشگي حاصل ہوتي ہی وہ اُسکي نسبت زیادہ ہی جو اُسکو امریکا میں جانے سے ملسکتي ہے مگر ایک شخص اگر فرانس کو جاوے تو دس † امریکا کو جاتے ہیں عادتوں اور گورنمنٹوں اور مذہبونکے اختلاف بجز اُن صورتوں کے کہ نا اتفاقي اور نزاع کے باعث سے عداوتیں قایم ہوجاویں جس سے نقل مکان کرنا خطرناک ہوجاوے بڑے قوي مانع نہیں عادات اور مذہب کے اعتبار سے دو چار ہي ملک ایسے مختلف ہونگے جیسے کہ انگلستان اور ایرلینڈ مختلف ہیں یا گورنمنٹ کي حیثیت سے ایرلینڈ اور‡ یونائیٹڈسٹیٹز کي نسبت زیادہ اختلاف ہی مگر باوجود اسکے ہم جانتے ہیں کہ نقل مکان ایرلینڈ سے ان دونوں ملکونمیں بہت ہوتے ہیں مگر عموماً § طبعي اور اخلاقي موانع تنہا محنتي یا محنتیوں کے گروہوں کي نقل مکان کے واسطے جب تک کہ اُنکي پرورش اور کام کے واسطے بہت سے سرمایہ کا سہارا نہووے ایسے ہوتے ہیں کہ بجز چند خاص حالتوں کے وہ نقل مکان بہت کم کرتے ہیں مثلاً ایرلینڈ اور انگلستان یا ایرلینڈ اور امریکہ والوں کے نقل مکان کرنے کي حالتوں میں کیونکہ وہاں ترغیب بڑي ہی اور طبعي مانع صرف ایک راستہ ہی جو ایک صورت میں چند ہفتوں میں طے ہوتا ہے اور ایک صورت میں چند گھنٹے لگتے ہیں باقي زبان یکساں ہی *

مگر سرمایہ والوں اور محنتیوں کا برضا و رغبت شریک ہوکر نقل مکان کرنا اور سرمایہ والوں کے یہہ ارادے کہ محنتیوں سے جبراً نقل مکان کراویں اُن بڑے سببوں میں سے ہیں جو انسانوں کي حالت کو ترقي دینے والے اور روک نے والے ہیں پہلي قسم میں وہ مخالفانہ نقل مکان داخل ہیں جنمیں ایک قوم کي قوم نے تحصیل معاش کے واسطے زیادہ

---

† وجہہ اِسکي ظاہر ہی کہ فرانس میں انگریزي زبان نہیں بولي جاتي اور امریکہ میں انگریزي بولي بولتے ہیں جو بعد انگلستان کے انگریزي کا خاص مقام ہے

‡ یعني اضلاع متفقہ یہہ وہ چند ضلع امریکہ کے ہیں جنھوں نے متفق ہوکر سلطنت جمہوري قایم کي ہی

§ طبعي موانعوں سے مثل پہاڑ اور دریا اور جنگل اور سمندر وغیرہ کے مراد ہیں

آب و ھوا اور اراضي حاصل کرنے کي توقع سے اپنے پاس پڑوس کے ملکونکا ارادہ کیا چنانچہ مصر کي یورش سے لیکر جو چرواھي بادشاھوں سے ظہور میں آئي یونان کي یورش تک جو ترکوں نے کي دنیا کے مشرقي نصف کرہ کے باشندے ایسے ھي نقل مکانوں کے سبب سے ھمیشہ انقلاب اور آفتوں میں مبتلا رھے بہت سے ملک اور اُن میں انگلستان بھي اسقدر پے درپے قبضہ کرنے والوں کے قبضہ میں آئي کہ آباد ھونے والوں کا کچھہ پتہ نہیں لگتا اور بعضی ملکوں میں اصلي باشندوں کا پتہ اُنکے خراب و خستہ باقي ماندوں سے جیسیکہ یونان کے ضاع لیکونیا میں ھیلاٹ اور مصر میں فلاح اور ھندوستان میں بھیل ھیں لگتا ھی مگر آج کل یورپ اِن حملوں سے ترساں نہیں اسلیئے کہ کوئي تربیت یافتہ قوم اب ایسي حرکت نہیں کرتي اور لڑائي کے فن کي اس حالت میں جو اب موجود ھی وہ حملے کسي قوم پر کامیاب بھي نہیں ھوسکتے لیکن جب تک کہ فن سپہگري کو ترقي سے اور لڑائي کي عمدہ کلوں کا استعمال بہت وسیع ھونے سے علم اور دولت کو وہ فخر و عظمت حاصل نہیں ھوئي تھے جو اب حاصل ھی تب تک دولت و علم قوت و توانائي ھونے کے بجاے کمزور اور ناتواني کے باعث تھے چنانچہ نہایت کم تربیت یافتہ لوگوں کو ھر حالت میں غلبہ اور فائدہ رھتا تھا مثلاً سسرو صاحب تسلیم کرتے ھیں کہ گال والے یعنی فرانسیسي سپہ گري اور بہادري میں رومیوں پر غالب تھے اور جس وقت تک کہ گال والي پہلے کي نسبت کسیقدر تربیت یافتہ نہیں ھوئے تھے اُنکي سپاھیانہ شہرت بطور گذشتہ واقعات کے مذکور نہیں ھوتي تھي اور اسیطرح امن آماں کي چند صدیوں کے گذرنے پر † برٹنز سیکسنز کا آساني سے شکار ھوگئي اور سیکسنز پر ڈینز غالب ھوگئي ایسي صورتوں میں انسانوں کي مستقل ترقي سے ایک مایوسي سي معلوم ھوتي تھي اگر باروت کا استعمال عین اُسوقت میں رواج نپاتا جبکہ نصف وحشیوں کي سپہگري کي خوبیاں زوال پذیر ھونے لگیں تو غالب معلوم ھوتا ھی کہ وحشیوں کي کسي اور یورش سے ایک اور ‡ متوسط زمانہ ظہور میں آتا

† برٹنز یعني قدیم انگریز اور سیکسنز یعني جرمني کے شمالي حصہ کے قدیم باشندے اور ڈینز یعني قدیم ڈنمارک والے

‡ واضح ھو کہ تاریخ تین زمانوں پر منقسم ھی ایک قدیم دوسرا متوسط تیسرا حال کا زمانہ تاریخ داں اسبات کو بخوبي جانتے ھیں زیادہ تشریح کي حاجت نہیں *

جس میں یورپ کا وہ سب مال و دولت جو اُسنے بارھویں اور پندرھویں صدي میں پیدا کیا تھا یکقلم برباد جاتا *

اِن مختالفہ حملوں کے مشابہ لیکن حقیقت میں اِنسے بہت مختلف وہ چھوتے چھوتے نقل مکان ھیں جنکو هم نوآباد بستیاں بسانے کے نام سے پکارتے ھیں اور حقیقت اُنکي یہہ هی کہ تربیت یافتہ قوم کا ایک حصہ اپنے علم و دولت اور مادي اور غیر مادي سرمایوں سمیت ایک ویران یا کم آباد زمین پر جاکر بستا هی یہہ ایک مشہور اور نامبارک بات هی کہ باوجود بڑي ترقي علم اصول گورنمنت کے نئي بستیاں بسانے کے صحیح اصول جوں جوں تربیت کي ترقي هوتي جاتي هے بہت کم سمجھے جاتے ھیں اور اگر کچھہ سمجھے بھي جاتے ھیں تو اُن پر عمل درآمد بہت کم هوتا جاتا هے جن نہایت ابتدا کي نوآباد بستیوں سے جنکو فنیشیا والوں اور یونان والوں نے آباد کیا هم واقف ھیں معلوم هوتا هی کہ وہ بستیاں اُن کے بسنے والوں کے فائدہ کے واسطے قایم هوئي تھیں چنانچہ وہ لوگ اسبات کے مجاز تھے کہ وہ آپ اپنا حاکم مقرر کریں اور جس طرح چاھیں اپني محنت صرف کریں اور آپ اپنے کاموں کا اهتمام کریں اور اپني محافظت کا بھروسا اپنے ذمہ پر رکھیں جن ملکوں سے وہ بستیاں گئي تھیں نئي بستیوں والے اُن ملکوں کے باشندوں کي اولاد تھے مگر آزاد اولاد تھي اور ترقي اُن کي بقدر اُنکي آزادي کے هوئي فنیشیا والوں نے جو بستیاں افریقہ اور شام میں اور یونانیوں نے اٹلي اور تھریس اور سسلي میں بسائیں معلوم هوتا هے کہ وہ بستیاں اُن ملکوں کي بہت جلد برابر هوگئیں بلکہ اُنسے سبقت لیگئیں جنمیں سے وہ نکلي تھیں یعني وہ تمام دولت اور قدرت اُنھوں نے حاصل کي جو اُنکے ضلع کي وسعت اور اُس زمانہ کے علم اور مذهب سے حاصل هوني ممکن تھي اور جو بستیاں کہ رومیوں نے آباد کیں وہ هرگز نو آباد بستیوں کے نام کي مستحق نہیں بلکہ عموماً وجود اُنکا اسطرح هوتا تھا کہ ایسي مفتوحہ قوموں کي اراضیات اور سرمایہ اور اُنکي ذات جو تربیت یافتگي میں قریب قریب اپنے فتح کرنے والوں کے برابر هوتي تھیں فوج والوں کو بطور صلا یا عام باشندوں کو بطور انعامات اُن خدمتوں کي دیجاتي تھي جو بیگانہ ملکوں کي لڑائیوں یا اپنے ملک کي لڑائیوں یا مفسدونکي دفع کرنے میں وہ بجالاتے تھے یہہ سوال هوسکتا هی کہ رومیوں کي ان

بستیوں نے دنیا کي ترقي میں مدد کي یا اُسکي مانع ہوئیں *

زمانہ حال میں جو یورپ سے باہر جاکر بستیاں بسیں وہ کسیقدر خود بسنے والونکي منفعت کے واسطے تھیں اور خیال کیا گیا تھا کہ کسیقدر اُس ملک کے فائدہ کے واسطے تھیں جس ملک سے وہ بھیجي گئي تھیں وہ ملک اُن بستیونکے سامانوں کے خرچ کے ایک حصہ اور غیر ملکي حملوں سے اُنکي حفاظت کے کل مصارف کي مدد کرتا رہا ھی اور اپني تجارت کے بازار میں اُن بستیوں کو انحصار تجارت بخشاھي اور برخلاف اسکے اُن بستیوں سے عموماً یہہ بات چاھي کہ وہ اپنے ضلع کي پیداوار کي تجارت کو اُسي کے ساتھہ منحصر رکھیں یعني جو جنسیں کہ اُن بستیوں کو درکار ھوں وہ صرف اُسي ملک کي پیداواروں سے حاصل کریں اور اپنے ضلع کي پیداواروں کو صرف اُسي ملک میں بھیجیں اور اُس ملک سے اُن بستیوں کے انتظام کے واسطے بڑے بڑے عہدہدار مقرر ھوتے رھے ھیں اور اور انتظام میں اُسکي طرف سے مداخلت ھوتي رھي ھی اور صرف اسبات کا امتناع اپنے بستي والوں کے لیئے نہیں کیا کہ جو چیزیں اُنکے اصلي ملک میں پیدا ھوتي ھیں وہ کسي بیگانہ ملک سے خرید نکریں بلکہ اسبات کا بھي امتناع کیا کہ وہ اُن چیزوں کو آپ بھي پیدا نکریں اور بستیوں کو جیلخانہ کے قیدیوں سے آباد کیا اور تمام ناکارہ آدمي اُنمیں حکومت کرنے کے واسطے امیر اور ارکان دولت مقرر کیئے چنانچہ دربار سپین نے حکم دیا کہ جسقدر انگور کے باغچہ میکسیکو میں موجود ھیں وہ یکقلم بیخ و بنیاد سے کھود ڈالے جاویں اور پارلیمنٹ انگریزي نے جزیرہ جمئیکا میں غلامونکي تجارت کي ممانعت کي اور شمالي امریکا کي بستیوں میں لوھے اور اُون اور ٹوپیوں کے کارخانہ مقرر ھونے کي اجازت ندي اور اب بھي † ویسٹ‌انڈیا والوں کو اپني شکر صاف کرنیکا امتناع کرتي ھی اور اُن ملکوں نے جنھوں نے بستیاں باھر بھیجیں ھیں ھمیشہ اُن بستي والوں کو اپني تمام لڑائیوں میں گھسیٹا ھی اور اس وجہہ سے کہ اُن بستیوں کي حالت بخوبي محفوظ نہ تھي اپني نسبت اُنکي تجارت کو زیادہ مضرت اور اُنکي جان و مال

† ویسٹ‌انڈیا اُن جزیروں کو کہتے ھیں جو شمالي اور جنوبي امریکہ کے درمیان واقع ھیں اور ایسٹ‌انڈیا ھندوستان کو کہتے ھیں اسلیئے کہ یہہ مشرق میں ھی وہ مغرب میں ھی

کو زیادہ خطرہ میں ڈالا هی اور جبکہ بستي والوں کي قوت اتني بڑھي
کہ یہہ ظلم اور زیادتیاں اُنکو ناگوار معلوم هوئیں تو اُن کے اصلي ملکوں کو
تب بهي یہہ نیک سمجھہ نہ آئي کہ اُنسے امن و امان کے ساتھہ دست
کش هوجاتے اور اگر دست کش هونے کے سبب رفع بهي هوسکتے تب بهي
اُنکو دست‌بردار هونا بهتر تها اور حقیقت یہہ هی کہ وہ دست‌برداري
خواہ مناسب تهي خواہ نہ تهي مگر ٹلنے والي نہ تهي اخرکار واقع هونا اُسکا
لابدي تها انگلستان اور فرانس اور پورچگل اور سپین والوں نے اُس دولت
کي نسبت جو اُن بستیوں کے آباد کرنے میں خرچ هوئي تهي دہ چند زیادہ
اس بیہودہ قصد میں ضایع کي کہ وہ بستیاں اُنکے مطیع و تابع رهیں *

اگرچہ انتظام اُن بستیونکا برے طور سے هوتا رها هی مگر اسمیں کچھہ
شک شبہہ نہیں کہ اُنکو اُن بڑے ذریعوں میں شمار کرنا چاهیئے جنسے
دنیا میں تربیت کا شیوع هوا *

سرمایہ والوں نے جو بلا تعلق ایک دوسرے کے محنتیوں کے ایسي
نقل مکان کرنے میں علحدہ علحدہ کوششیں کیں جو برضا و رغبت هوتا
هی وہ تهوڑے تهوڑے لوگوں کے نقل مکان کرنے پر هوئیں اور اُنکو اسلیئے
کچھہ حاصل نہوا کہ محنتیوں سے جو دار و مدار هو جاتی هیں اُنسے
اُنکے پورا کرانے اور اجرت کي ایسي شرح پر اُنسے سخت محنت لینے میں
بڑي مشکل پیش آتي هی جو بستي کي شرح مروج سے اسقدر کم هووے
کہ اُسکے سبب سے سرمایہ والے کو خرچ اور جوکهونکا معاوضہ وصول هو
جاوے سرولموت هارٹن صاحب نےجوتدبیریں بڑے بڑے اور ایسے نقل
مکان کرنے کي جنکو ایک قوم کي قوم اپنا کام ٹهراوے سوچیں اُنپر
اُسقدر توجہہ نہیں کي گئي هی جسقدر کہ اُن تدبیروں کے بڑے فائدوں
اور اُنکے اندیشہ کرنے والیکي سخت محنت اور خیرخواهي خلایق
کے سبب سے اُنپر هوني چاهیئے تهي اور استریلیا میں بستي آباد
کرنیکي وہ تدبیر صائب جو اس تجویز پر مشتمل تهے کہ تمام اراضي کي
پهلي قیمت محنتیوں کے وهاں لیجانے میں صرف کیجاوے تجربہ کي
کسوٹي پر اب تک آزمائي نہیں گئي *

بلا رضامندي محنتیوں کے بجبر و اکراہ سرمایہ والوں کا نقل مکان
کرانا بالکل برائي کا باعث هوتا هی یعني اُنهوں نے وہ نامعقول تجارت شروع

کي جسمیں آدمي جنس کي جگہہ قایم کیا گیا اور اُس تجارت کو بجاے خود جاري رکھا اور یہہ اسي قسم کي تجارت هی کہ اُسنے کسیقدر اپنے صریح اثروں اور کسیقدر لڑائیوں اور عام خطرہ کے سبب سے جو بضرورت اُسکے ساتھہ هوتے هیں ملک یورپ کي تربیت کو پہلے پہلے اسقدر روکا کہ اور کسي سبب نے ایسا نہیں روکا اور تمام افریقہ اور ایشیا کے بڑے حصہ کو اُس وحشت کي حالت میں جس سے نکلنے کي هر گز توقع نہیں هے اسي تجارت نے مبتلا رکھا هی اور اسي تجارت نے امریکا کے نہایت زرخیز حصونکے باشندونکو اور تھوڑا عرصہ هوا کہ اُسکے تمام جزیروں کے باشندوں کو بھي دو گروهوں یعني ظالم و مظلوم پر منقسم کر رکھا تھا *

واضح هو کہ سرمایہ کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل کرنے میں بہت کم مشکل هوتي هی چنانچہ جب کسي اور ملکوں میں برابر کي شرح سے مبادلہ هووے تو سرمایہ نقدي کي صورت میں بدوں کسي خرچ کے لیجانا ممکن هی اور کبھي کبھي جو نقصان اس سبب سے عاید هوتا هی کہ اُس ملک کا مبادلہ جہاں سرمایہ کا لیجانا منظور هی اس ملک کے حق میں اچھا نہیں تو معاوضہ اُسکا اُس اتفاقي فائدہ سے هوجاتا هی جو اُسوقت نصیب هوتا هی جب کہ مبادلہ اس ملک کے حق میں اچھا هووے اسلیئے یہہ بات بے کھٹکے کہي جاسکتي هی کہ نقد سرمایہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو بلا خرچ منتقل هوتا هی مگر سرمایہ کے انتقال میں جو بڑي مشکل پیش آتي هی وہ یہہ هی کہ سرمایہ والے اسبات پر راضي نہیں هوتے هیں کہ وہ اهتمام اپنے سرمایہ کا اوروں کے بھروسے پر چھوڑیں یا سرمایہ کے ساتھہ جانے سے گورنمنٹ اور عادات اور آب وهوا اور زبان کا تبدل گوارا کریں مگر تربیت یافتہ لوگوں کے نزدیک اختلاف زبانوں کا بہت احتراز کے قابل نہیں اور علی هذالقیاس اختلاف گورنمنٹوں کا بھي اُن لوگوں کے نزدیک قدر و منزلت نہیں رکھتا جو چند روز کے لیئے سکونت کیا چاهتے هیں بلکہ اس اختلاف کو اکثر فائدہ سمجھتے هیں مثلاً سنہ ۱۸۱۵ ع کي لڑائي میں ایسے غیر ملک کے سرمایہ والوں سے شہر لندن معمور تھا جنکي نقل مکان کرنے سے بڑي غرض یہہ تھي کہ نپولین کے ظلم و ستم سے نجات پاویں هاں عادتوں اور آب و هوا کا اختلاف علی الخصوص اختلاف آب و هوا کا زیادہ قدر و منزلت رکھتا

هی مگر وہ بھي بڑے منافع کے بڑي ترغیب کو نہیں روک سکتا چنانچہ تربیت یافتہ دنیا میں کوئي بندرگاہ ایسا نہ نکلیگا جس میں گریٹ‌برٹن کے تجارت پیشون کا بڑا حصہ نہووے اور اسصورت میں تمام تربیت یافتہ دنیا میں منافع کي شرح کا اختلاف اجرت کي شرح کے اختلاف سے بہت کم هی اور جو کہ روز روز زیادہ هونا ترقي تربیت کا اُن مختلف ملکوں کے فائدوں کي دمبدم برابر کرنے پر مائل هے جو گورنمنٹ اور عادات اور آب و هوا کي خوبي پر مبني هیں تو منافعوں کے موجودہ اختلاف بھي غالباً کم هوجاوینگے *

تمت تمام شد

تتمہ متعلقہ صفحہ ۴

خلاصہ قانون پرورش غربا جو طامس تاملنز صاحب کي قانوني ڈکشنري میں سے ترجمہ کیا گیا

انگلستان میں پہلي پہل جبري خیرات کا رواج بادشاہ هنري هشتم کے عهد دولت میں هوا اور جس قانون کي روسے اس طرح خیرات هونے کا قاعدہ مقرر هوا اُسکا منشاء یہہ تها کہ ناتوانوں یعني محتاجوں کي پرورش کیجاوے اور قوي اور تندرست غریبوں کو ایسے کام ملیں جنسے اجرت حاصل هو غرض کہ اصل محتاجوں اور مفلسوں کا تفاوت ظاهر هوجاوے چنانچہ محتاج سے ایسے لوگ مراد هیں جو محنت کرنے کے قابل نہیں هوتي یا اُنسے صرف اس قدر محنت هوسکتي هی جس سے وجہہ معاش کافي بہم نہیں پهونچ سکتي اور مفلس ایسے لوگوں کو کہتے هیں کہ اُنکو معاش پیدا کرنے کے واسطے محنت کوني لابدي هوتي هی پهر جو کچهہ قانون غریبوں کي پرورش کے واسطے جاري هوئے ظاهرا اُنکي بنیاد ان هي دو قسم کے غریبوں کي پرورش پر تهي سب سے پہلا قاعدہ جو اب تک منسوخ نہیں هوا وہ ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلزبت کي دفعہ ۲ هي اور وهي ایکٹ حقیقت میں اس موجودہ قانون کا ماخذ هی اُس ایکٹ کي روسے هر † پیرش میں غریبوں کي برورش کے مهتمم مقرر هوتے تهے جنکا بڑا کام یہہ هوتا تها کہ پہلي قسم کے غریبوں کي پرورش کے واسطے کافي امدادیں جمع کریں اور دوسري قسم کے غریبوں کے واسطے کام کا انتظام کریں اور ایک منصف کو یہہ اختیار دیا جاتا تها کہ اگر کوئي شخص مفلسوں میں سے اُسکام کو نکرے جسمیں اُسکو مصروف کیا جائے تو اُسکو تادیب خانہ میں بهیجے *

---

† جسطرح بستیاں یعني شهر اور قصبے اور دیہات کي تقسیم ضلعوں اور پرگنوں پر باعتبار کلکتري یا تحصیل کے هوتي هی اور خود آبادي کي تقسیم محلوں پر هوتي هی اسیطرح انگلستان میں آبادیوں کي تقسیم باعتبار گرجوں کے بهي علاوہ تقسیم معمولي کے هوتي هی یعني ایک ایک گرجے سے ایک ایک محلہ یا کئي کئي محلے یا بستي یا بستیاں متعلق هوتي هیں پس ایک گرجے سے جسقدر آبادي متعلق هوتي هی اُسکو پیرش کہتے هیں *

بہت سے ایسے سببوں سے جنکا یہاں ذکر کرنا کچھہ ضرور نہیں انتظام کے اصول مذکور سے کنارہ کیا گیا اور مختلف قانون جاري ہوئے جنسے بہت سي خرابیاں پیدا ہوئیں جنکا دفع کرنا اس پچھلے قانون یعني ایکٹ نمبر ۴ و ۵ کے دفعہ ۷۶ کا مقصود ہی جنمیں سے سب سے بڑي برائي یہہ معلوم ہوئي کہ توانا اور تندرست لوگوں کو اول قسم کے محتاجوں کیطرح امداد ملتي تھي جو کہ اس ترمیم شدہ حال کے قانون سے غربا کي پرورش میں بہت سا اختلاف واقع ہوگیا ہی اسلیئے ہم اس قانون کي چھان بین کرینگے اور اُن قانونوں کا حوالہ دینگے جو بالکل یا کسیقدر منسوخ نہیں ہوئي جس سے سمجھہ نے میں کچھہ دقت نہو اور وہ قانون یہہ ہی *

ایکٹ واسطے ترمیم اور تہذیب اُن قانونوں کے جو انگلستان اور ویلز کے غربا سے متعلق ہیں مجریہ اگست سنہ ۱۸۳۴ع

اس قانون کي روسے کمشنروں کا مجمع غربا کي پرورش کے کارو بار کي احتیاط اور حفاظت کے واسطے تمام پیرشوں کے مرکز میں مقرر ہی اور اُنکے نایب بھي اسي قانون کے بموجب کار روائي کرنے کو مقرر ہیں اور ان کمشنروں کي موقوفي بحالي کا اختیار گورنمنت کو حاصل ہے اور یہہ کمشنر اپنے دستخطي حکمنامہ سے ہر شخص کو جسکا طلب کرنا پرورش غربا کے کسي کام کے انصرام کے لیئے مناسب ہو طلب کرسکتے ہیں اور ہر ایک معاملہ کي تحقیقات کرسکتے ہیں اور ہر ایک شخص کا جواب لے سکتے ہیں اور ہر قسم کا ثبوت تحریري اور تقریري بحلف لیکر اُسکے بیان پر مظہر کے العبد کراسکتے ہیں لیکن اپنے گردنواح کے باشندوں کو دس میل سے زاید فاصلہ سے طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

لیکن یہہ کمشنر پیرش یا یونین کي جائداد غیر منقولہ کي دستاویز کے سوا اور کسي اراضي کي دستاویز کو عدالت دیواني کي طرح طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

اور ہمیشہ یہہ کمشنر اپني کار روائي کي روئداد سال تمام میں ایک بار اگر اُن سے طلب کي جاوے لکھہ کر گورنمنت کے کسي سکرتر اعظم کے حضور میں پیش کیا کرتے ہیں اور پارلیمنت کا اجلاس شروع ہونے سے دو ہفتہ کے اندر اُنکو عام رپورٹ مرتب کرکے پارلیمنت کے دو نوں فریقوں کے حضور میں گذراننے پڑتي ہی اور اُنکي کارروائي کي نسبت سکرتر جو کچھہ استفسار اُن سے کرے وہ اُسکا جواب دیتے ہیں *

اسسٹنٹ کمشنروں کو چیف کمشنروں کي ہدایت اور تجویز کے بموجب کاربند ہونے کے لیئے مناسب مقاموں پر مقرر کیا جاتا ہی جنکي تعداد نو سے زیادہ نہیں ہوتي اِن دو نوں قسم کے عہدہ داروں یعني چیف کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو پارلیمنت میں بیٹھنی کي اجازت نہیں ہوتي *

کمشنروں کو سکرتري اور اسسٹنٹ سکرتري اور محرر چپراسي اور اور عہدہ داروں کے نوکر رکھنے اور برخاست کرنے کا اختیار ہوتا ہی مگر تنخواہ ان سب عہدوں کي

گورنمنٹ کي تجويز پر منحصر هوتي هی اور کمشنر اپنے اختيارات اسسٹنٹ کمشنروں کے سپرد کرنے کے مجاز هوتے هيں *

کمشنر اور اور هر ايک شخص جو اس قانون کي رو سے مقرر کيا جاتا هی پانچ برس سے زيادہ اپنے عهدہ پر نهيں رہ سکتا *

جهوتي گواهي ديني يا جهوٹے بيان پر دستخط کرنے سے مظهر اس قانون کي رو سے بهي دروغ حلفي ميں ماخوذ هوتا هے اور کمشنر کے حکمنامہ سے تجاهل کرنا يا سچي گواهي کو چهپانا بد چلني ميں شمار کيا جاتا هی اور گواهيوں کے اخراجات اس قانون کي روسے امداد غربا ميں سے بطور اخراجات اتفاقي کے محسوب هوتے هيں *

قوانين پرورش غربا کي برائيوں وغيرہ کي ريپورٹ کرنے کے واسطے جو کمشنر مقرر هوئی تهے اُنهوں نے اپني رپورٹ ميں تحريک کي تهي کہ انگلستان کے مرکز ميں ايک بورڈ يعني مجمع کمشنروں کا معہ چند ضروري اسسٹنٹ کمشنوں کے مقرر کيا جاوے تاکہ پرورش غربا کے تمام کاروبار کي نگواني کريں اور اُنکو اختيار ديا جاوے کہ کارخانون کے انتظام کے واسطے قاعدے قايم کريں اور اسبات کے بهي قواعد معين کريں۔ کہ کسقدر اور کسطرح غريبوں کي پرورش کيجاوے اور کتني محنت اُن سے کارخانون ميں ليجاوے اور تمام ملک ميں يهہ سب قاعدے يکسان رهويں *

اسليئے چودهويں اگست سنہ ۱۸۳۴ ع سے يهہ بات قرار پائي کہ بندوبست پرورش غربا کا موجودہ قوانين کے بموجب کمشنروں کے اختيار ميں رهے اور اس قانون سے جو کچهہ اختيار کمشنروں کو ديئے گئے اُنکی انجام ديني کے ليئے وہ کمشنر حسب دفعہ ۳۹ ايکٹ ۷ جارج سويم کے غريبوں کے انتظام اور اُن کے بچوں کي تربيت اور کارخانوں پر حکومت کے قاعدے تجويز کرنے کے مجاز هيں اور جن مکانون ميں وہ بچے پرورش پاويں اُنکے اهتمام اور اُن بچوں کے شاگرد کرانے اور کارخانوں کے سب سربراہ کاروں کے کاروبار کے ملاحظہ کرنے اور محافظوں اور پيرش کے اور عهدہداروں کي هدايت اور حساب کتاب رکهنے اور معاهدہ کرنے کے واسطے قواعد بنانے غرضکہ تمام قانون پرورش غربا کي تعميل کرانے کے وهي کمشنر مجاز هيں مگر اُن کے ان سب قواعد کا اجرا سکرتري گورنمنٹ کي منظوري پر منحصر هوتا هی جو اُنکو پارليمنٹ ميں پيش کرتا هی اور اسسٹنٹ کمشنروں کے احکام بلا مهر کمشنروں کے موثر نهيں هوتے اور محافظوں اور ملازموں کي نسبت اُن کے احکام بغير اسبات کے کہ چودہ دن پيشتر اُنکو اُنسے بذريعہ نقل کے اطلاع هوئي هو جاري نهيں هوسکتے *

محتاج خانوں کا بيان

ملکہ ايليزبت کے ايکٹ ۴۳ کي روسے يهہ بات مقرر کي گئي هی کہ گرجی کا افسر اور سربراہ کار کو چاهيئے کہ کسي افتادہ زمين کے قطعہ پر حسب اجازت لارڈ مينر کے

اُسي پيرش کے عام خرچ يا ضلع کے خرچ سے جو بطور چندہ وصول کرليا جاويگا ناتواں غريبوں کي آسايش اور آرام کے واسطے مکانات بنوادے اور ايک ايک مکان ميں کئي کئي کنبي بسادے *

بذريعہ ايکٹ ۹ جارج اول کي دفعہ ۷ کے کئي پيرشوں کے گرجوں کے افسر يا سربراہ‌کار جو متفق هوگئے هوں غريبوں کے واسطے مکانات بطور کرايہ يا بطريق بيع کے حاصل کرسکتے هيں اور کسي دوسرے پيرش کے گرجي کے افسر يا سربراہ‌کار سے غريبوں کي سکونت يا پرورش يا کام ميں مصروف رکھنے کے واسطے معاهدہ کرسکتے هيں *

ان قوانين کي رو سے يهہ ضرور نهيں کہ محتاج خانوں کے واسطے علحدہ هي مکانات تعمير کيئے جاويں بلکہ پيرش کے لوکوں کو اختيار هی کہ وہ اپنے مکانات ميں بهي اُنکو جگهہ ديں *

اکثر گرجے کے افسر اور سربراہ کار غريبوں کي پرورش کا ٹهيکہ لوکوں کو ديسکتے هيں *

اور غريبوں کے محافظوں کو بجز چندہ جمع کرنے کے اور سب اختيار ويسے هي حاصل هوتے هيں جيسے کہ سربراہ‌کاروں کو حاصل هوتے هيں کيونکہ ايکٹ ۲۲ جارج سويم کے دفعہ ۸۳ کي رو سے يهہ محافظ مقرر کيئے گئے تهے اُس ايکٹ ميں يهہ حکم تها کہ چندہ سربراہ‌کار جمع کيا کريں اور محافظوں کو بقدر ضرورت سپرد کيا کريں ليکن اب محافظوں کا تقرر ايکٹ هذا کي رو سے هوتا هی جيسا کہ آگے بيان هوگا *

ايکٹ ۳۰ جارج سويم کي دفعہ ۴۹ کي رو سے منصفوں کو اختيار ديا گيا تها کہ محتاج خانوں کا ملاحظہ کيا کريں اور هر سہ ماهي پر محتاجوں کے حال کي رپورٹ پارليمنٹ کے اجلاسوں ميں پيش کيا کريں *

اور ايک اور قانون کي رو سے گرجے کے افسر اور سربراہ‌کاروں کو اختيار تها کہ کسي قريب کے پيرش ميں محتاج خانوں کو بناويں يا بڑهاويں يا فروخت کريں يا خريد کرلين *

کسي محتاج‌خانہ ميں پيدا هونے يا مقيم هونے سے پرورش پانے کا حق نهيں قايم هوتا *

محتاج‌خانوں کے انتظام کے قواعد ايکٹ ۲۲ جارج سويم کي دفعہ ۸۳ کے نقشہ ميں مندرج هيں *

اور محتاج خانوں ميں بد چلني کرنے کي سزا ايکٹ ۵۵ جارج سويم کي دفعہ ۱۳۷ ميں درج هی *

ايکٹ ۵۰ جارج سويم کي دفعہ ۵۰ کي رو سے منصفوں کو اختيار حاصل تها کہ ايکٹ ۲۲ کے دفعہ ۸۳ ميں جو قواعد مندرج هيں اُنکي تعميل ايسے محتاج‌خانوں

میں جنمیں کوئي اُستاد یا اُستاني نہو کراویں اور جب مناسب سمجھیں اُن قواعد کي ترمیم کریں لیکن اب اُن قواعد کا اختیار بالکل کمشنروں کے سپرد کردیا گیا ھی اور کوئي حاکم اُنمیں کسیطرح کي تبدیلي بلا منظوري کمشنروں کے نہیں کرسکتا *

اور محتاجخانوں کا بنانا اور بڑھانا کرایہ پر لینا یا بدلنا جن لوگوں کے اختیار میں قانوناً دیا گیا ھی اُنکے کاروبار کا اجرا کمشنروں کي منظوري پر منحصر رکھا گیا ھی اور کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو ھر پیرش کے مجمعوں میں شریک ھونے کا اختیار ھی مگر منظوري کرنے کا اختیار نہیں ھی *

اور ایسے پیرشوں اور یونیئن میں جنمیں محتاجخانہ نہوں محتاجخانہ کے واسطے اگر کمشنر مکانات خرید کرنا چاھیں تو محافظوں یا چندہ دینے والوں کي کثرت راے کي منظوري ضروري ھی لیکن کسي نئے بنی ھوئے محتاجخانہ کے بڑھانے یا کچھہ ترمیم کرنے کے لیئے ایسي منظوري کي کچھہ ضرورت نہیں *

پیرشوں کا یونیئن یعنے مجموعہ

کمشنر پیرشوں کا مجموعہ بنانے کا اختیار رکھتے ھیں چنانچہ پرورش غربا کے لیئے اگر وہ مناسب سمجھیں تو کئي پیرشوں کو جمع کرسکتے ھیں جنکا مجموعہ قانون کي رو سے یونیئن پکارا جاتا ھی جسکے بعد اُن پیرشوں کے محتاجخانے عام استعمال کے لایق ھوجاتے ھیں اور جبکہ یہہ مجموعہ بنایا جاتا ھی تو کمشنر ھرایک پیرش کے اوسط خرچ کا حساب کرلیتے ھیں اور اُن سب پیرشوں کا چندہ ایک جگہہ جمع کیا جاتا ھی اور کمشنروں کو یہہ بھي اختیار ھی کہ ان مجموعوں کو جب وہ مناسب سمجھیں توڑ دیں یا اور پیرشوں کو اُنمیں شامل کردیں اور اُسقدر مضمون ایکت ۲۲ جارج سویم کے دفعہ ۸۳ کا جس سے اسبات کي ممانعت ھی کہ کوئي پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے محتاجخانہ کي امداد نکرے یا فلان فلان قسم کے لوگوں کي امداد کرے اور ایکت ٥٦ جارج سویم کے دفعہ ۱۳۹ کا اُسقدر مضمون جسقدر کہ اُن قواعد اور قوانین کي منسوخي یا ترمیم سے متعلق ھی جنکي رو سے یہہ بات معین تھي کہ پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے محتاجخانہ کي بھي امداد کرے منسوخ ھوگیا اور کوئي مجموعہ پیرشوں کا جنکے قایم کرنے کا ایکت ۲۲ جارج سویم میں ذکر ھی اب بلا منظوري کمشنروں کے معین نہیں ھوسکتا *

محتاجوں کے محافظوں کا بیان

پہلے پہل محافظوں کا تقرر بموجب دفعہ ۸۳ ایکت ۲۲ جارج سویم کے ھوتا تھا جسمیں پیرشوں کو اختیار تھا کہ ایسے محافظ مقرر کریں جو تنخواہدار ھوں اور اُنکو سواے چندہ جمع کرنے کے اور سب وہ اختیار دیئے جاویں جو سربراہ کاروں کو حاصل

تھے اور اور قانونوں میں اُنکے تقرر کے خاص خاص طریقے مندرج تھے لیکن ایکت ھذا
کے بموجب اُنکا تقرر اسطرح عمل میں آتا ھی *

یعني جو مقام پیرشوں کے مجموعہ کا صدر سمجھا جاویگا اُس میں ایک مجمع
محافظوں کا اُس یونیٔن یعنے مجموعہ کے محتاجوں کي پرورش کے اھتمام و انتظام کے
واسطے منتخب کیا جاویگا اور کمشنر اُن محافظوں کي تعداد اور اُنکے واسطے کام مقرر
کرینگے اور ھر شخص کے محافظوں میں منتخب ھونے کے لیئے ایک صفت خاص تجویز
کرینگے جسکے بدوں کوئي محافظ منتخب نہو اور وہ خاص صفت یہہ ھی کہ وہ یونیٔن
کے کسي پیرش میں چندہ دیتے ھوں اور اُنکے لگان کي آمدني چار سو روپیہ سے کم
نہو اسیطرح ایک پیرش کے محتاجخانہ کے لیئے بھي محافظ مقرر ھوسکتے ھیں *

محافظوں کا تقرر ھرسال کي پچیسویں مارچ کو یا اُسکے قریب ھوگا اور پیرش
میں کے رھنے والے منصف جو گورنمنت کیطرف سے اپنے عھدہ پر مامور ھوں بلا لحاظ
اُس عھدہ کے محافظوں میں منتخب ھونگے *

محافظوں کو پیرش یا یونیٔن کے جائداد رکھنے والے اور اور چندہ دینے والے منتخب
کرکے مقرر کرینگے اور دو ھزار روپیہ سے کم چندہ دینی والوں کو ایک ووٹ یعني
منظوري دینی کا اختیار ھوگا اور دوھزار روپیہ یا دوھزار سے زیادہ چندہ دینی والوں
کو دو ووٹ دینی کا اختیار ھوگا اور چار ھزار روپیہ یا چار ھزار سے زیادہ چندہ
دینی والوں کو تین ووٹ دینی کي اجازت ھی اور جائداد رکھنی والے اُس قاعدہ کے
بموجب ووٹ دینے کا اختیار رکھتے ھیں جو ایکت ۵۸ جارج سوم کے دفعہ ۶۹ میں
مندرج ھی یعني پانسو روپیہ چندہ کے دینی پر ایک ووٹ اور ھر ڈھائي سو روپیہ
کے زیادہ ھونے پر ایک اور ووٹ دینی کا اختیار ملتا ھی مگر چھہ ووٹ سے زیادہ
نہیں دیئے جاسکینگے گو کتنا ھی زیادہ روپیہ اُنسے لیا جاوے اور ھر ایسا جائداد رکھنی
والا جو کسي دوسرے شخص کي جائداد پر بھي بطور کارندہ یا مختار کے قابض ھو
وہ مالک ھونے کے اعتبار سے بھي ووٹ دیسکتا ھی اور مختارتاً بھي دے سکتا ھی
یعني دو ووٹ دینے کا حق رکھتا ھی اور ملکیت کي مالیت کا اندازہ جمع سرکاري
سے کیا جاویگا اور جو کہ ووٹ تحریر مین لیئے جائینگے اور کمشنروں کي ھدایت کے
بموجب جمع کیئے جاوینگي تو † ویسٹري میں ووٹ لینے کي کچھہ ضرورت نہیں *

محتاجوں کے محافظوں کو سوائے اسبات کے اور کوئي جوابدھي بہت کم ھوتي
ھی کہ کمشنروں نے جو محتاجوں کي پرورش کے قواعد مقرر کردیئے اُنکے بموجب

---

† ویسٹري گرجے میں ایک کمرہ ھوتا ھی جسمیں گرجے کے کام کا متبرک
اسباب رکھا رھتا ھی اُس کمرہ میں پیرش والوں کا جلسہ نیک کاموں کے واسطے
ھوا کرتا ھی *

کار بند رهیں اور جو عهدے مقرر کرني ضرور هوں وہ کمشنروں کي منظوري سے مقرر کریں اور ایک ایسے پیرش میں جہاں محتاج خانہ نہو محتاج خانہ بنانے کے لیئے اور یونیئن میں سے کسي پیرش کو علحدہ کرنے یا اُسمیں اور زیادہ کرنے یا بالکل توڑ دینے کے لیئے کمشنروں اور محافظوں کا اتفاق راے ضرور هی *

ایسے پیرش جنمیں پرورش کا حق اور چندے کے طریقے یکساں هون ایک هي سمجھي جاسکتے هیں اور محافظوں کو اس وجهہ سے کئي پیرشون کي جائدادوں کي جمع بندي کرني پڑے گي *

اور محافظون کے لیئے بهي وهي سزائیں مقرر هین جو سربراہ کاروں کے واسطے معین هیں اور اگر وہ غربا کي پرورش کا ٹھیکہ لیویں تو ایک هزار روپیہ جرمانہ اُنپر هوگا *

محتاج خانوں کے انتظام

ایکت ۲۲ جارج سویم کي دفعہ ۳ کے نقشہ میں مفصلہ ذیل قواعد اور احکام جو مندرج هیں اُنکو کمشنر بیکار اور ترمیم اور تبدیل کرسکتے هیں اور بجاے اُنکے نئے قاعدہ بهي قایم کرسکتے هیں اور خاص تاکیدي حکم یہہ هی کہ کمشنروں کے ایجاد کیئی هوئی قاعدوں کو ایسا سمجھنا چاهیئی کہ وہ گویا قانون کا اصلي جز هیں *

کوئي دیوانہ جس سے ضرر کا اندیشہ هو یا بدحواس یا شدت سے احمق محتاج خانہ میں چودہ دن سے زیادہ نهیں رکھا جاسکتا *

منصفوں کو ویساهي اختیار محتاج خانوں کے ملاحظہ کرنے کا هوگا جیسا کہ ایکت ۳۰ جارج سوم کي روسے حاصل تھا اور جو شخص اُن قواعد سے انحراف کریگا اُسکي تحقیقات دو منصفوں کے اجلاس میں هوگي اور اُسکو وہ سزا دیجاوے گي جو کمشنروں کے قواعد کي دانستہ تعمیل نکرنے والوں کو هوني چاهیئے اور اگر کسي معاملہ میں کوئي قاعدہ کمشنروں نے بنایا هو تو طبیب یا جراح یا دوا ساز یا پیرش کے گرجے کے پادري کا نایب تحقیقات کرکے اُسکي اطلاع کرنے کا ویساهي اختیار رکھتا هی جیسا کہ قانون مذکورہ بالا کي روسے رکھتا تھا *

جن قواعد کے لکھنے کي طرف هم ابهي اشارہ کرچکے هیں
وہ یہہ هیں

اول جو شخص کسي محتاج خانہ میں بهیجا جاوے اور وہ کام کرنے کے لایق هوگا اُسکو گورنر کسي ایسے کام میں لگاویگا جو اُسکي طاقت اور استعداد کے مناسب هو *

دوسرے گورنر خاص اس بات کا لحاظ رکھیگا کہ محتاج خانہ کے مکان اور انمیں کے رھنے والے میلی کچیلی نہوں پاک صاف رھیں اور محتاجوں میں سے جن لوگوں کو اُن کاموں کے انجام دینے کے لایق اور قابل سمجھے اُنسے مدد لیوے اور محتاجوں کا کھانا پکانے میں بھي اُنسے استعانت چاھے اور جو شخص محتاجوں میں سے اُس کام سے غفلت یا انکار کرے جو اُسکو گورنر نے بتایا ھو تو اُسکو حوالات میں رکھنے یا غذا کي تبدیلي کرنے سے جیسا کہ گورنر مناسب سمجھے سزا دیجاویگي اور اگر کوئي شخص اسي قسم کے جرم کا دوبارہ مرتکب ھو تو اُسکي شکایت اُس منصف کے روبرو کیجاوے گي جسکے علاقہ میں وہ محتاج خانہ ھو اور منصف بعد ثبوت جرم کے اُسکو تادیب خانہ میں اُس میعاد کے واسطے بھیجیگا جو ایک مہینے سے کم اور دو مہینے سے زیادہ نہو *

تیسرے محتاج خانوں کے مکانات کے کمرے جنمیں محتاج رکھے جاویں وہ اُنکي حالت کے مناسب اور اُنکي اسایش کے لائق ھوں اور نہایت عمدہ کمروں میں گورنر ایسے محتاجوں کو جو شریف اور معزز خاندانوں کے ھوں اور بدبختي سے مصیبت کے مارے مفلس ھوگئے ھوں اُن محتاجوں پر ترجیح دیکر جو بد چلني اور اوارہ مزاجي سے مفلس ھوئے ھوں رکھے اور علیل یا بیمار محتاجوں کے واسطے علحدہ کمرے ھونگے اور طبیب اور دوا ساز اُنکے علاج کے واسطے اُس پیرش یا علاقہ کے خرچ سے جسمیں وہ محتاج خانہ ھو ضرورت کے وقت بھیجا جاویگا *

چوتھے جو مفلس کام کرنے کے لایق ھونگے اُنکو کام پر گھنٹہ بجاکر بلایا جاویگا اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک وہ صبح کے چھہ بجے سے بارہ پر چار بجے تک کام کرینگے اور ۳۰ ستمبر سے ۲۴ مئي تک دن کے آٹھہ بجے سے چھہ بجے تک کام کرینگے مگر اُن ھي گھنٹوں میں کھانے پینے طبیعت بہلانے سستانے کے گھنٹے بھي شامل میں پانچویں گورنر تمام استعمالي اسبابوں مثل کمل اور میز چوکي اور باسن وغیرہ اور اُن کچے مصالحوں کا جنکي مصنوعي چیزیں بنائي جاویں اور تمام طیار شدہ چیزوں کا حساب درست رکھیگا اور اُسکو محافظوں کے ششماھي اجلاس میں پیش کیا کریگا اور جسوقت وزیٹر محتاج خانہ میں آوے اُسکو ملاحظہ کرایا کریگا *

چھٹے گورنر تمام ھر محتاج کو دن میں ایک بار دیکھنے جایا کریگا اور اسبات کي احتیاط کریگا کہ ایندھن اور بتیاں اور خوردني اشیاء کو لوگ ضایع تو نہیں کرتے اور سونے کے وقت ایندھن اور بتیاں بجھادي گئیں یا نہیں اور سونے کا وقت ۲۹ ستمبر سے ۲۵ مئي تک آٹھہ بجے شام کا ھی اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک نو بجے شام کا ھی *

ساتویں جب کوئي محتاج کسي کمرہ میں مرجاوے تو گورنر فوراً اُس مردہ کو دوسرے علیحدہ مکان میں رکھي اور اچھي طرح جسقدر جلد شایستگي سے ممکن ہو اُسکي تجہیز و تکفین کرادے اور اُسکے کپڑوں اور اسباب کي حفاظت کر کے اور محتاجوں کے صرف کے واسطے اُسي پیرش یا مقام کے محتاجوں کے محافظ کے حوالہ کرے جس سے وہ مردہ علاقہ رکھتا ہو اور اُسکي تجہیز و تکفین کا خرچ اُسي محافظ سے اُسکو ملیگا *

آٹھویں کسي شخص کو بجز اُن لوگوں کے جو وہاں پرورش پاتے ہیں یا کام کرتے ہیں محتاج خانہ میں آنے جانے کي بلا حکم گورنر کے اجازت نہیں ہوگي اور تیز شرابوں کا استعمال بالکل ممنوع ہی اور اور کم نشہ کرنیوالي شرابیں بھي بلا اجازت گورنر کے محتاج خانہ میں نجانے پاوینگي *

نویں گورنر تمام قواعد اور قانون کو کم سے کم ایک مہینے کے بعد تمام محتاجوں کو سنایا کریگا *

دسویں ہر اتوار کو جو محتاج گرجے تک جانے کے قابل ہونگے وہ خدا کي عبادت کرنے کو جایا کرینگے مگر اب موجودہ قانون کي رو سے بوجہہ اُن قواعد یا اور اُن قاعدوں کے سبب سے جو کمشنر بناویں کوئي مفلس اپنے مذہب کے اصول کے خلاف عبادت کرنے پر مجبور نہو سکیگا اور نہ کسي بچہ کي تعلیم اُسکے ماں باپ کے عقاید کے خلاف کیجاویگي *

گیارھویں گورنر ہر ایسے شخص کو جسکا محتاج خانہ میں زیادہ رہنا محافظوں کي راے میں مناسب نہو حسب الحکم محافظوں کے محتاج خانہ سے خارج کریگا *

قانون پرورش غربا کے کمشنروں کي پہلي رپورٹ میں جو محتاجوں کے کارخانوں کے انتظام میں کي گئي قواعد مفصلہ ذیل تجویز کیئے گئے تھے *

اول مردوں کو عورتوں سے علحدہ رکھنا چاھیئے *

دوسرے کسي کو کارخانہ سے باھر جانے یا دوستوں سے ملاقات کرنے کي اجازت نہوني چاھیئے *

تیسرے حقہ کشي کي ممانعت ہوني چاھیئے *

چوتھے بیر شراب موقوف کردیني چاھیئے *

پانچویں ہر وقت کام میں مصروف رکھنا چاھیئے *

چھٹے مناسب مہرباني اور توجہہ سے اُنکے ساتھہ پیش آنا چاھیئے *

عہدہ‌دار پیرش کے

محافظوں اور سر براہ‌کاروں سے کم درجہ کے عہدہ‌داروں کا بندوبست کمشنروں کے اختیار میں ہوگا چنانچہ کمشنر محافظوں اور سر براہ کاروں کو ہدایت کرسکینگے کہ فلاں عہدہ پر ایسے ایسے شخصوں کو مقرر کریں جو پرورش غربا کے کاروبار کے لائق ہوں اور پیرش یا یونیئن کے حساب کتاب کو جانچ کر جائز خواہ ناجائز کرسکیں اور اُن عہدہ‌داروں کے کام اور اُنکی تعیناتی کی حدیں اور طریق اُنکے تقرر اور برخاستگی کا اور عہدہ پر بحال رہنیکا اور قسم ضمانت کی جو اُنسے لیجاوے کمشنروں کی ہدایت اور اختیار پر موقوف ہی *

سربراہوں یا خزانچیوں غرض کہ ہر ایسے شخصوں کو جنکو اُس روپیہ کے جمع خرچ کا کام سپرد ہو جو غربا کی پرورش کے واسطے بطور جمع بندی کے وصول کیا جاتا ہی حکم ہی کہ اپنا حساب ہر ششماہی پر علاوہ سالانہ کے محافظوں یا محاسبوں کو سمجھائیں اور اگر کوئی محافظ یا محاسب نہو تو منصفوں کے خفیف اجلاس میں پیش کریں اور اگر اُنسے چاہا جاوے تو اُس حساب کو حلف سے تصدیق کریں *

اور کسی محافظ وغیرہ سے جسکی تحویل میں کچھہ باقی رہ گئی ہو وہ اُسی طرح وصول ہوسکتی ہی جسطرح کہ اس قانون کی روسے جرمانہ وغیرہ وصول کیئے جاتی ہیں *

کارخانوں کے گورنروں اور سربراہ‌کاروں کے مددگاروں یا اور تنخواہ دار عہدہ‌دارونکو کمشنر تجویز خود یا محافظوں خواہ سربراہوں کی شکایت اور تجویز سے موقوف کرسکتی ہیں *

اور شخص برخاست شدہ بلا استرضاے کمشنروں کے کسی تنخواہ دار عہدہ پر بحال نہیں ہوسکتا *

جو لوگ سنگین جرموں یا فریب یا حلف دروغی کی سزا پا چکے ہوں وہ پیرش کے کسی عہدہ پر مقرر ہونے یا غربا کی پرورش کے انتظام میں دخیل ہونے کے قابل نہیں سمجھے جاوینگی *

پرورش کرنیکا طریق اور کون لایق پرورش کے ہیں

ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت میں حکم ہی کہ ہر پیرش کہ گرجے کے افسر اور دو چار رئیس اُس پیرش کے جنکی تعداد کی کمی بیشی اُس پیرش کی وسعت پر منحصر ہوگی بڑے دنسے ایک مہینے کے اندر اندر بلکہ اول ہی ہفتہ میں دو یا دو سے زیادہ منصفوں کی مہر دستخط سے جن میں سے ایک منصف اُسی پیرش میں رہتا ہو غربا کی سربراہ‌کاری کی سند حاصل کرینگے وہ سب سربراہ‌کار یا اکثر اُن میں سے اُس پیرش کے ایسے بچوں کو کام پر لگایا کرینگے جنکے ماں باپوں کو اُن کی تربیت کا

مقدور نہو اور ایسي لوگوں کو بھي جو اپني پرورش کا کوئي وسیلہ نہیں رکھتے اور کوئي معمولي پیشہ یا تجارت نہیں کرتے خواہ وہ مجرد ہوں خواہ اهل و اعیال رکھتے ہوں کام پر لگاوینگے اور هفتہوار یا ماهواري کا قابضان اراضي اور مکانات اور دهک لینے والوں اور پادري اور لکڑي کے جنگل کے قابضوں اور کوئیلہ کي کھان والوں پر بحساب رسدي چندہ معین وصول کرکے تندرست مفلسوں کے کام میں مصروف رکھنے کے لیئے سن اور سني اور اون اور سوت اور لوھے لکڑي وغیرہ کا بہت سا ذخیرہ جمع کیا کریں اور نیز کافي روپیہ اندھے لنگڑے لولی اپاهج ضعیف اور ناتواں محتاجوں کي پرورش کے واسطے جو محنت کرنے کے قابل نہوں جمع کیا کریں اور مفلسوں کے بال بچوں کے شاگرد کرانے کے واسطے بھي اُسي پیرش سے جس میں وہ محتاجخانہ ہو روپیہ بہم پہونچایا کریں اور یہي سربراہکار تمام کار و بار خرید فروخت مذکورہ بالا ذخیروں کي اشیاء کا کیا کرینگے *

اور قانون میں یہہ حکم هی کہ جن لنگڑے لولوں اندھوں ضعیف و ناتوانوں کے ماں باپ یا دادا دادي یا بیٹے پوتے کافي مقدور رکھتے ہوں وہ اُنکي پرورش اپنے روپیہ سے اُس حساب سے کرینگے جو اُس پیرش کے منصف جس میں وہ رهتی ہوں اپنے سہ ماهي کے اجلاس میں اُنکے ذمہ مقرر کریں اور جو کوئي منصفوں کي تجویز کي ہوئي شرح کے بموجب نکریگا اور اُنکي عدول حکمي کریگا تو اُسکي دس روپیہ ماهواري کي قرقي ہوا کریگي *

بموجب ایکت ۹ جارج اول کے جو لوگ محتاجخانہ میں جانے سے انکار کرینگے اُنکي پرورش نہیں کیجاویگي مگر ایکت ۳۶ جارج سوم کي رو سے اُس صورت میں اُنکي پرورش محتاجخانہ سے علحدہ گھر بیٹھے هوسکیگي کہ اُنکو کوئي چندروزہ خفیف بیماري یا مصیبت لاحق ہوگئي هو یا محتاجخانہ کي آب و هوا مضر ہوگئي هو *

انہیں قوانین کي رو سے سربراہکاروں پر لازم هی کہ پیرش کے تمام محتاجوں کي جو اپني ضروریات بہم پہونچانے میں قاصر ہوں خواہ وہ مستقل باشندہ اُس پیرش کے ہوں خواہ عارضي یعني ایسے کہ اتفاق سے بوجہہ کسي ضرورت کے اُس پیرش میں آئے ہوں مگر کسي اتفاقي مصیبت یا بیماري وغیرہ سے وهاں سے جانا اُنکا مصلحت نہو یا اُس پیرش کے گرد نواح کے رهنے والے ہوں اور بسبب کسي عارضہ یا مصیبت کے بلا مکر و فریب اُس پیرش میں اسایش حاصل کرنے کو آئے ہوں حوایج معمولي اور غیر معمولي یعني بیماري وغیرہ میں دوا اور طبیب جراح وغیرہ بہم پہونچایا کریں اور یہہ بھي اُنپر فرض هی کہ ولدالزنا بچوں کي بھي پرورش کیا کریں اور اُنکے پاس جو دستاویز اُس روپیہ کي ہوگي جس کے ادا کرنے پرزاني اپنے بچہ کي پرورش سے بري‌الذمہ هو جاتا هی در صورت نہ وصول ہونے روپیہ کے اُس دستاویز کے ذریعہ سے ضامنوں پر نالش کرسکینگے *

یہہ بات طی ہوچکي ہی کہ جس شخص کي اسقدر کثرت سے اولاد ہوگي کہ وہ سب کي پرورش نکرسکے یا کوئي کافي مزدوري کا کام اُسکو نہ ملے تو اُسکہ بھي ناتوانوں کي طرح امداد ملیگي اگرچہ یہہ بیان ہو چکا ہی کہ ناتواں سے ایسا شخص مراد ہوتا ہی جو حقیقت میں محنت کرنے کے قابل نہو اور اُس شخص کا حال ایسا نہیں ہی تو حسب منشاء اس قانون کے اُسکو خیرات سے امداد نملني چاهیئے *

اس قانون کي رو سے پرورش غربا کا تمام کام کمشنروں کے اختیار میں ہی کیونکہ اس قانون میں اس بات کے بیان ہونے کے بعد کہ ایسے شخصوں کے کنبوں یا شخصوں کو امداد ملنے کا بموجب ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت کے طریقہ جاري ہوگیا تھا جو امداد حاصل کرنے کي حالت میں کسیقدر یا بالکل لوگوں کے نوکر ہوتے تھے اور بعد منسوخ کرنے ایسے قوانین کے جنکي رو سے منصفوں کو اُنہیں لوگوں کو گھر بیٹھے مدد کرنے کي اجازت تھي کمشنروں کو حکم ہی کہ کمشنر ایسے قواعد کے ذریعہ سے جو اُنکے نزدیک مناسب ہوں یہہ بات قرار دینگے کہ کسي خاص پیرش کے تندرستوں یا اُنکے کنبوں کو کسقدر اور کس مدت تک اور کس کس طرح محتاج خانہ سے باہر مدد دي جاوے اور سواء اُنکي تجویز کے اور کوئي امداد جایز نہیں اور جو کچھہ ہوگي وہ موقوف کردیجائیگي باستثناے ایسي خاص حالتوں کے بیس روز کے اندر سربراہ کار یا محافظ اُنکي اطلاع کمشنروں کو کرینگے اور کمشنر کسي سکرٹر اعظم گورنمنٹ کو کرینگے *

پس اس قانون کي رو سے جو قواعد کمشنروں نے جاري کیئے ہیں وہ بہت سادے ہیں چنانچہ تندرست مفلسوں کو بجز چند حالتوں یعني بیماري حادثہ وغیرہ کے جنمیں محافظوں اور سربراہ کاروں کو امداد دینے کا اختیار ہی کچھہ بھي مدد نملیگي جب تک کہ وہ معہ کنبہ محتاج خانہ میں داخل نہوں *

پرورش کسکے ذریعہ سے ہوني چاهیئے

کسي پیرش کے دو منصف یہہ حکم دینیکا اختیار رکھتے ہیں کہ فلاں شخص ضعیف بوڑھے یا کمزور بچہ کے محتاج خانہ سے باہر پرورش کیجاوے اور اُنمیں سے ایک سارٹیفکٹ اس مضمون کا لکھدے کہ مجھکو اچھي طرح علم اسبات کا ہی کہ یہہ شخص محنت کرنے کے قابل نہیں لیکن عموماً تمام محتاجوں کي پرورش کا اختیار محافظوں یا پیرش کے منتخب لوگوں کو اُن قوانین کے بموجب ہوتا ہی جنکي رو سے وہ مقرر کیئے جاتے ہیں *

کوئي سربراہ کار اُس سے زیادہ امداد نکرسکیگا جسقدر کہ محافظ یا منتخب لوگ اسکو حکم دیویں بجز چند روزہ ناگہاني بڑي سخت ضرورت کے پیش آنے کے اور اُس میں بھي سواے ضروریات کے روپیہ پیسہ کي امداد نکریگا خواہ مدد پانے والا محتاج خانہ میں رهتا هو یا نرهتا هو *

اور اگر کوئي سربراہ‌کار ایسي چند روزہ سخت ضرورت میں مدد کرنے سے چشم‌پوشي کرے تو منصف اُسکو حکم دے سکتا هی که ایسے چند روزہ مدد ضروري چیزوں کي سواء روپیه کے دیوے اور اگر سربراہ کار تعمیل اس حکم کي نکرے اور اُس سے سرتابي کرے تو دو اور منصفوں کے روبرو تحقیقات اُسکي کرکے بشرط ثبوت جرم پچاس روپیه تک جرمانه کیا جاوے اور اسیطرح کوئي منصف علاج سے مدد کرنیکا حکم دے سکتا هی اگر کہیں دفعتاً خطرناک بیماري لاحق هو اور اس حکم کي سرکشي کرنے کي بهي وهي سزا هی جو مذکور هوئي لیکن کوئي منصف علاوہ اُس مدد کے جسکا اس قانون میں حکم هی اور کسي امداد کا حکم نہیں دے سکتا *

اس قانون کے بموجب بهي یہہ هدایت هی که محتاج خانه کے اندر خواہ باهر جو کچهہ مدد کیجاوے اُسکو محتاج خانه کا گورنر یا اور کوئي ایساهي عہدہ‌دار یا سربراہ کار کتاب مین درج کیا کرے *

قانون کا منشاء یہہ هی که جو کچهہ مدد کسي عورت کو دي جاتي هی اُسمیں اُسکا شوهر بهي شریک هوتا هی اور جو مدد کسي شانزدہ ساله یا اس سے کم عمر کے لڑکے کو دیجاتي هی اُسمیں اُسکا باپ بهي شریک سمجها جاتا هی اسیطرح بیوہ عورت اپنے بچہ کي امداد میں شامل گني جاتي‌هی یعني جو کچهہ پرورش کسي عورت یا لڑکے کي کیجاتي هی حقیقت میں وہ شوهر اور باپ اور بیوہ کي بهي هوتي هی *

یہہ قانون اسبات کو بهي اور استحکام دیتا هی که ماں باپ اپني اولاد کي پرورش کے ذمه‌دار هیں اور اولاد اپنے ماں باپ کي پرورش کي جیسا که پہلے بیان هوچکا *

پہلے قانون کي روسے پیرش کے عہدہ‌دار ایسے شخصوں کي جو اپنے کنبے کي پرورش کا مقدور تو رکهتے هوں مگر بسبب اپني فضول خرچي وغیرہ کے نکر سکیں هفته وار یا ماهواري قرض کے طور پر مدد کرسکتے تهے اب اس قانون کي روسے بهي کمشنروں کو ایسے لوگوں کو روپیه پیشگي دینے کي اجازت هی اور اگر اکیس برس کي عمر کے آدمي کو یا اُسکي زوجه کو یا سوله برس کي عمر سے کم کے آدمي کے کسي صورت کو کچهہ دیا جاویگا تو گو اُسکے وصول کے واسطے کوئي دستاویز لکهي گئي هو یا نهو وہ قرض سمجها جاویگا اُس مدد لینے والے کي اُجرت یا اُس شخص کي جسکو سمجها گیا هو که اُسکو مدد پهونچي هی اُس شخص کي معرفت بموجب دفعه ٥٩ اسي قانون کے قرض میں وصول کر لیجاوے جو اُس سے کوئي اُجرت کا کام لیویگا *

اور ایکٹ ۴۳ جارج اول کا اُسقدر مضمون جس سے یہہ اجازت تهي که ایسے سپاهي کے کنبے کي بهي پرورش کسي شرح سے کیجاوے جو اپني نوکري میں مستعد اور سرگرم هو منسوخ هوگیا اور اُس مضمون کا یہہ نتیجه بهي که پیرش کے عہد داروں

اور مجسٹریٹوں میں کچھہ فرق نہ رہا تھا کیونکہ پیرش کي امداد کي درخواست کرنے میں لوگ بہت کم شرم کرتے تھے منسوخ ہو گیا *

شاگردي کا بیان

پہلے پہل کے ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت کي رو سے گرجے کے افسر اور دو منصفوں کي کي مرضي کے موافق لڑکوں کو چوبیس برس کي عمر تک اور لڑکیوں کو اکیس برس کي عمر تک یا شادي کے دن تک شاگرد کرانے کا اختیار رکھتے تھے اور اُسکے بعد کے اور قانونوں میں اُن جابرانہ معاهدوں کي نسبت مختلف احکام مندرج هوئے اس قانون کي رو سے یہہ بات قرار پائي هی کہ جو منصف اُن معاهدوں کا اُسي طرح هونا مناسب سمجھیں تو وہ اس مضمون کا سارٹیفکٹ لکھدیں کہ یہہ معاهدے کمشنروں کے تجویز کیئے هوئے قاعدوں کے خلاف نہیں هیں ورنہ وہ هرگز جائز نہونگے اور یہہ سارٹیفکٹ هر معاهدہ کے ذیل میں لکھا جاریگا *

نقل مکان کا بیان

اور دفعہ ۶۲ اور ۶۳ کے مطالب سے ایسے مفلسوں کي نقل مکان کي دشواري کو آسان کیا گیا هی جو کسي پیرش میں سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت رکھتے هوں *

سیٹل منٹ کا بیان

سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت اُس حق کو کہتے هیں جو محتاج لوگ کسي ایسے پیرش سے جو اُنکي پرورش کرتا هو امداد چاهنے کا حق رکھتے هیں اور اُس پیرش میں لوگوں کو پرورش پانے کے لیئے منصفوں کے حکم سے لیجاتے هیں لیکن ایسے مقام میں جہاں سربراہکار نہوں وهاں سیٹل منٹ نہیں حاصل هو سکتا اور وهاں نہ کہیں اور سے محتاجوں کو پرورش پانے کے لیئے بھیجا جاسکتا هی نہ وهانسے کسي اور مقام کو جہاں پرورش هوتي هو بھیجا جا سکتا هی اسلیئے هر شخص جو انگلستان اور ویلز میں پیدا هوا هو وہ بذریعہ اپني پیدایش یا مربیوں کے سیٹل منٹ حاصل کرسکتا هی *

جن طریقوں سے کہ اب سیٹل منٹ حاصل هو سکتا هی وہ یہہ هیں اول پیدایش دوسري مربیوں کا وسیلہ تیسرے شادي چوتھے شاگردي پانچویں ایک جائداد کو کرایہ پر لینا اور سال بھر کي اُسکي شرح ادا کرنا چھٹے صاحب جائداد هونا ساتویں چندہ ادا کرنا موجودہ قانون کے جاري هونے سے پہلے دو طریق سیٹل منٹ حاصل کرنے کے اور بھي تھے ایک تو کرایہ پر دینا اور نوکري دوسري منصب والا اور عہدہدار هونا اول پیدایش پیدایش کے ذریعہ سے اولاد جائز کي سیٹل منٹ باپ کے سیٹلمنٹ سے هوتي هی اگر معلوم هو اور جو معلوم نہو تو ماں کي سیٹل منٹ سے هوتي هی اور جو دونوں کي معلوم نہو تو بچہ کے مقام ولادت سے معلوم هوتي هی اگر اُسکا مقام ولادت بھي

دریافت نہو سکے تو اُسکي پرورش بطور عارضي مفلس کے اُسي مقام میں کیجاوے جہاں وہ مقیم ہو *

ولدالزنا کا مقام سکونت وهي قرار پاتا هی جو اُسکي ماں کا هو تاوقتیکہ سولهہ برس کا هو یا بذریعہ شادي وغیرہ کے سیٹل منت حاصل نکرے *

موجودہ قانون کي روسے یہہ حکم هی کہ جو شخص ایسي عورت سے شادي کرے جسکے بال بچے بھي هوں خواہ وہ زنا سے پیدا هوں یا نکاح سے تو اُس شخص پر فرض هی کہ وہ اُنکو اپنے کنبہ کا جزو سمجھہ کر سولہ برس کي عمر تک یا اُنکي ماں کے وفات تک اُنکي پرورش کرے *

دوسرے مربیوں کا وسیلہ هم دریافت کرچکے کہ جو کوئي لڑکا اپنے باپ کے ذریعہ سے سیٹل منت حاصل کرے اور لڑکي اپني ماں کے ذریعہ سے سیٹل منت حاصل کرے وہ اُس سیٹل منت سے بدل جاتي جو وہ اپنے کسي خاص حق سے حاصل کرے غرضکہ وہ سیٹل منت اُسوقت جاتي رهتي هی جبکہ بچہ کي عمر اکیس برس کي هو جاوے یا وہ شادي کرلے یا کوئي اور ایسا رشتہ اختیار کرلی جسکے سبب سے اُسکے مربیونکا اُسپر کوئي اختیار نرهے اسلیئے بالغ کو آزاد اُسوقت تک نہیں کہہ سکتے جب تک کہ وہ شادي نکرلے یا اپنے حق سے سیٹل منت حاصل نکرلے *

تیسرے شادي اگر کوئي عورت کسي ایسے شخص سے شادي کرے جو ایک معلوم سیٹل منت رکھتا هو تو وہ سیٹل منت اُس عورت کي بھي سیٹل منت هو جاتي هی گو اُس سے پہلے وہ سیٹل منت رکھتي هو یا نرکھتي هو اور اسیطرح اور هر ایک سیٹل منت جو اُسکا شوهر اپني وفات تک حاصل کرتا جاویگا اُسکي هوتي جاویگي خواہ وہ عورت اپني شوهر کے سیٹل منت میں کبھي رهي هو یا نرهي هو شادي کے بعد وہ سواے اپنے شوهر کے سیٹل منت کي کوئي خاص اپني سیٹل منت حاصل نہیں کرسکتي اور اگر اُسکے شوهر کي کوئي سیٹل منت نهو تو اُسکي خاص سیٹل منت اگر کوئي هووے تو وہ بھي معطل رهتي هی البتہ بعدوفات اُسکے شوهر کے وہ کام دیتي هی اور کوئي اور نئي سیٹل منت حاصل کرنے تک وہ قایم رهتي هی *

چوتھے شاگردي اگر کوئي شخص شاگردي کرے اور کسي شہر یا پیرش میں آباد هو تو اِس آباد هونے یا شاگردي کرنے سے ایک عمدہ سیٹل منت حاصل کریگا اور سیٹل منت اُسکي اُس پیرش میں قرار پائیگي جس پیرش میں وہ اپني شاگردي کے آخیر چالیس دن میں رها هو باستثناے ایسي صورت کے کہ اُسکی پاس ایک سارٹیفکٹ هو یعني کسي پیرش کا ایسا سارٹیفکٹ هو جس میں اُس پیرش والوں کا یہہ اقرار هو کہ یہہ شخص اگرچہ یہاں سے اور جگہہ کو جاتا هی مگر یہہ اور اسکا کنبہ قانوناً همارے پیرش کا مستقل باشندہ هی جس اقرار سے وہ پیرش جہاں

یہہ سارٹیفکٹ رکھنے والا جاوے اُس بوجھہ اور خرچ سے بریالذمہ ہو جاتا ہی جو اُس شخص کے وہاں جانے سے اُس پر عاید ہوتا *

پانچویں ایک جائداد وغیرہ کو کرایہ پر لینا جائداد جو مکان اراضي وغیرہ ہو وہ اور شخصوں کي ملکیت ہونی ضرور ہی اور وہ بجاے خرد علحدہ ہو کسي مکان وغیرہ کا جز نہو اور اُسکی قبضہ کرنے میں کوئي اور دوسرا شخص شریک نہو لیکن اگر کسي جائداد کے متعدد قطعہ ہوں اور مختلف لوگوں سے اُنکو مختلف وقتوں میں کرایہ پر لیا جاوے جسکے کل کرایہ کا مجموعہ سو روپیہ ہو اور وہ سب قطعی ایک هي پیرش میں ہوں تو کوئي قباحت نہیں *

یہہ ضرور ہی کہ ایک سال کے واسطے سو روپیہ کرایہ پر کرایہ دار لیوے اور کرایہ اُسکا بھي ادا کرے اور اپنا هي قبضہ رکھے کسي اور کو کرایہ پر ندیوے اور پیرش میں چالیس روز رهنا اُسکا ضرور ہی یہہ ضرور نہیں کہ خاص اپني جائداد پر رہی *

علاوہ ان باتوں کے اِس قانون کي دفعہ ۶۰ میں حکم ہی کہ آیندہ سے کوئي سیٹل منٹ جائداد پر صرف قابض ہونے سے مکمل نہوگي جب تک کہ قابض پر مفلسوں کے چندہ کي جمع بندي بھي نہو جاوے اور سال بھر تک اُس جائداد پر چندہ نہ وصول کرلیا جاوے *

چھٹے صاحب جائداد ہونا اپني هي جائداد پر خود قابض ہو یا بذریعہ ٹھیکہداري کے قبضہ ہووے غرض کہ کسي قسم کے ایسے پٹہ کے ذریعہ سے جو قانونا جایز ہو قبضہ ہو اور صاحب جائداد کو سواے خرید نے کے اُسکي جائداد بذریعہ ہبہ یا ورثہ یا شادي غرض کسي جایز طریق سے حاصل ہوئي ہو اور جائداد خواہ مکان ہو یا زمین ہو سیٹل منت حاصل ہوتي لیکن ایک جائداد پر کسي معین میعاد تک بلا قبض و تصرف کچھہ سالانہ حق مالکانہ ملنے سے اور جائداد مشترکہ کے ایسے حق سے جس سے کبھي کچھہ غرض نرکھي ہو سیٹل منت حاصل نہیں ہوتي *

بذریعہ جائداد کے سیٹل منت حاصل کرنے کے لیئی یھي بات کافي نہیں کہ ایک پیرش میں جائداد ہو بلکہ اُس پیرش مین چالیس دن تک سکونت کرني ضرور ہی جس میں وہ جائداد واقع ہو اور سکونت کرنے میں بھي شرط یہہ ہی کہ صاحب جائداد بذات خود رہے بيبي اور بال بچوں کي سکونت معتبر نہیں اور یہہ رهنا لگاتار چالیس دن تک ہو خواہ کئي بار رہ کر چالیس دن پورے کیئی ہوں اور یہہ ضروري نہیں کہ جائداد پر خود صاحب جائداد هي قابض ہو اُسکي طرف سے ٹھیکہدار کرایہدار کاقابض ہونا کافي ہی مگر اس صورت میں یہہ لازم ہی کہ صاحب جائداد اُس پیرش میں سکونت رکھتا ہو جہاں اُسکي جائداد واقع ہو *

اِس قانون کي دفعہ ۶۸ میں جو کسي گذشتہ طریقوں پر سیٹل منٹ کے کچھہ اثر نہیں کرتي یہہ حکم ھی کہ جو شخص بذریعہ جائداد کے سیٹل منٹ حاصل کرے اُسکي سیٹل منٹ جب تک قایم رھتي ھی کہ وہ اُس پیرش سے دس میل کے فاصلہ کے اندر اندر رھی جس پیرش میں اُس کي جائداد ھو اگر کوئي شخص اس فاصلہ مذکور کے اندر نرھي اور اتفاقاً کسي اور پیرش کے ذمہ اُسکے پرورش کا بار پڑے تو وہ اُسي پیرش میں بھیجدیا جاوے گا جہاں نئي سکونت کرنے سے پہلے آباد تھا اور اگر اُسنے کسي اور پیرش میں قانوناً کوئي سیٹل منٹ حاصل کرلیا ھوگا تو وھاں بھیجا جاویگا *

ایک جائداد کا جو کوئي قانوناً وارث ھو وہ اُسوقت تک سیٹل منٹ حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ اُس جائداد پر قابض نہوجاوے *

ساتویں ادا کرنا چندہ کا ایک شخص پر سیٹل منٹ حاصل ھونے کے لیئے چندہ مقرر ھونا اور اُس سے اُسکا وصول ھونا ضرور ھی اگر ایک زمیندار پر چندہ مقرر ھوتا ھی اور اُسکا کاشتکار ادا کرتا ھی تو کاشتکار مستحق سیٹل منٹ کا نہیں ھوتا بذریعہ کاشتکار کے چندہ وصول ھونا کافي ھی یہہ کچھہ ضرور نہیں کہ خود زمیندار ھي اُسکو ادا کرے چندہ سے قانون کي بموجب پرورش غربا کا چندہ اور گرجا کا چندہ اور زمین کا محصول اور اور ھر ایک محصول مراد ھی جو پیرش کي حدود میں وصول کیا جاتا ھی اور قانون کي روسے صفائي شھر کا چندہ اور چندہ سڑک اور کھڑکي کا محصول اور مکان کا محصول یا اور کسي جمع بندي کے محصول ادا کرنے سے سیٹل منٹ حاصل نہیں ھوتا *

پرورش زنا سے پیدا ھوئي بچوں کي

ابھي ھم بیان کرچکے ھیں کہ ولدالزنا کي سیٹل منٹ سولہ برس کي عمر ھونے تک یا اپنے کسي اور استحقاق سے سیٹل منٹ حاصل کرنے تک اُسکي ماں کي سیٹل منٹ ھوتي ھی اور اُسکي ماں جب تک بے شوھر کئي یا بیوہ رھی تو سولہ برس کی عمر تک اور اگر لڑکي ھو تو اُسکي شادي کرنے تک اُسکي پرورش اُسکي ذمہ ھوتي ھی *

اس قانون میں بعد منسوخ ھونے اُن قوانین کے جنکي روسے کسي ولدالزنا کا باپ اُس بچہ کي پرورش کا خرچ ندینے کي وجہہ سے مقید ھوتا یا ماں سزا کے قابل ھوتي یہہ حکم ھی کہ اگر کسي ایسے بچہ کي ماں اُسکي پرورش کي قابلیت نرکھتي ھو اور وہ بچہ محتاج خانہ میں پرورش کے واسطے سپرد کیا جاوے تو اُسکے داخل ھونے کے بعد جو سہ ماھي کا اجلاس ھو اُس اجلاس کے روبرو سربراہ کار یا محافظ یہہ درخواست کرینگے کہ اجلاس سے ایک حکم اُس شخص کے نام جسکو وہ اُس

بچہ کا باپ ٹھہرلویں جاري ہو کہ جو کچھہ اُس بچہ کي پرورش کا خرچ پیرش کے ذمہ پڑا ادا کرے *

اور عدالت اُس شخص کو اطلاع کرنے سے چودہ دن کے بعد جواب اور اظہار فریقین کے لیئي اگر بعد تحقیقات کے یہہ ثابت ہوگا کہ یہي شخص جسکو سربراہ کاروں نے اُس بچہ کا باپ قرار دیا تھا حقیقت میں اُسکا باپ هی تو عدالت جیسا کچھہ مناسب سمجھے گي اُسکي نسبت حکم دیگي *

لیکن یہہ حکم جب تک قابل نفاذ نہوگا کہ حسب اطمینان عدالت کے اُس بچہ کي ماں کے بیان میں سے کسي بڑي سي بات کي تصدیق اور گواهوں کي گواهي سے نہوئي هو اور یہہ حکم صرف اُسیقدر خرچ لیئی جانے کي نسبت نافذ ہوگا جسقدر اُس بچہ کي پرورش کے لیئے اصل میں درکار ہوگا اور اُس بچہ کي ساتھہ برس کي عمر هونے تک جاری رهیگا اور جو کچھہ روپیہ اُسکے باپ سے لیا جاویگا اُسمیں سے اُسکي ماں کو کچھہ ندیا جاویگا نہ اُس کي ماں کي پرورش میں کسیطرح خرچ کیا جاویگا *

سربراہ کاروں کي درخواست گذرنے پر اگر عدالت مناسب سمجھے گي تو اُس بچہ کي پرورش کا خرچ اُسکے روز ولادت سے شمار کریگي بشرطیکہ اُس درخواست گذرنے سے چھہ مہینے پیشتر اُسکي ولادت هو اور اگر اُسکي ولادت چھہ مہینہ پیشتر سے زیادہ کي هووے تو اُسکي پرورش کا خرچ دوسري شش ماهي کے شروع سے لگایا جاویگا *

اور اُس مقدمہ کي جوابدهي میں اُس شخص کا جس سے اُس بچہ کي پرورش کا خرچ وصول کرنے کا ارادہ کیا گیا هی جو کچھہ خرچ هوگا اگر اُسکي نسبت عدالت کچھہ حکم ندیوے تو وہ سربراہ کاروں کي ذمہ پڑیگا *

عدالت سربراہ کاروں اور محافظوں کے دعوے کي درصورت غیر حاضري مدعاعلیہ یا مدعاعلیہ کے وکیل کي بھي تحقیقات کریگي سوائے اسبات کے کہ سربراہ کار یا محافظ مدعاعلیہ کا دستخطي اقبال دعوے پیش کریں اور اس صورت میں بھي عدالت مجازهی کہ تحقیقات مزید کے لیئی اظہار گواهوں کے لیوے *

ایک هي منصف کسي ولدالزنا کے باپ کو اپنے دستخطي حکمنامہ سے طلب کرسکتا هی اور اگر اُسکو یقین اسبات کا هوجاوے کہ وہ روپوش هوجاویگا تو منصف اُس سے ضمانت کافي طلب کرسکتا هی اور اگر وہ ضمانت دینی میں تساهل کرے تو ضمانت داخل کرنے یا مقدمہ فیصل هونے تک تادیب خانہ میں رکھہ سکتا هی *

کسي ایسے بچہ کي پرورش کے خرچ کا ایک مہینے کا بقیہ صرف ایک هي منصف اسطرح سے وصول کرسکتا هی کہ اُس شخص کو دو منصفوں کے روبرو حاضر کرے اور وہ دونوں منصف اُسکے انکار یا غفلت پر اُسکو سزا دیکر یا اُسکے اسباب کو نیلام کرکے

یا اُسکي محنت کي اجرت اجرت دینے والے کي معرفت ضبط کرکے وہ بقیہ اور خرچہ وصول کریں *

مفلس کا ایک پیرش سے نکالکر کسي دوسرے پیرش میں بھیجدینا

پہلے قانون کے بموجب یہہ حکم تھا کہ جب مفلس لوگ پیرش میں ایسے مکانات میں آکر آباد ہوں جنکي سالانہ آمدني دس پونڈ سے کم ہو تو یہہ بات معلوم ہوتي ہی کہ اُنکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ہی وہ نکال کر اُس پیرش کو بھیجدیئے جاوینگے جہاں کي سیٹل منٹ اخیر میں اُنہوں نے قانوناً حاصل کي ہوگي حقیقت میں نہ پہلے کوئي شخص نکالا جاتا تھا نہ اب نکالا جاسکتا ہی جب تک کہ یہہ تحقیق نہو کہ اُسکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ہی بدمعاش اور بدرویہ اور قید بھگتے ہوئے لوگ ایسے ہي سمجھے جاتے ہیں کہ اُنکے خرچ کا بار پیرش کے ذمہ ہی اور یہي لوگ ہمیشہ نکالے جانے کے قابل ہیں *

یہہ اخراج اُسوقت جایز ہوگا کہ وہ شخص پیرش کے کسي عہدہ دار سے امداد حاصل کرلیگا صرف مدد مانگنے پر درست نہیں لیکن جو لوگ کہ اپني مملوکہ جائداد پر رہتے ہوں گو کیسي ہي تہوڑي اور کم ہو وہ نہیں خارج ہوسکتے اور بعض تعلقات اور رشتے بھي ایسے ہیں کہ وہ اخراج کے مانع ہیں مثلاً ایک کتخدا عورت اپنے شوہر سے بلا رضامندي آپسکے جدا نہیں ہوسکتي گو وہ عورت کسي غیر ملک کي رہنے والي ہونے کي وجہہ سے سیٹل منت نرکھتي ہو سوائے اسبات کے کہ وہ اپنے شوہر سے جدا رہتي ہو اور ایک بچہ شیر خوري کے زمانہ میں اپني ماں سے علحدہ نہیں ہوسکتا اور یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت سي حالتوں میں نوکر اور شاگرد اپنے آقا اور اُستاد سے بلا رضامندي باہمي کے جدا نہیں ہوسکتے اور جو لوگ ایسے مقاموں کے رہنے والے ہوں جو کسي پیرش کي حدود میں واقع نہوں یا کوئي مقام سکونت نہیں رکھتے وہ بھي مخارج نہیں ہوسکتے اور طریق خارج کرنیکا یہہ ہی کہ جب کسي ایسے مفلس کا خرچ پیرش کے ذمہ عاید ہوتا ہی تو پیرش کے عہدہ دار منصف سے اُس شخص کے نکال دینے کي درخواست کرتے ہیں لیکن حکم نافذ ہونے سے پہلے مفلس یا ایسے لوگوں کا جو واقف حال ہوتے ہیں اُسکي سیٹل منت کي نسبت اظہار لیا جاتا ہی اور اگر منصفوں کو گواہوں کي گواہي سے اسبات کا اطمینان ہوجاوے کہ اس مفلس کا خرچ حقیقت میں پیرش کے ذمہ پڑتا ہی حالانکہ اُسکي سیٹل منت قانوناً دوسرے مقام کي ہی تو اُسکے اُس مقام کے بھیجي جانے کا حکم دینگے *

اگر کسي مفلس کے اخراج کا حکم اُس کا خرچ پیرش کے ذمہ بطور مذکورہ بالا پڑنے کے سبب سے دیا جاویگا تو وہ اُسدن سے اکیس روز کے بعد خارج ہوگا جس دن کہ ایک تحریري اطلاع اس بات کي کہ اُسکا خرچ اس پیرش کے ذمہ آتا ہی معہ

نقل حکم اخراج اور نقل اظہار جسکي بنا پر وہ خارج کيا گيا اُس پيرش کے سربراہ کاروں خواہ محافظوں کے پاس ارسال ہوگي جہاں وہ بہيجا جاويگا اور جن محافظوں يا سربراہ کاروں کے پاس وہ حکم بہيجا گيا ہو اگر وہ اُسکو قبول و منظور کريں تو باوجود نہ گذرنے اکيس روز کے بھي وہ خارج کرکے بہيجديا جاويگا اور اگر اُس مفلس کے اخراج کے حکم کی اپيل کي اطلاع اُس پيرش ميں جہاں سے وہ خارج ہونے کو ہی اکيس دن کے اندر آجاوے تو وہ جب تک خارج نہوگا کہ ميعاد اپيل کي نگذرے يا اپيل ميں يہہ معاملہ طے نہوجاوے *

اس حکم اخراج کا اپيل ہر سہ ماہي کے اجلاس ميں ہوسکتا ہی خواہ مفاش کرے يا پيرش کے عہدہ‌دار کريں يا کوئي ايسا شخص جو سمجھے کہ مجھے کچھہ نقصان ہوتا ہی ليکن اکثر پيرش کے عہدہ‌دار ہي کيا کرتے ہيں يہہ ضرور ہی کہ موجبات اپيل مجمل چودہ دن پيشتر موجبات مفصل پيش کرنے سے پيش کيجاوے جسپر اکثر گرجے والوں يا سربراہ‌کاروں کے دستخط ہوں اور کم سے کم تين محافظوں کے ہونے چاہيئيں اور سہ ماہي کے اجلاس ميں جب کہ اپيل کي تحقيقات کيجاوے گي تو اپيلانٹ سے بجز اُس ثبوت کے جو اُنہوں نے درخواست اپيل ميں تحرير کيا ہو اور کچھہ ثبوت نليا جاويگا *

اخراج کے حکم کی اپيل صرف سہ‌ماہي کے اجلاس ہي ميں طی نہيں ہوجاتے بلکہ سہ‌ماہي کے اجلاس کي عدالت کو اگر اپنے فيصلوں کے جواز پر شک ہو تو ہارے ہوئے فريق کے وکيل کی درخواست کرنے پر مقدمہ عدالت شاہي ميں بہيجدينے کا اختيار ہی اور اگر اجلاس مقدمہ کو عدالت شاہي کے سپرد نکرے تو منصفوں کے ابتدائي حکم اور اجلاس کے اپيل کا حکم اخير تحقيقات مزيد کے واسطے عدالت‌شاہي ميں جا سکتا ہی اور وہ عدالت اُن حکموں کو بسبب اُنکے ناقص ہونے کے منسوخ کرسکتي ہی مگر يہہ بات ضرور ہی کہ اس عدالت کا حکم صادر ہونے سے چھہ روز پيشتر اُن منصفوں کو اُنکے حکم کے قابل منسوخ ہونے کي اطلاع ديجاتي ہی تاکہ وہ اپنے حکم کے بحال رہنے کي جو کچھہ وجوہات رکھتے ہوں پيش کريں اور کسي حکم کي منسوخي کي درخواست اُس تاريخ سے چھہ مہينے کے اندر اندر ہو سکتي ہی جس تاريخ وہ حکم صادر ہوا ہو *

بعد صادر ہونے قطعي فيصلہ اخير کے وہ پيرش جہاں کي سيٹلمنٹ مفلس رکھتا تہا اُس پيرش کو جہاں اُس مفلس نے دوران مقدمہ ميں پرورش پائي تمام اخراجات اُسکي مدد وغيرہ کے ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہی اور اپيل کا خرچہ منصفوں کي راے پر منحصر ہی اور اپيلانٹ کي غيرحاضري ميں بھي اپيل کا تصفيہ کرسکتے ہيں اور خرچہ اپيل کا رسپانڈنٹ کو دلا سکتے ہيں *

سزا

موجودہ قانون کے روسي تیز شرابوں کے محتاج خانہ میں لانے کي ممانعت هی خواہ غیر شخص لاوے خواہ گورنر محتاج خانہ کا لاوے غیر شخص پر سو روپیہ سے کم جرمانہ هوگا اور گورنر پر دو سو روپیہ سے کم جرمانہ هوگا اور گورنر کو کسي بالغ کی جسماني سزا دینے یا کسي مفلس کے چوبیس گھنتہ سے زیادہ حوالات میں رکھنے یا اس قدر وقت سے زیادہ حوالات میں رکھنے پر جسقدر کسي منصف کے حضور میں حاضر کرنے میں لگی یهي سزا هوگي اور اگر وہ یهہ جرمانہ نہ ادا کرے تو چهہ مهینے کي قید کا سزاوار هوگا اور اس قانون میں یهہ بهي تاکید هی کہ اُن سب دفعات کو جو سزا کے بیان مین هیں چهپواکر یا خوش خط لکهواکر محتاج خانہ کے کسي عام مقام میں آویزان کرادي جاویں اور در صورت نہ آویزاں کرانے کے سو روپیہ جرمانہ هوگا *

محتاج خانہ کے سربراہکاروں اور گورنروں اور عهدہداروں کو قواعد کي پابندي نکرنے اور اسباب وغیرہ چرانے پر بهي سزائیں دیجاتي هیں اور ایسے لوگوں کو بهي جو کمشنروں کے قواعد سے دانستہ غفلت یا سرتابي کرین یا کمشنروں کي حقارت کریں سزا دیجاتي هی یعني پہلے جرم کے ارتکاب میں پچاس روپیہ سے زیادہ جرمانہ نهوگا اور دوسرے جرم میں سو روپیہ سے زیادہ نہیں اور تیسرے جرم کي سزا جو بدچلني سمجها جاتا هی دو سو روپیہ جرمانہ معہ کسیقدر قید کے یا صرف جرمانہ هوتا هی *

تمام رقمیں جو ماں باپ یا اولاد پر بموجب ایکت ۴۳ ملکہ ایلیزبت کے واجب هوتي هیں اور اور تمام رقمیں تاوان اور جرمانہ کي طرح وصول کیجاتي هیں یعنے دو منصف وصول کرتے هیں اول کوئي کمشنر یا اسستنت کمشنر یا کوئي منصف اُس شخص کو جس سے کوئي رقم وصول کرني هی طلب کرتا هی اور وہ دو منصف اُس معاملہ کے طے کرنے اور شخص مذکور سے بذریعہ سزا دینے کے اور اُسکي جائداد منقولہ اور غیرمنقولہ نیلام کرنے کے وہ رقم اور سب خرچہ وغیرہ وصول کرنے کا اختیار رکھتے هیں اور بعد صادر هونے حکم کے اگر روپیہ وصول نهو تو منصف اُس شخص کو تاوقتیکہ وہ ضمانت دے یا روپیہ ادا کرے ماخوذ رکهہ سکتے هیں اور اگر کافي عذاب اُسکو نهو تو جیلخانہ یا تادیب خانہ مین تین مهینے کے واسطے قید کرسکتے هیں پچاس روپیہ تک کے جرمانہ یا کسي ولدالزنا کے معاملہ کا کوئي حکم هو اُسکا اپیل سہ‌ماهي کے اجلاس میں دائر هوسکتا هی *

گرجے کے افسر اور سربراہکار دو منصفوں کي اتفاق راے سے چندہ کي شرح تجویز کرینگے اور آیندہ اتوار کے دن اُسکو مشتہر کردینگے *

اور یہہ بات ثابت کرنے کے لیئے کہ کسي کي رو رعایت کچھہ نہیں کي هی گرجے کے افسر اور سربراہکار هر شخص کو جو دیکھنا چاهی وقتاً فوقتاً اپنے دستخطي چندہ کي کتاب کو آٹھہ آنہ فیس کے لیکر دیکھائینگے اور چوبیس ناموں کي نقل چار آنہ فیس لیکر دینگے اور اگر وہ ندیکھائیں یا نقل ندیں تو دو سو روپیہ جرمانہ اُنپر کیا جاویگا *

جس مقام پر گرجے کے افسر موجود نهوں تو صرف سربراہکار هي تمام کار و بار کوجو پرورش غربا اور تجویز چندہ سے متعلق هوں انجام دینگے *

گرجی کے افسر یا سربراہکار چندہ کي شرح هر شخص کي ایسي منقولہ اور غیر منقولہ ملکیت پر قایم کرنے کے مجاز هیں جو ظاهر اور اُسي پیرش میں هو عام قاعدہ یہہ هی کہ هر قسم کي ملکیت جو پیرش میں واقع هو اور اُس سے سالانہ منافع حاصل هوتا هو چندہ لگانے کے قابل هوتي هی *

ایک خاص قانون کے ذریعہ سے ایسے مکانوں کے مالکوں سے بھي چندہ لیا جاتا هی جو ایک سال کے اندر ساٹھہ روپیہ سے دو سو روپیہ تک کرایہ پر تین مهینے سے کم کے لیئے دیئے جاتے هوں اور وہ چندہ کرایہ دار کے اسباب تک سے وصول هوسکتا هی اور وہ مالک کے کرایہ میں سے مجرا لیگا *

اور چندہ کي شرح سب پر ایک هي مناسبت سے قایم هوتي هی اور اس مناسبت کے لحاظ رکھنے کے واسطے سربراہکاروں پر لازم هوتا هی کہ گذشتہ جمع بندیوں یعنی چندہ کي کتابوں کے ذریعہ سے شرح تجویز کریں اور اگر کوئي بے اعتدالي سرزد هوگئي تو منصف اُسکو خفیف اجلاس میں یهانتک کہ سہ ماهي کے اجلاس میں صحیح اور درست کردیں مکانوں کي سالانہ آمدني کي نصف اور اراضي کي سالانہ آمدني کي تین چوتهائي پر شرح چندہ کي قایم کرني غیر مناسب نهیں *

بموجب دفعہ ۹۶ ایکٹ ۶ و ۷ ولیم چهارم کے چندہ کي شرح مناسب اور یکساں مقرر کرنے کا یہہ طریقہ قایم کیا گیا کہ هر ایک جائداد کي اُس آمدني میں سے جو قیاساً سال بسال اُس سے وصول هوسکے مرمت اور بیمہ وغیرہ کے خرچ اور نیز اور ضروري ایسے خرچ کي منهائي کے بعد جس سے وہ جائداد کرایہ وصول هونے کے قابل رهي جو کچھہ باقي رهے اُسپر چندہ لگایا جاوے مگر چندہ لگانے کے جو اصول پهلے سے چلی آتی هیں اُن میں تبدیلي نهیں هوئي *

قانون کے مطالب کي عمل درآمد کے سرانجام کرانے کے لیئے جائدادوں اور اراضیات کي پیمایش اور تخمینہ کرانے کا وقت قایم کرنا کمشنروں کے اختیار میں هی *

جن لوگوں پر چندہ لگایا جاوے وہ اپنے چندہ کي نقل مفت حاصل کرسکتے هیں *

پیرش کے چندہ کي جمعبندي کا اپیل جو لوگ اپنے ذمہ چندہ غیر مناسب سمجھیں منصفوں کے اُس اجلاس میں دایر کرسکینگے جو هر قسمت یا ضلع کے لیئے وہ خاص اجلاس کرینگے اور اطلاع اُسکي اتھائیس روز پیشتر کرینگے اور منصفوں کے فیصلہ کا اپیل سہ ماهي کے اجلاس میں هو سکتا هی بشرطیکہ اپیلانت بعد فیصلہ کے چودہ دن کے اندر درخواست مجمل اپیل کي گذرانی اور اقرار نامہ اور ضمانت اسبات کي داخل کرے کہ تحقیقات اپیل کي کراونگا اور جو کچھہ حکم هوگا اُس سے سرتابي نکروں گا اور اُس کلکٹر یا سربراہ‌کار کو جسنے چندہ تجویز کیا هو اجلاس سے ایک هفتہ پیشتر اطلاع اپنے اپیل کرنے کي کرے *

ایسے پیرشوں کي امداد کے لیئے اَور پیرشوں پر چندہ لگایا جاسکتا هے جنمیں غربا کي پرورش کے لیئے کافي چندہ جمع نہوسکے *

ازروے قانون کے چندہ لگانے کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا هی *

نقشه جمع بندي چنده جو واسطے پرورش غربا مرتن متعلقه ضلع سري کے پیرش کے ۳۰ مارچ سنه ۱۸۳۷ع میں بحساب فیصدي دو روپیه آتهه آنه کے مرتب کیا گیا

نمبر	بقیه واجب یا جسمیں عذر هو	نام قابض جائداد	نام مالک جائداد	قسم جائداد یا ملکیت جسپر چنده لگایا گیا	نام اور موقع	تخمیني وسعت	لگان یا کرایه تخمیني	امدني قابل چنده	شرح چنده بفیصدي دو روپیه آتهه آنه
۱	*	جیمس اسمتهه	جان گرین	اراضي اور مکانات	وائیت ایکرکهیت	چالیس ایکر	چهه سو روپیه	پانسوپچاس روپیه	تیره روپیه باره آنه
۲	*	ایضا	ایضا	مکان اور باغ	ویست سیتریت یعني مغربي بازار	ایک رود	تین سو روپیه	دوسوپچاس روپیه	چهه روپیه چار آنه
۳	پانچ آنه جس میں عذر هی	جان پرآر	ایضا	مکان	برک لین	*	پنده روپیه	باره روپیه آتهه آنه	پانچ آنه
وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره